بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اِس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

مؤلف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ برادر علامہ وحید الزماںؒ

تسہیل و تخریج آیات

حافظ خالد سلفی

فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

Ph: 042-37223508, 37230718

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

جلد دوم

مؤلف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں برادر علامہ وحید الزماں

تسہیل و تخریج آیات

حافظ خالد سلفی فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ۔ چوک اردو بازار ۔ لاہور

Ph:7223506-7230718

نام کتاب ـــــ جامع ترمذی جلد دوم

مصنف ـــــ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ـــــ یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادرِ علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

تسہیل و تخریجِ آیات ـ حافظ خالد سلفی
فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

طابع ـــــ ممتاز احمد

پرنٹر ـــــ لٹل سٹار پرنٹرز

ناشر ـــــ اسلامی کُتب خانہ

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دُور کیا جائے۔ شکریہ! (ادارہ)

فہرست جلد دوم ابواب جامع الترمذی مترجم

باب	صفحہ
أبواب الزهد عن رسول الله ﷺ	۱۵
یہ باب ہیں زہد کے جو وارد ہیں رسول اللہ ﷺ سے	
عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے بیان میں	
موت کے ذکر میں	۱۷
ملاقاتِ الٰہی کی آرزو میں	
انذار میں آنحضرت ﷺ کے اپنی قوم کو	۱۸
خدائے تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت میں	
اِس بیان میں کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہے	۱۹
ہنسی کی بات کے بیان میں	
بے فائدہ باتوں کی برائی میں	۲۰
باب قلت کلام کی خوبی میں	
ذلت میں دُنیا کے خدائے عزوجل کے آگے	۲۱
اِس بیان میں کہ دُنیا مؤمن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے	۲۲
دُنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونے کے بیان میں	۲۳
محبت دُنیا اور اِس کی فکر کے بیان میں	۲۴
باب مؤمن کے لیے طول عمر کے بیان میں	
اُمت کی عمر کے بیان میں	۲۵
تقارب زمان اور قصر امل کے بیان میں	
قصرِ اَمل کے بیان میں	

باب	صفحہ
اِس بیان میں کہ فتنہ اِس اُمت مرحومہ کا مال ہے	۲۷
سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرت مال سے	۲۸
اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے	
تفسیر زہد میں	۲۸
کفاف (گزارے لائق روزی) پر صبر کرنے کے بیان میں	
فضیلتِ فقر میں	۳۱
فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں	۳۲
نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی معاش میں	
معیشت اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں	۳۴
اس بیان میں کہ غنٰی دل سے ہے	۳۵
اخذ مال کے بیان میں	۴۱
ملعون ہونے میں درہم و دینار کے	
حرص مال و جاہ کی مذمت میں	
دُنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے	۴۳
دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں	
اہل و مال کی بے وفائی میں	
کثرتِ اَکل کی برائی میں	۴۳
ریا اور سمعہ کے بیان میں	

باب	صفحہ
ریاکارقاریوں کے عذاب میں	
نیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں	۴۹
اس بیان میں کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے	
اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں	۴۷
نیکی بدی کی پہچان میں	
حبّ فی اللہ کے بیان میں	۴۸
اعلام محبت کے بیان میں	
مدح کی کراہت میں	
صحبت مؤمن کے بیان میں	۴۹
بلاء میں صبر کرنے کے بیان میں	۵۰
آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں	
زبان کی حفاظت میں	
ان حقوق کے بیان میں جو سلمانؔ بیان کرتے ہیں	۵۲
اس بیان میں کہ رضائے الٰہی کو رضائے خلق پر	۵۳
مقدم رکھنا ضرور ہے	۵۵
اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	
حساب وقصاص کے بیان میں	۵۶
حشر کے میدان میں	۵۸
آخرت کی روبکاریوں کے بیان میں	۵۹
مناقشہ حساب کے بیان میں	۶۳
بندہ بے خیر کے بیان میں	۶۴
زمین کی گواہی کے بیان میں	
صور کے بیان میں	

باب	صفحہ
صراط کے بیان میں	۶۵
شفاعت کے بیان میں	
دوسرا باب اسی بیان میں	۶۶
حوض کوثر کے بیان میں	
ظروف حوض کے بیان میں	۷۱
ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت	۷۲
میں ہوں گے	۷۳
اَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	
جنت کے درختوں کے بیان میں	۷۴
نعیم جنت کے بیان میں	۲۰۶
جنت کے غرفوں کے بیان میں	۱۰۸
درجاتِ جنت کے بیان میں	۱۰۹
نساء اہل جنت کے بیان میں	۱۱۰
جماع اہل جنت کے بیان میں	۱۱۱
صفت میں اہل جنت کے	۱۱۲
اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں	۱۱۵
جنت کے پھلوں کے بیان میں	
طیورِ جنت کے بیان میں	۱۱۶
خیل جنت کے بیان میں	۱۱۷
اہل جنت کے سن کے بیان میں	۱۱۸
اہل جنت کی صفوں کے بیان میں	۱۲۰
ابوابِ جنت کے بیان میں	۱۲۱
بازار جنت کے بیان میں	
دیدار الٰہی کے بیان میں	

باب	صفحہ
رضائے الٰہی کے بیان میں	۱۲۲
اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے میں	۱۲۴
اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں	۱۲۶
گھیرنے میں جنت ودوزخ کے	
جنت اور نار کے احتجاج میں	۱۲۷
ادنیٰ جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان	۱۳۰
حورعین کی کلامِ شیریں کے بیان میں	۱۳۱
انہار جنت کے بیان میں	۱۳۲
ابواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ	۱۳۳
قعرِ جہنم کے بیان میں	
اہل نار کے حبثہ کے بیان میں	۱۳۸
اہل نار کے مشروبات کے بیان میں	۱۴۰
دوزخیوں کے طعام کے بیان میں	۱۴۱
اس بیان میں کہ نارِ دنیا نارِ آخرت کے اجزا سے	۱۴۲
کتنی جزء ہے	۱۴۵
نارِ دوزخ کے دودَم لینے اور موحدوں کے اس	
میں سے نکلنے کے بیان میں	۱۴۸
اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں	
دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان میں	۱۴۹
ابواب الایمان عن رسول الله ﷺ	۱۵۳
مامور ہونے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ	۱۵۴
قتال کے یہاں تک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں	۱۵۵
مقاتلہ مردم	
میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلّی ہوں	۱۵۷

باب	صفحہ
ارکانِ اسلام کے بیان میں	
بیان میں ایمان واسلام کے	۱۶۰
اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں	
استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان میں	
اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے	۱۶۴
باب فضیلت میں نماز کے	۱۶۶
ترکِ صلوٰۃ کی وعید میں	۱۶۸
حلاوتِ ایمان کے بیان میں	
زانی کو مؤمن نہ کہنے کے بیان میں	۱۷۰
کف لسان میں مؤمن کے حق میں	۱۷۱
غربتِ اسلام کے بیان میں	
منافق کی علامت میں	۱۷۳
باب سب مسلم کے فسق ہونے کے بیان میں	
مسلمان کی تکفیر کی برائی میں	۱۷۴
اس کے بیان میں جو توحید پر مرے	
افتراقِ امت کے بیان میں	۱۷۵
ابواب العلم عن رسول الله ﷺ	
تفقہ کے فضیلت میں	۱۷۸
طلب علم کی فضیلت میں	۱۸۰
کتمان علم کی مذمت میں	۱۸۱
طالب علم کی خیرخواہی کے بیان	
ذہاب علم کے بیان میں	۱۸۲
علم سے دنیا طلب کرنے کی مذمت	
تبلیغ احادیث کی فضیلت میں	۱۸۳

باب	صفحہ
حضرت ﷺ پر جھوٹ باندھے کی مذمت میں	۱۸۴
احادیث موضوعہ کی راویت کے مذمت میں	۱۸۵
استماع حدیث کے آداب میں	۱۸۶
کتابت علم کی کراہت میں	
باب کتابت حدیث کی رخصت میں	۱۸۷
بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں	۱۸۹
تعلیم خیر کے اجر میں	۱۹۰
اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی	۱۹۱
سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کا	
مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں	۱۹۲
عالم مدینہ کی فضیلت میں	۱۹۴
علم کے افضل ہونے میں عبادت سے	۱۹۵
اَبوَابُ الْاِسْتِیذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ	۱۹۷
افشائے سلام کے بیان میں	
فضیلت میں سلام کے	۱۹۹
استیذان کے	
بیان میں	۲۰۰
جواب سلام کے بیان میں	
سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں	
اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے	۲۰۱
سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں	
لڑکوں پر سلام کرنے کے	۲۰۲

باب	صفحہ
بیان میں	
عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں	
گھر میں آنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں	۲۰۳
قبل کلام سلام کرنے کا بیان میں	
ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں	
جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں	۲۰۴
اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادے پر	
مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کے بیان میں	
گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں	۲۰۵
بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں	
اِذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں	
سفر سے آ کر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں	۲۰۶
مکتوب کو خاک آلود کرنے کے بیان میں	
سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں	۲۰۷
مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں	
مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں	۲۰۸
مکتوب پر مہر کرنے کے بیان میں	
کیفیت میں سلام کے	۲۰۹
جو پیشاب کرتا ہوا اس پر سلام کی کراہت میں	
ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں	

باب	صفحہ
مجالس پر گذرنے کے بیان میں	۲۱۰
راہ پر بیٹھنے کے بیان میں	
مصافحہ کے بیان میں	۲۱۱
معانقہ اور بوسہ کے بیان میں	۲۱۲
ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان میں	
مرحبا کہنے کے بیان میں	۲۱۳
أَبْوَابُ الْأَدَبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	۲۱۴
چھینک کا جواب دینے کے متعلق	۲۱۵
اس بیان میں کہ آپ ﷺ کس سن میں مبعوث ہوئے؟	۲۱۶
معجزات اور خصائص نبی ﷺ میں	
واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمد عاطس کے	
تعداد تشمیت میں	۲۱۷
چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور منہ چھپا لینے کے بیان میں	۲۱۸
	۲۱۹
باب چھینک کی مدح اور جمائی کے ذم میں	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں	
ناخون تراشنے کے بیان میں	
ناخون اور مونچھیں تراشنے کے وقت میں	۲۲۱
داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں	۲۲۳
داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں	
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں	
نبی ﷺ کے سن میں	۲۲۴
اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے	۲۲۵
انماط کے بیان میں	
ایک جانور پر تین شخص سوار ہونے کے بیان میں	۲۲۶
ناگہاں نظر پڑ جانے کے بیان میں	۲۲۷
عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں	
عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں	
مرد و زن کی خوشبو کے بیان میں	۲۲۸
خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں	۲۳۰
مباشرت ممنوعہ کے بیان میں	۲۳۱
باب ستر عورت کے بیان میں	
باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے	۲۳۲
پاکیزگی کے بیان میں	
جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں	۲۳۳
حمام میں جانے کے بیان میں	
جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں	۲۳۴
ثوب معصفر کے کراہت میں	
سفید کپڑے پہننے کے بیان میں	۲۳۵
سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے	۲۳۶
سبز کپڑوں کے بیان میں	۲۳۷
سیاہ کپڑوں کے بیان میں	
زرد کپڑوں کے بیان میں	
تزعفر اور خلق کی کراہت میں مردوں کے لیے	

باب	صفحہ
حریراور دیباج کی کراہت میں	۲۳۸
اظہار آثار نعمت کے بیان میں	
موزہ سیاہ کے بیان میں	۲۳۹
بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں	۲۴۰
صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں	
نحوست کے بیان میں	
آداب تناجی کے بیان میں	
عہد وہ اقرار کے بیان میں	۲۴۱
فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں	
کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں	۲۴۲
تسمیہ مولود میں جلدی کرنا	
اسماء مستحبہ کے بیان میں	
اسمائی مکروہ کے بیان میں	۲۴۳
نام بدلنے کے بیان میں	
اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں	
آنحضرت ﷺ کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت میں	۲۴۴
شعر کے بیان میں	
شعر پڑھنے کے بیان میں	۲۴۵
مذمت میں اشعار مذمومہ کے	
فصاحت کے بیان میں	۲۴۶
برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں	۲۴۸
آداب سفر کے بیان میں	
اَبْوَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	
مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے	۲۴۹
آنحضرت ﷺ کی اور انبیاء علیہم السلام کی مثال میں	۲۵۰
نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں	
قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان میں	۲۵۳
نماز پنجگانہ کی مثال میں	
اس اُمت کی مثال میں	۲۵۵
آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں	۲۵۶
اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	
سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں	۲۵۷
سورۂ بقر اور آیۃ الکرسی کی فضیلت میں	۲۵۹
خاتمۂ سورۂ بقر کی فضیلت میں	
سورۂ آلِ عمران کی فضیلت میں	۲۶۰
باب: سورۂ کہف کی فضیلت میں	۲۶۲
سورۂ یٰسین کی فضیلت میں	۲۶۳
سورۂ دخان کی فضیلت	
سورۂ ملک کی فضیلت میں	۲۶۴
اذا زلزلت کی فضیلت میں	
سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں	۲۶۵
سورۂ اخلاص کی فضیلت میں	
معوذتین کی فضیلت میں	۲۶۶
قاریٔ قرآن کی فضیلت میں	
قرآنِ عظیم الشان کی فضیلت میں	۲۶۹
قرآن کی فضیلت میں	
قراءت قرآن کی فضیلت میں	

باب	صفحہ
آنحضرت ﷺ کی قراءت میں	
أبواب القراءات عن رسول الله ﷺ	۲۷۱
اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے	۲۷۴
	۲۷۷
أبواب تفسیر القران عن رسول الله ﷺ	
تفسیر بالرائے کی مذمت میں	۲۸۰
فاتحۃ الکتاب کی تفسیر میں	۲۸۴
تفسیر سورۃ البقرہ	
تفسیر سورۃ آل عمران	۲۸۵
تفسیر سورۃ النساء	۲۸۸
تفسیر المائدہ تا سورۃ انبیاء	۳۰۴
تفسیر سورۃ الحج	۳۱۴
تفسیر سورۃ نور کی	۳۹۸
تفسیر سورۃ فرقان	۴۰۶
تفسیر سورۃ شعراء	۴۰۸
تفسیر سورۃ نمل	۴۰۹
تفسیر سورۃ قصص	۴۱۰
تفسیر سورۃ عنکبوت	
تفسیر سورۃ روم	۴۱۱
تفسیر سورۃ لقمان	۴۱۴
تفسیر سورۃ سجدہ	۴۱۵
تفسیر سورۃ احزاب	۴۱۶
تفسیر سورہ حجر	
تفسیر سورۃ سبا	۴۲۸

باب	صفحہ
تفسیر سورۃ فاطر	۴۳۰
تفسیر سورۃ یٰسین	۴۳۱
سورہ الصافات کی تفسیر	۴۳۲
سورہ ص کی تفسیر	۴۳۳
تفسیر سورہ زمر	۴۳۵
تفسیر سورۃ مؤمن	۴۳۹
تفسیر سورۃ سجدہ	
تفسیر سورۃ شوریٰ	۴۴۱
تفسیر سورۃ زخرف	۴۴۲
تفسیر سورۃ دخان	۴۴۳
تفسیر سورۃ احقاف	۴۴۴
تفسیر سورۃ محمد ﷺ	۴۴۶
تفسیر سورۃ فتح	۴۴۷
تفسیر سورۃ حجرات	۴۴۹
تفسیر سورۃ ق	۴۵۱
تفسیر سورۃ الذاریات	
تفسیر سورۃ طور	۴۵۲
تفسیر سورۃ نجم	۴۵۳
تفسیر سورۃ قمر	۴۵۶
تفسیر سورۃ الرحمٰن	
سورۃ واقعہ کی تفسیر	۴۵۷
تفسیر سورۃ حدید	۴۵۹
تفسیر سورۃ مجادلہ	۴۶۱
تفسیر سورۃ حشر	۴۶۳

باب	صفحہ
سورۂ ممتحنہ تفسیر	۴۶۴
سورۂ الصف کی تفسیر	۴۲۶
تفسیر سورۂ الجمعۃ	۴۶۷
تفسیر سورۂ منافقون	۴۶۸
تفسیر سورۂ تغابن	۴۷۱
تفسیر سورۂ تحریم	۴۷۲
سورۂ نون والقلم کی تفسیر	۴۷۵
سورۂ حاقہ کی تفسیر	۴۷۶
سورۂ معارج کی تفسیر	۴۷۷
تفسیر سورۂ جن	۴۷۸
سورۂ مدثر کی تفسیر	۴۷۹
سورۂ قیامت کی تفسیر	۴۸۱
سورۂ عبس کی تفسیر	۴۸۲
سورۂ کورت کی تفسیر	۴۸۳
سورۂ مطففین کی تفسیر	۴۸۴
اذا السماء انشقت کی تفسیر	
سورۂ بروج کی تفسیر	۴۸۵
تفسیر سورہ غاشیہ	۴۸۸
تفسیر سورۂ والفجر	
تفسیر سورۂ الشمس	۴۸۹
سورۂ واللیل کی تفسیر	
سورۂ الضحیٰ کی تفسیر	۴۹۰
سورۂ الم نشرح کی تفسیر	
سورۂ والتین کی تفسیر	۴۹۱

باب	صفحہ
سورۃ اقرا باسم ربک	
سورۂ القدر	
سورۂ لم یکن	
سورۂ اذا زلزلت	۴۹۳
سورۂ الفتح	۴۹۶
سورۂ تبت	
ومن سورۂ الاخلاص	۴۹۷
أَبْوَابُ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	۵۰۰
دعا کی فضیلت	
دوسرا اسی بیان میں	
ذکر کی فضیلت میں	۵۰۱
دوسرا اسی بیان میں	
مجلس ذکر کی فضیلت میں	۵۰۲
جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اس کی مذمت میں	
دعا کی اجابت کے بیان میں	۵۰۳
اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے	
دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں۔	۵۰۴
دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں	۵۰۴
صبح اور شام کی دُعا میں	
بچھونے کی دعاؤں کے بیان میں	۵۰۶
سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت	۵۰۹
سوتے وقت تسبیح وتکبیر وتحمید کے بیان میں	۵۱۱
رات کے جاگنے کی دعا میں	۵۱۲

باب	صفحہ	باب	صفحہ
تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں	۵۱۳	کھانے سے فارغ ہونے کی دعا کا	
تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کا بیان	۵۱۵	گدھے کی آواز سننے کی دعا میں	۵۳۰
سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں	۵۱۸	تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں	
گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا	۵۲۰	متفرق دُعاؤں کے بیان میں	۵۳۳
دوسرا اسی بیان میں		انگلیوں پر گننے کے بیان میں	۵۳۷
بازار میں جانے کی دعاؤں کا		توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ کی	
بیماری کی دعا کا	۵۲۱	رحمت کا اپنے بندوں پر	۵۵۲
اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کہے		متفرق حدیثیں دعاؤں کی دعاؤں کا بیان	۵۵۹
مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا کا	۵۲۲	**أبواب المناقب عن رسول الله ﷺ**	۵۷۵
شدتِ غم کے وقت کی دعا کا بیان		فضیلت میں نبی ﷺ سے	
منزل میں اترنے کی دعا کا	۵۲۳	میلاد النبی ﷺ کے بیان میں	۵۷۹
سفر کے وقت کی دعا کا		ابتدائے نبوت کے بیان میں	
سفر سے لوٹنے کی دعاؤں کا	۵۲۴	اس بیان میں کہ آپ کس سن میں مبعوث ہوئے	۵۸۱
کسی کے رخصت کرنے کے بیان میں	۵۲۵	معجزات اور خصائص نبی ﷺ میں	
مسافر کی دعا مقبول ہونے میں		نزولِ وحی کی کیفیت میں	۵۸۴
سواری پر چڑھنے کی دعا میں	۵۲۶	آنحضرت ﷺ کے حلیہ میں	۵۸۵
آندھی کی دعا میں	۵۲۷	مہر نبوت کا کے بیان میں	۵۸۷
گرج کی دعا میں		نبی ﷺ کے سن میں	۵۸۸
چاند دیکھنے کی دعا		مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نام ان	
غصہ کی دعا کا		کا عبداللہ بن عثمان اور لقب ان کا عتیق ہے	۵۸۹
بُرا خواب دیکھنے کی دعا اور اچھے خواب کے بیان		مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	۵۹۹
میں	۵۲۸	مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کی دو کنیتیں	
نیا پھل دیکھنے کی دعا		ہیں ابو عمرو اور ابو عبداللہ	۶۰۵
کھانے پینے کی دعا	۵۲۹	مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب	۶۱۳

	باب	صفحہ
	مناقب طلحہ بن عبید اللہؓ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے	۶۲۲
	مناقب زبیر بن عوام کے راضی ہوا اُن سے اللہ	۶۲۳
	مناقب عبدالرحمٰن بن عوف کے راضی ہوا اللہ ان سے	۶۲۴
	مناقب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے	
	مناقب سعیدؓ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمروؓ کے و نفیل کے راضی ہوا اللہ ان سے	۶۲۷
	مناقب ابوعبیدہؓ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے	۶۲۸
	مناقب جعفر کے اور وہ بیٹے ہیں ابی طالب کے راضی ہوا اللہ ان سے	۶۲۹
	مناقب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے اور وہ بیٹے ہیں علیؓ کے اور وہ ابی طالب کے راضی ہوا ان سے اللہ	۶۳۰
	مناقب اہل بیت کے راضی ہوا اللہ ان سے	۶۳۴
	مناقب معاذ اور زید اور اُبی اور ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم کے	۶۳۵
	مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے	۶۳۷
	مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالیقظان ہے	۶۳۷
	مناقب ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے	۶۳۸
	مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے	۶۳۹
	مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۶۴۰
	مناقب حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے	۶۴۲
	مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	
	مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے	۶۴۳
	مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے	
	مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے	۶۴۵
	مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے	۶۴۷
	مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے	۶۴۹
	مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے	۶۵۰
	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے	۶۵۱
	مناقب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے	۶۵۲
	مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے	
	مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے	۶۵۳
	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں	
	بیعت رضوان والوں کی فضیلت میں	۶۵۴
	اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے	

باب	صفحہ		باب	صفحہ
بیان میں	۶۵۵		مکہ معظمہ کی فضیلت میں	۶۷۰
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں	۶۵۶		عرب کی فضیلت میں	۶۷۱
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں	۶۵۸		عجم کی فضیلت میں	۶۷۲
خدیجہؓ کی فضیلت میں	۶۶۱		یمن کی فضیلت میں	۶۷۳
آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کی فضیلت میں	۶۶۲		غفار اور اسلم اور جہنیہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں	۶۷۴
فضیلت ابی بن کعبؓ کی	۶۶۴		ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں	
انصار و قریش کی فضیلت میں	۶۶۵		**کِتَابُ الْعِلَلِ**	۶۷۹
انصار کے گھروں کی فضیلت میں	۶۶۷		یہ کتاب ہے حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل میں	
مدینہ کی فضیلت میں	۶۶۸		خاتمہ جلد دوم	۶۹۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں زُہد کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مترجم ☆ زَہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر روا رد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے: خُذْ زَهْدَ مَا يَكْفِيْكَ اور زُہد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور قصر اَمل اور زَہد اور زاہد بفتحتین زکوٰۃ بے رغبتی کرنے والا اور زاہد بن عبداللہ اور ابوزاہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہادوُہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے روال نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں اور زَہد فیہ یعنی بے رغبتی کی ایک اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ﴾ [یوسف : ۲۰] یعنی بے رغبتی کرنے والے تھے یوسف علیہ السلام سے بھائی اس کے' اور تزہید کسی کو زہد پر برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاحِ شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعماء باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الٰہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظِ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے' مراد حال سے رغبتِ قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہٍ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک دراہم و دنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبیٰ کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ متمر ہوئے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوتا جیسے بائع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک مبیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبیٰ باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنانیر کے پس اس کو بدلنا برف کا دینا سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خائن۔ پس یہ علم جب درجہ یقین کو پہنچتا ہے حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دُنیا برف سے

جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لئے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی جاڑے برسات بلکہ دن اور رات معرضِ زوال میں ہے اور عقبیٰ دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ اس لئے کہ یہ بھی فانی ہیں اگر چہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبیٰ کے کہ ابدالآباد ہے اور فنا و زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترکِ مطلق ہے اور بدل دنیا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دُنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکال دے اپنے دِل سے محبت اس کی بتامہا اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادات کی اور اتباعِ سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دِل سے اور مشغول کرے چشم و دِل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دُنیا کی لذت میں اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتھ۔ (کذا ذکرالغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور ہوں گے۔

۲۳۰۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

۲۳۰۴: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ۔ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن نہد سے۔ مترجم: یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدر دانی نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

۲۳۰۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّىْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

۲۳۰۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر سو کہا ابوہریرہؓ نے میں نے عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یارسول اللہ پس پکڑا آپ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا بچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جائے گا سب سے زیادہ بے پرواہ اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہوگا تو مؤمن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو اپنے لیے ہوگا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس اسی لیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دِل کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں اور روایت کی ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْمُبَادَرَةِ

باب: عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے

بِالْعَمَلِ — بیان میں

۲۳۰۶ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَ عْمَالِ سَبْعًا هَلْ تُنْظَرُوْنَ اِلاَّ اِلٰى فَقْرٍ مُنْسٍ اَوْغِنًى مُطْغٍ اَوْمَرَضٍ مُفْسِدٍ اَوْهَرَمٍ مُفْنِدٍ اَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ اَوِالدَّجَّالِ فَشَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ اَوِالسَّاعَةُ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى اَمَرُّ۔

۲۳۰۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کرلو اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسکے۔

١٤٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی ذِكْرِ الْمَوْتِ — باب: موت کے ذکر میں

۲۳۰۷ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِی الْمَوْتَ۔

۲۳۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد لذتوں کو مٹانے والی کو یعنی موت کو۔ ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۲۳۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ بُجَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِی حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَامِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلاَّ وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔

۲۳۰۸: روایت ہے عبداللہ بن بجیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولیٰ تھے عثمانؓ کے کہا تھے حضرت عثمانؓ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی سو کہا ان سے کسی نے یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر کہا انہوں نے یہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے فرمایا رسول خدا ﷺ نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے۔

١٤٥٥: بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ — باب: ملاقاتِ الٰہی کی آرزو میں

۲۳۰۹ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

۲۳۰۹: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اسکی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابی موسیٰ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

١٤٥٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهٗ

باب: اِنذار[1] میں آنحضرت ﷺ کے اپنی قوم کو

۲۳۱۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء : ٢١٤] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَاشِئْتُمْ۔

۲۳۱۰: روایت ہے عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرادے اے نبی اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی (اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرت کی) اے فاطمہؓ بیٹی محمد ﷺ کی اے اولاد عبدالمطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع وضرر کا اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ مترجم: اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہے اقربائے نبی ﷺ کو اور تمامی امت کو چنانچہ حضرت نے جب آیت مذکور اتری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا' دنیا میں میرے سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آئے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہاء ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں خدا ہم کو خواہ نخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں وہ محض سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت ﷺ کے اقرباء کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

١٤٥٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: خدائے تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت میں

۲۳۱۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رُجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ

۲۳۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جائے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ میں

[1] انذار: بمعنی امت کو خوف دلانا اللہ رب العزت کی پکڑ سے۔

لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ ۔ یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

ف: اس باب میں ابی ریحانہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آلِ طلحہؓ کے مدینی ہیں ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔ مترجم: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تعلیق بالمحال فرمائی یعنی جسے دودھ کا پستانِ زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت و امکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبار جہاد پڑے اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے نارِ دوزخ سے محفوظ رہنے کا۔ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ۔

۱۴۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

باب: اِس بیان میں کہ مزید علم موجبِ قلت ضحک ہے

۲۳۱۲: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْ تُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

۲۳۱۲: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے چر چراتا ہے آسمان اور حق ہے اسکو کہ چر چرائے اسلئے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں میں تو ہنسو تھوڑا اور رووَ بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کیلئے اور ابو ذرؓ کہتے ہے کہ کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کو ابوذرؓ فرماتے تھے کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذرؓ سے موقوفاً۔

۲۳۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۲۳۱۳: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رووَ بہت۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

باب: ہنسی کی بات کے بیان میں

۲۳۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۳۱۴: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِىْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِى النَّارِ۔

بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔ف: یہ حدیث حسن ہے' غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۱۵: عَنْ بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلَّذِىْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهٗ وَيْلٌ لَهٗ۔

۲۳۱۵: روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبیؐ کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے خرابی ہے اس کیلئے' خرابی ہے اس کیلئے۔ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٦٠: بَابٌ

باب: بے فائدہ باتوں کی برائی میں

۲۳۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّىَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَعْنِىْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِىْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْبَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ۔

۲۳۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا وفات پائی ایک مرد نے اصحاب سے سو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۷ ـ ۲۳۱۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ۔

۲۳۱۷ ـ ۲۳۱۸: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابی سلمہؓ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی اسناد سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسینؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا' اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسینؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک کی روایت کی مانند۔

١٤٦١: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

باب قلتِ کلام کی خوبی میں

۲۳۱۹: عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِىِّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

۲۳۱۹: روایت ہے بلال بن حارثؓ سے جو صحابی ہیں رسول خداؐ کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خداؐ سے کہ فرماتے تھے کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اسکے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات اللہ تعالیٰ کے غصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا

وبال اسکا پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کیلئے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک ۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمروؓ سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمروؓ عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جدہ نہ کہا۔ مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ، ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الٰہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمان رحمٰن ہے: اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ وَكُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً۔ [الأسراء : ٣٦]

١٤٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِی هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

باب: ذلت میں دُنیا کے خدائے عزوجل کے آگے

٢٣٢٠: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَآءٍ۔

٢٣٢٠: روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پرلشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مؤمنوں کو عنایت فرمایا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے کفار کے حصہ میں آئی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جاتا ہے اور اسی طرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون ومکان کی ذلت مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اس کی کچھ قدر باقی ہے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متفخر نہ ہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر ثنا کیا جائے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الٰہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہمکلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبریں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرض فنا میں ہے اور جہان مقام زوال میں اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ وجلال میں زبان حال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہر دم پویا۔

ہرچہ گویم از تو گویم اے عزیز ☆ ہرچہ جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق راہر دم طبیب ☆ ے ندانم غیر ذاتت اے حبیب
از جہاں صائم شدم اے بحر نور ☆ تابقائے تو شود مارا حضور

۲۳۲۱ : عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا۔

۲۳۲۱: روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول خداؐ کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول خداؐ نے کیا دیکھتے ہو تم اسکو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اسکو عرض کی صحابہؓ نے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جاننے کے پھینک دیا اسکو یا رسول اللہؐ! فرمایا دنیا اللہ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔ ف: اس باب میں جابر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث مستورد کی حسن ہے۔

۲۳۲۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ۔

۲۳۲۲: روایت ہے ابی ہریرہ ؓ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول خداؐ سے کہ فرماتے تھے بیشک دنیا معلون ہے معلون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم: جناب مولانا روم قدس اللہ اسرارہم نے خوب کہا ہے شعر

اہل دنیا کافرانِ مطلق اند ☆ روز و شب در زق زق و در بق بق اند

دنیا ایک رن مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے روک دیتی ہے زادِ آخرت کے حاصل کرنے سے تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تکلفات میں مرجوم وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب اس کو جنت بے منت اس کو ذلت بے ضنت غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے ویمنعون الماعون۔ فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دو گون یہی دین بدنیا فروش ابطالِ حق میں پر جوش مساکین سے دور غرباء سے مہجور نبویہ سے نفور بدعت میں بھرپور اور احقاقِ حق سے دل چرائیں امر بالمعروف سے جان بچائیں جہاں جائیں ویسے بن جائیں مداہنت کیش بظاہر درویش شارع نے ان سب کو ملعون فرمایا اور زہد و ریاضت کا نسخہ بتایا۔

۲۳۲۳: عَنْ مُسْتَوْرِدًا اَخَابَنِیْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاالدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْبِمَا ذَا تَرْجِعُ۔

۲۳۲۳: روایت ہے مستوردؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا آخرت کے سامنے مگراتنی کہ جتنی ڈالے انگلی اپنی کوئی تم کا دریا میں اور دیکھے کہ اس میں کتنا پانی آتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اس بندۂ حقیر پر جو ایسی ادنیٰ چیز بھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے نہ چھوڑے اور اس عزیز غنی بے پرواہ شہنشاہ کی درگاہ میں پھر عزت و جاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعویٰ کرے معاذ اللہ من ذلک ثم معاذ اللہ من ذالک ایک انگشت تر کہ جس سے حلق تر نہ ہو سکے اس کے لیے تر دامنی اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی۔

۱٤٦٣: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

باب: اِس بیان میں کہ دُنیا مؤمن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے

۲۳۲۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

۲۳۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے دنیا قید خانہ ہے مؤمن کا (با اعتبار نعمائے اخروی کے) اور جنت ہے کافر کی (با اعتبار عذاب اخروی کے)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے مترجم: مؤمن کو ہر چیز میں قید ہے موکولات میں حرام سے ملبوسات میں حریر سے معاملات میں ملک غیر میں تصرف کرنے سے پھر قید ہے فرائض واجبات کی اور سنن و مستحبات کی غرض ان سب قیود کی تفصیل پر غور کرو تو مؤمن بمنزلہ قیدی کے ہے کہ اس کو رزق تول کر ملتا ہے اور محنت و مشقت علیٰ قدر طاقت مقرر ہوتی ہے بخلاف کافر

کے کہ وہ بے نتھا بیل ہے باغ میں چر رہا ہے جہاں چاہتا ہے مگ دیتا ہے جہاں چاہتا ہے پھر جب موت آتی ہے پکڑا جاتا ہے اور مؤاخذہ باغیان میں گرفتار ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال ایمان زہد میں ہے اور مؤمن وہی ہے جو زاہد ہو اس لیے کہ قید زاہد کو زیادہ ہے

١٤٦٤: بَابُ مَاجَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

باب: دُنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونے کے بیان میں

۲۳۲۵ : عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْكَلِمَةٍ نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِیْ رَبَّهٗ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ۔

۲۳۲۵: روایت ہے ابی کبشہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو تم اس کو پھر فرمائی آپ نے ان تین باتوں میں سے پہلی یہ بات کہ نہ گھٹا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے یعنی زکوٰۃ مفروضہ یا جمیع خیرات سے اور نہ ہوا کسی شخص پر کسی طرح کا ظلم کہ صبر کیا ہو اس نے اس پر مگر بڑھا دی اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور یہ دوسری بات ہے اور نہ کھولا کسی بندہ نے اپنے اوپر دروازہ سوال کا مگر کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اس پر دروازہ محتاجی کا اور یہ تیسری بات ہے اور فرمایا آپ نے دروازہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسی کے ہم معنی پھر فرمایا اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو اس کو فرمایا دنیا چار شخصوں کی ہے۔ یعنی ہر ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم میں سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے ناتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ دیتا ہے۔ صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غربا و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیۃ ہو کہتا ہے کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلانا شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہوات نفسانیہ اثر بدعات شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دنیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلانہ عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بارِ گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم :الغرض اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جولوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح کے ہیں ایک عالم مالدار دوسرا عالم حرام مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اوّل ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے وَحسن اولٓئك رفیقًا۔ تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو الو کا ٹٹو باوجود جہل وافلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیر ہے۔وَبِئْسَ الْعَشِيْرِ۔

۱۴۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْهَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

باب :محبتِ دُنیا اور اِس کی فکر کے بیان میں

۲۳۲۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَ نْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ وَاٰجِلٍ۔

۲۳۲۶: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے فاقہ اسکا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اسکو جلدی یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۳۲۷ :عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَ هُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ يَاخَالُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْبِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ۔

۲۳۲۷: روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول خداؐ نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپؐ نے کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آئے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

ف: روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے نبی ﷺ سے۔

۲۳۲۸ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَّخِذُ وا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا ۔

۲۳۲۸: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔مترجم :ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائیداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضہ میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو دوست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ لِمُؤْمِنٍ

باب مؤمن کے لیے طولِ عمر کے بیان میں

۲۳۲۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ۔

۲۳۲۹ : روایت ہے عبداللہ بن قیسؓ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۳۰ : عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَىُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ۔

۲۳۳۰ : روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپؐ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے کونسا آدمی سب میں بدتر ہے فرمایا آپؐ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۶۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ فَنَاءِ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلٰى سَبْعِيْنَ

باب : اُمت کی عمر کے بیان میں

۲۳۳۱ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرُ اُمَّتِىْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ۔

۲۳۳۱ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی صالح کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے۔ مترجم: اس باب میں پیشین گوئی ہے باعتبار اکثر افراد امت کے۔

۱۴۶۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

باب : تقارب زمان اور قصر امل کے بیان میں

۲۳۳۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔

۲۳۳۲ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جائے زمانہ اور ہو سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہو گا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر داغ دینے کے آگ سے۔ (یعنی وقت پلک جھپکنے میں گزر جائے ۱۲)

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔

۱۴۶۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ قِصَرِ الْاَمَلِ

باب : قصر امل کے بیان میں

۲۳۳۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِىْ قَالَ كُنْ

۲۳۳۳ : روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے

فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِيْ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اِسْمُكَ غَدًا۔

والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں سو کہا مجھ سے ابن عمرؓ نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت وتندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن عبیدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمشؒ نے مجاہدؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مانند اس کے۔

۲۳۳۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔

۲۳۳۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی امید ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حدیث اوّل میں جو فرمایا راوی نے پکڑا آنحضرتؐ نے بدن میرا الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتناء کے واسطے ہوتا ہے تا کہ وہ امر خوب یاد رہے قولہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب وسنت سے نہ ہو اسلئے کہ اہلسنّت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامیٰ ہیں کہ پرورش نہ کی انکے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دور ہیں قریب انکے مہجور ہیں حبیب ان کے شمشیر ظلم ان پر آہیختہ ہے اور خون ان کا بیختہ شہداء ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمانِ دین پر دنیا میں گمنام آخرت میں عالی مقام اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو انکے رجال اور رفیق بن انکے رجال کا آگے بڑھ گئے قوافل انکے دور ہو گئے مراحل ان کے السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جو رب اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے كَفَانَا كِتَابُ اللّٰهِ۔ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیماء ساطع خود را پیش رسول معصوم محجوب نکنند یعنی خویشتن را بآ حادِامت منسوب نہ کنند سنت سے قریب بدعت سے دور احداث فی الدین سے مہجور اتباع رسول ﷺ سے پرنور قول رسول پر مریں قیل وقال پر نظر نہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ نَعِيْمِ رِضْوَانِكَ مَعَهُمْ۔ قولہ گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسا نہ رکھ یاد موت کا مزہ چکھ وجود تیرا بین العدمین ہے۔ كَالطُّهر المتخلل بین العدمین ہے توشہ آخرت ساتھ لے شمع سنت ہاتھ لے راہ تیرہ وتاریک ہے پل صراط نہایت باریک ہے اے مجہول موت کو نہ بھول صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں ظہر میں جن کا ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے عصر میں جو وحید تھے عاصر موت نے ان کو چھوڑا اور اہل عشاء کو غدا تک نہ چھوڑا۔

حریفاں باد ہا خوردند ورفتند ☆ تہی خمخانہ ہا کردند ورفتند
توئی بے پاؤ سرا فتادہ بر راہ ☆ رفیقان رختہا بردند ورفتند

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حضر آباد حضرو

کری انہار وتعیرا ماکن وترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ وتہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویات فانیہ میں ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہضم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے نشہ غفلت دردسر ہے ندائے غیبی سے کور دکر ہے۔

ابیات

لَهٗ مَلِكٌ يُّنَادِىْ كُلَّ يَوْمٍ ☆ لِدُوْ الِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ
اِلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى ☆ سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِى التُّرَابِ

۲۳۳۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِىَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ مَا اُرٰى الْاَ مْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۳۳۵: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا بنا رہے تھے[1] اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے عرض کی ہم نے یہ گھر بودا ہوگیا ہے سواسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنے والی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابی احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

۱۴۷۰: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِى الْمَالِ

باب: اِس بیان میں کہ فتنہ اِس اُمتِ مرحومہ کا مال ہے

۲۳۳۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِى الْمَالُ۔

۲۳۳۶: روایت ہے کعب بن عیاضؓ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلاء ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔ مترجم: یعنی ہر امت ایک ابتلا میں گرفتار ہو کر ذلیل وخوار ہوئی چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کا واقع ہوا اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آدابِ صلحا اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طیبہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہوتا چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بہے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کر فساد کا سبب تین چیزیں ہیں زر زمین وزن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے زمین وزن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین وزن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔

---

[1] بلہان مدارس چکڑ کلار ہے تھے۔۱۲

۱۴۷۱: بَابُ مَاجَاءَ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰی ثَالِثًا

باب: سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرتِ مال سے

۲۳۳۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا لتُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

۲۳۳۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہ یہ بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی حرص اور جمع مال سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مترجم مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

گفت چشم تنگ دنیادار را ☆ یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور جو بندہ توفیق الٰہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب حقیقی اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے امراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب و کتاب میں گرفتار ہوں گے یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے بہتر مال مؤمن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر زاہد دنیا میں راحت گور میں استراحت آخرت میں روح و ریحان دنیادار زندگی میں گرفتار افکار گور میں حسرت شعار آخرت میں فنافی النار نہ نفس رام نہ راحت نہ آرام۔

۱۴۷۲: بَابُ مَاجَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے

۲۳۳۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

۲۳۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۳۹ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ۔

۲۳۳۹ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الزَّهَادَةِ فِی الدُّنْيَا

باب: تفسیر زہد میں

۲۳۴۰ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ

۲۳۴۰: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ کہ مال کو

الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَافِي يَدَيْكَ اَوْثَقُ مِمَّا فِي يَدِاللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبُ فِيْهَالَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ۔

ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسہ زیادہ ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تو تجھے ثواب ملا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں۔

۲۳۴۱: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِاِبْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٍ يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَجِلْفِ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

۲۳۴۱: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

۲۳۴۲: عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْاَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ۔

۲۳۴۲: روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبیؐ کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے الھاکم التکاثر پھر فرمایا کہتے ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پائے گا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۴۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

۲۳۴۳: روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبیؐ نے اے بیٹے آدم کے اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات وخیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جائے گا تو اپنے بقدر کفالت خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کرا سکے دینے سے جسکے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابو عمار ہے۔

۲۳۴۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

۲۳۴۴: روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہا فرمایا رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام جو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوتمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

۲۳۴۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُ هُمَا يَاْتِى النَّبِىَّ ﷺ وَالْاٰ خَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

۲۳۴۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبیؐ کے پاس سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

۲۳۴۶ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخِطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِي سِرْبِهٖ مُعَافًى فِي جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔

۲۳۴۶: روایت ہے عبیداللہؓ سے اور ان کو صحبت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مردان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد حیزت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے۔ **مترجم:** خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زید یہ ہے کہ اعتماد علیٰ رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چندیں ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الٰہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوٰت الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع نہ ہونا اسی کا نام زہد ہے یا ترکِ نکاح یا ترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زید سمجھنا ہے سو باطل کیا حدیث اوّل نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفسی اور حظوظ نفس میں تمیز نہ کر سکے۔ اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے متنفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکنیٰ اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس متنفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کر حد شرعی سے بڑھ جائے اور جمع اثواب وظروف و دیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جائے گا اور لہو میں گرفتار ہو جائے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا یا کھایا یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرما دی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو متنفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری، پس حد باندھ دی شارع نے انفاق و امساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بادر کفاف کے اور یہ بھی فرما دیا کہ پہلے انکو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آئے کہ رہے گا تو ہمارے کام آئے گا اور شاید ہم کو نہ ملے تو حدیث خامس میں فرمادیا کہ اگر توکل کرو گے تو چڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت و مزدوری و مشقت کے اسلیئے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی

ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں تعجب ہے کہ تو انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرنے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کر دی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہی مافی الباب۔

١٤٧٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب: کفاف (گزارے لائق روزی) پر صبر کرنے کے بیان میں

۲۳۴۷ : عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِي عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَاَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِاِصْبَعِهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ۔

۲۳۴۷: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہو رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اسکی کم ہوئی میراث اس کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے پیش کیا میرے رب نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دے کنکریلی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اسے پروردگار میرے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا فرمایا تین دن یا اسکی مانند اور کچھ فرمایا پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے مترجم قولہ ہلکی بار برداری والا یعنی اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز وسامان کم رکھتا ہے قولہ نماز میں الخ یعنی نماز میں دل لگا کر خلوص سے بادائے سنن ومستحبات وحفظ فرائض وواجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے قولہ اور دبا ہوا رہا الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جویاں نہیں بلکہ گوشۂ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃ وخلوۃ اس کی اطاعت میں مشغول ہے قولہ پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت ﷺ نے تورپشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کمی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر رو دیں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز واقارب اور قلت اسکی میراث کی کہ بہت سامان ومتاع جمع نہ کیا اور بہت ساز وسامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل بسا قولہ فرمایا آپ

نے پیش کیا میرے رب نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول ﷺ کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اسکو سبب کفر فرمایا۔

۲۳۴۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ۔

۲۳۴۸: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا مراد کو پہنچا اور عذابِ اُخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اسکو بقدرِ کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عزوجل۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۴۹ : عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنِعَ۔

۲۳۴۹: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے سنا رسول خداؐ سے کہ فرماتے تھے، مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدرِ کفایت اور قناعت کی اس نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

١٤٧٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

باب: فضیلتِ فقر میں

۲۳۵۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْمَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ۔

۲۳۵۰: روایت ہے عبداللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے اس نے کہا میں دوست رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بھیا سے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شداد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابودازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں مترجم اعد للفقر تجفافاً یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو تجفاف بکسر تا وسکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد ہو اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

١٤٧٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

باب: فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں

۲۳۵۱ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَا

۲۳۵۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانچ

نِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔ سو برس پیشتر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عبداللہؓ بن عمر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۵۲ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِی زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّی الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَاعَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۳۵۲: روایت ہے حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن سو کہا عائشہؓ نے کیوں یا رسول اللہ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر اے عائشہؓ مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگرچہ ایک کھجور کی پھانک ہو اے عائشہؓ دوست رکھ مساکین کو اور نزدیک ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن یعنی اپنی درگاہ میں مراتب ومناقب عنایت فرمائے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مترجم اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں' سو ابن عباسؓ اور قتادہؓ اور عکرمہؓ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمرؓ نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر ولیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شئے پر جہال اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہؓ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعیؒ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہوں زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال وحرفہ نہ ہو مگر کفائت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ [الکھف : ۷۹] پس مسکین کہا ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن وخادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شئے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ [فاطر : ۱۵] اور مسکین وہ ہے جو ہر شئے کا محتاج ہو کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اسکے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنھوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر ومسکنت دونوں عبادت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے' غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے (زاہد ماذکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ) فیہ قولہ تعالیٰ: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ [التوبة : ٦٠]۔

۲۳۵۳ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ۔

۲۳۵۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغناء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۵۴ : عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفاً۔

۲۳۵۴: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں، ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۵۵ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ هِمْ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ۔

۲۳۵۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم بعضی روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں اور بعضے میں چالیس برس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اوّل پانچ سو برس تقدم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

۱۴۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی مَعِیْشَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

باب: نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی معاش میں

۲۳۵۶ : عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَااَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْکِیَ اِلَّا بَکَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْکُرُا لْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍوَلَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ۔

۲۳۵۶: روایت ہے مسروقؒ سے کہا داخل ہوا میں عائشہؓ ام المؤمنین کی خدمت میں سو منگوایا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں۔ کہا مسروقؒ سے میں نے عرض کی کیوں فرمایا انہوں نے یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول خداؐ نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہ سیر ہوئے آپؐ روٹی اور گوشت سے دوبار ایک دن میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے

۲۳۵۷ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِشَعِیْرٍ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ۔

۲۳۵۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں سیر نہ ہوئے رسول خداؐ جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات پائی۔ ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۵۸ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَا ثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّحَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا۔

۲۳۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نہ سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے تین روز پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۵۹ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ یَقُوْلُ مَاکَانَ یَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ۔

۲۳۵۹: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول خداؐ کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۶۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ

۲۳۶۰: روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاٹتے تھے پے در پے راتوں

طَاوِيًا وَاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۶۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

۲۳۶۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے یا اللہ کر دے رزق آل محمد کا بقدر کفایت کے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۶۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

۲۳۶۲: روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۲۳۶۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

۲۳۶۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نہ کھایا ہے رسول اللہؐ نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے۔

۲۳۶۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِى الْحُوَّارَىَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهٗ۔

۲۳۶۴: روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ ان سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھایا ہے نقی یعنی میدہ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول اللہؐ نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول خداؐ کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں ہمارے پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو کہا پھونک لیتے ہم اسے پھر اُڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پر اور گوندھ لیتے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انسؓ نے ابی حازم سے۔

۱۴۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: معیشت اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں

۲۳۶۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّىْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَغْزُوْ فِى الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّ

۲۳۶۵: روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب ﷺ سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے مگر حبلہ یہاں تک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرنے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع گئے میرے

رُوْنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِیْ۔

عمل۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۳۶۶ : عَنْ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَغْزُوْمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَهٰذَا السَّمُرُحَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِیْ۔

۲۳۶۶: روایت ہے سعد سے کہتے تھے میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حبلہ اور سمر یہاں تک کہ ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہوگئیں میری سب نیکیاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔ مترجم حبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طلح وسیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے جبل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہے واحد اس کا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت بے جا کی اور شکوہ کیا حضرت عمرؓ کے پاس کہ [1] ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام حسن تائید اسلام میں بیان کیئے۔

۲۳۶۷ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطَ فِیْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ یَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِی الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَیَجِیْئُ الْجَائِیْ فَیَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی عُنُقِیْ یُرٰی اَنَّ بِیَ الْجُنُوْنَ وَمَالِیْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ۔

۲۳۶۷: روایت ہے محمد بن سیرینؒ سے کہا تھے ہم ابو ہریرہؓ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بنے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابو ہریرہؓ کتان میں بیشک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بیہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے مترجم کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں السی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں اکثر قمیص اس کے بناتے ہیں اور مشق بکسر میم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

۲۳۶۸ : عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۲۳۶۸: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[1] حالانکہ وہ جھوٹے تھے شاکی ان کے۔

كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَ هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْمَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْافَاقَةً وَ حَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

جب نماز پڑھاتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم صفتہ الدار پیش دالان' اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دینوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی میں شامل رہتے' ابو ہریرہؓ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

۲۳۶۹: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُفِي وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَاعُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِاِمْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ

۲۳۶۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نکلے نبیؐ ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام اور راحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابوبکر سو پوچھا آپ نے کیا چیز لائی تم کو اے ابوبکر! سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لئے کہ ملاقات کروں رسول خداؐ سے اور نظر کروں ان کے چہرۂ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ اتنے میں حضرت عمرؓ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا کیا چیز لائی تم کو اے عمرؓ! عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہؐ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا پس تل کر گئے ابی الہیثم بن التیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجور اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثمؓ آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آ کر لپٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپؐ پر پھر لے گئے ابوالہیثم ان

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّیْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِہٖ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تَخَیَّرُوْا مِنْ رُطَبِہٖ وَبُسْرِہٖ فَاَکَلُوْاوَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَ رُطَبٌ طَیِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْھَیْثَمِ لِیَصْنَعَ لَھُمْ طَعَامًافَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّفَذَبَحَ لَھُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْیًا فَاَتَاھُمْ بِھَافَاَکَلُوْافَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَکَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَاسَبْیٌ فَاْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَیْنِ لَیْسَ مَعَھُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاہُ اَبُو الْھَیْثَمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْھُمَا قَالَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اخْتَرْلِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَمُؤْتَمَنٌ خُذْھٰذَا فَاِنِّیْ رَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِہٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْھَیْثَمِ اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرَھَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ اِمْرَاَتُہٗ مَااَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِیْہِ النَّبِیُّ ﷺ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَہٗ قَالَ ھُوَعَتِیْقٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا وَلَا خَلِیْفَۃً اِلَّا وَلَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَاہُ عَنِ الْمُنْکَرِوَ بِطَانَۃٌ لَا تَاْلُوْہُ خَبَالًا وَمَنْ یُّوْقَ بِطَانَۃَ السُّوْءِ فَقَدْوُقِیَ۔

سب کواپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبیؐ کے آگے اور فرمایا آپؐ نے تم چن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سوعرض کی انہوں نے یارسول اللہ میں نے چاہا کہ آپؐ خود پسند کرلیں ان میں سے یا کہا کہ آپؐ کر لیجئے پکی اس کی کچوں سے پس کھالی وہ کھجوراور پیااس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسول خداؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ ان نعمتوں سے ہے کی جس کا سوال کیا جائے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد، پھر گئے ابوالہیثمؓ کہ کچھ کھانا تیار کریں آپؐ کے واسطے سوفرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یانر پھر اسے پکالائے پھر کھا انسب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبیؐ نے ابوالہیثمؓ سے کیوں تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپؐ نے پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبیؐ کے پاس دونفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرتؐ کے سوفرمایا نبیؐ نے پسند کرلوان دونوں میں سے سوعرض کی انہوں نے کہ آپؐ ہی پسند کردیجئے ان میں سے یارسول اللہ، سوفرمایا نبیؐ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے یعنی امانت اس کوضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سوتم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کونماز پڑھتے ہوئے اور حسن معاملت کرو اسکے ساتھ یعنی آرام وراحت سے رکھو، سوآئے ابوالہیثمؓ اپنی بیوی کے پاس اور خبردی ان کورسول خداؐ کے قول مبارک کی یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس غلام کوآرام سے رکھنا سوکہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کرسکو گے وصیت رسول خداؐ کی جواس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تربیت اس غلام کا ادانہ کرسکو گے مگر یہ کہ آزاد کردتم اس کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے پس فرمایا رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کومگراس کے دوقسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کواچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے برے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور برائی بھلائی سے

آ گاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرنے میں پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہؒ نے انہوں نے ابوعوانہؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیرؒ سے انہوں نے ابی سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہؓ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحب تعلیم مترجم اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں یہ کہ نصرت اور زہد آنحضرت ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس اور امتحان ان کا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابوہریرہؓ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہوسکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعیٰ خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ راحت وتکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہؓ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے درپے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہوچکی ہیں غرض آنحضرت ﷺ کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ ﷺ جو کچھ موجود ہوتا تھا سوا طاعت الٰہی میں اور وجوہ بر وایثار میں صرف فرما دیتے تھے اور ضیافت اور دین اور اطعام مساکین اور ایتاء طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین وانصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ ﷺ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ ﷺ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت ﷺ باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سبکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابوطلحہؓ نے جب سنی آواز حضرت کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابرؓ کی خندق میں اور روایت ابوشعیب انصاریؓ کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرۂ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا در مانند اس کے بہت سی روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے اس کے انجاح مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے انکی اور فرمایا: یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ...... [الحشر: ۹] اور فرمایا: رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ [الفتح: ۲۹] دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سو سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبہ الٰہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لامتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج ومانع ہوئی تو سعی کی انہوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے وغیر ذالک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع وہم وشدت فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اسکو غور وتفکر سے روکتی ہوں۔

قولہٗ عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم ورنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا

ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر و تسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امید تھی کہ آپ ﷺ دعا فرمادیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے قولہ فرمایا آپ ﷺ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہیثم کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کی طرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت ﷺ کا ان کو مخلص و جانثار اور یار وفادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہیثم کی بی بی نے آپ ﷺ کو کہا مرحباً واہلاً اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور اپنے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابوالہیثم جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے قولہ پھر پوچھا ان کی بی بی سے اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آئے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے قولہ اور لے کر آئے ایک گچھا کھجوروں کا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ خبز ولحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف براجانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے۔ قولہ پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے قولہ یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جائے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ و تہدید کا اور یہ گیارہواں فائدہ ہے قولہ فرمایا آپؐ نے پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارہواں فائدہ ہے قولہ میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرہواں فائدہ ہے قولہ اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام و لونڈی سے خصوصاً جب کہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے قولہ مگر یہ آزاد کر دو تم اس کو کہا ابوالہیثم نے وہ اسی وقت آزاد ہے ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید و اماء کے حقوق سے اور یہ پندرہواں فائدہ ہے قولہ مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی دانائیوں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا قولہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس

سے معلوم ہوا کہ شرور فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اس پر ضرور ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے انتہیٰ۔ (بعضہا فی النووی)

۲۳۷۰۔ ۲۳۷۱ : عَنْ اَبِی طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَ رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ۔

۲۳۷۰، ۲۳۷۱: روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہا بیان کیا ہم سے رسول خداؐ سے حال بھوک کا اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپؐ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔ ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۲۳۷۲ : عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِی طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

۲۳۷۲: روایت ہے سماک بن حربؓ سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۱۴۷۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

باب: اس بیان میں کہ غنیٰ دل سے ہے

۲۳۷۳ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۷۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی اَخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهٖ

باب: اخذ مال کے بیان میں

۲۳۷۴ : عَنْ اَبِی الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ۔

۲۳۷۴: روایت ہے ابوالولیدؓ سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیسؓ سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا، جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالولید کا نام عبید سطاء ہے مترجم مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ نا جائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

۱۴۸۱: بَابٌ

باب: ملعون ہونے میں درہم و دینار کے

۲۳۷۵ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔

۲۳۷۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

۱۴۸۲: بَابٌ

باب: حرص مال و جاہ کی مذمت میں

۲۳۷۶ : عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَافِي غَنَمٍ بِاَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ۔

۲۳۷۶: روایت ہے کعب بن مالکؓ انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑیئے بھوکے اگر چھوڑ دیئے جائیں بکریوں میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمرؓ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

۱۴۸۳: بَابٌ

باب: دُنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے

۲۳۷۷ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَفِي جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِاتَّخَذْنَالَكَ وِطَآءً فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

۲۳۷۷: روایت ہے عبد اللہؓ سے کہا کہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہؓ نے کہ بنا دیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۸۴: بَابٌ

باب: دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں

۲۳۷۸ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔

۲۳۷۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سو چاہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

١٤٨٥: بَابٌ

باب: اہل و مال کی بے وفائی میں

۲۳۷۹ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔

۲۳۷۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اسکے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اسکے ساتھ عمل اسکا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

١٤٨٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

باب: کثرتِ اَکل کی برائی میں

۲۳۸۰ : عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ۔

۲۳۸۰: روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دَم لینے کے لئے مقرر رکھے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدام نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٨٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ

باب: ریا اور سمعہ کے بیان میں

۲۳۸۱ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔

۲۳۸۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالیٰ دکھائے اسکی عبادت لوگوں کو اور جو اور شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی عبادت لوگوں اور کہا راوی نے کہ فرمایا نبیؐ نے جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ نہ رحم کرے اس پر۔

ف: اس باب میں جندب اور عبداللہؓ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۸۲ : عَنْ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَسْاَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لِمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۲۳۸۲: روایت ہے شفیا الاصحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو یکایک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اسکے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے کہ البتہ آپ بیان کیجئے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَامَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهُ طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ ثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْابِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَآئِكَةُ لَهٗ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ اَلَمْ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَمَا ذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ

رسول اللہؐ سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہوا سے آپ نے سو کہا ابو ہریرہؓ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے نبیؐ نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے۔ ابو ہریرہ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول اللہؐ نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ ماری ابو ہریرہؓ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پونچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہؐ نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابو ہریرہؓ نے بڑے زور سے اور بیہوش ہو گئے پھر گر پڑے بیہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بیہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے کہ بے شک اللہ جل جلالہ جب ہوگا قیامت کا دن نزول فرمائے گا اپنے بندوں کے پاس تا کہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہوگا سو اول جس کو بلائے گا پروردگار تعالیٰ شانہ ایک مرد ہوگا کہ اس نے جمع کیا ہوگا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہوگا کہ قتل کیا گیا ہوگا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوگا اور ایک مرد ہوگا کہ بہت مال رکھتا ہوگا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ قاریٔ قرآن سے کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا کہا اس نے میں قیام کرتا تھا اس کے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جائے گا فلانا قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لائیں گے صاحب مال کو پھر فرمائے گا اس سے اللہ عزوجل کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو عرض کی اس

وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهٗ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ فِيْمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتَ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِيْئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَآ بَاهُرَيْرَةَ اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُبِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [هود: ۱۵، ۱۶]

نے کہ ہاں اے رب میرے فرمادے گا پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو عرض کرے گا وہ صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے فلانا جواد ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں، پھر لائیں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے تو کس لیے قتل کیا گیا وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرمائے گا اس اللہ جلالہ جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پھر مارا نبیؐ نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا اے ابو ہریرہؓ یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جائے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن یعنی جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زندگی کا پورا دیں گے ہم بدلا انکے عملوں کا دنیا میں اور وہ انکے عملوں سے کچھ کم نہ دیے جائیں گے وہ لوگ ہیں کہ نہیں انکو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے ہو جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔

ف: کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہؓ کے انہوں نے کہا داخل ہوا معاویہؓ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابو ہریرہؓ سے سو کہا معاویہؓ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا پھر روئے معاویہؓ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کہا ہم نے لایا شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہؓ اور پونچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور پڑھی یہ آیت۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: قولہ اللہ کے واسطے مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے' قولہ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھا وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی' قولہ نزول فرمائے گا اللہ تعالیٰ آہ' نزول فرمانا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہٗ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح محدثین و اکابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے قول معاویہؓ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیت مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیٰوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روز رضائے الٰہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع' حسنات حبط' خیرات و صدقات ضبط۔

۱۴۸۸: بَابٌ

باب: ریاکار قاریوں کے عذاب میں

۲۳۸۳ :عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ وْنَ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔

۲۳۸۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُب حزن سے عرض کی صحابہؓ نے کیا چیز ہے جُب حزن اے اللہ کے رسول، فرمایا ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرنے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم : اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دَم میرے آگے بند ہو گیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسا ناراض ہوتا ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اُجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے پنج آیت پڑھ کر اگر دوسرا حصہ نہ پائیں تو پنچایت کی نوبت پہنچائیں ختموں کی دُکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں خریدار آ کر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی میری اماں جان کا انتقال ہو گیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے پھر قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔ معاذ اللہ من ذالک اور قبائح ان کے اگر لکھے جائیں تو ایک بحر طویل ہو جائے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔

۱۴۸۹: بَابٌ

نیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں

۲۳۸۴ :عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهُ ذٰلِكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔

۲۳۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آدمی عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات کہا راوی نے فرمایا رسول خدا نے اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں پس خوش آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اسلیے دوست رکھے کہ لوگ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی سے اطلاع ہو وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک میں اقتداء کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔

۱۴۹۰: بَابُ اَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: اس بیان میں کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

۲۳۸۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ۔

۲۳۸۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھے قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے۔

ف: اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۶ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اِنِّىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

۲۳۸۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب ہے قائم ہونا قیامت کا سو کھڑے ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز، فرمایا آپؐ نے کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے؟ عرض کی اس نے رسول ﷺ نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو فرمایا رسول خداؐ نے آدمی اسی کے ساتھ ہوگا یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اس کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۸۷ : عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

۲۳۸۷: روایت ہے صفوان بن عسالؓ سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمدؐ! آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں انکے برابر نہیں یا وہ اس پر زمانا مقدم ہیں۔ فرمایا رسول اللہؐ نے آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث محمود کی مانند ہے۔ مترجم: قولہ' فرمایا آپ نے کیا تیار کیا آہ' یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت طیار کی ہے اسکے اجور ملنے کیلئے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الٰہی کے اور الفت

رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ ﷺ نے تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف : فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء: ٦٩) یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق انتہیٰ ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں انتہیٰ اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محبّ قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جائے من جمیع الوجوہ واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہو اسے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جائے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

١٤٩١: بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

۲۳۸۸ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ۔

۲۳۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب: نیکی بدی کی پہچان میں

۲۳۸۹ : عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔

۲۳۸۹: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چھپے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

باب: حبّ فی اللہ کے بیان میں

۲۳۹۰ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ۔

۲۳۹۰: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

۲۳۹۱ : عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِی ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاءَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ۔

۲۳۹۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے پہلے ان میں امام عادل ہے دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جائے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوفِ الٰہی! یا ذوق شوق سے رونے لگا چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انسؓ سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور روایت کی عبداللہ بن عمرؓ نے خبیب بن عبدالرحمٰنؒ سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انسؓ کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ دل اس کا لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱٤۹٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب: اعلامِ محبت کے بیان میں

۲۳۹۱ (ا) :عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ اِیَّاہُ۔

۲۳۹۱ (ا): روایت ہے مقدام بن معد یکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث مقدام بن معد یکربؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۳۹۲ : عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَۃَ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْاَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ۔

۲۳۹۲: روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی سے کہ فرمایا رسول اللہ خدا ﷺ نے جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اس کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی ﷺ سے اور مروی ہوا ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی اور اس کی سناد صحیح نہیں۔

۱۴۹۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

باب: مدح کی کراہت میں

۲۳۹۳ :عَنْ اَبِی مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ يَحْثُوْفِی وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثُوَ فِی وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

۲۳۹۳: روایت ہے ابی معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سو ڈالنے لگے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول ﷺ نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے اور حدیث مجاہد کی ابی معمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقدار بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنیٰ کیا تھا لڑکپن میں۔

۲۳۹۴ : عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثُوَفِی اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

۲۳۹۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو نبیؐ نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہؓ کی حدیث سے۔

۱۴۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب: صحبتِ مؤمن کے بیان میں

۲۳۹۵ : عَنْ اَبِی سَعِيْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ سَالِمٌ اَوْ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

۲۳۹۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مت صحبت میں رہ مگر مؤمن کی اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی۔ ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔

۱۴۹۷: بَابُ فِی الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: بلاء میں صبر کرنے کے بیان میں

۲۳۹۶ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِیَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ

۲۳۹۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ثواب

الرِّضٰی وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الٰہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۹۷ : عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَارَاَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰی اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۷: روایت ہے ابو وائل سے کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۹۸ : عَنْ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِیْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَ اِنْ كَانَ فِیْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰی قَدْرِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی يَتْرُكَهٗ يَمْشِیْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔

۲۳۹۸: روایت ہے سعدؓ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہ! کون لوگ زیادہ ہیں ازروائے بلا کے فرمایا پیغمبر پھر جو ان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الٰہی اور سنت میں، بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلاء بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علو ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین اور موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کے پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت و شوکت سے سر دبائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا تخم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علیٰ ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر' سنت کے عدو بدعت خو عقیدۂ حقہ کے دشمن جانی' عقائد باطلہ کے دوست جادوانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی تکفیر کو بکو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ۔

۲۳۹۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی يَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔

۲۳۹۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مؤمن مرد پر بلاء اور مؤمن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابو ہریرہؓ اور حذیفہؓ بن

یمان کی بہن سے بھی روایت ہے۔

۱۴۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی ذِھَابِ الْبَصَرِ

باب: آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

۲۴۰۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِیْمَتَیْ عَبْدِیْ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِیْ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

۲۴۰۰: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

۲۴۰۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

۲۴۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول خداؐ تک کہ فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی دونوں پیاریاں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلا دینے پر سوائے جنت کے۔

ف: اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۰۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِیْنَ یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْاَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ۔

۲۴۰۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا بلا والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمشؒ سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

۲۴۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ اِلَّانَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَایَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَایَكُوْنَ نَزَعَ۔

۲۴۰۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مر کر نادم نہ ہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہؐ! اگر نیک ہے اسلئے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبید اللہؒ میں کلام کیا شعبہ نے۔

۲۴۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ

۲۴۰۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے پہنیں گے لوگوں کو معتقد

جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِى تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُوْنَ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٍ تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا۔

کرنے کو کھالیں دُنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دِل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جراٗت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جائے گا اس میں انکا عقلمند بھی۔ ف: اِس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۰۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ [1] فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِىْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ۔

۲۴۰۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دِل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات مقدس کی کہ اٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقلمند بھی اس میں حیران ہو جائے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جراٗت کرتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اس قدر ہے کہ کسبیوں تک سے بھی سوائے لفّاں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ آمران بالمعروف کو بدخلق وتر شرو قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہیں اور باجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ مرگی چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔

۱٤۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِى حِفْظِ اللِّسَانِ

باب: زبان کی حفاظت میں

۲۴۰۶ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔

۲۴۰۶: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صورت ہے نجات کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار میں کر اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دے تجھ کو گھر تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰۷ : عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ

۲۴۰۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہؐ ٹھہرایا کہ فرمایا آپؐ نے جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اسکے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اسلئے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی

[1] اَتَاحَ لَهٗ كذا اى قَدَّرَ لَهٗ وَاَنْزَلَهٗ بِهٖ۔ ۱۲ مجمع

اِعْوَجَجْنَا۔ تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

ف: روایت کی ہم سے ہنّاد نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے حمد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۲۴۰۸ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ۔

۲۴۰۸: روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ضامن ہو مجھ سے اپنے دونوں ڈاڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ سے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم : ڈاڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب وغیبت و بہتان وافتراء وکلماتِ کفر سے اسے بچاؤ اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا وطواطت وسحاق وزلق سے بچائے چونکہ ان دونوں اعضاء سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کرلیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضاء کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

۲۴۰۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ شَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۲۴۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں ڈاڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے راوی ہیں وہ ابوحازم زاہد مدنی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابو حازم جو ابوہریرہؓ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں غرۃ الاشجعیہ کے اور وہ کوفی ہیں۔

۲۴۱۰ : عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا۔

۲۴۱۰: روایت ہے سفیان بن عبداللہؓ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہؐ بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ ﷺ نے کہہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یارسول اللہؐ! کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپؐ مجھ سے؟ سو پکڑی آپؐ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے۔ مترجم : یعنی اللہ تعالیٰ ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہوگیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت وطاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوراح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔

۲۴۱۱ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ

۲۴۱۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اس لئے کہ کثرتِ کلام کی بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دِل کی سختی اور دور

مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔ تر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دِل والا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی النضر نے انہوں نے ابی النضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے۔

۲۴۱۲: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَ كُلُّ كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْذِكْرُ اللّٰهِ۔

۲۴۱۲: روایت ہے ام حبیبہؓ سے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

۱۵۰۰: بَابُ ان حقوق کے بیان میں جو سلمانؓ بیان کرتے ہیں

۲۴۱۳: عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَاشَانُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّاجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰی تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُوْمَ قَالَ لَهٗ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَ هْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَيَا النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

۲۴۱۳: روایت ہے ابی جحیفہؓ سے کہا کہ بھائی چارہ کروا دیا رسول خداؐ نے سلمان اور ابی الدرداء ہیں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابی الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی انکی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابوالدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابوالدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ میں۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابوالدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابوالدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان سے سلمان نے سو جاؤ پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابوالدرداء سے کہ تمارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا' پینا' سونا وغیرہ ذالک اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع ومباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبیؐ کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرتؐ نے سچ کہا سلمان نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حاضر ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی کے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں: اوّل یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اتلاف حقوق میں پھنسا

اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلا دے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور ہر حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا تیسرے مسنون ہے اوّل شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے' نفس کے حقوق جیسے اکل و شرب و نوم ولباس اور بول و براز سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوقِ الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آئے تو پہلے کھانا کھالیتا اور جب نیند کا غلبہ ہو سورہنا شارع نے اس کی اجازت دی اسی لیے سلمان بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلب ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات و صفات کو اور مرد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلّف ہیں اور بروایات صحیحہ باخبار صریحہ ہم تک پہنچے ہیں' نہ وہ معرفت کہ منکرانِ نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑ لی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کی لی ہے دوسرے اطاعت اس کی جوارح سے جیسے صوم و صلوٰۃ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادائے زکوٰۃ و صدقات و میراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ و مساکین و اراملِ کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع و مباشرت اسکی اور سکنیٰ اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

۱۵۰۱: بَابٌ

باب: اس بیان میں کہ رضائے الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے

۲۴۱۴ :عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ لْمَدِيْنَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔

۲۴۱۴: روایت ہے عبدالوہاب بن ورد ؓ سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ نے ام المؤمنین عائشہ ؓ کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھئے اور اس میں وصیت کیجئے مجھ کو اور بہت نہ لکھئے۔ کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا۔ حضرت ام المؤمنین ؓ نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ ؐ کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضا مندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضا مندی لوگوں کی اللہ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دیگا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کیلئے اور سلام ہے تم پر۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ ؓ سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ ؓ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اوّل کے

اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذاء تکلیف پہنچائے گا اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کی جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن ہو جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم اس کو راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



اَبْوَابِ صِفَةِ الْقِيَامَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں قیامت کے بیان میں جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: لغوی تشریح ⊛ قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوامۃ تھی واؤ بسبب کسرہ ما قبل کے مبدل بیاء ہوا۔ یوم القیامۃ روز رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روز قیامت شاید اس لئے کہا: لِاَنَّ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِمْ ۔ کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قامت السوق سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے: قامت السوق چونکہ اس دن بھی بازار دار و گیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال مقوم باجر ہوں گے اور خریداران حور و قصور اور مشتریان نار و نور جمع ہوں گے اس لئے وہ دن مسمیٰ بقیامت ہوا یا مشتق ہے قام الامر سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے: قام امرہ چونکہ اس دن اہل حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور روح و ریحان ان کا مکان ہو جائے گا' اعداء ان کے فنافی النار دشمن داخل دار البوار ہو جائیں گے اس لئے وہ دن معروف بیوم القیامۃ ہوا یا مشتق ہے یہ لفظ قامت المرأۃ تنوح سے جب کوئی عورت نوحہ کرنے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبان دُنیا کو مونثان حقیقی ہیں سر پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا مُنہ اشک ندامت سے دھوئیں گے اس لئے یہ دن مشہور بیوم القیامۃ ہوا۔ اسراء الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ از انجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں' گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں: ① ساعہ ② حاقہ ③ صاخہ ④ خافضہ ⑤ رافعہ ⑥ واقعہ ⑦ راجفہ ⑧ رادفہ ⑨ طامسہ ⑩ غاشیہ ⑪ قارعہ۔ قال اللّٰہ تعالٰی : يوم تقوم الساعة الحاقة ما الحاقة فاذا فاذا جاء ت الصاخة خافضة الرافعة اذا وقعت الواقعة ترجف الراجفة تتبعها الرادفة فاذا جاء ت الطامة الكبرٰى هل اتٰك حديث الغاشية القارعة ما القارعة اور تیئس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں: ① آخر ② ازفہ ③ تلاق ④ تغابن ⑤ تناد ⑥ جمع ⑦ حسرت ⑧ حساب ⑨ حق ⑩ خروج ⑪ خلود ⑫ عبوس ⑬ قمطریر ⑭ عظیم ⑮ عسیر ⑯ فصل ⑰ قیامت ⑱ معلوم ⑲ مجموع ⑳ مشهود ㉑ وعید ㉒ موعود ㉓ دین۔ قال اللّٰہ تعالٰی : من امن بالله واليوم الاخر انذرهم يوم الازفة يوم التلاق ذلك يوم التغابن انى اخاف عليكم عذاب يوم التناد يوم يجمعكم ليوم الجمع وانذرهم يوم الحشرة ما توعدون ليوم الحساب ذلك اليوم الحق ذلك يوم الخروج ذلك يوم الخلود يوما عبوسا قمطريرًا انهم مبعوثون ليوم عظيم يوم عسير على الكفرين غير يسير يوم الفصل جمعنكم لا اقسم بيوم القيامة الى ميقات يوم معلوم ذلك يوم

جموع له الناس' ذلك يوم مشهود' ذلك يوم الوعيد' واليوم الموعود' ملك يوم الدين۔

اور خلاصہ احوال قیامت کئی چیزیں ہیں نفخ صور اور بعث یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور اطارت نامۂ اعمال اور میزان اور صراط اور حوضِ کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

۱۵۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي شَانِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب: حساب وقصاص کے بیان میں

۲۴۱۵ : عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ النَّارِ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۲۴۱۵: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا وہ اپنی داھنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز مگر وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آئے گی اسکو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خداؐ نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچائے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کرے۔

ف: مترجم جہمیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفاتِ الٰہی کا و رد رؤیت وکلام واستواء و نزول ونزول ومجیٔ کا کہ قرآن واحادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پرفتن میں عقائد باطلہ اس کے لیے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کیے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انہوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب وسنت پر اور انکار کیا انہوں نے نصوص قرآنیہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفات الٰہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقائد باطلہ کا ایک جہان میں' اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات واحادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں' قول اوّل یہ کہ جاری کرو ان آیات واحادیث کو ظاہر پر۔ قول ثانی یہ کہ کل آیات و احادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات واحادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب' قول اوّل کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات واحادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اور اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم وقدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور

قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور مُنہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق ہیں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزوجل اہل اثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام ومشیت کے اگر چہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالیٰ کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں پس جب ذاتِ الٰہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جائے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الٰہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ لیس کمثلہ شئی ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں' کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہمی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح ہے اتر نا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اسکے اور صفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہمی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم[1] نہ ہو اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے ہیں بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہیں یا ثمانیہ یا خمسہ یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی غالب اور کہتے ہیں مراد استواء سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اس کے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہا ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے اور ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جائے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز کہ ہوئے مراد ان آیات سے ظاہر معنی انکے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں انکے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے معنی اسکی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات واحادیث کی رو سے قول اوّل میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات واحادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے انتہیٰ ما قال ابن تیمیہ فی الحمویہ۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بالتشبیہ وتاویل وبلا کیف وتعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق ہوا اسکے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اسکے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ناقلاً عن عیسیٰ: تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ [المائدۃ : ۱۱۶] اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں: قلوب العبادبین اصبعینمن اصابع الرحمن یقلبھا کیف یشاء۔ اور مجئی یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا: وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا [الفجر : ۲۲] اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہے۔ چنانچہ فرمایا: وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ [ق : ۱۶] اور اسی قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا: بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ [المائدۃ : ٦٤] اور: اوریمین والسمٰوٰت مطویات بیمینه اور قبضہ یعنی مٹھی۔ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ [الزمر : ٦٧] اور قدم اور رجلؑ اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور اقوال

[1] غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین خلف ﷺ کا جمیع صفاتِ الٰہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول۔۱۲۔

اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور استواء اور قوۃ اور قرب اور بعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں' اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا الرحمٰن علی العرش استوی کو اور پوچھا کیف استوی یعنی کیونکہ استویٰ کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا: الاستواء معلوم والکیف مجھول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة یعنی استواء اعتبار معنی ظاہری کے معلوم ہے ہےاور کیفیت اسکی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال و کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفاتِ الٰہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جواو پر مذکور ہوئے۔

۲۴۱۶ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔

۲۴۱۶: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم سے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں، اوّل عمر اس کی کہ کس میں صرف کی' دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی' تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا' پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی برزہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱۷ : عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ۔

۲۴۱۷: روایت ہے ابی برزہ اسلمیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جائے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابی برزہ اسلمی کے اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

۲۴۱۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُقْعَدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْتَصَّ مَاعَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ

۲۴۱۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے' عرض کی صحابہؓ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یا رسول اللہ! وہ ہے کہ درہم و متاع خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسول خدا ﷺ نے مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ' نماز اور زکوٰۃ لے کر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ برا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھا گیا مال کسی کا اور بہایا گیا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھائیں اس کو بدلہ میں دیں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہو گئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جائیں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیے جائیں اس پر اور ڈال دیا جائے

خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

دوزخ میں ۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَ خِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عِرْضٍ اَوْمَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَمِنْ حَسَنَاتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّاٰتِهِمْ۔

۲۴۱۹: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروالیا قبل مؤاخذۂ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں رکھ دیئے جائیں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرۃؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۲۴۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

۲۴۲۰: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے فرمایا پورے دیئے جائیں گے اہل حقوق کو حق ان کے یہاں تک بدلہ لیا جائے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرۃؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۲۱: عَنِ الْمِقْدَادُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلُ الَّذِیْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُ هُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِي الْعَرَقِ بِقَدَرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى عَقِبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ اِلْجَامًا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ اَیْ يُلْجِمُهُ اِلْجَامًا۔

۲۴۲۱: روایت ہے مقدادؓ سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جائے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جائے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی اتنے فاصلے پر ہو گا، کہا سلیم بن عامرؓ نے نہیں جانتا میں کونسی میل مراد لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ ﷺ نے پس پگھلا دے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جائیں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جائے گا پھر دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کو کہ اشارہ فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جائے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوزکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [المطففين: ٦] یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا

آپ ﷺ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۵۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي شَانِ الْحَشْرِ

باب: حشر کے میدان میں

۲۴۲۲ - ۲۴۲۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَ أْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ [الأنبياء : ١٠٤] وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرَاهِيْمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِيْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْامُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة : ١١٨]

۲۴۲۲ - ۲۴۲۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: كَمَا بَدَ أْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ ...... یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرنے والے انتہی اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے خلائق میں سے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے رب یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بندے صالح نے یعنی عیسیٰؑ نے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ...... یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے تو زبردست ہے حکمت والا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔ مترجم اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیم ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل وایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول ﷺ کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر متفخر ہونا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے آہ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ ﷺ نے دوسرے مقام میں شر الامور محدثاتھا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنی مرتد ہو گئے ہیں دین سے یعنی جیسے حضرت ابوبکرؓ کے وقت مانعان زکوٰۃ مرتد ہو گئے تھے۔

۲۴۲۴: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالاً وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ۔

۲۴۲۴: بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت ﷺ کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَرْضِ

باب: آخرت کی روبکاریوں کے بیان میں

۲۴۲۵ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

۲۴۲۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جائیں گے اور روبکاری میں آئیں گے لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت وشنید اور عذر ومعذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں۔

ف: اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۵۰۵: بَابُ مِنْهُ

باب: مناقشہ حساب کے بیان میں

۲۴۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔

۲۴۲۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو سختی کیا گیا اور نقیر وقطمیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جائیگا آسانی سے فرمایا آپؐ نے وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔

۱۵۰۶: بَابُ مِنْهُ

باب: بندہ بے خیر کے بیان میں

۲۴۲۷ :عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَاكَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ فَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ۔

۲۴۲۷: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ بچہ ہے بھیڑیا کا یعنی کمال ذلت سے لائیں گے پھر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ دیا میں نے تجھ کو مال واسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لے کر آؤں سب کا سب تب فرما دے گا اللہ تعالیٰ دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات وخیرات میں دیا ہو پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لیکر آؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن ہے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت ﷺ کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

۲۴۲۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ یَوْمَكَ هٰذَا فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ لَهُ الْیَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ۔

۲۴۲۸ : روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرمائے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چار پایوں کو اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور چوتھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اسکا فرمادیگا اللہ تعالیٰ سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول جاتا تھا دنیا میں۔

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دونگا میں تجھے عذاب میں پڑا رہیگا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی: فَالْیَوْمَ نَنْسٰهُمْ [الاعراف: ۵۱] یعنی آج کے دن ہم انکو بھول جائینگے یعنی چھوڑ دینگے انکو عذاب میں پڑا ہوا۔

۱۵۰۷: بَابُ مِنْهُ

باب: زمین کی گواہی کے بیان میں

۲۴۲۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ﴿یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ [الزلزلة : ٤] قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا اَمَرَهَا۔

۲۴۲۹ : روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑھی رسولؐ نے یہ آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ... یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اسکی عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اخبار اسکے یہ ہے کہ گواہی دیگی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۵۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصُّوْرِ

باب: صور کے بیان میں

ف: مترجم صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں مجاہد نے کہا صوت اسکی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہ قول ہے حسن کا اور اصح قول اوّل ہے اور احادیث باب اس کی موید ہیں۔

۲۴۳۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ۔

۲۴۳۰ : روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آیا ایک گنوار نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپ نے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے۔

۲۴۳۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَکَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَ اسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ فَکَاَنَّ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا۔

۲۴۳۱: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ اسلام قرن کو منہ میں لئے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہو پھونکے کا کہ اسی وقت پھونک دے سو گیا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول ﷺ پر۔ پس فرمایا آپ نے کہو تم: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۵۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شَاْنِ الصِّرَاطِ

باب: صراط کے بیان میں

۲۴۳۲: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ۔

۲۴۳۲: رویت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول ﷺ کہ شعار مؤمنوں کا پل صرط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

۲۴۳۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

۲۴۳۳: روایت ہے انسؓ سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبیؐ سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے میں کرنے والا ہو پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کہا ڈھونڈوں میں آپ کو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈوں میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے فرمایا آپ نے ڈھونڈو میزان کے پاس میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا ڈھونڈھو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ نخواہ ملوں گا تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے سند سے۔

۱۵۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کے بیان میں

مترجم: شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم و ذنوب سے اور مشفع بکسر فاوہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فاء جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت اسی سے ہے۔ حدیث اشفع تشفع یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پس تشفع کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے چنانچہ حدیث اعطیت الشفاعة میں شکر یہ ہے شفاعت عظمیٰ کے عنایت ہونے کا ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی یا مراد ہے شفاعت کبائر کی کہ مخصوص ہے بخاتم رسالت ﷺ کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اس کی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمیٰ کے کبھی تثقیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار

نار سے کبھی ادخال جنت کے لئے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لئے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا انا اول شافع و اول مشفع بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن لہ فی الشفاعۃ مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اور راحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہلسنّت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء صلحاء علی الخصوص بشفاعت سید النبیاء وسند الاصفیار باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہٗ کو ویسی ہی موجب ثواب و اجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے: اشفعوا فلتو جروا یعنی شفاعت کرو تا کہ اجر حاصل ہو اور آیت: مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً [النساء: ۵۸] بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ والشفع والوتر میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا کہ والشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی و نظیر اس کا مقصود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے۔

۲۴۳۴: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِىْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِىَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَتَحَمَّلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَاقَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَمَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا

۲۴۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نوچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اس میں سے اپنے دندانِ مبارک یا ڈاڑھوں سے پھر فرمایا میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیوں اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگوں کو ایک پٹپڑ (بنجر) زمین پر پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سنا سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحبِ بصر اور قریب ہوگا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس درجہ پہنچ جائے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہو سکیں گے وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں تک پہنچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے تمہارے رب کے پاس سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی

فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَااِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰی مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًالَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْكَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْكَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْااِلٰی مُوْسٰی فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَامُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَی النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَااِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًالَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِيْسٰی فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روح اور حکم فرمایا فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سونا فرمانی کی میں نے اس تعالیٰ شانہٗ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ جل جلالہ نے بندۂ شکر گزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اسے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنی دوست اس کے زمین والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا ابو حیانؒ نے اپنی روایت میں نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ الہلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے ربّ کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک ربّ میرا آج کے روز اس قدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہیں حکم ہوا

وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَ كَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ لَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّىْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَىَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يُفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِىْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِىْ يَارَبِّ اُمَّتِىْ يَارَبِّ اُمَّتِىْ فَيَقُوْلُ يَامُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى۔

تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہو گا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی... جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس' جاؤ محمدؐ کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمدؐ کے پاس اور کہیں گے اے محمدؐ! تم رسول ہو اللہ عزوجل کے خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کہیں نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے ربّ کی تعظیم کیلئے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری حنان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہو گا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جائے گا مجھ سے اے محمدؐ! اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرمائیگا باری تعالیٰ شانہٗ اے محمدؐ! داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب و کتاب نہیں ہے داہنے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہونے میں' پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دو پٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر میں یا جیسا مکہ اور بصریٰ میں۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم قولہٗ اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ ﷺ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اس لیے حضرت ﷺ کو پسند تھا قولہٗ فنھش نھشۃ یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اسکے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا ڈاڑھوں سے (علی ما قالہ الطیبی) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا' غرض سید کے دو معنی ہیں اوّل مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول اللہ کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے اس معنی سے

حدیث میں وارد ہوا ''السید ہو اللہ'' یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دے اس معنی کو رسول اللہ ﷺ سارے جہان کے سردار ہیں چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے دستِ مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خذلہم اللہ اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ [ص : ۷۵] اور نہ انکار کیا اس کا آدمؑ کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت بغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اسکی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کے اور نہ انکار کیا اسکا یہود نے بلکہ عیب لگایا اسکو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہو گئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہو گا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے: ید الله صفة من ذاته كالسمع والبصر والوجه و قال جل ذكره لما خلقت بيدى و قال النبى صلى الله عليه وسلم كلما يديه يمين والله اعلم بصفاته فعلى العباد فيها الايمان والتسليم و قال ائمة السلف واهل السنة فى هذه الصفات امروها كما جاء ت بلا كيف۔ یعنی ید ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس صفات میں سے مانند سمع و بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے :لما خلقت بيدى اور فرمایا نبی ﷺ دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرو ان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہیٰ

قولہ نفسی نفسی الخ میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا :لا تذر على الارض من الكفرين ديارًا اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ ﷺ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا انی سقیم یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا بل فعله كبير هم یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا انتہیٰ۔ ف: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ :يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا [طه: ۱۰۹] اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے :مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ [المؤمن: ۱۸] اور آیت :فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ [المدثر :۴۸] سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آیت اوّل میں ظلم سے شرک ہے اور آیت ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لیے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذنبین کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی ﷺ اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچوں رفع درجات کے لیے۔

۱۵۱۱: بَابُ مِنْهُ
دوسرا باب اسی بیان میں

۲۴۳۵ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔

۲۴۳۵: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری امت سے۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اس سند سے۔

۲۴۳۶ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ۔

۲۴۳۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے اے محمد ﷺ جو نہ ہوئے اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابرؓ کے قول کا۔

۲۴۳۷ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ۔

۲۴۳۷: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم جہمیہ اس حدیث کو سن کر کفِ افسوس ملتے ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں غرض منکرانِ صفات ہر طرف ہاتھ پیر ماتے ہیں اور موؤلین بہر حال جان ہارتے ہیں محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علمِ الٰہی پر اور یہ الفاظ مجہول ہیں اپنے معنی ظاہر پر بلا تاویل و بلا تشبیہ و تعطیل۔

۲۴۳۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَ قَالَ سِوَایَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِی الْجَذْعَاءِ۔

۲۴۳۸: روایت ہے عبداللہ بن شقیقؒ سے کہا تھا میں ایک جماعت کا ساتھ ایلیاء میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! وہ مرد سوا آپؐ کے ہے فرمایا آپؐ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذعاء ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعاء کا نام عبداللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔ مترجم: مراد اس شخص سے عثمانؓ ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۴۳۹ - ۲۴۴۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

۲۴۳۹ - ۲۴۴۰: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: فئام کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فئہ کی اور فئہ بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔

۲۴۴۱ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِیْ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

۲۴۴۱: روایت ہے عوفؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے ربّ کی طرف سے اور مجھے مخیّر کیا اس باب میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے وہ آنحضرت ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک کا۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پنجہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ بہرہ نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات بھی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین۔

۱۵۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ

باب: حوض کوثر کے بیان میں

۲۴۴۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

۲۴۴۲: روایت ہے روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۴۴۳ : عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً۔

۲۴۴۳: روایت ہے سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اس میں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے۔

١٥١٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

باب: ظروف حوض کے بیان میں

٢٤٤٤: عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ الْحُبْشِيِّ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيْدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِيْ عَنْكَ حَدِيْثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِيْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ ثَنِيْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِالْمَلِكِ لَاجَرَمَ اَنِّيْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ۔

٢٤٤٤: روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیر المؤمنین شاق گذری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے ابوسلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اسلئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسول اللہؐ سے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابوسلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسولؐ نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اسکے جتنے آسمان کے تارے جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اسکے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئینگے فقراء مہاجرین ہونگے گرد آلود سر انکے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے انکے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے لیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دروازے نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جائے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہ ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔ مترجم: برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ندوی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدم جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آ جائے' یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہٖ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا قولہ' نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے قولہ' اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن

مانگیں داخل ہونے کو تو اذن نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر وانکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔

۲۴۴۵: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاٰنِیَتُهٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَکَوَاکِبِهَا فِیْ لَیْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ مُّصْحِیَةٍ مِنْ اٰنِیَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَمَا عَلَیْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَابَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔

۲۴۴۵: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے؟ فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے بے شک برتن اسکے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔ مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جب شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سماء گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھلکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

١٥١٤: بَابُ ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت میں ہوں گے

۲۴۴۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَمُرُّ بِالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنَ وَلَیْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰی مَرَّبِسَوَادٍ عَظِیْمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِیْلَ مُوْسٰی وَقَوْمُهٗ وَ لٰکِنْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِیْمٌ قَدْ سَدَّالْاُفُقَ مِنْ ذَاالْجَانِبِ وَمِنْ ذَاالْجَانِبِ فَقِیْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰی هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ یَسْأَلُوْهُ وَلَمْ یُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاءُ الَّذِیْنَ

۲۴۴۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے نبیؐ تو گذرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ ایک رہط تھی اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی ایک قوم تھی یعنی انکی امت اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گذرے آپؐ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور انکی قوم ولیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکا یک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اسکے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے یہاں تک کہ فرما کر نبیؐ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپؐ نے تفسیر بھی نہ کی انکی سو بعض اصحابؓ

وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحابؓ آپؐ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے نبیؐ اور فرمایا وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہؓ بن محصن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے ہاں' پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپؐ نے سبقت کی تم پر عکاشہؓ نے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آئی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی' اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اس کی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات وسکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی ید الغسال اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جائے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی ظنی وہمی یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل وسفاہت ہے اور موجب اثم ومعصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اس کی عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طبیہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع نہیں آسکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام ومقام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بجز دتو ہم اس سے محترز ہونا اور افسونہائے جاہلیت اور نظیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے فافہم کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

ف: قولہٗ وہ لوک ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اس لیے کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی' قولہٗ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ اداس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر وشرک کا' قولہٗ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصنؓ الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کردے قولہٗ سبقت کی تم پر عکاشہؓ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہؓ تھے گویا آپ ﷺ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہؓ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک' شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر' اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت ﷺ نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلائے صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیقؓ میں زمن ردت میں (یعنی جب عرب کے لوگ مرتد ہو گئے تھے) اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے بہن ان کی ام قیسؓ بنت محصن ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ)

۲۴۴۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِيْ صَلٰوتِكُمْ مَاقَدْ عَلِمْتُمْ۔

۲۴۴۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ہم لوگ ابو عمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز فرمایا انسؓ نے کیا تم نے نہیں نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں میں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انسؓ سے۔ مترجم : اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زماں معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا ظہور قصور القان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت ﷺ سے کہتے ہیں کہ میں حضرت ﷺ کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جائے کہ وفات مبارک سے آنحضرت ﷺ کے تیرہ سو برس کامل ہونے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نا مان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل سلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر توقف نہ اس پر شعور ہزار ہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون الھم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیراً منھا۔

۲۴۴۸ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رُغَبٌ يُذِلُّهٗ۔

۲۴۴۸: روایت ہے اسماء بنت عمیسؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتدائے خلقت کو اور انتہائے کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ کہ اسکو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو حرص ذلیل کرتی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہنچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۲۴۴۹ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ

۲۴۴۹: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مؤمن کھلائے کسی مؤمن کو بھوک کے وقت کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مؤمن کہ پلائے کسی مؤمن کو پیاس کے وقت پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم

الرَّحِيقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَامُؤْمِنًا عَلٰى عُرْىٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ۔

سے اور جو مؤمن پہنائے کسی مؤمن کو ننگے بدن ہونے کے وقت پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلّوں سے جنت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشبہ۔
مترجم: رحیق نام ہے شراب کا' مختوم مہر لگی ہوئی اس کے شیشے پر۔

۲۴۵۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَانَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَاۤ اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَاۤ اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔

۲۴۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ڈرا اوّل شب سے چلا اور جو اوّل شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کی روایت سے۔ مترجم: جو ڈرا شبخون سے کہ ایک قوم رات کو آن کر اپنی بستی اور شہر اور زن بچوں کو قتل کرے پھر اوّل شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا یہ حضرت ﷺ نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہ لیلاً اور نہاراً سر پر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عاداتِ سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آ کر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل وعیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاعِ خانگی یا جو چیز کہ معرضِ بیع میں لائی جائے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمالِ صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔

۲۴۵۱: عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَابَاْسَ بِهٖ حَذَرًالِمَابِهٖ بَاْسٌ۔

۲۴۵۱: روایت ہے عطیہ سعدیؓ سے اور تھے وہ اصحاب نے رسول اللہ ﷺ کے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہ پہنچے گا بندہ درجہ پر متقیوں کے جب تک کہ نہ چھوڑے اس چیز کو جس میں شبہ نہیں ہے اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں شبہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۴۵۲: عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْاَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا۔

۲۴۵۲: روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پروں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے حنظلہ اسیدی سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرمؐ کی اور علیٰ ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلتِ بشر پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیاء علیہم التحیۃ والثناء۔

۲۴۵۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ

۲۴۵۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر شی کی ایک حرص ونشاط ہے اور ہر حرص ونشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس

فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَلَا تَعُدُّوْهُ۔

کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اگر اشارہ کیا جائے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالکؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جائے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچائے اللہ تعالیٰ۔ مترجم یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط وخوشی وفرحت وجوش ہوتا ہے اسی طرح عبادت وزہد وریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی کو خوب شوق وذوق رہتا ہے پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط وتفریط سے اور ثابت رہا صراطِ مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت اس کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ بچائے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت وندامت۔

۲۴۵۴ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهُ اِنْ نَجَامِنْهُ هٰذَا يَنْهَشُهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ۔

۲۴۵۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ کھینچی نبیؐ نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کئی لکیریں کھینچیں پھر فرمایا ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اسکی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات وآفات اسکے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اسکو اور خط خارج اسکی امید ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانبِ اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اس کے یمین و یسار عوارض و بلیات وآفات وامراض وحوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیروں مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخرش مرجاتا ہے اور کفِ افسوس ملتا ہے۔

۲۴۵۵ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

۲۴۵۵: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۵۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ۔

۲۴۵۶: روایت ہے عبداللہؓ بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صورت بنائی گئیں انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتارِ پیری ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح ممثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سب سے بحفاظتِ الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ؎ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور آنحضرت ﷺ نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

۲۴۵۷ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ بِهِ قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ فَثُلُثَيْ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذَا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ۔

۲۴۵۷: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہؐ اٹھتے جب دو ثلث رات گزر جاتی اور فرماتے اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آ گئی کھڑ کھڑانے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری' آ گئی موت اپنی فوج لے کر آ گئی موت اپنی فوج لے کر کہا ابی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہؐ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپؐ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپؐ پر درود پڑھنے کیلئے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپؐ نے جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں' میں نے کہا نصف آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دو ثلث آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں نے تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کرونگا آپؐ پر آپؐ نے فرمایا تو اب کفایت کریگا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشے جائینگے گناہ تمہارے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۵۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔

۲۴۵۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہے حیا کا ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حق ہے ولیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرلے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے۔

مترجم: قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا' اصحاب نے اس کو بیان کیا' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کی حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا قولہ' حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو بیہودہ اور کذب و افتراء سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو قولہ' اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام و شبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے' قولہ' اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت' سحاق' زنا مباشرت اجنبیہ سے بچائے اور ان سب اعضاء کو رضائے الٰہی میں اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لگا دے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنا ہی زیاں ہے۔

۲۴۵۹ : عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

۲۴۵۹: روایت ہے شداد بن اوسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عبادت میں لگا دے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا: مَنْ دَانَ نَفْسَهُ یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جائے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہا اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔ مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بے وقوف کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آئے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیتے جائیں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بیوقوفی کی ہیں۔

۲۴۶۰ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ لَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ

۲۴۶۰: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے' سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا' میں گھر ہوں تنہائی کا' میں گھر ہوں خاک کا' میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مرحبا واہلاً آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آ گیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کرونگی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کیلئے جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحبا ولا اہلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں' پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اس

اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْاَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ۔

پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی' کہا راوی نے اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں' فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اُگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جائیں گے اُسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مترجم قولہ ہاذم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں طرح صحیح ہیں' قولہ مرحبا واہلاً یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے اُنس کرے گا' قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

۲۴۶۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِیْ جَنْبِهٖ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

۲۴۶۱ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو عمر بن خطابؓ نے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ ﷺ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ رمل حصیر رمل بفتح راء وسکون میم بمعنی نسج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپؐ کے بیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپؐ کے بدن میں چبھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمال حصیر آیا ہے اور من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اس طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں عمرؓ سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبیؐ سے جن کے باب میں اللہ فرماتا ہے: اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا [التحریم: ۴] یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے تمہارے دل سو حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں ان کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے انکے ہاتھوں پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیر المؤمنین وہ دو عورتیں کون ہیں ازواج نبیؐ سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے عباسؓ تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں پھر بیان کرنے لگے عمرؓ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے رسول اللہؐ کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرتؐ کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں تو ہماری عورتیں انکی عادتیں سیکھنے لگیں سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو میں نے تعجب کیا اسکے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا

قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی ﷺ حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی حضرت ﷺ سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لیے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے اور داخل ہوا میں حفصہ ؓ کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو سارے دن رات تک سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نہ ڈرے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول اللہ ﷺ کے اور ہلاک ہو جاتے تو مت زیادہ مانگ رسول اللہ ﷺ سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا اور مت جدا ہوا کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرورت ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول اللہ کو یعنی عائشہ ؓ۔ مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ نبی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت ﷺ کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سے اور کہا کیا سو گئے ہو سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے نبی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہ ؓ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ ﷺ غرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں حفصہ ؓ کے پاس اور وہ رہ رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس غرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور میں غرفہ کے پاس جس میں حضرت ﷺ تھے سو کہا میں نے حضرت ﷺ کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر ؓ کے لیے آندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت ﷺ سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت ﷺ چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں' پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور اس نے آ کر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر یہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر ؓ کے لیا سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے پیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے پھر داخل ہوا میں آپ ﷺ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ ﷺ کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے آپ ﷺ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ ﷺ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت ﷺ نے اور فرمایا نہیں' پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت ﷺ کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ ﷺ بھلا دیکھئے آپ ﷺ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ ؐ نے اور مسکرائے نبیؐ پھر میں نے عرض کی کاش کہ آپ ؐ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہ ؓ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی ﷺ کو مراد سوت سے عائشہ ؓ ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ ﷺ کو مسکراتے دیکھا پھر میں آپ ؐ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجئے آپ ؐ کہ اللہ وسعت دے آپ ﷺ کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور آپ ﷺ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم

شک میں ہوا ے ابن خطاب فارس وروم وہ لوگ ہیں کہ دیئے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ استغفار کیجئے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچایا حفصہ ؓ نے عائشہ ؓ تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ ﷺ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ ﷺ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ ﷺ حضرت ﷺ عائشہ ؓ پر اور شروع کیا آپ ﷺ[1] نے عائشہ ؓ سے اور عرض کی عائشہ ؓ نے کہ قسم کھائی تھی آپ ﷺ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہم نے صبح کی ہے انتیسویں رات کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی ﷺ نے مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہ ؓ نے پھر نازل ہوئی یہ آیت تخییر سو شروع کیا حضرت ﷺ نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ کر لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ ؓ نے یہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ ﷺ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ ﷺ سے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے عَظِيْمًا [۲۸، ۲۹] تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسول اللہ ﷺ اس کے کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ ؓ نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔

۲۴۶۲: عَنْ مِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

۲۴۶۲: روایت ہے مسور بن مخرمہ ؓ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول اللہ نے بھیجا ابو عبیدہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئے ہیں پھر وہ حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول اللہ ﷺ جب ان کو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ ﷺ نے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جائے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے کہ رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۶۳: عَنْ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ

۲۴۶۳: روایت ہے حکیم بن حزام ؓ سے کہا مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں

[1] یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا۔

فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی فَقَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدْعُوْا حَکِیْمًا اِلَی الْعَطَاءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَقْبَلَهٗ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاہُ لِیُعْطِیَهٗ فَاَبٰی اَنْ یَقْبَلَ مِنْهُ شَیْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اُشْهِدُ کُمْ یَامَعْشَرَالْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی حَکِیْمٍ اَنِّیْ اَعْرِضُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ مِنْ ھٰذَا الْفَیْءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّاْخُذَہٗ فَلَمْ یَرْزَأْحَکِیْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَیْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی تُوُفِّیَ۔

نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے حکیم تحقیق یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا میٹھا پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جائے گی اس کو اور اس کو مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھائے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ ﷺ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمرؓ نے کہا میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق فئے سے اور وہ انکار کرتا ہے اسکے لینے سے پھر نہ گھٹایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد نبیؐ کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط۔

۲۴۶۴ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِیْنَا بَعْدَہٗ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ۔

۲۴۶۴: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول اللہؐ کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد انکے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۶۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَفَرَّقَ عَلَیْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا قُدِّرَلَهٗ۔

۲۴۶۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو۔

ف: مترجم یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبیٰ کو عزت سے۔

۲۴۶۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاءْ صَدْرَكَ غِنیً وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَیْكَ شُغْلاً وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ۔

۲۴۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا بے شک فرمایا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

۲۴۶۷ ـ ۲۴۶۸ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ عَلٰی بَابِیْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِعِیْهِ فَاِنَّهُ یُذَكِّرُنِی الدُّنْیَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِیْفَةٍ عَلَمُهَا حَرِیْرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا ۔

۲۴۶۷ـ۲۴۶۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دروازے پر پڑا تھا سو دیکھا اس کو رسول اللہؐ نے اور فرمایا اس کو دور کر و اسلئے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی روئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔

۲۴۶۹ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِیْ یَضْطَجِعُ عَلَیْهَا مِنْ اٰدَمَ حَشْوُهَا لِیْفٌ۔

۲۴۶۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول اللہ ﷺ کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۷۰ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِیَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ كُلُّهَا غَیْرَ كَتِفِهَا۔

۲۴۷۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی ﷺ نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہؓ نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ ﷺ نے باقی رہا سب سوا دست کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے مترجم وہ بکری ذبح کر کے خیرات دیدی اور ایک دست باقی تھا سو حضرتؐ نے فرمایا جو خدا کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آئے گی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپؐ نے اس آیت کی طرف مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ [النحل : ۹۶] یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے۔

۲۴۷۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَانَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ۔

۲۴۷۱: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمدؐ ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۷۱ (ا) :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۴۷۱(ا): روایت ہے عائشہؓ سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

ہمارے پاس کچھ جو تھے پھر کھایا ہم نے اس میں سے جتنی مدت اللہ نے چاہا پھر کہا میں نے جاریہ سے ماپ تو اس کو پھر ماپا اس نے پھر نہ دیر کی اس نے تمام ہونے میں یعنی جو نے' فرمایا عائشہؓ نے اگر ہم چھوڑ دیتے اس کو یعنی نہ ماپتے تو کھاتے اس میں سے اس سے زیادہ مدت تک۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔شطرًا من شعیر یعنی قدرے جو۔

۲۴۷۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ[1] اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔

۲۴۷۲: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذو کبد کھائے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلالؓ کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے ہیں رسول اللہ ﷺ بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ ﷺ کے ساتھ بلال تھے اور کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے مترجم یہ خروج سوائے ہجرتِ مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت ﷺ کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ﷺ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبدیالیل کے پاس جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ ﷺ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ ﷺ پوری کریں رسالت باری تعالیٰ شانہٗ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ ﷺ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ ﷺ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ زید بن حارثہؓ تھے نہ بلالؓ واللہ اعلم بمرادہٖ ورسولہٗ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپ ﷺ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ ﷺ کا کہ کسی کو راہ خدا میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوبؑ کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوحؑ کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا نہایت مشہور ہے۔

جواب اس کا کئی طور پر ہے' اولاً یہ کہ فرمانا آپ ﷺ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ آپ ﷺ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی ثانیاً یہ کہ آپ ﷺ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ ﷺ کے مہاجرین وانصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپ ﷺ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضرب الغلام اهانته المولیٰ بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھ کر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذیٔ نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپؐ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اسکے بیان سے فق' سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول ومصلوب ہوئے ہزاروں مسجون ومضروب کتنوں نے زن وبچہ شہادت کو پہنچے کتنوں کے اَب وجَد اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہاء ربانی پر آلام ومصائب امر معروف اور نہی منکر اور قامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ ﷺ کے نفس نفیس پر تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزا صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسینؓ کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپؐ راضی برضا تھے اور شاکر بقضاء بلکہ جالب فقر واذیٰ وطالب اذیت وبلا چنانچہ فرمایا: اشد الناس بلاءً الانبياء ثم الا مثل فالا مثل۔

[1] ظاہر یہ ہے یعنی ان دونوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا' واللہ اعلم۔۱۲

۲۴۷۳ :عَنْ عَلِيِّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْفًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسْطِيْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَ هُوَيَسْقِيْ بِبَكْرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَااَعْرَابِيُّ هَلْ لَّكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَ خَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَ كَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ۔

۲۴۷۳ : روایت ہے علی ابن بن طالب سے فرماتے تھے کہ نکلا میں جاڑے کے دنوں میں رسول ﷺ کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھی میں نے اپنی کمر سو باندھا میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول ﷺ کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طالب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گزرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا کہ جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم :اہاب چمڑا ہے معطونا یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں' بکرہ ایک خشب مستدیرہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں۔ فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت ماب ﷺ اور زہد اہل بیت ؓ ثابت ہوا۔

۲۴۷۴ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً۔

۲۴۷۴ : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک کھجور۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم ابو ہریرہؓ اصحاب صفہ میں ہیں اور صاصحاب صفہ حاضر باش خدمت تشریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا' پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت ﷺ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

۲۴۷۵ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ كَانَ تَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَااَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ

۲۴۷۵ : روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہو گا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی

مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَا هَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا۔ یعنی وہ ایک ملنا بھی موقوف ہوگئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ پھینک دیا ہے اس کو دریا نے سو کھایا ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ روایت صحیح مسلم اور موطا میں بھی ہے مسلم میں بھی مروی ہے کہ امیر اس سریہ پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب (تھیلہ) اتمر ان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز بٹتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارۂ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہؓ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول اللہؐ کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ' کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے ہدقہ چشم سے بڑے بڑے مٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہؓ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو ہدقہ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اسکے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول اللہؐ سے اور فرمایا آپؐ نے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے کچھ گوشت اور کھایا آپ ﷺ نے تمام ہوئی روایت مسلم کی اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہؓ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغٍ ولا عادٍ کو سو کھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی ﷺ کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپؐ نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمہ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدانِ جہاد کے لیے' اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شے کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی نیت سے تھا' اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی ﷺ میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ ﷺ کے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تا کہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت ﷺ نے گوشت مانگ کر کھا لیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحر کی برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کے اباحت سمک میں' کہا اصحاب شافعیؒ نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں' قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گذری اور دوسرا قول عدم حل ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس کا نظیر بر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جائے اور کلب و خنزیر اور حمار نہیں' اور اصحاب شافعیؒ نے کہا کہ حمار بر میں اگرچہ

ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جولوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور ابن عباسؓ اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنی جو دریا میں مرجائے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعیؒ کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہؓ کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابوبکرؓ صدیق اور ابوایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابوثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبداللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابوحنیفہ نے کہ طافی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا: أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ [المائدة : ٩٦] کہا ابن عباسؓ نے اور جمہور کہ وہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث **هو الطهور ماء ه والحل ميتته**' اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **ما القاه البحر او حرز عنه فكلوه وما مات فيه فطفا فلا تاكلوه.**

پس باتفاقِ ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات واحادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی' کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے لیے ضرورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایامِ اوّل میں تر و تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایامِ ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ مافی النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن وحدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحر کی ہے اور طافی حلال ہے بہرحال حق یہی ہے **وما ذا بعد الحق الا الضلال** اور حرمت اسکی جو بروایت صحیحہ ماکول نبیؐ ہو چکی ہو اور آپؐ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس ومکرّم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ مسوّیٰ شرح موطا میں کہ ظاہر قرآن وحدیث اباحت ہے میتاتِ بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جائے تو زندگی اسکی مثل مذبوح وبسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بر میں کھایا جائے جیسے بقر وغنم یا نہ کھایا جائے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب وخنزیر دریائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جائے پھر بھی اسکی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جائے حلال ہے اور میتہ اسکی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاہ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ کا میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ [المائدة : ٩٦] مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار وبقصد شکار کریں اور طعام سے میتاتِ بحر کہ باختیار وبقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اسلئے کی میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور متاعًا لکم سے مراد اباحت اہل حضر کو اور للسیارہ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابوحنیفہ نے کہا کہ جمیع حیواناتِ بحر حرام ہے مگر سمک معروف امام محمدؒ نے کہا کہ مچھلیاں جب مر

جائیں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جائے اور طافی ہو جائے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں علی العموم حلال کہا امام شافعیؒ نے دریائی میتہ کو (انتہی ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوی۔

اور موطا میں نافع سے مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی ہریرۃؓ نے سوال کیا عبداللہ بن عمرؓ سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے نافع نے پھر پھرے عبداللہؓ اور منگایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت: أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ...... [المائدۃ: ۹۶] یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کر دیا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن ابی ہریرۃؓ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جائیں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعدؒ نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابی ہریرۃؓ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا نے باہر ڈال دیا ہو۔ (کذا فی الموطا)

۲۴۷۶ : عَنْ عَلِيِّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔

۲۴۷۶ : روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر مصعب بن عمیر کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے رونے لگے اس ناز و نعمت کو خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کرے گا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح و شام کو کپڑے بدلے گا اور رکھا جائے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اٹھایا جائے دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں عرض کی صحابہؓ نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچیں گے محنت و مشقت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انسؓ نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے **مترجم** اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحابؓ کی دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت ﷺ کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا۔

۲۴۷۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَاِنْ كُنْتُ لَاَ عْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِی مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِیْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّبِیْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّوَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّعُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّوَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِیْ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهُمَا وَ اَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَ نِیْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِیْ اَنْ اُدِيْرَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِیْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِیْ وَلَمْ يَكُ بُدٌّمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُ وْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ

۲۴۷۷ : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ ٹیکتا تھے اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گزرے مجھ پر ابو بکرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے مجھ پر حضرت عمرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں مگر وہ بھی ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے مجھ پر ابوالقاسمؐ اور مسکرائے آپؐ مجھے دیکھ کر اور کہا ابو ہریرہؓ ہیں میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ہمارے ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہو لیا ان کے اور داخل ہوئے آپؐ اپنے گھر میں؛ پھر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھے اندر آنے کی سو پایا آپؐ نے یعنی اپنے گھر والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپؐ نے کہاں سے ملا یہ دودھ تم کو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہم کو کسی نے سو فرمایا رسول اللہؐ نے اے ابو ہریرہؓ ! عرض کی میں نے لبیک فرمایا جا ملو اہل صفہ سے اور بلاؤ ان کو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال؛ جب آنحضرتؐ کے پاس موقعہ آتا تھا انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے آپ بھی نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو ان کو بلا بھیجتے اور آپ بھی اس میں سے کچھ لیتے تھے اور ان کو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپ کا مجھ کو ذرا سے دودھ کے لیے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی اہل صفہ کے سامنے اور میں انہیں بلانے جاؤں پھر مجھے حکم فرمادیں گے حضرتؐ کہ ان پر دورہ کروں اس قدح کو لے کر سو یقین ہے مجھے اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اس میں سے مجھے اتنا ملے گا کہ مجھے کفایت کرے گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی مگر کچھ چارہ نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسولؐ کے یعنی چارنا چار اہل صفہ سے دوچار ہونا پڑا سو آیا میں ان کے

الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَحَتّٰى اِنْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَ ضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ۔

پاس اور بلایا ان کو پھر جب داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ سے آپؐ نے اے اباہریرہؓ لووہ پیالہ سودوان کو سولیا میں نے وہ پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہاں تک کہ سیر ہو جاتا تو پھر دیتا میں دوسرے کو یہاں تک کہ پہنچ گیا میں رسول اللہؐ تک اور ساری قوم سیر ہو چکی تھی سولیا رسول اللہؐ نے وہ پیالہ اور رکھا اسے اپنے ہاتھ پر پھر اٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا اے اباہریرہؓ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپؐ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ بھیجا اس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں اب جگہ پینے کی یعنی یہاں تک کہ سیر ہو گیا کہ اب گنجائش نہیں، پس لیا آپؐ نے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور بسم اللہ کہی اور پیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اوّل دوام ضیافت اہل سلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علی السلام کی دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اس لیے کہ اصحاب صفہ حضرت ﷺ کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت ﷺ کی سنتیں سیکھتے تھے، تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اس کی حوائج ضروریہ کی خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کی عادت تھی اہل صفہ کے ساتھ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تائید جو جیسے ابوہریرہؓ کرتے تھے پانچویں تبسم اپنے دوست سے ملتے وقت کہ مسنون ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے کیا ابوہریرہؓ کے سامنے، چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت، ساتویں حکم ہدیہ کا اور اباحت اس کی آنحضرتؐ کے لیے اور حرمت صدقہ کی آپؐ پر اور یہ کمال شرف ہے آپ ﷺ کے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اہل بیت کا اور ساخ مالی سے لوگوں کے آٹھویں مسنون ہونا شراکت احباب کی اور مواساۃ ان کے ہدیہ کی چیز میں، نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت ﷺ سے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا ان کا اتنے سے شیر میں دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول اللہ ﷺ کو اگرچہ امر ان کا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائے حق فرمانبرداری کا ابوہریرہؓ اور ضرور ہے یہی ہر اہل سلام کو گیارہویں کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں ظروف صغار کی جیسے کہ عادت متکلفین دنیادار کی بارہویں اخیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شربا تیرہویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سب کو کفایت کر گیا اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اس پر حمد فرمائی، چودہویں مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل و شرب کی ابتداء میں۔

۲۴۷۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّاَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۴۷۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا آپؐ نے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اس لیے کہ بہت پیٹ بھر کھانے والا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہے گا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: ڈکار کے دُور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانے اور ان کی طرف التفات نہ کرنے کا اگرچہ احیاناً پیٹ بھر کر کھانا روا ہے۔

۲۴۷۹ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ یَابُنَیَّ لَوْرَاَیْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّاْنِ۔

۲۴۷۹: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بو آنے لگتی تھی

ف: اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے ثیاب کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔

۲۴۸۰ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهُ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُهَا۔

۲۴۸۰: روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلا دے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کر لے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔

۲۴۸۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَاخَیْرَ فِیْهِ۔

۲۴۸۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشیر ہیں۔

۲۴۸۲ : عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَیْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدْ اِكْتَوٰی سَبْعَ كَیَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِیْ وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُهٗ وَقَالَ یُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِیْ نَفَقَتِهٖ اِلَّا التُّرَابَ اَوْقَالَ فِی التُّرَابِ۔

۲۴۸۲: روایت ہے حارثہ بن مضربؓ سے کہا کہ آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدمِ اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ویرانہ دیگراں مرا بس است۔

۲۴۸۳ : عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَیْكَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ مَالَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَوَلَا وِزْرَ۔

۲۴۸۳: روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجئے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔

۲۴۸۴ : حُصَیْنٌ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا

۲۴۸۴: روایت ہے حصینؓ سے کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباسؓ نے اس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کوئی معبو

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهٗ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَادَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔

برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اس نے کہا ہاں' پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد ﷺ رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں' پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں' فرمایا ابن عباسؓ نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ' پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنا دے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جب تک کہ وہ کپڑے سے رہے اس کے بدن پر ایک پارچہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔مترجم: اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباسؓ نے اس کا سلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

۲۴۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَ نْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

۲۴۸۵: روایت ہے عبداللہ بن سلامؓ سے کہ کہا جب آئے رسول اللہ ﷺ یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ ﷺ کی طرف اور کہا گیا کہ آئے رسول اللہ ﷺ سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ ﷺ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ ﷺ نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو! افشاء کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔مترجم: عبداللہ بن سلام کبائر علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت ﷺ کی تعریف و ثناد یکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرت ﷺ مدینہ میں پہنچے حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔قولہٗ افشا کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے تحیۃً مبارکۃً طیبۃً فرماتا ہے اور عبداللہ بن سلام کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظِ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحانِ عرب وعجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرتِ سلیم چاہیے۔

۲۴۸۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ

۲۴۸۶: روایت ہے انسؓ سے کہا جب آئے نبیؐ مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہؐ کے نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرنے والی مال کثیر سے اور حسن مواساۃ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت ومشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام و راحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَادَ عَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جائیں فرمایا نبیؐ نے نہیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے انکے لیے اور شکر یہ ادا کرتے رہو گے انکا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: قولہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوام سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین انکے وطن میں ائے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کی تعریف میں فرمایا: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ [الحشر: ۹] تو مہاجرین نے ان کا شکر یہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارات سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خورندم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قولہ ہم ڈرر ہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جائے اور ہم محروم رہیں حضرت نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے دوسری ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔

۲۴۸۷: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ۔

۲۴۸۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۴۸۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ۔

۲۴۸۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اور پر ہر قریب سکینہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۸۹: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ اَىُّ شَىْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِىْ مَهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى۔

۲۴۸۹: روایت ہے اسود بن یزیدؓ سے کہا انہوں نے عرض کہ میں نے اے عائشہ ام المؤمنین کیا کرنے لگتے تھے رسول اللہؐ جب داخل ہوتے اپنے گھر میں فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۹۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهٗ لَا يَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهٗ وَلَمْ يُرَمُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَىْ جَلِيْسٍ لَهٗ۔

۲۴۹۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھے نبی ﷺ جب سامنے آتا آپ ﷺ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ ﷺ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہم نشین کے آگے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۹۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِىْ حُلَّةٍ لَهٗ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ

۲۴۹۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہن کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا

الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْقَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

جا تا ہے زمین میں قیامت کے دن تک' راوی کو شک ہے کہ يَتَجَلْجَلُ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا يَتَلَجْلَجُ ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے ۔ مترجم : يَتَجَلْجَلُ کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور يَتَلَجْلَج کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے ۔ غرضیکہ وہ اِدھر اُدھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا' معاذ اللہ من ذالک ۔

۲۴۹۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ ۔

۲۴۹۲ : بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانپے گی ان کو ذلت ہر جگہ سے ہنکائے جائیں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بوس ہے ابالے گی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طِيْنَةَ الْخَبَالِ کہتے ہیں ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے ۔ مترجم : مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بوس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تغلوہم یعنی ابالے گی' غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے قولہ نارالانیار' آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے' قولہ عصارہ دوزخیوں کا' عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا' مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور ورم میل سے بہہ رہا ہے ۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی' معاذ اللہ من ذالک ۔

۲۴۹۳ ۔ ۲۴۹۴ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَ الشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ ۔

۲۴۹۳:۲۴۹۴ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں' پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے ۔

۲۴۹۵: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاعِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِی الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَا بِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَيَا بِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّبِا لْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِیْ كَلَامٌ وَعَذَابِیْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

۲۴۹۵: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سوتم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سوتم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر وخشک تمہارے جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر وخشک جمع ہو جائیں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر وخشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبودے اس میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دنیا میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بےشک میرا حکم کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہوجا بس وہ ہوجاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ مترجم: قولہٗ جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جائیں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جائیں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے' قولہٗ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں' جواد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جوداء اور جودہ اس کی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جائے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہٗ کی ہے نہیں پا

سکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد نہ اس کی انتہا ہے نہ اس کی منتہا اور واجد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پراوہ ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اس لیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ شرف اس کا غیر منتہی ہے اور فضل اس کا غیر متناہی قولہٗ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کے عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً۔

اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو دوسرے زاہد ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کُن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوئی ہے چنانچہ فرمایا: وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ [آل عمران: ۹۷] اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئی باری تعالیٰ شانہٗ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شئے مولم اور مایعذب بہ موجود ہو یا نہ غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہٗ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اسکی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیر و شہید سے التجا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذالک گویا مضمون اس شعر کا انکے گوش ہوش میں ہی نہیں پڑا۔

حاجت طلبی بغیر مولے ☆ عیب است غلام باوفا را

۲۴۹۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَّطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَاَتِهٖ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَايُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهٖ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفْلَ۔

۲۴۹۶ : روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گنا سات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے اس سے ہے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اسکے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر؟ وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے۔ سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جا وہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور

مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ ان کی سریہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاط اور کئی لوگوں نے۔

۲۴۹۷ ۔ ۲۴۹۸ : عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بِحَدِیْثَیْنِ اَحَدُ ھُمَا عَنْ نَفْسِہٖ وَالْاٰ خَرُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ فِیْ اَصْلِ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْہِ وَاِنَّ الْفَا جِرَیَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰی اَنْفِہٖ قَالَ بِہٖ ھٰکَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ اَحَدِکُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ دَوِیَّۃٍ مَھْلَکَۃٍ مَعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَطَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ وَمَا یُصْلِحُہٗ فَاَ ضَلَّھَا فَخَرَجَ فِیْ طَلَبِھَا حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِ الَّذِیْ اَضْلَلْتُھَا فِیْہِ فَاَمُوْتُ فِیْہِ فَرَجَعَ اِلٰی مَکَانِہٖ فَغَلَبَتْہُ عَیْنُہٗ اسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُہٗ عِنْدَ رَأْسِہٖ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَ شَرَابُہٗ وَمَا یُصْلِحُہٗ۔

۲۴۹۷۔۲۴۹۸: روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف اور دوسری نبی ﷺ کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبداللہ نے مؤمن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا توشہ اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں کہ جہاں کھویا میں نے اس اونٹنی کو اور مر جاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔مترجم: مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انسؓ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑ لی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنے لگا۔ اللھم انت عبدی و انا ربك۔ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب‘ خطا کی اس نے شدت فرح سے انتہیٰ اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالیٰ کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیٰوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا‘ حالانکہ ایسی خطا باری تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ اسکے خوش ہونے کے باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالیٰ اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کہ نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وذٰلك هو الفوز العظیم۔

۲۴۹۹ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ۔

۲۴۹۹: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطاء کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں ہم جانتے اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۵۰۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ۔

۲۵۰۰ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام وتعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہؓ اور انسؓ اور ابی شریح کعبی سے بھی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

۲۵۰۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

۲۵۰۱ روایت ہے عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

۲۵۰۲ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ۔

۲۵۰۲ روایت ہے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے۔

۲۵۰۳ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَهٗ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ۔

۲۵۰۳ روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو کہا احمدؒ نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار دلانا نہ چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں' خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبلؓ کو اور مروی ہے خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے۔

۲۵۰۴ : عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْكَ فَیَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَیَبْتَلِیْكَ۔

۲۵۰۴ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا اس پر مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالکؓ اور ابی ہند داری سے بعضوں نے کہا کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبد اللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان' روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنی میں نہیں جانتا۔

۲۵۰۵ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا۔

۲۵۰۵ روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگر چہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۰۶ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِیْ اَنِّیْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَاَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِیْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْمُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ۔

۲۵۰۶ روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسول اللہؐ کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپؐ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگر چہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال' کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جائے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جائے یعنی خراب ہو جائے۔

ف: مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اس کی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جائے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

۲۵۰۷ : عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔

۲۵۰۷ روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبیؐ سے ہیں کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اس شخص نے کہا فرمایا نبیؐ نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے صبر کرے انکی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے انکی تکلیف پر۔ف: کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمرؓ ہیں۔

۲۵۰۸ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔

۲۵۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بچو تم آپس کی برائی سے یعنی پھوٹ اور بغض وعداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے یہ اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت وبغضاء آپس کی' اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

۲۵۰۹ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ۔

۲۵۰۹: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام وصلوٰۃ وصدقہ سے؟ کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لئے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کرتی ہے دین کا۔

۲۵۱۰ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ۔

۲۵۱۰ روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہوں گے تم جنت میں جب تک مؤمن نہ ہو گے اور مؤمن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور بتادوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جمائے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

۲۵۱۱ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔

۲۵۱۱ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم :یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل و اسر و نہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہو گا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال (ردِعمل) ہے۔

۲۵۱۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَافَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا۔

۲۵۱۲ : بسند مذکور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر صابر اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم :یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے نہ شکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے انتہیٰ کلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمروؓ بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

۲۵۱۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُاَنْ لَّا تَزْدَرُوْانِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔

۲۵۱۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نظر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماء دینوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔

۲۵۱۴ : عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَیْدِیِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَرَّبِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِیْ فَقَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَا فَقَ حَنْظَلَةُ يَاۤ بَابَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُ نَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَ زْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذٰلِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَا فَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُ نَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ فِیْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِیْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً۔

۲۵۱۴: روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ روتے ہوئے گزرے ابو بکرؓ پر سو فرمایا ابو بکرؓ نے کیا ہوا تم کو اے حنظلہ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابو بکرؓ اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیوں اور سامانِ دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے پس کہا ابو بکرؓ نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ! عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپؐ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہم کو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے' پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامان دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی' کہا راوی نے پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہؓ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

۲۵۱۵ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُ كُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۲۵۱۵: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مؤمن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لئے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لئے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱۶ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔

۲۵۱۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبیؐ کے ایک دن سو فرمایا آپؐ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ اللہ کو کہ پائے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہو جائیں اس پر کہ نفع پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جائیں اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیرے لیے اٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معاصی سے اور توفیق خیر بخشنا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی نوائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے' قولہٗ اٹھا لیے گئے قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔

۲۵۱۷ :اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْاُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ۔

۲۵۱۷: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپؐ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

ف: کہا عمروؓ بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم :اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجا لا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

۲۵۱۸ : عَنْ اَبِى الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

۲۵۱۸: روایت ہے ابی الحورسعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے نبیؐ سے فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَايُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کوطرف اس چیز کے کہ شک میں ڈالے تجھ کوطرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کواسلئے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے اوراس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالحور کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔ مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بیقراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

۲۵۱۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَ اجْتِهَادٍ وَذُكِرَا خَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ۔

۲۵۱۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی ﷺ کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع سو فرمایا نبی ﷺ نے برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔ مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہو اگر چہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگر چہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے۔

۲۵۲۰: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِىْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِى النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِىْ قُرُوْنٍ بَعْدِىْ۔

۲۵۲۰: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یارسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپؐ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی ہم سے عباسؓ نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

۲۵۲۱۔۲۵۲۲: عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ۔

۲۵۲۱۔۲۵۲۲: روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں صفت میں جنت کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ من المترجم ☆ جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کیلئے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے چنانچہ جنین اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور جنان بھی کہ بمعنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہو گیا ہے سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اسکے نام ہو گیا ہے بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہیٰ۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ۔ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لئے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث: ((وَلِّي دَفْنَهُ وَاِجْنَانَهُ عَلِيٌّ وَّ عَبَّاسٌ)) یعنی متولی ہوئے آپ کے دفن و اخفاء کے علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور اسی لئے قبر کو جان کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً [المجادلة: ۱۶] یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث: اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یعنی امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّةٌ کہ بمعنی سپر ہے اس لیے کہ وہ چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور بلغاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبیر کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آ سکے چنانچہ خلاصہ اسکا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اوّل ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اسکے سلبی کو دو فصلوں میں۔

فصل اوّل:

در صفاتِ ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آں پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا: اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور روضہ بھی فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ میں فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا' فواکہ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ و وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ سدر فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ موز وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خوشہا قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ثمرات كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لحم طیر یعنی گوشت پرندوں کا وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متنعمین کی عادت یہی ہے: وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا اور نخل و رمان فِيْهِمَا

فَاكِهَاتِهِ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا: اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور تفصیلاً: فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور تفجیر ان کی عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا اور جریان ان کا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسبیل کو عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا اور تسنیم کو وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاموں کا، کاس معین يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور کاس کافور اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اور کاس زنجبیل وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور سقایت میں وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور مشروبات کے ختم میں يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا اکواب و اباریق و کاس کا بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور ثیاب وحلیہ کا عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْآ اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور ارائک کا مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ اور عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ اور هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ اور فرشوں کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اور زرابی کا وَزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ اور نمارق کا وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور لباس کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور صحاف کا يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ اور رفرف وعبقری کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اور اساور اور لؤلؤ کا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا اور مساکن وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ اور ساکنانِ جنت سے ازدواج اہل جنت کے وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیان کی حیاء ان کی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور رنگ بدن ان کا، كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۔ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ و وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنَا هُنَّ اِبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور حسن ان کا فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ اور تکعب ان کا وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا اَتْرَابًا اور نشو ونما ان کا بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اَیْ اِنْشَآءً عَجِيْبًا غَرِيْبًا اور تزویج ان کی غیبی طور پر وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور ذکر کیا ساکنانِ جنت سے غلامان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور ولدان کو وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور تشبیہ دی لولو منثور سے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۔

جنتیوں کے افعال واحوال سے ذکر کیا نصرت وسرور کو وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور حمد باری تعالیٰ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سلام خزانہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور سلام ان کا آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا کلام ان کا آپس میں اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ اور جھانکنا ان کا اہل نار پر فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَ نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ...... اور ہنسنا ان کا کفار پر۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

رَّاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ خَالِدِيْنَ فِيهَا اَبَدًا اور صاف دِلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہٗ کا ان سے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے بجہت فوق میں وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پُر شوق ہیں اور کام جان حافظین کی اس سے پُر ذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لئے اور لاکھوں بصدور ریاضت وعبادت جی لئے غرض شوق نے مؤمنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پُر از اضطرار۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ☆ بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوئم:

درصفاتِ سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو ہے۔ چنانچہ فرمایا: لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً۔ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا اِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى اور رجوع اور عریانی وَاِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى اور تشنگی اور دھوپ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى اور کذب لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذّٰبًا اور تاثیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پائے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موافق ہوا یہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذوالفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوالِ مفسرین میں پائے گا تو اسے ابواب ذیل میں ان شاء اللہ تعالیٰ انتہیٰ قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

۱۵۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے درختوں کے بیان میں

۲۵۲۳ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ۔

۲۵۲۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورا نہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ ﷺ نے مراد ظل ممدود ہے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

۲۵۲۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔

۲۵۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔

ف:اس باب میں انسؓ اور ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔

۲۵۲۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔مترجم :ایک روایت میں آیا ہے یسیر الراکب الجواد المضر اسویع۔یعنی اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کی ظل کی اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جس کو اوّل دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جائے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اغصان منتشر ہوں۔(نووی)

۱۵۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِیْمِهَا

باب: نعیم جنت کے بیان میں

۲۵۲۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا کُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَهِدْنَا وَکُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَاٰنَسْنَا اَهَالِیَنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْکَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِیْ کُنْتُمْ عَلٰی حَالِکُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ کَیْ یُذْنِبُوْا فَیَغْفِرَلَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَابِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاءُ هَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَدْخُلُهَا یَنْعَمُ لَا یَبْاَسُ وَیَخْلُدُ لَا یَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا یُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ

۲۵۲۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے رسول اللہؐ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپؐ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہیں آپؐ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جب کہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سونگھتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول اللہؐ نے اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ لائے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل اسکے کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی میں نے جنت کا ہے سے بنی ہے اسکی فرمایا آپؐ نے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر ہے اور کنکر اس کے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اس کی زعفران جو داخل ہوگا اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پائے گا اور ہمیشہ رہے گا اور

وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِىْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔

مرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھر فرمایا آپؐ نے تین شخصوں کی دعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اسکے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگر چہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

ف: اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہؓ سے اسناد سے۔

۱۵۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے غرفوں کے بیان میں

۲۵۲۷: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِىَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِىَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

۲۵۲۷: روایت ہے علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے اور ان کا اندر ان کے باہر سے سو کھڑا ہو گیا آپؐ سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے؟ فرمایا آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انہوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے در پے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمٰن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اثبت ہیں عبدالرحمٰن کوفی سے۔

۲۵۲۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِىْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ۔

۲۵۲۸: روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اسکے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مؤمن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبلؒ نے اور ابی موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ مترجم: سورہ رحمٰن کے اور اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جدا جدا شمار کی ہیں یہ حدیث اس کی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں' قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔

۱۵۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

باب: درجاتِ جنت کے بیان میں

۲۵۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

۲۵۲۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۵۳۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ اِنْ هَاجَرَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

۲۵۳۰: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہِ فضل وکرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین میں جہاں پیدا ہوا ہو کہا معاذؓ نے کیا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول اللہؐ نے چھوڑ دو لوگوں کہ عمل کرتے رہیں' اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

ف: ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہیں پایا معاذ بن جبلؓ کو اور معاذؓ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمرؓ کے۔

۲۵۳۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

۲۵۳۱: روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اس میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

ف:روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔

۲۵۳۲ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔

۲۵۳۲:روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جائیں ایک درجہ میں تو سما جائیں۔

ف:یہ حدیث غریب ہے۔مترجم :اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقام میں درجات مؤمنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے: فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً [النساء: ۹۵] یعنی مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا: فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً...... [النساء: ۹۵، ۹۶] اور کہا ابن محریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فردوس جواد مضمر دوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنیٰ نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اوّل سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سے غیر معذوفین اور ابی سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جوڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچے گا ان پر غیر ان کا فرمایا آپ ﷺ نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین ومؤمنین ہیں اور مسند میں ابی سعیدؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے لیے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کوکب طالع مشرق میں یا غرب میں اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہا جائے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا فی آیت ایک درجہ یہاں تک کہ پڑھے آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے انتہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابو ہریرہؓ کی روایت اور اسی طرح اور روایات باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لا تعد ولا تحصیٰ کہ مؤمن ترقی کریں گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی۔ (حادی الارواح لابن القیمؒ)

۱۵۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: نساء اہل جنت کے بیان میں

۲۵۳۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَیُرٰی بَیَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِیْنَ

۲۵۳۳:روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلوں کے اندر سے یہاں تلک کہ دکھائی دیتا ہے گودا اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس

حُلَّةً حَتّٰی یُرٰی مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْیَا قُوْتُ فَاِنَّهٗ حَجَرٌ لَوْ اَدْ خَلْتَ فِیْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَیْتَهٗ لَاُرِیْتَهٗ مِنْ وَرَائِهٖ۔

لیے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو نے نظر آئے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حور میں عقبیٰ کے کیا کچھ نہ ہوگا۔

ف : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۲۵۳۴ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةَ الثَّانِیَةَ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا۔

۲۵۳۴: روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی چاند و بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۳۵ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِیَةُ عَلٰی لَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا۔

۲۵۳۵: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلّے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعونِ اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیت اوّل : وَلَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ...... ہے۔ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں' حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چندہی دہندھی کہ پاک ہوگئی ہیں قذراتِ دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اوّل میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہٗ نے اس آیت مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم الانقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج ہے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبدالرحمٰن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منیہ سے' دوسری آیت : وَزَوَّجْنٰهُمْ

بِحُوْرٍ عِيْنٍ [الدخان : ٥٤] یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حور عین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامراءۃ ابوعبیدہؓ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مؤمنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حور انہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابوعبیدہؓ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشدت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عیناء کی اور عینا بڑی آنکھ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہؓ کا بھی یہی قول ہے ورمقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابوعمرؓ نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے۔ (حاوی الارواح)

تیسری آیت: وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ [الصّٰفّٰت ٤٨، ٤٩] یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف ہے اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کا كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ [الصفت : ٤٩] یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہوا سکے پروں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوان نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیضہ نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت: كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ [الرحمٰن : ٥٨] قتادہؓ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حور عین ستر حلّے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت: وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ [صٓ : ٥٢] وعدیا اترابا اور اتراب مستویات الانسان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے عرب دولڑ کے جو وقت واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغائرت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عربا میں دو قرائتیں ہیں، حمزہ اور اسماعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون رواء روایت کیا ہے او رباقیوں نے بضم راہ پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عروب کی یعنی عاشق اور پیار کرنے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کہ بے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنج ودلال والیاں ہیں، اسامہ بن زیدؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان۔

چھٹی آیت: حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ [الرحمٰن : ٧٢] اور کچھ تفسیر اسکی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گذری۔

ساتویں آیت: فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا [الواقعة : ٣٦] ابکار جمع ہے بکر کی مسیّب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہر ان کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور نہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں: فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ [الرحمٰن : ٧٠] حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ ﷺ نے وہ خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجوہ۔

نویں: كَوَاعِبَ اَتْرَابًا [النباء: ٣٣] بغوی نے فرمایا جواری نواہد قد تکعبت ثدیہن واحد تہا کاعب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارہویں عرباً اتراباً اس کی شرح اوپر گذری انا انشاءنا ہن انشاء اس میں ضمیر ہن کی حوروں کی طرف راجع ہے اگر چہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے وفرش مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس لیے کہ وہ محل ان کا ہے اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش فرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں قتادہؓ نے کہا خلقنا ہن خلقاً جدیداً اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

۱۵۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: جماع اہل جنت کے بیان میں

۲۵۳۶ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ قُوَّةً كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔

۲۵۳۶: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دی جائے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی جائے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

ف: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہؓ کی روایت سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔ مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے: اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ [یس: ۵۵] ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون غین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباسؓ نے کہا مراد اس سے افتضاض جماع ابکار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں حسن نے کہا مشغول ہیں نعماء جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے ابن کیسان نے کہا ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں ہیں۔ (بغوی)

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ ﷺ نے دحماً دحماً اور دہم لغت میں بمعنی نکاح ووطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے ولیکن نہ منی ہے نہ منیہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (الارواح لابن القیم)

۱۵۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: صفت میں اہل جنت کے

۲۵۳۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ

۲۵۳۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے، برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مشک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں اختلاف نہیں ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح و شام۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہٗ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ۔ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھی میں جلائی جائے۔

۲۵۳۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔

۲۵۳۸: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چمکا دے جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی ﷺ۔

۱۵۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں

۲۵۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔

۲۵۳۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحلی نہیں فنا ہو گی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی اور امرد وہ کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحیل کی بمعنی اکحل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اسکی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)

۲۵۴۰: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ:

۲۵۴۰: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تفسیر میں قول الٰہی

﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ [الواقعة : ٣٤] قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔

کے وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچ سو برس کی راہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشد بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔ مترجم: علیؓ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرۃ یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع وعالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورت کو فرش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن و جمال کی کہ نساء دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ: اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً [الواقعة: ٣٥] اسی کی مؤید ہے اس لیے کہ ضمیر ''ہن'' کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اضمار اس کا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ [الرحمٰن : ٥٤] اور یہ آیت دلالت کرتی ہے او پر دو امر کے اوّل کے یہ کہ بطائن اسکے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر رہتا ہے پھر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہارا اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ ظہار سے مقصود ہوتا ہے جمال وتزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جائے حال ظہائر کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اسکی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہیں منجملہ انکے حدیث باب جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لاباس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا لیس بشئی اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے۔

١٥٢٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے پھلوں کے بیان میں

۲۵۴۱ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔

۲۵۴۱: روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ سے اور ذکر کیا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا اور فرمایا راکب اس کی شاخوں میں چلا جائے سو برس تک یا فرمایا رہیں اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے مٹکے ہیں بڑے بڑے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہیٰ اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہیٰ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہیٰ ہو علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباسؓ نے حال سدرۃ المنتہیٰ کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منتہیٰ ہوتا ہے علم خلائق کا اس تک کہ اس کے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھ دیا جائے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ

لہم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پُر ثمر مراد ہے چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرۃؓ اور ابی الدرداءؓ سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیرؓ نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی ﷺ کے خانہ نور کا شانہ میں ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرفہ میں اس کے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اسمیں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی قوا کہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کافور کی اور دوسری سلسبیل کی، اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لیے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح اور ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے فرمایا آپ ﷺ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گابھوں سے نکلتے ہیں ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اسکے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور قطع نہ کر چکے پڑھو اگر تم چاہو: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ [الواقعۃ: ۳۰] سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد ﷺ پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جائے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی۔ (بغوی)

۱۵۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ طَیْرِ الْجَنَّةِ

باب: طیورِ جنت کے بیان میں

۲۵۴۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاالْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔

۲۵۴۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے۔ مترجم: قولہ تعالیٰ: وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ [الواقعۃ: ۲۱] ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا ہے۔ (بغوی)

اور اللہ جل جلالہٗ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا کہ جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں اور اس مقام میں ہم تفسیر اسکی تحریر کرتے ہیں، چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ [الواقعۃ: ۳۲، ۳۳] ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جائے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زمان۔ سے اور ممنوع بالاثمان یعنی فصل اسکی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے ثمار دنیا میں، اور وارد ہوا ہے

کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھائیں گے اہل جنت اور پییں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جائیں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جائے گا ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے لہام ہوگی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جائے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کھائے گا اور پیئے گا ہوگی اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح کہ ایک پسینہ ان کا بہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جائے گا اور لحم طیر سو ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (حادی)

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبیؐ نے ہوگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کیلئے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بارک الرحمٰن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن۔ کہا آپؐ نے ہاں' کہا اس نے ہو جائیگی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپؐ نے اصحاب کی طرف اور ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپؐ کی۔ پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو اسکے سالن کی کہ بالام ونون ہے اصحابؓ نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالے گا اسکے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی۔ (متفق علیہ)

اور سدرِ مخضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا کہ چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے' یہ قول ہے ابن عباسؓ اور عکرمہؒ اور حسنؒ نے کہا ہاتھ کو زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گٹھلی نکمی نہیں جیسا کہ دنیا کے میووں میں ہے بلکہ سب چیز ان میں ماکول ومشموم منظور ہے اور قابل اکل لور لائق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا ثمار اس کے مٹکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے طرف وادی وج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو بیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اسکے مثل پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ [الواقعة : ۲۸' ۲۹] یعنی موز اور طلح کا واحد طلحۃ ہے اکثر مفسرین کا یہ قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں ہے بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد وطیب رکھتا ہے فراء اور ابو عبیدہؓ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منضود کے معنی متراکم وتہ بہ تہ' مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک ثمر میں لائق اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا: قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ [الحاقة : ۲۳] یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اسے قَائِمًا قَاعِدًا مُّضْطَجِعًا اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروع نیچے لٹکتے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا: وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا [مریم ٦٢] اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہوا بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائماً ولیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعمین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقۃً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکور اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح وشام اطعام طعام ہو اور بکرۃ وعشی رزق پائیں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور

فرمایانَخْلٌ وَّرُمَّانٌ کے بیان میں فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ [الرحمن : ٦٨] مفسرین نے کہا ہے کہ نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ، فَاكِهَةٌ میں داخل نہیں اسلیئے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فَاكِهَةٌ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر چہ یہ دونوں فواکہ میں داخل ہیں مگر عطف انکا فواکہ پر تخصیص اور تفصیل کیلئے ہے جیسے عطف جبرئیل ومیکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ [البقرة : ٩٨] (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہا جائیگا اہل جنت سے: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ [الحاقة : ٢٤] یعنی کھاؤ پیو گوارا عوض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں۔ یہ تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمہ ابواب میں۔

١٥٢٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ (1)

باب: خیل جنت کے بیان میں

٢٥٤٣ :عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَاقَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

٢٥٤٣: روایت ہے بریدہؓ سے ایک مرد نے پوچھا نبیؐ سے اور کہا اس نے یا رسول اللہؐ! آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپؐ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جائیگا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا کہا راوی نے پھر پوچھا آپؐ سے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہؐ! آیا جنت میں اونٹ ہیں کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اسکو جیسے جواب دیا تھا اسکے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن باسط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے ہم معنی اور یہ روایت تر ہے حدیث مسعودی سے۔

٢٥٤٤ :عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَيْثُ شِئْتَ۔

٢٥٤٤: روایت ہے ابی ایوبؓ سے کہا کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر داخل کیا جائے گا تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جائے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوسورہ بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابوایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔

---

(1) قاموس میں ہے خیل جماعت گھوڑوں کی کہ اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیال ہوتا ہے یعنی تکبر۔ ۱۲

١٥٢٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کے سن کے بیان میں

۲۵۴۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْثَلَاثٍ وَثَلَاثِیْنَ سَنَةً۔

۲۵۴۵: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر انکے بال نہ ہونگے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سرمہ گوں آنکھیں انکی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

١٥٢٧: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَمْ صَفَّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

۲۵۴۶: عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔

۲۵۴۶: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن وثار سے حسن ہے اور ابی سنان کا نام ضرار مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن نسان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے۔

۲۵۴۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِی الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

۲۵۴۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول اللہ نے کیا راضی ہو تم اس پہ کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کی کہا صحابہؓ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہو گا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کی کھال پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

١٥٢٨: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب: ابوابِ جنت کے بیان میں

۲۵۴۸ :عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِىْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔

۲۵۴۸: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اس کی برابر ہے راکب مجود کے سیر کی جو تین دن تک چلا جائے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جائیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔

۱۵۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

باب: بازار جنت کے بیان میں

۲۵۴۹ :عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِىَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ فِىْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْافِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِىْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُلَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِىْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُمِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهَا مِنْ اَدْنٰى عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِلَيْلَةَ الْبَدْرِقُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارُوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِىْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمًا قُلْتَ كَذَاوَكَذَا

۲۵۴۹: روایت ہے سعید بن مسیبؒ سے کہ ملے وہ ابو ہریرہؓ سے سو کہا ابو ہریرہؓ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے کہا ابو ہریرہؓ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہؐ نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ان کو عرش اس کا اور نظر آئے گا وہ ان کو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگرچہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا کہا ابو ہریرہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو؟ فرمایا آپؐ نے کہ ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپؐ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہ ہوگا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ فرمائے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلانے بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلائے گا اسکو بعض گناہ اسکے جو صادر ہوئے تھے اس

فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَارَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَااشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ اِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَايَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَ حِدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَا زِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَ يَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا۔

سے دنیا میں سو وہ عرض کریگا کیا تو نے مجھے بخش دیا اے رب میرے تب فرمائیگا اللہ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل وقال میں ہوں گے کہ ڈھانپ لیگی انکو ایک بدلی اوپر سے اور برسے گی ان پر ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہوگی انہوں نے اسکے برابر کوئی بو کبھی اور فرمائیگا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اسکی کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو لو پھر آئینگے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہونگے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دِل میں سو لائی جائے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیع اور نہ شراء اور اسی بازار میں ملاقات کرینگے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپؐ نے پھر متوجہ ہوگا اور ملیگا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجیب معلوم ہوگا اس کو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اسکی کہ ظاہر ہوگا اسکے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جسکی آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے مکانوں کی طرف اور ملاقات کریں گے ہم اپنی بیبیوں سے سو کہیں گی وہ مرحبا و اہلا ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس پر جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر پھریں جیسا لے کے پھرے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم :قولہ پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگر چہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب وتحریض ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن وواجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیر ذالک قولہ سو زیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتیں کریں گے اس سے سنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالے شانہٗ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشیریہ نے۔ قولہ مگر ان میں ادنی کوئی نہیں الخ یعنی اگر چہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر دنی اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنی خساست کے ہے قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

۲۵۵۰ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَافِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا

۲۵۵۰: روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس

الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهٰى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔

میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاویگا وہ اس میں یعنی وہی صورت اسکی ہو جائے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۵۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ

باب: دیدارِ الٰہی کے بیان میں

۲۵۵۱: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾ [ق: ۳۹]

۲۵۵۱: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس سونظر کی آپ ﷺ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رؤیت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ یعنی تسبیح کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط او پر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہٗ کی حقیقۃً اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہٗ نے يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ [النحل: ۵۰] یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثم الله فوق ذلك یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اليه يصعد الكلم الطيب و العمل الصالح يرفعه یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بل رفعه الله اليه یعنی بلکہ اٹھالیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینبؓ نے زوجنيك الرحمٰن فوق العرش۔ یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدۂ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہٖ اس پر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ۔ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ۔ یعنی اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجالاؤ اور ادا کرو اس کو بجمیع سنن و مستحبات و واجبات و فرائض اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔

۲۵۵۲: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ [یونس: ۲۶] قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

۲۵۵۲: روایت ہے صہیبؓ سے کہ نبیؐ نے آیت: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہونگے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس

مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وَجُوْ هَنَاوَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشِفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظْرِ اِلَيْهِ۔

نے ہمارے مومنوں کواور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جائیگا پردہ فرمایا آپؐ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز انکو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

ف: اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔ **مترجم**: آیہ مبارکہ: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ [یونس : ٢٦] یعنی جن لوگوں نے عمل نیک کیے ان کیلئے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ وتبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابوموسیٰ اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد ہے مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان' فقیر کہتا ہے کہ قول اوّل بہت صحیح اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثوبۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے: للذین احسنوا المثبوۃ الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزاء سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ [النساء : ١٧٣]

۲۵۵۳: عَنْ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَزَوْجَاتِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَ سُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القيامة : ٢٢' ٢٣]

۲۵۵۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس تعالیٰ شانہ کے درجہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہؐ نے یہ آیت وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

ف: اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی سویر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن الجر نے سویر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کی عبیداللہ اشجعی نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے انہوں نے عبیداللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ **مترجم**: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے کہا ناضرۃ سے مراد حسنہ یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا' مسرورہ ابن زید نے کہا ناعمہ' مقاتل نے کہا بیض یعلوہا النور' سدی نے کہا مضیۃ' یمان نے کہا مسفرۃ' فراء نے کہا مشرقہ بالنعم الی ربہا ناظرۃ ابن عباسؓ اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری۔

۲۵۵۴: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۵۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا مزاحمت

تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔

ہوتی ہے تم کو رؤیت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رؤیت شمس میں عرض کی صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہو گی اس میں تم کو کسی طرح۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

۱۵۳۱: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رِضَی اللّٰہِ

باب: رضائے الٰہی کے بیان میں

۲۵۵۵ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَقُوْلُ لِاَ هْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَ سَعْدَیْکَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَالَنَا لَا نَرْضٰی وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَنَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ اَبَدًا۔

۲۵۵۵: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ فرما دے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرمادے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ ہم راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرمادے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی ان کیلئے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس تعالیٰ شانہٗ کا وہو ذوالفضل العظیم۔اللّٰھم ادخلنا الجنتم بفضلك و کرمك وارض عنابرحمتك رضآءً الا تسخط ابعده ابداً رب العالمین۔

۱۵۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرَائِیْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِی الْغُرَفِ

باب: اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے میں

۲۵۵۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَاءَ وْنَ فِی الْغُرْفَةِ کَمَا یَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الشَّرْقِیَّ وَالْکَوْکَبَ الْغَرْبِیَّ الْغَارِبَ فِی الْاُفُقِ اَوِالطَّالِعَ فِیْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُولٰئِكَ النَّبِیُّوْنَ قَالَ بَلٰی

۲۵۵۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ' آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں سو عرض کی صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ لوگ انبیاء ہیں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ۔

ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مؤمنین ہیں انبیاء نہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم :اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارۂ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تا کہ دلالت کرنے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اسے بڑھ کر نہیں۔

۱۵۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُلُوْدِ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَاَھْلِ النَّارِ

باب: اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں

۲۵۵۷: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا یَتْبَعُ کُلُّ اِنْسَانٍ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فَیُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِیْبِ صَلِیْبُہٗ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِیْرِ تَصَاوِیْرُہٗ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُہٗ فَیَتْبَعُوْنَ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ وَیَبْقَی الْمُسْلِمُوْنَ فَیَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَھُوَیَاْ مُرُھُمْ وَ یُثَبِّتُھُمْ قَالُوْا وَھَلْ نَرَاہُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ تِلْکَ السَّاعَةَ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیُعَرِّفُھُمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَیَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَیُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَیَمُرُّ عَلَیْہِ مِثْلَ جِیَادِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ وَقَوْلُھُمْ عَلَیْہِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَیَبْقٰی اَھْلُ النَّارِ فَیُطْرَحُ مِنْھُمْ فِیْھَا فَوْجٌ فَیُقَالُ ھَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُوْلُ: ﴿ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ﴾ [ق : ۳۰] ثُمَّ

۲۵۵۷: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا کیوں نہیں چلا جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آئے گی صاحب صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحبِ تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحبِ نار کے آگے نار اس کی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جائیں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جائیں گے میدان حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہوگا اور فرمادے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس تعالیٰ شانہٗ کو یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرمائے گا ان کو پھر فرمائے گا میں ہوں رب تمہارا سو

يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِيهَاوَ اُزْوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَ هْلِ الْجَنَّةِ وَلِاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِلَّ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَامَوْتَ۔

میرے ساتھ چلوتب کھڑے ہو جائیں گے مسلمان اور رکھی جائے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سوگزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہوگا اس پر سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور باقی رہ جائیں گے اہل نار سو ڈالی جائے گی ایک فوج اس میں اور کہا جائے گا نار سے کیا تو سیر ہوگئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک فوج ڈالی جائے گی اس میں اور کہا جائے گا بو سیر ہوگئی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جائیں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہوگی تو رکھ دے گا اس میں رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جائے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرمادے گا یعنی رحمٰن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جائے گا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جائے گا اے دوزخ والو سو جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہوگی ان کو شفاعت کی پھر کہا جائے گا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اسکو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو لٹائی جائے گی وہ اور ذبح کر دی جائے گی ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جائے گی اے اہل جنت تمہیں ہمیشہ رہنا ہے جنت میں اور موت نہیں اور اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے قولہ، سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمادے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اول یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مؤمنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مؤمنین کا پھر جب منظور ہوگا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کروں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے' قولہ' اور رکھی جائے گی صراط الخ اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جائے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے قولہ' رکھ دے گا رحمٰن اس میں قدم اپنا' اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنیٰ مجہول الکیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مؤمنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کر لی جنہوں نے اپنے نفسوں پر تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراط مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے ہادیہ جحیم بدعت میں' اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ' لائیں گے موت کو' بعض روایات میں

ہے کہ موت کو بصورت دنبہ ارزق لائیں گے اور بعد تعریف مردم ذبح فرمائیں گے' قولہ' اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت میں اور انہیں اختلاف اس میں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار ومشرکین کا نار سے ہرگز' تمام ہوئی شرح حدیث کی۔

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف واصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں' وہ لوگ کہ تصاویر اولیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آداب عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدانِ نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں الاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ رویت الٰہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیات متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنیٰ سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے۔

۲۵۵۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ۔

۲۵۵۸: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوگا دن قیامت کا لائینگے موت کو مانند چتکبری کے بھیڑ کے سو کھڑی کی جائیگی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جائیگی اور وہ نظر کرتے ہونگے سو اگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی تو مر جاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مر جاتے دوزخ والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی ﷺ سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الٰہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع بصر وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ اور سفیان بن عیینہؒ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جائیں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور تفسیر اس کی نہ کی جائے اور وہم نہ کیا جائے اس میں اور نہ کہا جائے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد فیعر فہم نفسہ' سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔ مترجم: قولہ' اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم اور المعنیٰ ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات واحادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنیٰ اور فرق کیف اور معنی میں ظاہر ہے کہ اوّل میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضع نے معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچاننے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیت صفات دونوں یکساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجه عندنا حق لكنه معلوم باصله و متشابه بوصفه ولا يجوز ابطال الاصل بالعجز عن درك اصفات بالكيف و انما ضلت المعتزلة من هذا الوجه فانهم ردوا الاصول بجهلهم بالصفات على الوجه المعقول فصار و امعطلة (كذا فی المنح الازهر شرح الفقه الاكبر) یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہوگئے

معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علیٰ وہ المعقول اور ہو گئے معطلہ' اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اهل السنته و الجماعة اثبتوا ماهو الاصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعية و الد لالاتِ اليقينية و توفقوا فيما هو المتشابه و هو الكيفية ولم يحوز والا شتغال بطلبِ ذالك انتهیٰ یعنی اہلسنّت و جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اس کی طلب میں انتہیٰ۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وهى صفته لازمة له ولا يلقيه به كاليد والوجه والعين والسمع والبصر والحيوة والقدرة و كونه' خالقاً و رازقاً و محيياً و مميتاً موصوفاً بها ولا يخرج من الكتاب والسنته فقرات الآيته والنحر ونومن بها فيها و نكل الكيفية فى الصفات الىٰ الله انتهیٰ۔ یعنی یہ صفت یعنی استواوغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اسکے مانند ید و وجہ و سمع و بصر و حیوٰۃ و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے ان کا خالق و رازق و محی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جائیں کتاب و سنت سے وہ فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہیٰ اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ و معنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابوعبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے هذه احاديث صحاح حملها اهل الحديث والفقهاء بعضهم عن بعص وهى عند ناحق لاشك فيها ولا كن اذا قيل كيف بضحك قلنا لا نفسير هذا ولاسمعنا احدا يفسره (رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ) یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے فقہاء نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے' حق ہے کسی طرح شک نہیں اس میں ولیکن جب کہا جائے کہ کیونکر ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اسکی' کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہیٰ اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذیؒ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے قولہ' اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم و خیال ہو آئے اس سے تنزیہہ باری تعالیٰ کی ضرور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے سمع و بصر کا اثبات بلا تشبیہ و تکلف کہا جاتا ہے اسی طرح ید و وجہ کا اثبات بلا تشبیہ و تکیف و تجسیم ضرور ہے' تعجب ہے اس لوگوں سے کہ اثبات سمع و بصر بلا تکلیف کرتے ہیں اور ثبوت ید و وجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

۱۵۳٤: بَابُ مَاجَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب: گھیرنے میں جنت و دوزخ کے

۲۵۵۹: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

۲۵۵۹: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ شہوتوں کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: یعنی جنت عباداتِ شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرداگرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتے ہیں اسی طرح اتباع شہواتِ نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

۲۵۶۰ : اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَا نْظُرْاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا یَدْ خُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَی النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْکَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْ خُلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

۲۵۶۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیل کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھو کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اسکے اہل کیلئے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرائیل اس کی طرف دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل نہ ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب سے جو اسکے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرائیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اسکی طرف اور جو تیار کیا میں نے اسکے اہل کیلئے اس میں پھر گئے وہ اسکی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اسکا دوسرے پر سو لوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کو پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جاؤ اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پائے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جائے گا اس میں۔

۱۵۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنت اور نار کے احتجاج میں

۲۵۶۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ یَدْ خُلُنِی الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاکِیْنُ وَقَالَتِ النَّارُ یَدْ خُلُنِی

۲۵۶۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے

الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ۔

فیصلہ کرنے کوانکے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کرونگا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٥٣٦: بَابُ مَاجَاءَ مَا لِاَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب: ادنیٰ جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان

۲۵۶۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ كَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلَاثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانَ اَنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۲۵۶۲: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے اسی ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جائے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سے جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جائے گا تینتیس برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی بھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہو گی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ایسا ہے کہ چمک ہو اس سے مابین مشرق و مغرب کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔

۲۵۶۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ كَمَا یَشْتَهِیْ۔

۲۵۶۳: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اس کی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جائے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی ﷺ سے کہ جب خواہش کرے گا مؤمن ولد کی جنت میں ہو گا ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہو گا ولیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی' کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی ﷺ سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہو گا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔

مترجم: ظاہر اولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجہ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل الشذ وذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہے اس لیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جائیں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہ ہو گی۔

۱۵۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ الْحُورِ الْعِيْنِ

باب: حورعین کی کلامِ شیریں کے بیان میں

۲۵۶۴ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ۔

۲۵۶۴: روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں حورعین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونے والی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اس کے لیے ہوں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث علیؓ کی غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورعین کی صورتِ ظاہری موزوں اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمالِ موزوں ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسباع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا ہی ہیں خالدات بے فنا اور ناعمات بے عنا۔

۱۵۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب: انہارِ جنت کے بیان میں

۲۵۶۵ : عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ۔

۲۵۶۵: روایت ہے معاویہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اسکے بعد یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔ مترجم: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

۲۵۶۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۵۶۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

ف: اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابن برید بن مریم سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابی مریم سے انہوں نے انس بن مالک سے قول انکا۔ مترجم: اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و

تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل وفہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

۲۵۶۷ : عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ۔

۲۵۶۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں، دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں، تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

۲۵۶۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

۲۵۶۸ : روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت ﷺ نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔ مترجم : سریہ ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسمیٰ ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے: اسری النفیس والسری خلاصة الشئی اور جو بعض اہل لغت نے کہا ہے وہ بھیجا جاتا ہے سرا یعنی خفیۃ اس لیے اسے سریہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی اخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفاء ہیں۔

۲۵۶۹۔۲۵۷۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۲۵۶۹۔۲۵۷۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن

جبل من ذھب یعنی کھول دے گا ذات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۷۱۔۲۵۷۲ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلَاثَةٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ لِقَرَابَةٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَھُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِھِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَھُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْیُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ۔

۲۵۷۱۔۲۵۷۲ : روایت ہے ابوذرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھرا ایک شخص ان میں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابل میں گیا کہ قتل کیا جائے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر اترانے والا، تیسرا غنی ظالم۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کی، یہ حدیث ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔ مترجم : مؤلفؒ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوئی ہے قولہ تعالیٰ: تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰر [البقرۃ : ۲۵] یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں، ابی ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد جریانِ انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر اور بیضاوی نے فرمایا ہے: **تجری من تحت اشجارھا** یعنی مضاف اس جگہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ **من تحت اھلھا** یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ناقلاً **عن فرعون ھذا الانھار تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا ای بامری**. اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت صفائی آپ کے قولہ تعالیٰ: **فیھا انھار من ماءٍ غیر آسن** یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے، مصدر اس کی آسون ہے اور اسن اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں، آسن یعنی آجن مراد اس سے متغیر اللون منتن الریح ہے قولہ تعالیٰ **وانھار من لبن لم تیغیر طعمه**، یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلہ مزہ ان کا

یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹھا بن جانے سے قولہٗ تعالیٰ وانھار من خمر لذۃٍ للشاربین یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لئے انتہٰی اور لذت اگر چہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تبائن اس کا خمور دنیا سے اس لیے کہ خمور دنیا کراہت غائلہ اور ریح منتنہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے ضربۃً تادیباً' قولہٗ وانہار من عسلٍ مصفًی یعنی اور نہریں ہیں عسلِ مصفیٰ سے کہ صاف ہے اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد وغبار سے اور مصئون ہے خس وخار سے نہیں ڈالا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول ومشروب ہوا کسی آکل وشارب کا اور ان چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کے وفور وتکاثر کی اس لیے کی جریان موجب صفا ونور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر ووفور قولہٗ تعالیٰ: یفجرو نھا تفجیرًا بہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کھینچ لے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد اختیار میں ہے قولہٗ تعالیٰ: فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ [الغاشیۃ:۱۲] یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا' قولہٗ تعالیٰ: وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ [الواقعۃ:۳۱] یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائماً بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا' قولہٗ تعالیٰ عینا فیھا تسمّٰی سلسبیلا یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع ومنقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریہ یعنی تیز بہنے والی ابوالعالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کی برودت اس کی کافور کی ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بومسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی بکمال آسانی بغایت خوشگواری گلو میں اترتا ہے اور تسمّٰی بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہٗ تعالیٰ ومزاجہٗ من تسنیم اور ملونی اس کی تسنیم سے ہے انتہٰی اور تسنیم سینام سے مشتق ہے اسی سے سنام بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے زیادہ بلند ہے۔ اس لیے بعضے مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح اوانی اور ظروف ہیں اہل جنت کے علیٰ قدر ملئہا پانی اس کا اترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لیے کہ وہ اس کو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں قولہٗ تعالیٰ: وکاسٍ من معین یعنی پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آئے اور طبیعت متنفر ہو جائے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے او شارب اس کا صداع' خمار' غول' اور سکر ونزف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بیہوشی اور ہذیان سے معرا قولہٗ تعالیٰ: یشربون من کاسٍ کان مزاجھا کافورًا اور مہر لگائی جائے گی اس میں مسک کی' عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اسکی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجملہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا [الکہف:۹۶] یعنی کنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائی جائیگی ابن کیسان نے کہا مطیب کیا ہے اسکو کافور ومسک وزنجبیل سے' عطاء اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمۂ آب کا جنت میں۔ (بغوی)

قولہٗ تعالیٰ: وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا [الانسان : ۱۷] یعنی پلایا جائے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبائع کی طرف جماع کے وقت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہوؤں میں استعمال کرتا ہے سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جائے گی وہ جنت میں مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں ابن عباسؓ نے کہا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا مثل دنیا میں کوئی شئی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اس کو بغیر ملونی کے صرفاً استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہٗ تعالیٰ: وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا [الأنسان : ۲۱] یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک وصاف ومطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کردے اور قلب وروح میں ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبائع میں نشہ محبت الٰہی اور مؤدت لامتناہی پیدا کرے دماغ میں علو اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو بدن میں جا کر مولد نجاست واقذار نہ ہو بلکہ موجد قویٰ وانوار ہو مفسرین نے کہا کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی ابوقلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن میں جا ر بول نجس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض وحسد اور غل وغش نکال لیا قولہٗ تعالیٰ یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر مسک کی انتہیٰ رحیق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنی سفید مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے مجاہد نے کہا مختوم سے مراد مطین ہے ختام یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جائے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آ جاتا ہے یعنی ختام سے ختم اس کا مراد ہے قتادہ نے کہا اس میں کافور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرءات عامہ ختامہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے بتقدیم الف اور یہی قرءات ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئی کا یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۂ ابواب میں بحمد اللہ والمنتہ کا تمام ہوا بیان جنت کا اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمیع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچائے اور عذاب دوزخ سے بچائے اور سائر مؤمنین ومسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمائے آمین یارب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابِ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں بیان میں جہنم کے جو وارد ہوئے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے اور بعضوں نے کہا عربی موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کا رکیہ جہنام بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنی کنواں بعیدة القعر اور اسی سے ہے حدیث یقال الهم الجهنميون یعنی ان کو جہنمی کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں، تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تا کہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو ان کو مسرت فوز و نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درکات نار ہے کہ مختص ہے عصاۃ امت محمد ﷺ کے لیے اور وہی ہے کہ چندروز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جائے گی اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجائیں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف اور العذاب بہ نسبت اور طبقات کے، پھر اس کے تئیں جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہیم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے موہنوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو اور دوسرا طبقہ لظٰی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعةً للشوىٰ یعنی کھا جانے والی ہے اطراف یدین اور جلین کو لغت میں شویٰ ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا شویٰ سے مراد سر کی کھال ہے ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے، ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا عصب اور عقب کو کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا ادب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کھا جاتی ہے ابوالعالیہ نے کہا محاسن وجہ نگل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے۔

تیسرا طبقہ سقر ہے اور سقرا سے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر گوشت اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا: لاتبقی و لا تذر یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے انتھیٰ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے، مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے عظم کو ضحاک نے کہا جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہر شئی کو ملالت اور فترت ہے مگر جہنم کو لواحة للبشر یعنی جھکنے والی ہے پنڈے پر اور مغیر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لاحه السقم والحزن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور زید بن اسلم نے فرمایا محرقة للجلد ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑے گی ان کو جہنم لواحہ یعنی دور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا: وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغٰوِيْنَ [الفرقان : ۹۱] اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ [الهمزة: ٤] یعنی ڈالا جائیگا وہ حطمہ میں انتھیٰ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں حطمہ اسے اسلیئے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور غطام راس ہر خناس کا پھوڑے گی بیضاوی نے فرمایا اس

کی شان یہ ہے کہ جوڈالو توڑ ڈالے اللہ تعالیٰ نے خود اس کی شان میں فرماتا ہے: نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ [الھمزۃ ۶، ۷] یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہی اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑکانے کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کس کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں عرب کہتا ہے: **متی طلعت ارضنا ای بلغت** یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں مراد آیت یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم ولحم وجلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا۔ **انها عليهم موصدة** یعنی **مطبقة مغلقة في عمدٍ ممددةٍ**۔ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عمد بضم عین ومیم پڑھا ہے اور دوسرے قاریوں نے بفتحما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں انتہیٰ اور عمد بضم اولین وبفتحما جمع ہے عمود کی مثل ادیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے یہ قول ہے فراء کا اور ابوعبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اہب اور اہب کے بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودے میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں، الصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں اہل ہندا سے کاٹ ٹھوکنا بولتے ہیں، بعض اسے لاٹ کہتے ہیں قتادہ نے کہا پہنچا ہے ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل در کی کہ بند کیے جائیں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا بند کیے گئے دروازے ان پر، پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا محبوسین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی ان پر ہوائے بیرونی اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مظبوط ہوتی ہے قیصر سے۔

پانچواں طبقہ جحیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اسکی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار بعضوں نے کہا نار شدیدۃ التاجج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر نار کے ہے کہ تہ بہ تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ما عظم من النار۔ (یقظہ)

چھٹا طبقہ سعیر ہے اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور نکال اور اسی میں ہے جب الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جب الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے۔ (یقظہ)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الہب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں مونگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں فرش اس کا چنگاریاں ہیں غشا وہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے اور نیچے ان کے ظل ہیں سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (یقظہ) یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال واہوال کی ضمن ابواب میں کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

باب: بیان میں نار کے

۲۵۷۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

۲۵۷۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لائی جائے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور ثوری سے مرفوع نہ کرتے تھے روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۲۵۷۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

۲۵۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں تین شخصوں کے نگلنے کو ایک جبار عنید دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا تیسرے مصور لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم :اس حدیث میں بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہوں گے اس وقت میں بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر و تقریر سے پیش آتے ہیں ہداہم اللہ۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتہ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگائے معاذ اللہ من ذالک اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا: وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا [الکھف: ۱۰۰، ۱۰۱] یعنی ہم سامنے لائیں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے کی انتہیٰ قولہ سامنے لائیں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

۱۵۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب: قعر جہنم کے بیان میں

۲۵۷۵: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ (۱) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا

۲۵۷۵: روایت ہے حسنؒ سے کہا فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی ﷺ نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جائے کنارہ جہنم سے اور چلا جائے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں کہا عتبہ نے اور تھے حضرت عمرؓ کہ فرماتے تھے بہت یاد

(۱) ترمذی کے نسخہ مطبوعہ میں البصرۃ کا لفظ ہے اور مترجم نے الصلوٰۃ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے واللہ اعلم ۱۲۔

قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْد۔

کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید موگریاں اس کے ہیں حدید۔

ف: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمرؓ دو برس۔

۲۵۷۶ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِیْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا۔

۲۵۷۶: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا [المدثر: ۱۷] چڑھائیں گے ہم اسے صعود پر اور صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلف کریں گے ہم اسے ایسی مشقت کا کاہ اسے راحت نہ ہو اس میں اور مروی ہے حضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھائیں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جائے گا پھر جب اٹھالے گا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامع حدید سے پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذروہ چوٹی پر پہنچ جائے گا دھکیل دیا جائے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ اور ضمیر سَاُرْهِقُهٗ کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والا ولاد یہ آیات سورۂ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ (بغوی)

۱۵۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عَظْمِ اَهْلِ النَّارِ

باب: اہل نار کے جثہ کے بیان میں

۲۵۷۷۔۲۵۷۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهٗ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِیْ بِهٖ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ۔

۲۵۷۷۔۲۵۷۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضاء کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ ﷺ نے کہ مثل ربذہ کی یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے۔

۲۵۷۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ۔

۲۵۷۹: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک روندیں گے اس کو لوگ۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابوالمخارق کچھ مشہور نہیں۔

۲۵۸۰ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاَنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

۲۵۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا ڈل بیالیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور ان کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے ۔مترجم :جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مؤمنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جائے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جائے گا۔ انتہیٰ یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا۔(یقظہ)

۱۵٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ اَهْلِ النَّارِ

باب: اہل نار کے مشروبات کے بیان میں

۲۵۸۱ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ [الكهف : ۲۹] قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔

۲۵۸۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جائے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالہ کے اندر۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے ۔مترجم: فروہ اصل میں کھال ہے سر کی مع بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہٗ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے :وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ...... [الكهف : ۲۹] اس کی تفسیر میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل دُردِ زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ قیح دم ہے اور ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے مہل سے۔

۲۵۸۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتَ مَافِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔

۲۵۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حمیم ڈالا جائے دوزخی جوف میں اور کاٹ ڈالا جائیگا انکے سروں پر سو نفوذ کر جائیگا یہاں تک کہ پہنچ جائیگا جو کچھ اسکے جوف میں یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جائینگی یہ چیزیں اسکے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اسکا جوف جیسا تھا۔

ف: ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ۔مترجم :قولہٗ نفاذ کر جائے گا یعنی اندر سما جائے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جائے گا' قولہٗ اور یہی مراد ہے صہر سے' صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلائے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیۃ مبارکہ کی

طرف: يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ [الحج : ۱۹، ۲۰] یعنی ڈالا جائے گا ان کے سروں پر حمیم کہ پگھل جائے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں انتہی بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یصهر ای یذاب بالحمیم پگھل جائے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پر پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جائیں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یصهر کو بعضوں نے بہ تشدید ہا پڑھا ہے تا کہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنی پر جیسے شغدف مصری کو عرب نے شغنداف کہا بسبب بڑا ہونے کے۔ شغادیف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ۔

۲۵۸۳ : عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾ [ابراهيم : ۱۶، ۱۷] قَالَ يُقَرَّبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾ [محمد:۱۵] وَيَقُولُ : ﴿وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ [الكهف : ۲۹]

۲۵۸۳: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں وَيُسْقَى ...... فرمایا کہ قریب کیا جائے گا ماء صدید اس کے مُنہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے پھر جب اور نزدیک کیا جائے گا بھن جائے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی پھر جب اسے پیئے گا کٹ جائیں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جائیں گی اس کی دُبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ وَسُقُوا ...... یعنی پلایا جائے گا ان کو گرم پانی سو کٹ جائیں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ: وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا ...... یعنی اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے مُنہ کو بری ہے پینے کی چیز اور بری ہے آرمگاہ انتہی اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃ عبید اللہ بن بسر سے اور عبید اللہ بن بسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت ﷺ سے اور عبیداللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبداللہ بن بسر کے۔

۲۵۸۴ : عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا۔

۲۵۸۴: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کالمھل کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جائے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دَل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جائے دنیا میں تو سڑ جائیں سب اہل دنیا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ

ضعیف ہیں۔ مترجم :سرادق ما احاط الشی من حائط وغیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیر لے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے السرادق الحجرۃ التی تطیف بالفساطیط یعنی سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جسے قنات کہتے ہیں پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباسؓ نے وہ دیوار ہے نار کی کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کی مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لے گے دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں: اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ [المرسلات : ۳۰] انتہیٰ مافی البغوی اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف سو جنہوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا خباز اور طباخ کے وزن پر اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب وثواب کے وزن پر کہا اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلائے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی اور بعضوں نے کہا غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا ہو ما یغسق یعنی وہ چیز ہے کہ بہے دوزخیوں کے لحوم وجلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہے فرجوں سے زانیوں کے عرب کہتا ہے: غسقت عینه اذا نصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصباب وجریان ہے (بغوی)

۲۵۸۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [آلِ عمران : ۱۰۲] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ۔

۲۵۸۵ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ ......﴾ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرد تم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جائے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جائے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا: اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ [الصفت : ۶۲ تا ۶۶] یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سو وہ کھائیں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ انتہیٰ' اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کہ ہتہ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سو زبردستی کھلایا جائے گا وہ ان کو چنانچہ عرب کہتا ہے تزقم الطعام یعنی جب کہ تناول کرے اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا' قولہٗ ہم نے اس کے آزمانے کو آہ' یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کا فرصنادید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر میں زبد اور تمر کا نام ہے سو لے گیا اس کو ابو جہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے یا جاریة زقمنا .سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا ابو جہل نے فتزقموا فهذا ما یوعد کم به محمد یعنی زقم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد ﷺ قولہٗ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہیٰ یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں' قولہٗ طلعها مراد طلع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلع کے بسبب طلوع کرنے اسکے کے اغصان

سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارۂ آسمان سے' قولہ' جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آہ' مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کانہٗ شیطان گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراونی اور خوفناک اور پر عیوب مذموم وقبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قبح اس کی تصور وخیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہوگیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہوگی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباسؓ اور قرطبی کے قول کی اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لئے کہ عرب حیہ قبیحہ المنظر کریہہ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے۔ قبیح منتن بدمزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسی کو سینڈھ کہتے ہوں' قولہ' فمالون لغت میں ملو کہتے ہیں ظرف کے اس قدر بھرنے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح بطون ان کے معاذ اللہ من ذالک (بغوی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبول از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نزل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے اسی طرح زقوم نزل اہل نار ہے اور اَور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے کہ احاطۂ بیان میں نہیں آسکتا اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو مزہ تلخ وناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتہی

۱۵۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب: دوزخیوں کے طعام کے بیان میں

۲۵۸۶: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُلْقٰی عَلٰی اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَاهُمْ فِیْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِیْعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّةٍ فَیَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُدْفَعُ اِلَیْهِمُ الْحَمِیْمَ بِكَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ

۲۵۸۶: روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ڈالی جائیگی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جائیگی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہونگے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دُور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کیلئے سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا سو فریاد کریں گے کہ وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے وہ کچھ پینے کے سو دیا جائیگا انکو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جائے گا انکے موہنوں کے بھون دے گا انکے موہنوں کو پھر جب داخل ہوگا انکے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ہے انکے بطون میں سو کہیں گے پکارو جہنم کے

قَطَّعَتْ مَافِیْ بُطُوْنِهِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ: ﴿اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَادُعَاءُ الْكَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ﴾ [غافر : ۵۰] قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا یَا مَالِكُ فَیَقُوْلُوْنَ: ﴿یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ فَیُجِیْبُهُمْ: ﴿اِنَّكُمْ مٰكِثُوْنَ﴾ [الزخرف : ۷۷] قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ دُعَائِهِمْ وَبَیْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِیَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ﴾ قَالَ فَیُجِیْبُهُمْ: ﴿اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴾ [المؤمنون : ۱۰۶-۱۰۸] قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ یَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَیْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَیْلِ۔

خزانچیوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیلیں لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا حضرتؐ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا حضرتؐ نے کہ مالک انکو جواب دیگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ انکی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اسلئے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہو گئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں' فرمایا آپؐ نے پھر جواب دیگا ان کو اللہ کہ دور ہو پھٹکارے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جائینگے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈینکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچاتے کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیۃ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کی گئی قول ابو درداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبدالعزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ مترجم: معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دہلہ اولیٰ میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پر چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ' آزہر جانب ماندہ ہو جاتا ہے ہاری نیاؤ خداوند تعالیٰ کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سر برت کے کہ سوا خدا کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے در اجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانے نہ منت' نہ کیس سے حور چاہے نہ جنت' مجیب الداعین پر اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سر دھنئے اور شرح حدیث سنیے۔ قولہ' ملے گا ان کو طعام ضریع سے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت کڑھی۔ کلبی نے کہا کہ جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا' ابن زید نے کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتا نہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت: لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ [الغاشیة : ۶] اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ

ہوتے ہیں حالانکہ یہ انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور اسے شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں اتارا: لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ [الغاشیة: ۷] انتہی (بغوی) قولہٗ کلالیب حدید کلالیب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کر ان کے منہ میں ڈالیں گے' قولہٗ: یاخذون فی الزفیر زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز' قولہٗ غلبت علینا شقوتنا' شقوت میں دو قرائتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین و بسکون قاف بغیر الف پڑھا ہے قولہٗ اخسئوا فیہا۔ اخساء ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کتے کے دھتکارنے کو موضوع ہے قولہٗ ولا تکلمون یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اس کے بعد عواء ہوگی مثل عواء کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا' قرطبی نے کہا منقطع ہو جائے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکے کا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جائے گی دوزخ ان پر۔ (بغوی)

۲۵۸۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِیْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔

۲۵۸۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وَهُمْ فِیْهَا كَالِحُوْنَ یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترش رو ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جانا آگ میں ہے کہ سکڑ جائے گا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمر بن عبدالعتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابی سعید کے پاس۔

۲۵۸۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْاَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَهِیَ مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْاَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا۔

۲۵۸۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اس کے اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جائے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانچ سو برس کی ہے تو پہنچ جائے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جائے سلسلہ سر پر سے تو چلا جائے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

ف: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: طیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جائیں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا [الحاقه: ۳۲] الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جائے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے واللہ اعلم۔

١٥٤٤: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

باب: اس بیان میں کہ نارِ دنیا نارِ آخرت کے اجزا سے کتنی جزء ہے

۲۵۸۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ یُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْأً مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِیَةً یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْأً كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

۲۵۸۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ ﷺ فرمایا زیادہ ہے اس سے انہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

۲۵۹۰ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا ۔

۲۵۹۰: روایت ہے ابی سعید نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نار جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے۔

۲۵۹۱عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔

۲۵۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابی ہریرہؓ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔مترجم :ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے، روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداء ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابو ہریرہؓ موقوفاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو متنفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے ذکر کیا اس کو ابو عمرو نے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز متنفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نار جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جا سکتا اس لیے کہ اصل اس کی نار جہنم ہے۔انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً جل جائے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو

مر جائیں اہل دنیا جب کہ نظر پڑے ان کی اس پر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن ہدیہ نے اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے روایت کی یہ بزار نے۔ (یقظہ)

١٥٤٥: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

باب: نارِ دوزخ کے دو دَم لینے اور موحدوں کے اس میں سے نکلنے کے بیان میں

٢٥٩٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ۔

۲۵۹۲ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نارِ دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو سوا اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کی لیے دو سانس، ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اس کے جاڑے میں سبب ہے شدت برود کا اور سانس اس کی گرمی میں سبب ہے سوم کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور مفصل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

٢٥٩٣ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ بُرَّةً۔

۲۵۹۳: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہشام کی روایت میں ہے کہ نکلے گا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اسکے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اسکے دل میں ایک جوار کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً[1] ۔

ف: اس باب میں جابر اور عمران بن حصین بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٥٩٤ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْخَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ۔

۲۵۹۴: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائیگا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٢٥٩٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ

۲۵۹۵: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں خوب

[1] بضم الذال و خفه الراء وهو بالفارسية ارزن۔ ١٢

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَ عْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ الَّذِیْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہوگا نکلے گا اس سے گھٹنوں پر چلتا ہوا اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جائے گا اس کو جا تو جنت میں اور داخل ہو اس میں فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پائیگا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے یعنی اور نہ چھوڑی اسکے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جائیگا اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا یعنی[1] عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جائیگا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرت نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جائیگا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور بے شک دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ ہنسے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٥٩٦ :عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَ عْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاَخْبِئُوْا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَا اَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

٢٥٩٦ : روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اس کی یہ ہے کہ لائیں گے ایک مرد کو اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤں بڑے گناہوں کو سو کہا جائے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہ کہا جائے گا اس سے کہ تیرے لئے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے ربّ میں نے تو اور بھی بہت ہی گناہ کئے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے بڑے گناہوں کو بخش دیا ہے ور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا واللہ ذو الفضل العظیم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم :اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے: مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا [الفرقان : ٧٠] جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دیگا اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انتہیٰ ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیل

[1] یعنی مراد ملک سے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے۔واللہ اعلم۔

دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباسؓ اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک وکفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور قتل مؤمنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت واحسان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات سمیجہ سے علیٰ ہذا القیاس عرض جس طرح سیئات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسناء سے اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیّب اور مکحول کا اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیۂ کے ایک حسنہ ا (انتہی مافی البغوی)

ف: فقیر کہتا ہے شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اوّل توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کی سیئات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے۔ انتہی

۲۵۹۷ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِيْ حُمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

۲۵۹۷ : روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے معذب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں جہاں تک کہ وہ ہو جائیں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمتِ الٰہی سو نکالے جائیں گے وہ اور ڈالے جائیں گے وہ دروازوں پر جنت کے فرمایا آپ ﷺ نے سو چھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابرؓ سے۔ مترجم : مترجم غثا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آ جائے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السیل بہالے جائے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آ جاتا ہے تو ایک رات دن میں آگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے اور تر و تازہ حسین خوبصورت بن جائیں گے وہ سواد کون بیاض وحسن سے متبدل ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

۲۵۹۸ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ [النساء: ٤٠]

۲۵۹۸ : روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابو سعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ ..... یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرّہ کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : ذرہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جزء اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیت یہ ہوئی کہ اللہ کچھ ظلم نہیں کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا [یونس: ٤٤] چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مؤمن کی کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنہ پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اسکا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اسکی نہیں رہتی کہ جس کے عوض

میں کچھ بھلائی کی جائے اس کے ساتھ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لائیں گے اور منادی اولین و آخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آ کر اپنا حق لے لے گا پھر کہا جائے گا اس سے کہ دے دے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں فرمادے اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو سو باقی رہ جائے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا ہے اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرد دے گا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کر دو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل و رحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ میں موجود ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا [النساء : ٤٠] (بغوی) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اس طرح ہے کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پائے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب میں جائے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پائے۔

۲۵۹۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَا النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِیْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَكُمَا حَیْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیَنْطَلِقَانِ فَیُلْقِیْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَیَجْعَلُهَا عَلَیْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَهٗ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْهَا بَعْدَمَا اَخْرَجْتَنِیْ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ فَیُدْخَلَانِ الْجَنَّةَ جَمِیْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

۲۵۹۹ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا اس سے کیوں بلند ہوا چیخنا تمہارا ان دونوں نے عرض کی تا کہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے سو دونوں جائیں گے اور ڈال دے گا ایک شخص اپنی جان کو آگ میں سو اللہ تعالیٰ کر دے گا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان آگ میں سو فرد دے گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہٗ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا کہ ڈال دی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے سو فرمائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے لیے ہے امید تیری اور داخل ہوں گے دونوں جنت میں برحمتِ الٰہی یعنی اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالیٰ کے رکھتا تھا۔

ف: اس حدیث کو اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن انعم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

۲۶۰۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ

۲۶۰۰ : روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے

هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ۔ کہ نام ان کا جہنمی ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

۲۶۰۱ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا۔

۲۶۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اسکا طالب سو جائے جنت اور دوزخ کے ہوتے سونا جائے تعجب ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہنچانتے ہم مگر یحیٰی بن عبیداللہ کی روایت سے اور یحیٰی بن عبیداللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔ مترجم :خروج موحدین مین نار سے بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے کہا انہوں نے نہ نکلیں گے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایات باب اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو آمین یارب العالمین۔

۱۵٤٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

باب: اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں

۲۶۰۲ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۲۶۰۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

۲۶۰۳ :عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ۔

۲۶۰۳: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اس کی رہنے والی عورتیں ہیں اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح کہتے عوف کہ روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابورجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباسؓ سے اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجاء کے۔

مترجم :عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہے چنانچہ ہر مرد[1] کی دو عورتیں تو ضرور ہوں گی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہوں گی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

[1] یہ فقط رجماً بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دُنیا سے ہونگی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دُلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ ہے کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

۱۵۴۷: بَابٌ

باب: دوزخ کے عذابِ خفیف کے بیان میں

۲۶۰۴ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَادِ مَاغُهٗ۔

۲۶۰۴: روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عباسؓ بن عبدالمطلب اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابو طالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔انتہیٰ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول اللہ ﷺ کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب میں ابو طالب کو فقط آنحضرت ﷺ کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مؤمن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلا دے احادیث رسول اللہ ﷺ کی اور [illegible] آپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچے۔ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

۲۶۰۵ : عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ۔

۲۶۰۵: روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعیؓ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھائے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کر دے قسم اس کی اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبّر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔متضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لیّن دیّن نرم دل نرم زبان ہو عتل بضمتین وتشدید لام سخت مزاج اہل جفا تند خو بدگو۔ جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے اور بعضوں نے کہا کہ کثیر اللحم یعنی خریطۂ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کریلا اور نیم چڑھا اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد صفت سے متصف نہ ہو جو بھی ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے بچائے۔(آمین یارب العالمین)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں ایمان کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ از مترجم: ایمان افعال ہے امن ہے اور مؤمن کو مؤمن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے۔ عذاب الٰہی سے یا بچاتا ہے انکار سے انکار ہے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف میں: وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا [۱۷] یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے پھر بھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ با کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنی اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنی وثوق کو اور المؤمن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے' مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں' یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث: اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ ❶ سَاعَةً یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تا ہم یہ حرکت ذکر الٰہی مامون رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہوا حس نفسانیہ سے اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول: اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَ کَذَّبْتُ نَفْسِیْ۔ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے' اور اسی سے ہے: مَنْ قام رمضان ایماناً۔ یعنی جس نے قیام کیا رمضان کا در آنحالیکہ تصدیق کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا' اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اسکی رسول اللہؐ نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے' اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اسکی طرف جہاں فرمایا نبیؐ نے **فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الاخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ قال صدقت** انتہیٰ اور تابعین کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جائینگے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس طرف اکثر ائمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اسکی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اسکے کے' اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے موید آثار کثیرہ انتہیٰ اور انکار کیا ہے اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اسکے نقصان کا' اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں

❶ بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء ہیں' واللہ اعلم ۱۲

اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ایمان کے ستر درجے او پر کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اذیٰ کا طریق سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے ابو ہریرہؓ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی ﷺ خواص و عام بلکہ کافہ نام کی طرف اور منظور الٰہی تھا کہ دین کا غالب ہوا جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوئے آپ ﷺ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ ﷺ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیت نہ آئے اس میں اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری چنانچہ فرمایا: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اور فرمایا آپ ﷺ نے: مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِىْ ذِمَّتِهٖ اور فرمایا آپ ﷺ نے: قُلْتُ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلِ الْحَدِيْثِ

اور ثانی وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسمّی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان میں سے ساتھ ایمان کے تا کہ تنبیہ بلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ اَلْحَدِيْثِ اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پر ثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوحہ (تنہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جائے گا شجرہ ناقصہ غرضیکہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہو سکتا ہے اگر چہ مقید بہ نقص ہو پھر جب اس کا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نہ رہا۔ چنانچہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ [الأنفال: ۲] یعنی اس آیت میں مؤمنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرہ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باراں کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی ﷺ نے ان شاخوں کو سو قسم کیا۔ **قسم اول**: ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور قسم ثانی اور شعبہ ہیں اسکے کہ فرمایا آپؐ نے: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَرْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اور ایمان اوّل کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر صدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکۂ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اس نے فوت کیا ہے مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اسکا فاسق ہے۔ یا

وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق ہے نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کیا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جائے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جائے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں اور آ جائے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاتے جراءت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اس سے شدید اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہوگئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں **اول** تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرائیل میں جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان ہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے۔ **دوسرے** سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نوانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ میں یہی مراد ہیں اور حدیث: إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ میں اجلس بنا نومن ساعةً. پس ایمان کے یہ چار معنی ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اس کے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جائے اور کسی طرح کا شک و شبہ راہ نہ پائے اور اسلام کا استعمال اکثر معنی اوّل میں ہوتا ہے اسی لیے فرمایا اللہ صاحب نے: قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا [الحجرات : ١٤] اور فرمایا نبی ﷺ نے سعد سے اور مسلماً اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع ہیں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کی ان میں سے بیان کی جائیں چنانچہ فرمایا آپ ﷺ نے اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا: ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (انتہی ما قال سیدنا وشیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ) باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مؤمنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کو ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

١٥٤٨: بَابُ مَاجَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

باب: مامور ہونے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں

٢٦٠٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا هَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

٢٦٠٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچا لیا انہوں نے اپنی جانوں کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمۂ جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ آنحضرت ﷺ نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرما دیا قولہٗ مگر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوا دوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں قولہٗ اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار

کرتے ہیں بلکہ اس کا حساب وکتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا۔

۲۶۰۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَکْرٍ بَعْدَهٗ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَاَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۲۶۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی نبیؐ نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپؐ کے کافر ہو گئے جو لوگ سو کہا عمرؓ بن خطاب نے ابوبکرؓ سے کیوں کر لڑیں گے آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا نبیؐ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الٰہ الا اللہ اور جس نے کہہ دیا لا الٰہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسکے کے اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے سو جواب دیا ابوبکرؓ نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز وزکوٰۃ میں اس لئے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے یعنی جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے کہا عمرؓ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ نے کھول دیا سینہ ابی بکرؓ کا قتال کیلئے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے بی بکرؓ سے اور سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔ مترجم :قولہ کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے۔ واضح ہو کہ اہل ردت دو قسم تھے ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمد یہ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یک قلم اختیار کیا اور ابو ہریرہؓ نے اپنے قول و کفر من کفر من العرب اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزوجل مسجود نہ تھا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اوّل مسجد مکہ دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبدالقیس بحرین میں قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جواثا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور بخوبی کفار محصور و مجبور چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابوبکرؓ سے فریاد کرتے ہوئے کہا

الا ابلغ ابابکر رسولا ☆ وفتیان الدینة اجمعینا
فهل الم الی قوم فرام ☆ قعود فی جواثا محصرینا
کان دمائههم فی کل فج ☆ دمآء البدن تغشی الناظرینا
توکلنا علی الهٰن انا ☆ وجدنا النصر للمتر کلینا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ وزکوٰۃ میں کہ مقر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اسلئے انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر انکے روسا اور سرداروں نے

انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمرؓ کو اور مراجعت و تکرار کی انہوں نے ابوبکرؓ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ میں مامور ہوا ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا' چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ یُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ وَمَآئِھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا اور دوسری روایت انسؓ سے: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَنْ یَّاْكُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَیْنَا دِمَآءُ ھُمْ وَاَمْوَالُھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا لَھُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو ورنہ حضرت عمرؓ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابوبکرؓ قیاس نہ کرتے' پھر قیاس ابوبکرؓ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے گا نماز و زکوٰۃ میں' تو قبول کیا اس کو حضرت عمرؓ نے تحقیقاً تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں اور اس قول سے ابوبکرؓ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحابہؓ ضرور جانتے تھے۔ چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابوبکر نے مانع زکوٰۃ کو' گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ و زکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضرور ہے ورنہ لازم آئے گی ترجیح بلا مرجح پس قیام کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قولہ' منعونی عقالاً بعضوں نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسّی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ وقوتہ' چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جائے ساتھ فریضہ کے اس لئے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اسکے باندھنے کا سامان نہ ہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہؓ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا اور قرن وہ رسّی ہے کہ قرین کردے دو اونٹوں کو آپس میں' یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے اور ابوعبیدہ نے کہا کہ بھیجا نبی ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمرؓ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اس میں دلیل ہے کمال شجاعت پر حضرت ابوبکرؓ کے اس موطن عظیم انہوں نے نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس قوت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور حج تقدم میں سائر صحابہؓ پر تصانیف کثیرہ کیے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہؓ ہے امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کو ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا حضرت ابوبکرؓ سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے چنانچہ روایت اس کی اوپر گذری رابعاً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل کرنے کا ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر تاسعاً وجوب قتال اہل بغی عاشراً اجتہاد ائمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہوا اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کہ کہ التقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ وفضلہ۔

۱۵۴۹: بَابُ مَاجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

باب: مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلّی ہوں

۲۶۰۸ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَنْ يَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَيَاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُ هُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

۲۶۰۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھائیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی۔ پھر جب وہ یہ سب کام بجا لائیں' حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال' مگر ساتھ حق اس کے کے اور ان کا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانوں کا ہے اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبلؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے' روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انسؓ سے مانند اس کے۔

۱۵۵۰: بَابُ مَاجَاءَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ

باب: ارکانِ اسلام کے بیان میں

۲۶۰۹ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ۔

۲۶۰۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر' اول گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں اور دوسرے قائم کرنا نماز کا' تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا' چوتھے روزے رمضان کے' پانچویں حج بیت اللہ کا۔

ف: اس باب میں عبداللہ سے بھی رویت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں' اہل حدیث کے نزدیک روایت کیا ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَصْفِ جِبْرَئِيْلَ لِلنَّبِیِّ ﷺ الْاِيْمَانَ وَالْاِسْلَامَ

باب: بیان میں ایمان و اسلام کے

۲۶۱۰ :عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ

۲۶۱۰: روایت ہے یحییٰ بن یعمرؒ سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی

فِي الْقَدْرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِي عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّي مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاَنَّهُمْ مِنِّي بُرَآءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ اَحَدَ هُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَاقُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاءَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِوَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا

انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہم نے کہ اللہ کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبیؐ سے تا کہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے اس سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبداللہؓ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لائے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول اللہؐ کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبیؐ کے اور ملا دے اپنے گھٹنے حضرتؐ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھنے میں پھر کہا اے محمدؐ! کیا حقیقت ہے ایمان کی فرمایا آپؐ نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اسکی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپؐ نے سلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور محمدؐ بندے اس کے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپؐ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے

الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا اَمَا رَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

دیکھتا ہے پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے' کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں حضرتؐ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپؐ نے کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اس سائل نے کب ہے قیامت' تو فرمایا آپؐ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے' یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی' فرمایا آپؐ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے کہا عمرؓ نے سو ملے مجھ سے نبیؐ اسکے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا' البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلا دے تم کو دین تمہارا۔

ف: روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبیداللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرۃؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند' اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے بھی' انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے' اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم: پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا' حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا' اور قدر بفتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفاتِ مخصوصہ پر' پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصۂ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللّٰہ عن اقوالھم الباطلۃ علواً کبیراً۔ اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدریہ بسبب انکار قدر کے' صاحبِ مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدریہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور نئی زمانہ جو قدریہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں کہ غیر خدا کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے تعالی اللہ عن قولھم امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آنحضرتؐ نے ان کو مجوس سے اس لیئے کہ انہوں نے بھی خیر و شیر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے خیر یزدان کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمرؓ نے رسول خداؐ سے' اخراج کیا اس کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر وشر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اسکی طرف خلقاً اور ایجاداً جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اسکے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اسکے لیے اور سلب کرنا ہے اسکے اختیار کا' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے

خیر وشر کو اور قبل پیدا کرنے خیر وشر کے اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اس چیز کا صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشئی وقدرتہ بہ تخفیف وتثقیل ایک ہی معنے کے لیے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ...... [حمٓ السجدۃ : ۱۲] یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دو روز میں اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب وسنت کے اور اجماع ہے صحابہؓ کا اور اتفاق اہل حل وعقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابی بکر بیہقی کی ہے۔ قولہ ویتقفرون العلم تقفر بتقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے' یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں یتقفون بہ تقدیم قاف وبحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے تتبع کے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈھتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو محاورہ ہے تقعر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابو یعلی موصلی کی روایت میں یتفقہون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر میں قولہ اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذالک علواً کبیرا اور یہ قول ہے ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر فلاسفہ ہیں۔ قولہ جواب دیا عبداللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبداللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفرانِ نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مغصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں' باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجرا اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نفطویہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعۃ ذہابہ یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے قولہ لا یری علیہ اثر السفر' اور بعضی روایتوں میں لانری نون سے مروی ہے یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔ قولہ فرمایا آپؐ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپ کا جوامع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عباراتِ طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیے کہ عبادت تین قسم ہے: اوّل اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جائے اور شاعا اس کا تارک نہ رہے یعنی بجالانا اس کا باستیفاء شرائط وارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اسکو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع وخضوع وحسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجالائے اسکو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے اور وہ مقام ہے نبیؐ کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ بجالائے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ نے "جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" بسبب حصول استلذاذ کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتھ اس سے اور نتیجہ اسکا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلاثہ سے احسان ہے مگر مقام اول ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخریین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخریین کیلئے اور کمال ایمان کے واسطے چنانچہ تحقیق اسکی مقدمہ میں گذری اور آخر میں سوال کیا اسکا جبرئیل نے کہ اہل اسکے قلیل ہیں وقلیل ماھم اللھم اجعلنا من القلیل' اور ایک وجہ یہ بھی

ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے، اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے اور مشروط کے درجہ سے قولہ فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا اعلم ولا ادری کہہ دے اور اس میں شرمائے نہیں اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہو گی بلکہ اس سے اور اس کا ورع وتقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہو گا اسی لئے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیلؑ کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لئے تھا کہ لوگ اس کا وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسیٰ اور حضرت جبرئیلؑ کے درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیلؑ مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیلؑ نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ قولہ فما امارتھا بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی، امارت باثبات ہا دحذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی، وہ بھی بمعنی علامت ہے مگر یہاں امارت سے امارات وسطیٰ قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں قولہ ان تلد الامتہ ربتھا بعضی روایتوں میں ربہا آیا ہے بغیر تا کے، اور رب کے معنی سید اور ربتہ کے معنی سیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میاں اور مالک کو چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے، کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہو گی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیئے کہ ملک ہے ان کے باپ کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں رعیت ہو گی اور وہ اس کے حاکم اور سید اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آ جاوے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تا کہ اس کی تعظیم وتکریم کرے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے کثرتِ عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں اور نووی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جواز بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے اور رئیس، چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر اذا التحق الاسافل بالاعالی۔ فقد طابت منادمة المنایا اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہو گی ان کی اولاد قولہ سکھلا دے گا تم کو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام وایمان واحسان کو جیسا کہ ہم نے تصریح کی ہے مقدمہ میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیلؑ جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے (وھذا اخر ما اردنا ایرادہ فی شرح ھذا الحدیث والتقطنا کلہ من النووی والقسطلانی)۔

۱۵۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِضَافَةِ الْفَرَائِضِ اِلَی الْاِیْمَانِ

باب: اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

۲۶۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُہٗ عَنْکَ وَنَدْعُوْ اِلَیْہِ مَنْ وَّرَاءَ نَا

۲۶۱۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ آئے قاصد عبدالقیس کے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے مارتے نہ

فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ۔

تھے سو آپؐ حکم کر دیجئے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریض کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا' اول ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے' اور میں رسولؐ اللہ تعالیٰ کا اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے' یعنی آنحضرتؐ نے تفسیر ایمان کی ان عملوں سے کی۔

ف: روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نضر بن عمران ہے روایت کیا شعبہ نے ابی جمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ: اتدرون ماالایمان شهادة ان لااله الاالله وانی رسول الله فذكر۔الحدیث یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان' گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسولؐ ہوں اللہ کا' پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا میں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی مترجم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے الایمان قول وفعل ویزید وینقص اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللالکائی نے 'کتاب السنہ' میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحابؓ رسول ﷺ میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبلؓ اور ابوالدرداء اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور عمارؓ اور ابو ہریرہؓ اور حذیفہؓ اور عائشہؓ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور روایت کیا اللالکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کہ کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگا دے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں اور استدلال کیا ہے بخاریؒ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورہ فتح میں: لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ [الفتح : ٤] اور سورہ کہف میں وَزِدْنٰهُمْ هُدًى (الكهف : ١٣] اور سورہ مریم میں: وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى [مريم : ٧٦] اور سورہ مدثر میں: وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا [مدثر : ٣١] اور سور برأت میں: اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا [التوبة : ١٢٤] اور آل عمران میں: فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا [آل عمران : ١٧٣] اور سورہ احزاب میں: وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (الأحزاب : ٢٢) پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شئے واحد ہے کہ متجزی نہیں ہوتی۔ پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جائیگا کہ درصورت یہ کہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں پس زیادتی اسکی اظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنے بڑھتے جائینگے ایمان بڑھتا جائیگا اور درصورت یہ کہ قول وفعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اسکی مشاہدہ میں آتی ہے اسلئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اسکے قلب میں ہے وہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین وسطوح دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔ اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ! جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں

گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال واولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا قول کہ نفس تصدیق کم وبیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال وتفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جائے تو لازم آتا ہے شک اور کفر یعنی جب تصدیق کم ہو جائے تو مخبر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آں حضرت ﷺ کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیے کہ ہمیشہ فرائض واحکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی ماتجب بہ الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے غیر زمان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص امی ایمان لایا۔ اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے۔ (قسطلانی مع شے زائد)

۱۵۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِسْتِكْمَالِ الْاِيْمَانِ وَزِيَادَتِهٖ وَنُقْصَانِهٖ

باب: استکمالِ ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان میں

۲۶۱۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔

۲۶۱۲: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہؓ سے اور روایت کی ہے ابی قلابہ نے عبداللہ بن یزید سے جو کہ رضیع ہیں حضرت عائشہؓ کے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اس روایت کے سوا اور روایتیں اور ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمرو نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔ مترجم: یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۲۶۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ

۲۶۱۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ! فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو

يَعْنِي وَكُفْرُكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَا قِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِي الْاَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَ نُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّي۔

تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل، ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ، پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا، فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کہ تین یا چار دن کی نماز نہیں پڑھتی۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۱۴: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ اَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۲۶۱۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایمان کے ستر پر کئی باب ہیں سوا ادنیٰ باب دور کرنا اذیٰ کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الہ الا اللہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابی ہریرہؓ سے، اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے ایمان کے چونسٹھ باب میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے، انہوں نے بکر بن مضر سے، انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مترجم: اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شئے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجتماع اجزاء تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی و کمی بیشی ثابت ہوئی وذلک المقصود۔ قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرا نے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک، سو نہ کہا جائے گا بضع وماتہ اور نہ بضع والف اور قاموس میں ہے کہ بضع مابین ثلاث وتسع ہے یا خمس یک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک، یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے سو کہے گا تو بضعۃ وعشرون رجلاً وبضع وعشرون امراۃ اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وسبعون اور بضع وستون بر سبیل شک روایت کیا ہے اور اصحاب سنن ثلاثہ نے ان کے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع و ستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متیقن ہے اور ماعدا اس کا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لاغیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آنحضرتؐ نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قراءت کی اس تدبیر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملا میں نے ستر پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گرایا مکرر ان کو پس وہ ستر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسولؐ کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں۔ (نووی)

۱۵۵۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب: اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

۲۶۱۵: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

۲۶۱۵: روایت ہے سالمؒ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے۔

ف: کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی ﷺ نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرۃؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں چنانچہ حیا ایک عمل ہے اس کو آں حضرتؐ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔

۱۵۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

باب فضیلت میں نماز کے

۲۶۱۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ۱۶، ۱۷] ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۶۱۶: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں سو صبح کو ایک دن میں قریب تھا حضرتؐ کے' اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے سو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ خبر دیجئے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کر دے مجھے دوزخ سے' فرمایا آپ ﷺ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دے عبادت کرے تو اللہ کی اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز کو اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی' روزہ سپر ہے صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو' اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے آیت تتجافی سے یعملون تک' پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذروہ سنام کی' عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ ﷺ نے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز

قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔

اور ذروہ سنام اس کا جہاد ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا خبر نہ دوں میں ان سب کے جڑ کی کہا میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا راوی نے سو پکڑی رسول اللہ ﷺ نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونہوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانے والے کو موفق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔ قولہ روزہ سپر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت وغضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے قولہ پھر پڑھی آپ نے یہ آیت : تَتَجَافٰى سے يَعْمَلُوْنَ تک پوری آیت یہ ہے: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدة :۱۷) یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔ ف: اللہ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں ۱۲ (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔ ف: اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے چنانچہ انسؓ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے آنحضرتؐ کے ساتھ پڑھتے رہتے تھے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلٰوۃ اوابین ہے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان اور وہ صلٰوۃ اوابین ہے عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابی درداء اور ابی ذرؓ اور عبادہ بن صامتؓ نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبیؐ سے کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے اور وہی قول ہے حسنؒ اور مجاہدؒ اور مالکؒ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت مفسرین کا اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو اور پھر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب واہل کے درمیان سے نماز کی طرف سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے سو جانا اس نے اور خیال کیا جو

عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں' سولوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہادیا گیا خون اس کا' سوفرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے پاس ہے یعنی ثواب شہادت سے اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے' یہاں تک کہ بہادیا گیا خون اس کا' اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے۔(بغوی)

۲۶۱۷ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ﴾ [التوبۃ : ۱۸] الْاٰیَۃَ۔

۲۶۱۷: روایت ہے سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔مترجم : آیت مبارک : اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ (التوبۃ: ۱۸) سورۂ برأت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور دیا کیے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سے' سو یقین ہے کہ وہ ہو دیں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہیٰ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسیٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور مستمسک ہیں طاعت الٰہی کے ساتھ حتماً کہ آخر کار اس کا جنت ہے پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبویؐ ہے سو فرمایا آپؐ نے کہ سنا میں رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بنادے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں۔(انتہیٰ ما قال سیدنا وشیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ)

۱۵۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ

باب: ترکِ صلوٰۃ کی وعید میں

۲۶۱۸ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِوَ الْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

۲۶۱۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے یعنی ادا اسکا ایمان ہے اور ترک اسکا قریب الکفر۔

۲۶۱۹ : عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

۲۶۱۹: اور باسناد حدیث اوّل مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بندہ کے اور کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۲۶۲۰ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

۲۶۲۰: ترجمہ اوپر کی حدیث کے موافق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

۲۶۲۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِی بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ۔

۲۶۲۱ : روایت ہے عبداللہ بن بریدہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۶۲۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُهٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوةِ۔

۲۶۲۲ : روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

۱۵۵۷ : بَابُ حَلَاوَةِ الْاِیْمَانِ

باب : حلاوتِ ایمان کے بیان میں

۲۶۲۳ : عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِ سْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔

۲۶۲۳ : روایت ہے عبداللہ بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد ﷺ کو نبیؐ جان کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : تفسیر اس کی آگے آتی ہے۔

۲۶۲۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَبِهِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَکْرَهَ اَنْ یَعُوْدَفِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ۔

۲۶۲۴ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہونگی پائے گا وہ انکے سبب سے مزا ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اسکی طرف ماسوا انکے سے اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اسکے کہ نکالا اسکو اور بچایا اسکو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ مترجم : یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مراد طعیم ایمان سے حلاوت اور شرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا اور رسولؐ سے اطاعت اور فرمان برداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگرچہ ناگوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعة المقدسة اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر و غیر ذالک میں۔

۱۵۵۸ : لَا یَزْنِی الزَّانِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب : زانی کو مؤمن نہ کہنے کے بیان میں

۲۶۲۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ۔

۲۶۲۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا ہے زانی درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے اور نہیں چوری کرتا ہے چور درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب زنا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور ہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہوان کا اور قائم کی جائے اس پر حد وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن چاہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خذیمہ بن ثابت نے نبی ﷺ سے۔ مترجم: غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مؤمن کا سب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جائے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مؤمن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مؤمن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طیب کا اور ابی جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گذرنی۔

۲۶۲۶ : عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔

۲۶۲۶: روایت ہے ابی طالبؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آئی اس پر حد اسکو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد و قطع وغیرہ سے سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اسکا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقہ اور شراب پینے والے کو۔ مترجم: مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہیں جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قاضی عیاض نے فرمایا ہے کا اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مؤمن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مؤمن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جائے تو معذب ہو گا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہو گا جنت میں اور مراد مؤمن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرض یہ کہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور اختلاف اہل بدعت کا قابلِ اعتبار نہیں چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (نووی)

۱۵۵۹ : بَابُ مَاجَاءَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

باب: کفِ لسان میں مؤمن کے

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ — حق میں

۲۶۲۷۔۲۶۲۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

۲۶۲۷۔۲۶۲۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اسکی زبان اور ہاتھ سے' اور مؤمن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اسکو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا اور مروی ہے نبیؐ سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے؟ تو فرمایا آپؐ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

ف: روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے' انہوں نے ابواسامہ سے' انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے' انہوں نے ابی موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سے مسلمان افضل ہے' فرمایا آپؐ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابی موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں جابرؓ اور ابی موسیٰ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپؐ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جسکی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مؤمن کا لفظ امانت سے ہو پھر جس میں امانت ہو وہ مؤمن کامل ہے اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذاء دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے دوسری زبان سے۔

۱۵۶۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا

باب: غربت اسلام کے بیان میں

۲۶۲۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ۔

۲۶۲۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جائے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا سو مبارک بادی ہے غرباء کو۔

ف: اس باب میں سعدؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعودؓ کی روایت سے اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

۲۶۳۰ : عَنْ كَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ فِی الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ۔

۲۶۳۰: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف' اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر' بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جائے گا غریب' سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیروان سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذاء سہتے ہیں مگر جادہ مستقیم سنت پر رہتے ہیں' قدم ان کا احکام نبویؐ پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدیؐ سے مربوط' واقع میں وہی عاشقان رسول ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بوالفضول۔

۱۵۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب: منافق کی علامت میں

۲۶۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۲۶۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نشانی منافق کی تین ہیں' ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے اس کے پاس خیانت کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے علاء کی روایت سے' اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہل سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابوسہل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے۔

۲۶۳۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا وَاِنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ۔

۲۶۳۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا چار چیزیں جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روئے عمل کے اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اسکو' ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں سے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عمل ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسولِ خدا ﷺ ہی کے زبان مبارک میں تھا ﷺ ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۳۳: عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَیَنْوِیْ اَنْ یَفِیَ بِهٖ فَلَمْ یَفِ بِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ۔

۲۶۳۳: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے' جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا یعنی کسی عذر سے تو اس پر گناہ نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابونعمان مجہول اور ابو وقاص۔ مترجم: تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمۃ اللہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ فلیرجع الیہ۔

۱۵۶۲: بَابُ مَاجَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ

باب سب مسلم کے فسق ہونے کے

فُسُوقٌ — بیان میں

۲۶۳۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ۔

۲۶۳۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے اور گالی دینا اس کو فسق ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کئی سندوں سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ رَمٰى اَخَاهُ بِكُفْرٍ — باب: مسلمان کی تکفیر کی برائی میں

۲۶۳۵-۲۶۳۶: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۶۳۵-۲۶۳۶: روایت ہے ثابت بن ضحاکؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اسکے قاتل کے برابر ہے اور جس نے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اسکے قاتل کے مانند ہے جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی ہتھیار وغیرہ سے عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

۲۶۳۷: روایت ہے روایت ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کما لایا ایک ان کا کفر کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ میں واضح ہے۔

۱۵٦٤: باب: فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — باب: اس کے بیان میں جو توحید پر مرے

۲۶۳۸: عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِيْ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَ شْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَ شْفَعَنَّ لَكَ

۲۶۳۸: روایت ہے صنابحیؒ سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامتؓ سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قریب الموت تھے سو میں رویا سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی

وَلَإِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَ نْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَاُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

دوں گا تمہارے لیے اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کرونگا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول اللہؐ سے کہ اس میں تمہارے لیے خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اسکو اب آج کے دن اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمدؐ رسول اسکے ہیں حرام کر دیگا اللہ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اسکا۔

ف: اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ حضرتؐ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگر چہ معذب ہوں دوزخ ہو میں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں اور مروی ہے ابن مسعودؓ اور ابی ذرؓ اور عمران بن حصینؓ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید خدریؓ اور انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیرؓ اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے: رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ [الحجر: ۲] یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہیٰ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔ مترجم: مؤلفؒ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں، دو قول ذکر کیے ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی ﷺ کے اور کچھ فرض نہ تھا اور رسالت کا ذکر اس لئے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا، یعنی جب توحید کو اس نبیؐ سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا حضرت کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکر رسالت بھی نہیں وہ اگر چہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخر کار نجات پائے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گذرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہؓ اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہر حال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہو گیا جنون اسکا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے بتوبۂ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادث نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الٰہی اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائیگی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن وُرُود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخولِ نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر، اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہیے عفو کر دے اور داخل کر دے انکو جنت میں ایک بارگی اور ملا دے انکو قسم اول سے اور چاہیے عذاب کرے جب تک اسکا ارادہ ہو اور اسکے بعد داخل کرے جنت میں غرض یہ کہ خالد و دائم و ابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں، جو مرا ہو گا توحید پر، اگر چہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے

جو مرے ہوں گے کفر پر اگر چہ اس نے اعمالِ حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو' یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا' اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پر ادلہ کتاب وسنت کے اور منعقد ہوا ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہراً اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جائے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔

هذا ماذكره النووی رحمة الله فی شرح مسلم

۲۶۳۹ : عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رَءُوْسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً اِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ۔

۲۶۳۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے نبیؐ کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لائیگا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جائینگے اسکے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے پھر فرمائے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اسکے ہیں اور رسولؐ اسکے' پھر فرمائے گا کہ جا اپنے اعمال تولانے کو' سو وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جائیگا فرمایا آپؐ نے پھر رکھ دیئے جائینگے وہ دفتر ایک پلہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جائینگے وہ دفتر اور بھاری ہو جائے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہوسکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقہ پرچہ ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گذاری اور چلہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیئے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے' شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا کنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پابزنجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رابعہ بصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا' نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جائے قرض لے سودے لائے مگر طعام بدعت ضرور پکواؤ۔ یتامی اور مساکین کو نہ کھلا دیں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں جیسے خوان بھجوا دیں چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللھم حنبنا من کلھا و ارزقنا اتباع السنة و امتنا علیھا۔

۱۵۶۵: بَابُ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

باب: افتراقِ امت کے بیان میں

۲۶۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً۔

۲۶۴۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر' بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند' اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا وَ مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔

۲۶۴۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی سرائیل پر اور مطابق ہوں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا اُن میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا' اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہو گی میری امت تہتر مذہبوں پر' سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے عرض کی صحابہؓ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحابی یعنی کتاب وسنت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔ مترجم: شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جس پر گذرے ہیں جمہور صحابہؓ و تابعین اگر چہ مختلف ہوں وہ فیما بینھم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب وسنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے انتہیٰ اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آنحضرت ﷺ کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے (یقظة اولی الاعتبار مما دروفی ذکر النار واصحابؓ النار) میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

۲۶۴۲: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اِهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ۔

۲۶۴۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو' یعنی جن وانس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: مراد ان سے جن وانس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو معبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا۔ (مرقات)

۲۶۴۳ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَفَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

۲۶۴۳: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر؟ عرض میں نے کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو فرمایا آپؐ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجا لائیں یہ کہا معاذ نے کہ اللہ ورسول اللہ اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبلؓ سے۔

۲۶۴۴ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۴۴: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جائے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں، کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے فرمایا ہاں یعنی اگرچہ مرتکب زنا وسرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد امر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب علم کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ مترجم: علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطۂ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا علوم جمع اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ہے: وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِیْ مَعْلُوْمِہٖ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناویں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ [الزخرف: ٦١] یعنی ظہور حضرت عیسیٰ کا نشان قیامت ہے اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۂ ذی الحجہ اور علم بفتحتین کی جمع اعلام آتی ہے اور علم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے یعنی جاننے والا اور نو نوے نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہراً اور باطناً اور کوئی نقیر و قطمیر اس کے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات وکلیات کو اعکم انعل التفضیل دانا تر اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع علم نشان وعلامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقہ علی اللہ سبحانہ بالتاء وتشبیہ بالتانیث معلم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور علم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سمع یسمع سے ہے اور جو بمعنی نشان کرنے کے ہے وہ باب نصر ینصر سے اور ضرب یضرب سے ہے اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تعلم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث من تعلم القرآن آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو علم لغت، علم معانی علم بیان کہ آلات ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم عرض قراءت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اول اور علم کلام اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ، علم انشا، علم رسم الخط علم معما، علم منطق، علم حکمت شامل ہے بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت، علم ہندسہ، علم عدد، علم طب، علم فلاحت، علم کیمیا، علم نجوم، علم موسیقی، علم مناظرہ اور ہرایا علم جر اثقال، علم جبر ومقابلہ علم رمل، علم جعفر، علم طلسم علم قیافہ علم مساحت، علم اصطرلاب، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید دین بلکہ مضر باعتبار تضیع اوقات کے اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا ہے فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا' چنانچہ قائل ہونا ہے ولی کا کہ وہ کفر ہے کہ مجبر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کی طرف' اور کچھ اس کا ثمرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر ائمہ دین اور علماء شریعت نے سو اول جس نے بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعیؒ ہیں اور بیان کیا انکے اصحابوں میں سے امام الحرمین نے اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اشیر اور ابن الصلاح اور ابن عبدالسلام اور ابو اسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جوبری اور ابوحیان اور شرف ومیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راستوی اور اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتویٰ دیا اسکی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر

ائمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالۃ اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن الحصاری اور ابو عامر بن الربیع اور ابوالحسن بن الحبیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی اس کی حرمت پر ائمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے مدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تنصیص کی۔ اس کی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین الحارثی اور شیخ الاسلام التقی بن تیمیہ رحمۃ اللہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کے ذم میں ایک کتاب۔ انتہیٰ اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتاب خانہ فلسفہ کا جلوادیا کذافی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہراً اور علوم دنیاویہ بھی جو بکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۶۶: بَابُ إِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

باب: تفقہ کے فضیلت میں

۲۶۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

۲۶۴۵: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت الٰہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے انتہیٰ اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرۂ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔

۱۵۶۷: بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: طلب علم کی فضیلت میں

۲۶۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

۲۶۴۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کی آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۴۷ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

۲۶۴۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔

۲۶۴۸ :عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى۔

۲۶۴۸: روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

ف: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمیٰ ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

۱۵۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب: کتمانِ علم کی مذمت میں

۲۶۴۹ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔

۲۶۴۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سوال کیا جائے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپائے اس کو لجام لگائی (یعنی لگام ڈالی) جائے گی اس کو قیامت کے دن آگ سے۔

ف: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے۔ مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ برا ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انسؓ سے۔

۱۵۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

باب: طالب علم کی خیر خواہی کے بیان

۲۶۵۰ :عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا۔

۲۶۵۰: روایت ہے ابی ہارون سے کہ کہا ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کیلئے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

ف: علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہارون عبدی کو اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابی ہارون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ مترجم: عمار بن

جوین جیم مصغر کہ کنیت ان کی ابو ہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے ان کے تئیں منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے سنہ ۱۳۴ھ میں (تقریب)

۲۶۵۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَآءُ وْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۶۵۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا آئینگے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنا کو پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں تو بھلی بات کہوان کیلئے سو ابوسعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول اللہ کے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۷۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِهَابِ الْعِلْمِ

باب: ذہاب علم کے بیان میں

۲۶۵۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

۲۶۵۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لیں اسکو لوگوں سے بلکہ قبض کریگا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا بنالینگے لوگ جاہلوں کو سردار سوان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دینگے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہونگے اور انکو بھی گمراہ کرینگے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

۲۶۵۳ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ یُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُ بْنُ لَبِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ کَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهٗ وَلَنُقْرِاَنَّهٗ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا زِیَادُ اِنْ کُنْتُ لَاَعُدُّکَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْاِنْجِیْلُ عِنْدَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَمَا ذَا تُغْنِیْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَیْرٌ فَلَقِیْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ اَخُوْکَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّکَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ یُرْفَعُ مِنَ

۲۶۵۳: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو نظر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جارہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم پڑھیں گے اور پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے گا تو فرمایا آپ ﷺ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھداروں میں گنتا تھا کیا توراۃ وانجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداءؓ اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداءؓ کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداءؓ نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں

النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰی فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا۔ کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہوگا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں، مگر یعلی بن سعید قطان نے اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مترجم: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان کے اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں' اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پالے پچھلے اور اگر ہلاک ہو جائے اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پالے پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا ہم نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ اٹھایا جائے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد پھر کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے اے گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے اور جماعت نہیں مگر امارت سے اور امارت نہیں مگر اطاعت سے' پھر جو سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کلها في الدارمی)

۱۵۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب: علم سے دُنیا طلب کرنے کی مذمت

۲۶۵۴ : عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِيُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَآءَ وَيَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ النَّارَ۔

۲۶۵۴: روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔ مترجم: یہ فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

۲۶۵۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ

۲۶۵۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی

عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْاَرَادَبِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

علم غیر اللہ کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر اللہ کا تو ڈھونڈ لے جگہ اپنی دوزخ میں۔

ف: یہ فرمانا حضرت ﷺ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

۱۵۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيْغِ السَّمَاعِ

باب: تبلیغ احادیث کی فضیلت میں

۲۶۵۶ : عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا بِشَيْءٍ يَسْاَلُهٗ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَامِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَضَّرَاللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرُهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ۔

۲۶۵۶: روایت ہے ابان بن عثمانؓ سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو سو کہا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا انکو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم سو پوچھا ہم نے زید بن ثابتؓ سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے نبیؐ سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچائیں اسکو دوسرے تک اسلئے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور معاذ بن جبلؓ اور جبیر بن مطعمؓ اور ابی الدرداءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔ مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول ﷺ کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عنداللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہؓ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کریں گے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہوگا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمانِ حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تر و تازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پرنور۔ الحمد لله على ذلك اللهم اجعلنا منهم بفضلك و كرمك آمين۔

۲۶۵۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَاللّٰهُ اِمْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔

۲۶۵۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے تر و تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچا دے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اسلئے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم: اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت ﷺ کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ و حراست جمع کریں گے اور ان کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

۱۵۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْظِیْمِ الْکَذِبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

باب: حضرت ﷺ پر جھوٹ باندھے کی مذمت میں

۲۶۵۸۔۲۶۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۵۸۔۲۶۵۹: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈے دوزخ میں۔

۲۶۶۰: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجُ النَّارَ۔

۲۶۶۰: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت جھوٹ باندھو مجھ پر اس لئے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوگا دوزخ میں۔

ف: اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور سعد بن زیدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور عمرو بن عنبسہؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور معاویہؓ اور بریدہؓ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہؓ اور عبداللہ بن عمر اور منفع اور اوس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔

۲۶۶۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ بَیْتَہٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۶۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً ڈھونڈ لے اپنا گھر دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انسؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ(۶۲) اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے۔ (کذا فی المرقاۃ والطیبی)

۱۵۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ رَوٰی حَدِیْثًا وَھُوَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ

باب: احادیثِ موضوعہ کی راویت کے مذمت میں

۲۶۶۲: عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ حَدِیْثًا وَھُوَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ۔

۲۶۶۲: روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹ ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ بن ابی طالب اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے جن کی کنیت ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بیان

کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ وعید میں اس حدیث نبی ﷺ کے اور میں نے جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہو گا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی ﷺ سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دیئے آنحضرت ﷺ کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہو گا وہ شخص اس وعید میں۔ مترجم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں بناتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سور میں صاحب کشاف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

۱۵۷۵: بَابُ مَانُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: استماعِ حدیث کے آداب میں

۲۶۶۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰی اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اِتَّبَعْنَاهُ۔

۲۶۶۳: روایت ہے محمد بن المنکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبیداللہؓ سے وہ ابورافع سے اور ابورافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر کہ آئے اس کو حکم میرا کہ امر کیا ہو میں نے یا نہی کی ہو اس سے اور وہ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ اللہ کی کتاب میں پائیں ہم تابع ہوں گے اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبیؐ سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن المنکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابورافع مولیٰ ہیں نبیؐ کے نام ان کا اسلم ہے۔

۲۶۶۴: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا هَلْ عَسٰی رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّیْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰی اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَاهُ فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

۲۶۶۴: روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہو گا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائینگے اسی کو حلال کہیں اور جس کو حرام پائیں گے اسی کو حرام کہیں گے اور بے شک جس کو حرام کہا اللہ کے رسولؐ نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احادامت کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات باردہ سے مزین کر کے قبول

فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں۔ معاذ اللہ من ذالك يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم والله مم نوره ولو كره الكافرون۔ حالانکہ اکابرامت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت کی ہے کہ جب رسول ﷺ کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وراء جدر پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کرو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کی حدیث ابی رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول ﷺ کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول خدا ﷺ سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بمجر دسماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں' پھر اللہ کی طرف شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام ہیں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جائے قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سو ان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول اللہ ﷺ کی حجت نہیں بذاتہٖ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کرر ہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا الحياء لاياتي الابخير تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سناتا ہوں حدیث رسول ﷺ کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول خدا ﷺ سے اور تو درمیان میں لائے اور بات انتہیٰ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سن کر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابوحنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پرفتن میں تو یہ عادت ہوگئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا' عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی ﷺ کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور التیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلہ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دینا ہے ان انوار میں کہ آنحضرت ﷺ کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہورہے تھے اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کے حدیث مطہرہ کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہورہے تھے۔ پس انہیں وجوہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الہیٰ کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو جنایت باریہ اور خطاء ظاہرہ' یہاں تک کہ سرخ ہوگئیں انکی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال وحرام میں صاحب وحی کے مقابلہ میں قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمرانؓ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاصرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مؤمن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو منطنہ نفاق کا ہو جائے کہ جس میں کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی' تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ

کوئی کہتا ہے : قال قال بسیاراست تراقال ابو حنیفه در کاراست اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے۔ معاذ الله من ذالك كلها و تحسبوه هينا وهو عند الله عظيم اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباسؓ نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے تو کہا ابو ہریرہؓ نے اے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہا انہوں نے جب روایت کیا قول رسول ﷺ کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھو لے اسے تین بار، تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہؓ نے نعوذ باللہ من شرک یعنی خدا کی پناہ تیرے فساد سے اور مہراس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لائے اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رَدّ نہ کرے اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جائے تو اس کے لئے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالکؒ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا اس پر پھیر دیا جائے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آنحضرت ﷺ کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگے یا اس کے رسول کے کلام کے آگے اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جائے گے اور امام شعراوی نے کہا منح میں کہ اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہیٰ یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظمؒ نے اتر کوا قولی بقول الرسول ﷺ یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول ﷺ کے قول کے آگے اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جائے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔

(هذا خلاصة ما في الدراسات)

۱۵۷۶: باب فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب : کتابتِ علم کی کراہت میں

۲۶۶۵ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اِسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا۔

۲۶۶۵ : روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبیؐ سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے۔ مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جائے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جائے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن ماننے لگیں، پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بین جاننے لگے تو آپؐ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دیدی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہو گئی۔

۱۵۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

باب کتابتِ حدیث کی رخصت میں

۲۶۶۶: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي لَا سْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاءَ بِيَدِهِ الْخَطَّ۔

۲۶۶۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ کے اور سنتا تھا نبیؐ سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کی کہ یارسول اللہؐ! میں سنتا ہوں آپؐ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں مجھ کو سو فرمایا رسول اللہؐ نے مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اور اشارہ کیا آپؐ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

۲۶۶۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُكْتُبُوْا لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اُكْتُبُوْا لِاَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۲۶۶۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابوشاہ نے لکھوا دو ابوشاہ کو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔ مترجم: پوری روایت صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحابِ فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مؤمنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے سو نہ بھگایا جائے شکار اس کا اور نہ توڑا جائے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے وہ دو امر میں مختار ہے یا دیت لے لے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے سو ابن عباسؓ نے عرض کی مگر اذخر یارسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپؐ نے کہ خیر اذخر کے اکھڑنے کا مضائقہ نہیں سو کھڑے ہوئے ابوشاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوا دیجیے یارسول اللہ تو فرمایا آپؐ نے لکھ دو ابوشاہ کو ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہیٰ پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا پس نہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گذشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

۲۶۶۸: عَنْ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ۔

۲۶۶۸: روایت ہے ہمام بن منبہؒ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں اصحاب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

۱۵۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

باب: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں

۲۶۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۶۹: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنچاؤ مجھ سے اگرایک آیت ہو یعنی غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابی کبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ پہنچاؤ مجھ سے اگر چہ ایک آیت ہو ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشتہر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجہ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول خدا ﷺ کی تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پر نور ہے۔ قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور تنگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود و نصاریٰ متحیر ہیں چنانچہ جابرؓ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کرو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمد یہ سے منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمد یہ کافی ہے۔ (کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۵۷۹: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

باب: تعلیم خیر کے اجر میں

۲۶۷۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

۲۶۷۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپ ﷺ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھیج دیا آپ ﷺ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت ﷺ کو تو فرمایا آپ ﷺ نے بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنے والے کے ہے۔

ف: اس باب میں ابی مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انسؓ کی روایت سے کہ وہ رسولؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۶۷۱ : عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ۔

۲۶۷۱: روایت ہے ابی مسعود بدریؓ سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو دلالت کرے کسی چیز پر اس کو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابی مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلہ کے اور شک نہ کیا اس میں۔

۲۶۷۲ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْیَقْضِیِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ مَاشَآءَ

۲۶۷۲: روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شفاعت کرو تا کہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابی موسیٰ اشعری کے۔

۲۶۷۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ کِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ۔

۲۶۷۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جائے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی اور عبدالرزاق نے کہا سن اور معنی اسن اور سن کے ایک ہی ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی فَاتُّبِعَ

باب: اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی

۲۶۷۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ یَتَّبِعُهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ

۲۶۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اسکو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اسکی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے

اٰثَامِ مَنْ یَّتَّبِعُهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا۔ برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے کاٹ کر اسے دیا جائے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان وتوحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا دینیہ کو تصنیف وتالیف وطبع وکتابت سے بصرف اموال وبذل سعی لساناً وجناناً اس کو اجر ہے قیامت تلک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر واعظ وناصح وداعی الی الخیر ومؤید ملت ومتبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے قولہ جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت نکال کر سنت مٹائی، ظلم وجور وجفا کی رسم ڈالی۔ افعال شرکیہ امت میں پھیلائے امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جور یہ لوگوں کو سکھائے، فسق وفجور کی ترغیب، کذب وزور کی ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگوں نے ذہن نشین کی اس نے اپنے بار گناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال ونکال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات وخطیات۔

۲۶۷۵ : عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَیْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَیْهَا فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَّمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاُتُّبِعَ عَلَیْهَا کَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهٗ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا۔

۲۶۷۵: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اسکے اس طریقہ حسن میں سو اس کیلئے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اسکے تابعین کے مانند بغیر اسکے کہ گھٹایا جائے انکے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اسکی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اسکے کہ گھٹایا جائے انکے بار گناہ سے کچھ۔

ف: اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے اور مروی ہوئی عبیداللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے۔ مترجم: قولہ اچھا طریقہ پھیلا دیا یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات وخیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروا دیا رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ حضرتؐ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے شر الامور محدثاتہا پھر طریقہ محدث کو حضرتؐ سنت خیر کیوں فرمائیں گے، قولہ اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلا صوفیہ کو اور بطلہ مبتدعہ کو جورات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہیں اور رسوم مشائخین کو سنت رسول ﷺ سے افضل واکمل جانتے ہیں اور اعراس واعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

۱۵۸۱: بَابُ الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

باب: سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کا

۲۶۷۶ : عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَ اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

۲۶۷۶: روایت ہے عرباض بن ساریہؓ سے کہ نصیحت کی ہم کو نبیؐ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوف خدا سے سو عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپؐ ہم کو اے رسول اللہ کے فرمایا آپؐ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اسلیئے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر سو بچو تم نئے نکلے ہوئے کاموں سے اسلیئے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدینؓ ہدایت والوں کی سنت کو مظبوط پکڑو دانتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۲۶۷۷ : عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا۔

۲۶۷۷: روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے رسول اللہ ﷺ کہ فرمایا آپ نے بے شک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مر گئی ہو وہ میرے بعد ہو گا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہو گا اس پر وبال اور گناہ مثال گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے۔

۲۶۷۸ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَ مَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ۔

۲۶۷۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہوئے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں' سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن میتب کی انسؓ سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن میتب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن میتب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انسؓ سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالکؓ نے ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیّب نے ان کے دو برس بعد ۹۵ھ میں۔

۱۵۸۲: بَابُ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

باب: مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں

۲۶۷۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوْنِيْ مَاتَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ۔

۲۶۷۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھ لو تم اس کو مجھ سے اور پکڑو اس کو اس لیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کردوں اس کو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہوگی' حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقرہ میں موجود ہے۔

۱۵۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

باب: عالم مدینہ کی فضیلت میں

۲۶۸۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا

۲۶۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پائیں گے کسی کو علم

يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی جو ابن عینیہ سے مروی ہے اور ابن عینیہ سے یوں مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انسؒ ہیں کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عینیہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انسؒ ہیں۔ مترجم: امام مالکؒ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے سنہ ۹۵ ہجرت میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترہویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہنچائی گئی ان کے لیے امامت' ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں سنہ ۱۷۹ھ پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیز گار تھے اور فقیہ تھے اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قراءت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعیؒ اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فراء اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا امام مالک سے بڑھ کر۔ یحییٰ بن سعد نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ' امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عینیہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا اور کہا کہ جہاں کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا اے ابا عبداللہ میں نے تمہارا عجب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہوگئی چنانچہ اس شانہ کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض موت میں ان کو روتے دیکھا سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھالیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کہ میں نے کوئی فتویٰ اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقویٰ اور احتیاط پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماویٰ میں بمعیت ان کے آمین یارب العالمین۔

۱۵۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَی الْعِبَادَةِ

باب: علم کے افضل ہونے میں عبادت سے

۲۶۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِیْهٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

۲۶۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

ف: یہ حدث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

۲۶۸۲: عَنْ قَیْسِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ یَا اَخِیْ قَالَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاجِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَاجِئْتُ اِلَّا فِیْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًی لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

۲۶۸۲: روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابودرداء نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول اللہؐ سے کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو اس نے کہا نہیں' کہا ابوالدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو کہا نہیں' کہا نہیں آئے تم مگر اس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوا اس علم کو آسان کردے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کیلئے اور عالم کیلئے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علماء وارث ہیں پیغمبروں کے اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا دینا دو درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

ف: اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوٰۃ کی روایت سے اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوٰۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے محمود خداش کی روایت سے۔

۲۶۸۳: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِیِّ قَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا اَخَافُ اَنْ یُّنْسِیَ اَوَّلَهٗ اٰخِرُهٗ فَحَدِّثْنِیْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ

۲۶۸۳: روایت ہے یزید بن سلمہ سے کہ عرض کی انہوں نے یارسول اللہؐ میں سنتا ہوں آپؐ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اوّل انکے کو یعنی جب میں پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ پہلی بھول جائیں پس فرما دیجئے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ

اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرماتِ شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں اس سے محترز رہ بخوف خداوند تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

۲۶۸۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔

۲۶۸۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق اور دوسری سمجھ دین میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

۲۶۸۵: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔

۲۶۸۵: روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھا دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سماوات میں۔

۲۶۸۶: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔

۲۶۸۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیر نہیں ہوتا مؤمن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۶۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

۲۶۸۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مؤمن کی سو جہاں پائے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الْاِسْتِیْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں استیذان اور آداب کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ مترجم: اذن بالکسر دستوری اور جاننا' عرب کہتا ہے فعلہ باذنی یعنی یہ کام اس نے میری: جازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہے: اَذِنَ بِالشَّیْءِ اِذْنًا وَاِذْنًا وَاَذَانَۃً یعنی آگاہ وخبر دار ہوا اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ [البقرۃ: ۲۷۹] یعنی خبردار ہو اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو اَذِنَ لَہٗ فِی الشَّیْءِ اِذْنًا وَاَذِیْنًا۔ اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلانے کام کی اور ائذن لی علی الا میر یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے استیذ ان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا' اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قارم جب دروازہ پر آئے بغیر اجازت گھر میں نہ جاتے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے' اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اس سے ادبہ کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اسی سے ہے مآدبہ یعنی طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے: وَجَعَلَ فِیْہَا مَادُبَۃً یعنی طیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ' نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

۱۵۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: افشائے سلام کے بیان میں

۲۶۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔

۲۶۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہو گے تم جنت میں جب تک مؤمن نہ ہو گے اور مؤمن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجالاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو پھیلاؤ اسے آپس میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۸۶: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

باب: فضیلت میں سلام کے

۲۶۸۹ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثُوْنَ۔

۲۶۸۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی ﷺ نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی ﷺ نے بیس پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ تو فرمایا نبی ﷺ نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے۔

۱۵۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَنَّ الْاِسْتِئْذَانَ ثَلَاثٌ

باب: استیذان کے بیان میں

۲۶۹۰ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهٗ قَالَ مَاهٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَ فْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَ نَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا

۲۶۹۰: روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے عمرؓ کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں سو کہا عمرؓ نے ابھی تو ایک بار اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے دوبارہ ہوا انکا اذن پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کہا داخل ہوں میں تو کہا عمرؓ نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا ابوموسیٰ نے دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو پھر جب لایا وہ ابوموسیٰؓ کو عمر کے پاس کہا عمرؓ نے کیوں کیا تم نے یہ کام انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے قسم اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کی سنت ہونے کی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو کہا ابوسعید نے پھر آئے ابوموسیٰ ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کے ساتھ انصار سے بیٹھے ہوئے تھے سو کہا انہوں نے کہ اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول اللہؐ کی حدیث کو کیا نہیں فرمایا ہے رسول اللہؐ نے کہ اذن مانگنا چاہیے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے پھر لوگ ابوموسیٰ سے خوش طبعی کرنے

شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَاكُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا۔

لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے۔ کہا ابوسعید نے سو اٹھایا میں نے اپنا سر انکی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے کہا راوی نے کہ پھر آئے ابوسعید عمرؓ کے پاس اور خبر دی انکو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے تب فرمایا عمرؓ نے کہ میں یہ جانتا تھا۔

ف: اس باب میں علی اور ان طارق مولاۃ سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابومسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی ان کے سوا ابی نضرہ سے اور ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

۲۶۹۱ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِیْ۔

۲۶۹۱: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے اور حضرت عمرؓ نے جو اعتراض کیا ابوموسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہئے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے اور عمرؓ نے اذن مانگا نبی ﷺ سے تین بار پھر اذن ملا ان کو اور نہیں معلوم تھی حضرت عمرؓ کو یہ بات جو روایت کی ابوموسیٰ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمرؓ کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابوموسیٰ پر معترض ہوئے۔

۱۵۸۸: بَابُ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب: جواب سلام کے بیان میں

۲۶۹۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

۲۶۹۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا آنحضرت کے پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اس لیے کہ تو نے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے سو اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے۔

۱۵۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

باب: سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

۲۶۹۳ : عَنْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۶۹۳: روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عائشہؓ نے بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہؓ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ برکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

ف: اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہؓ سے انہوں نے عائشہؓ سے۔

۱۵۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب: اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

۲۶۹۴: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْ لَاهُمَا بِاللّٰهِ۔

۲۶۹۴: روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسول اللہؐ سے کہ یارسول اللہؐ دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے فرمایا جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ کی طرف یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد[1] نے ابوفروہ راوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

باب: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

۲۶۹۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَاتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ۔

۲۶۹۵: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ، مت تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

ف: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں یا اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنتِ انبیاء ہے اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

۱۵۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں

۲۶۹۶: عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۶۹۶: روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور مجھ سے انس نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتا تھا سو گذرے

[1] یعنی محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ آپ ﷺ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انسؓ سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۵۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

۲۶۹۷ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَ عُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ۔

۲۶۹۷: روایت ہے اسماء بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گذرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبدالحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبدالحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لاباس ہے اور کہا محمد نے شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی مجھ سے ابوداؤد نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے کہا نضر نے نزکوہ[1] یعنی طعن کیا ان پر۔

۱۵۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب: گھر میں آنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں

۲۶۹۸ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَابُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ۔

۲۶۹۸: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پر تو سلام کر ان پر کہ برکت ہو گی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں انکی شرم کو سلام ہے۔

۱۵۹۵: بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب: قبل کلام سلام کرنے کا بیان میں

۲۶۹۹ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ۔

۲۶۹۹: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام کلام سے اوّل کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک سلام نہ کرے۔

---

[1] نزکوہ: بنون وزائے معجمہ یعنی طعن نمودند بر آں۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

۱۵۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ التَّسْلِیْمِ عَلَى الذِّمِّیِّ

باب: ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں

۲۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَأْ وَالْیَهُوْدَ وَ النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِه۔

۲۷۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہل مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ابتداء بسلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے اور لاچار کرو یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

۲۷۰۱: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْیَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَیْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكُمْ فَقَالَتْ عَآئِشَةَ فَقُلْتُ عَلَیْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاعَآئِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّه قَالَتْ عَآئِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَیْکُم۔

۲۷۰۱: روایت ہے عائشہؓ سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی ﷺ نے علیکم یعنی تمہیں پر سو کہا حضرت عائشہؓ نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام اور لعنت' تب فرمایا نبی ﷺ نے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا حضرت عائشہؓ نے کہ آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

ف: اس باب میں ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمٰن جہنی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہئے اور وہ حضرت سے براہِ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

۱۵۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّلَامِ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَیْرُهُمْ

باب: جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

۲۷۰۲: عَنْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْیَهُوْدَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِم۔

۲۷۰۲: روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی ﷺ گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ ﷺ نے ان پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٥٩٨: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَسْلِیْمِ الرَّاکِبِ عَلَی الْمَاشِیْ

باب: اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادے پر

۲۷۰۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ وَیُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ۔

۲۷۰۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن یزید نے کہا ہے کہ حسن کو ابو ہریرہؓ سے سماع نہیں۔

۲۷۰۴ : عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَآئِمِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

۲۷۰۴: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو علی جبنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۲۷۰۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَآرُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

۲۷۰۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٥٩٩: بَابُ التَّسْلِیْمِ عِنْدَ الْقِیَامِ وَالْقُعُوْدِ

باب: مجلس میں بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیان میں

۲۷۰۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

۲۷۰۶: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

١٦٠٠: بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَیْتِ

گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں

۲۷۰۷ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْاَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَاتِیَهٗ لَوْاَنَّهٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اِسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فُقِهَآءَ عَیْنَیْهِ مَاعَیَّرْتُ عَلَیْهِ وَاِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَلَهٗ غَیْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَةَ عَلَیْهِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ۔

۲۷۰۷: روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اسکے گھر میں قبل اسکے کہ اجازت ملے اسکو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اسکو حلال نہ تھا کرنا اسکا اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے تو پھوڑ دیں اس کی دونوں آنکھیں تو میں بدلہ لونگا اسکے کام کو یعنی پسند کرونگا اسکے پھوڑ دینے کو اور اگر گزرا ایک مرد دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بھیڑا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور ابو عبدالرحمٰن جعلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۱۶۰۱: بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ دَارِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ

باب: بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

۲۷۰۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاطَّلَعَ عَلَیْهِ رَجُلٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ۔

۲۷۰۸: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپؐ کے گھر میں سو جھکے آپؐ اسکی طرف تیر کے گانسے لے کر کہ پھوڑ دیں اسکی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۰۹ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ یَحُكُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِیْ عَیْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۲۷۰۹: روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول اللہؐ کے گھر میں ایک سوراخ دَر سے اور نبیؐ کے ہاتھ میں پشت خار تھا کہ اس سے کھجا رہے تھے آپؐ اپنے سر مبارک کو سو فرمایا نبیؐ نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کیلئے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

۱۶۰۲: بَابُ التَّسْلِیْمِ قَبْلَ الْاِسْتِیْذَانِ

باب: اِذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

۲۷۱۰ : عَنْ کَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ

۲۷۱۰: روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو

أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيْسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَ خَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَ أَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ۔

دودھ اور پیوسی (بمعنی بوہلی) اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبیؐ کے پاس اور نبی ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے کہا راوی نے داخل ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی ﷺ نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے کہا عمروؓ نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کی یہ ابوعاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی۔

۲۷۱۱ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

۲۷۱۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی ﷺ کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں سو پوچھا آپؐ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں میں گویا مکروہ جانا اس لفظ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: آپ نے پوچھا کہ کون ہے، جابر نے کہا ''میں'' اس میں کو حضرت ﷺ نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے یہ بھی موجب کراہت ہے۔

۱۶۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

باب: سفر سے آ کر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں

۲۷۱۲ : عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَآءَ لَيْلًا۔

۲۷۱۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آئیں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر سے کہ انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آئے اور فرمایا ابن عباسؓ نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں حضرتؐ کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر حضرت کی نافرمانی کے سبب سے۔

۱۶۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب: مکتوب کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

۲۷۱۳ : عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّ

۲۷۱۳: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید

بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ۔ ہے انجاحِ مرام کی۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث ہیں۔

۲۷۱۴ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ۔

۲۷۱۴: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا' سو سنا میں نے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

۱۶۰۵: بَابُ فِیْ تَعْلِيْمِ السُّرْيَانِيَّةِ

باب: سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

۲۷۱۵ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُوْدٍ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَ فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ۔

۲۷۱۵: روایت ہے زید بن ثابت سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو حضرت ﷺ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو میں ان کو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ ﷺ کے آگے پڑھ دیتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا ﷺ نے زبان سریانی سیکھنے کا۔ مترجم: ابتدائے ہجرت میں حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور حضرت ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

۱۶۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

۲۷۱۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰى كِسْرٰى

۲۷۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے

وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی كُلِّ جَبَّارٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْهِ۔

ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی نبیؐ نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے حضرت پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۰۷: بَابُ كَیْفَ یُكْتَبُ اِلٰی اَهْلِ الشِّرْكِ

باب: مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں

۲۷۱۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْهِ فِیْ نَفَرٍ مِنْ قُرَیْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُرِئَ فِیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ۔

۲۷۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ابوسفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بر سبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت ﷺ کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ رحمٰن ورحیم کے یہ تحریر ہے محمدؐ کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسول ﷺ ہیں اس کے بھیجی گئی ہے ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہِ حق کا امابعد الخ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔ مترجم: پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔

۱۶۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خَتْمِ الْكِتَابِ

باب: مکتوب پر مہر کرنے کے بیان میں

۲۷۱۸ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّكْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَیْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِهٖ فِیْ كَفِّهٖ۔

۲۷۱۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبیؐ نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو بنوائی آپ ﷺ نے مہر راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کی جس میں مہر تھی ان کی ہتھیلی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت ﷺ جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

۱۶۰۹: بَابُ كَیْفَ السَّلَامُ

باب: کیفیت میں سلام کے

۲۷۱۹ : عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَ اَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ

۲۷۱۹: روایت ہے مقداد بن اسودؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحابؓ نبی ﷺ پر سو کوئی

ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَاَتٰى بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصِيْبَهٗ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُهٗ۔

ہم کو قبول نہ کرتا تھا سو آئے ہم نبی ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں سو فرمایا نبی ﷺ نے دودھ دوہو ان کا پس ہم دوہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا آنحضرت ﷺ کا حصہ سو آنحضرت ﷺ تشریف لائے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو' پھر تشریف لائے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : یہ حسن آداب تھا حضرت ﷺ کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے۔

۱۶۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلٰى مَنْ يَّبُوْلُ

جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی کراہت میں

۲۷۲۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

۲۷۲۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ ﷺ نے اس کو سلام کا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : بحر میں کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پاخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لئے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

۱۶۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِيًا

باب: ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں

۲۷۲۱ : عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا

۲۷۲۱: روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی کو اور نہ پا سکا میں ان کو' سو بیٹھ گیا میں' پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپ بھی تھے اور میں آپ کو نہ پہچانتا تھا اور آپ صلح کراتے تھے انکے بیچ میں' پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یارسول اللہ! پھر جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یارسول اللہ علیک السلام یارسول اللہ علیک السلام یارسول اللہ تو فرمایا آپ

لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' پھر جواب دیا مجھے نبیؐ نے یعنی سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار۔

ف: روایت کی یہ حدیث ابوغفار نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی جرمی سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم ہے' سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک اور ابوتمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا میں نے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۷۲۲۔ ۲۷۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا۔

۲۷۲۲۔۲۷۲۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تاکہ مخاطب خوب سمجھ لیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۱۶۱۲: بَابٌ

باب: مجالس پر گذرنے کے بیان میں

۲۷۲۴: عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۲۷۲۴: روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپؐ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول اللہ کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرتؐ پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں اور دوسرا بیٹھ گیا اس مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا پھر جب فارغ ہوئے رسول اللہؐ اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان تینوں کے حال کی سو ایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی حلقہ میں صاحبین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا اور تیسرا سو اس نے منہ پھرا اس سے اللہ تعالیٰ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابومرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

۲۷۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا

۲۷۲۵: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبیؐ کے

النَّبِیَّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُ نَا حَیْثُ یَنْتَھِی۔

پاس بیٹھ جاتا ہرایک ان میں سے جہاں پہنچا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زبیر بن معاویہ نے سماک سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہؓ یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقامات عالیہ اور راغب مسندات علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مراتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا۔

۱۶۱۳: بَابُ مَاجَاءَ عَلَی الْجَالِسِ فِی الطَّرِیْقِ

باب: راہ پر بیٹھنے کے بیان میں

۲۷۲۶: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ یَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَا بُدَّفَا عِلِیْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِیْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِیْلَ۔

۲۷۲۶: بسند مذکر مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گذرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی شریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اس لئے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ بہرحال اس سے اجتناب اولیٰ ہے۔

۱۶۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کے بیان میں

۲۷۲۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ وَ صَدِیْقَهُ اَیَنْحَنِیْ لَهُ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهُ وَیُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدِهٖ وَیُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۷۲۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یارسول اللہ! ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کیلئے فرمایا آپؐ نے نہیں اس نے عرض کی کیا لپٹ جائے اس سے اور بوسہ دے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اسکا ور مصافحہ کرے اس سے فرمایا آپؐ نے ہاں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۲۸: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ کَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۲۷۲۸: روایت ہے قتادہؓ سے کہا انہوں نے انسؓ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول اللہؐ میں تو کہا انسؓ نے کہ ہاں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۲۹: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّةِ الْاَخْذُ بِالْیَد۔

۲۷۲۹: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے یعنی مصافحہ کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ

سے کہ فرمایا آپؐ نے رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو' کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے یا کسی اور سے سو ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

۲۷۳۰ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُ كُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْقَالَ عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ وَ تَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔

۲۷۳۰: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پوری عیادت مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کہا محمد نے عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبدالرحمٰن کے ہیں اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

۲۷۳۱ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا۔

۲۷۳۱: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ براءؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براءؓ سے مترجم: مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے: المصافحة الاحد باليد اور مجمع البحار میں ہے: المصافحة مفاعلة من الصاق الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے: المصافحة الافضاء بصفحته اليد الى صفة اليد۔

۱۶۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

باب: معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

۲۷۳۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ۔

۲۷۳۲: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول اللہ میرے گھر میں تھے پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہو گئے آنحضرت ﷺ کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اسکے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ مترجم: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ متبنیٰ تھے رسول خدا ﷺ کے اور صحابہ جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں' حضرت ان کو بہت چاہتے تھے یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے یہ اس وقت کا ذکر ہے اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری چادر نہ اوڑھی' جلدی دوڑے کہ ان سے ملیں اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

۱۶۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قُبْلَةِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ

باب: ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان میں

۲۷۳۳: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَهُوْدِیٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّهٗ لَوْسَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْكُمْ خَاصَّةً الْیَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْافِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا یَدَیْهِ وَ رِجْلَیْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُاَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ یَقْتُلَنَا الْیَهُوْدُ۔

۲۷۳۳: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے' سوفرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تا کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے کسی کا خون ناحق مت گراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اور اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن' کہا راوی نے کہ پس چوم لیے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آنحضرت ﷺ کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو' تب فرمایا آپ ؐ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں۔

ف: اس باب میں یزید بن اسودؓ سے اور ابن عمرؓ اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود حضرت ﷺ کی رسالت پر گواہی دے چکے پھر عذر ان کا سوائے مکر وفریب اور کیا تصور کیا جائے اور شرنبلالی نے رسالہ وہ خود میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گذرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر یا سر پر پانچ قول ہیں اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرے لاباس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متاخرین نے چوتھے بوسہ دینا اسکے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دینا اور اکرام اہل دینا ہے اور یہ مکروہ ہے۔ پانچویں اگر ارادہ کیا اسکے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لاباس یہ ہے۔ انتہیٰ' فقیر کہتا ہے کہ

احادیث بوسہ کے باب میں دو۲ طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالکؓ کی کہ ابتدائے باب میں مصافحہ میں گذری اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہؓ کی زید بن حارث کے حال میں، پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بر سبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو بر سبیل کرامت ہو۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اس کی خلاف عادات زمان رسالت ہے۔

۱۶۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَرْحَبًا

باب: مرحبا کہنے کے بیان میں

۲۷۳۴ : عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِیءٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِی الْحَدِیْثِ۔

۲۷۳۴: روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ ؓ ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے، کہا ام ہانی نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں فرمایا آپ ﷺ نے مرحبا ام ہانی کو اور ذکر کیا راویہ نے ایک قصہ اس حدیث میں۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۳۵ : عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔

۲۷۳۵: روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ ﷺ نے مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

ف: اس باب میں بریدہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سنا میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو یعنی بسبب ضعف کے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الْاَدَبِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں آداب کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۶۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَشْمِیتِ الْعَاطِسِ

۲۷۳۶ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

باب: چھینک کا جواب دینے کے متعلق

۲۷۳۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلائے اس کو تیسرے یہ کہ جواب دے اسکی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو۔

۱۶۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

۲۷۳۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۲۷۳۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ

باب: اس بیان میں کہ آپ ﷺ کس سن میں مبعوث ہوئے؟

۲۷۳۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ ﷺ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۳۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔ ف: ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور

وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اسی کی مثل۔

۲۷۳۹: عَنْ اَنَسِ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

۲۷۳۹: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ دس اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

باب: معجزات اور خصائص نبی ﷺ میں

۲۷۴۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ۔

۲۷۴۰: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۷۴۱: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

۲۷۴۱: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے، ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا، انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی خدا کی طرف سے اسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

۲۷۴۱ (ا): عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۲۷۴۱ (ا): روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر رسول اللہ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔

۲۷۴۱ (ب): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۷۴۱ (ب): روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے

ﷺ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ۔

ایک کھجور کی ٹنڈھ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ ٹنڈھ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا وہ چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں ابی اور جابرؓ ابن عمر اور ابن عباسؓ اور سہل بن سعدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: وہ ستون چونکہ ذکرِ الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یادِ الٰہی سے شاد و فرحال تھا جب منبر تیار ہوا۔ وہ دردِ ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب حضرتؐ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلطخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ ﷺ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپ ﷺ ان سے نفور ہیں سو جو مومن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

۲۷۴۱ (ج) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ۔

۲۷۴۱ (ج): روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپ ﷺ نبی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں بلا دوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول اللہ ہوں جب تو تو جانے گا پھر بلایا آپ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرت کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کو لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۷۴۱ (د) : عَنْ اَبِيْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَالِيْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ۔

۲۷۴۱ (د): روایت ہے ابو زیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔

۱۶۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

باب: واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمد عاطس کے

۲۷۴۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ۔

۲۷۴۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی ﷺ کے پاس پس جواب دیا آپ ﷺ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ ﷺ نے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے جواب دیا اسکو اور مجھے جواب نہ دیا تو فرمایا آپ ﷺ نے اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٢٢: بَابُ مَا جَآءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسَ

باب: تعداد تشمیت میں

۲۷۴۳ : عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ۔

۲۷۴۳: روایت ہے سلمہؓ سے کہ چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو زکام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی' مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرتؐ نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔ انہوں نے عکرمہ بن عمار سے۔

۲۷۴۴ : عَنْ عُمَرَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُشَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَاِذَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا۔

۲۷۴۴: روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور[1] کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دو چھینک والے کا تین بار پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔

١٦٢٣: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَ تَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

باب: چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور منہ چھپا لینے کے بیان میں

۲۷۴۵ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْبِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۲۷۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب چھیک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٢٤: بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب چھینک کی مدح اور جمائی کے ذم میں

۲۷۴۶ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ

۲۷۴۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور

[1] یعنی جو سند متن میں ہے۔۱۲

الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَ بَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ۔

بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

۲۷۴۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَ لَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

۲۷۴۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی' سو جب جمائی آئے تم میں سے کسی کو تو چاہیے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور اثبت ہیں ابن عجلان سے اور سنا میں نے ابی بکر عطاء بصری سے روایت ہے علی ● بن مدینی سے وہ یحییٰ سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں اور یہ روایتیں مجھ پر خلط ملط ہو گئیں لہٰذا میں نے سب کو اسی طرح روایت کیا: "عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ"۔

۲۷۴۸۔ ۲۷۴۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِیْ فِیْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَیَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْیُ فِی الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

۲۷۴۸۔ ۲۷۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے آپ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے ● اور یہ مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں آ جاتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابو جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہؓ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ پندرہویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے آگے

●● یہاں پر مترجم نسخہ میں عبارت موجود نہیں تھی اور آگے بھی احادیث کا تسلسل عربی کتب جیسا نہیں لیکن بندہ پوری سعی کے باوجود کوئی توجیہ کرنے سے قاصر ہے کہ مترجم رحمہ اللہ نے عربی نسخہ میں اور مترجم نسخے کے چند درج ذیل ابواب میں ترتیب کا اتنا فرق کیوں ڈالا۔ ماسوا اس کے کہ سہو کتابت ہو۔ واللہ اعلم۔ حافظ

حضرتؓ سے سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے۔ جمہور کے نزدیک اس لیے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں قولہ آپؐ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اول شدید ہے اس لئے کہ حال متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لیے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

۱۶۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں

۲۷۵۰: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَارَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْهِ بَعِیْدُ مَابَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ۔

۲۷۵۰: روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ ﷺ کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

۲۷۵۱۔ ۲۷۵۲: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَکَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ۔

۲۷۵۱۔۲۷۵۲: روایت ہے ابو اسحاق سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ ﷺ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں کے کہا نہیں مثل چاند کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ کا لمبا ہوگا براء نے کہا نہیں گول تھا۔

۲۷۵۳ ۔ ۲۷۵۴: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ شَثْنَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْکَرَادِیْسِ طَوِیْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ تَکَفِّیًا کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۷۵۳۔۲۷۵۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے اور نہ بہت ٹھگنے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ ﷺ کی اور تلوے بڑے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۲۷۵۵: عَنْ عَلِیٍّ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَّغِطُ وَلَابِا لْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ

۲۷۵۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ ﷺ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھگنے میانہ قد

وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلاً وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ﷺ۔

والے تھا لوگوں میں اور بہت گھونگھر والے نہ تھے بال آپ ﷺ کے اور بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گولائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پر گوشت تھا بدن پر آپ ﷺ کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا پر گوشت تھیں ہتھیلیاں اور تلوے آپ ﷺ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض وحسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جوان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جوان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد ان کے رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابو جعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا ﷺ کے کہ ممغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تمغط فی نشابته یعنی بہت کھینچا اپنا تیر۔ اور متردد ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھگنے پن کی وجہ سے اور قطط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رجل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مطھم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مکلثم جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مشرب وہ جس کے رنگ میں سپیدگی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور ادعج وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اھدب جسکی پلکیں لمبی ہوں اور کتد دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں اور مسربہ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شثن وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تقلع قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور حبب اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صبرب اور عبب سے یعنی بلندی سے اور جلیل المشاش یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد اس لیے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بدیھة یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بدھته بامر یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں اس کو کسی کام سے۔ ف: اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیز۔

۱۶۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

باب: ناخون تراشنے کے بیان میں

۲۷۵۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْاِ سْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ۔

۲۷۵۶: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۵۷ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلاَّ اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

۲۷۵۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور توقیر اس کی تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتان دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھواں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پانی سے استنجا کرنا زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

ف: اِس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجاء کرنا پانی سے۔

۱۶۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَوْقِيْتِ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

باب: ناخون اور مونچھیں تراشنے کے وقت میں

۲۷۵۸ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

۲۷۵۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کر دیا لوگوں کیلئے چالیس دن ناخون کاٹنے اور لبیں لینی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہو۔

۲۷۵۹ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لاَّ نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

۲۷۵۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنی اسکے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

ف: یہ حدیث حدیث اوّل سے زیادہ صحیح ہے اور ورقہ بن موسیٰ جو حدیث اوّل کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

۱۶۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قَصِّ

باب: مونچھیں کترنے کے

الشَّارِبِ — بیان میں

۲۷۶۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْيَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ يَفْعَلُهٗ۔

۲۷۶۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے نبی ﷺ کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۷۶۱ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۲۷۶۱: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نہ لیے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں ہماری سنت کے مخالف ہے۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۱۶۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کے اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

۲۷۶۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا۔

۲۷۶۲: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض وطول کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا کہ جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی ﷺ کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی ﷺ نے کھڑے کئے منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع [1] سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

۱۶۳۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

باب: نبی ﷺ کے سن میں

۲۷۶۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ۔

۲۷۶۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے بشر بن ... سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

[1] یہاں پر عبارت مہمل تھی اصل عربی عبارت کو دیکھ کر تکمیل کی گئی اور یہ حالت کتاب الادب میں کافی جگہ پر وقوع پذیر ہوئی۔ حافظ

کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے، صحیح ہے۔

۲۷۶۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِىْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۲۷۶۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تشریف رکھی رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: اِس باب میں حضرت عائشہ اور حضرت انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی ﷺ سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے، غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت ہے۔

۲۷۶۵ : عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

۲۷۶۵: روایت ہے جریرؓ سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہؓ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۶۶ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۲۷۶۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تریسٹھ پر ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل۔

مَنَاقِبُ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِيْقٌ

اور نام ان کا عبداللہ بن عثمان ہے اور لقب ان کا عتیق ہے

۲۷۶۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرَأُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِنْ خُلَّةٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِىْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۲۷۶۷: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھے وہ اپنے باپ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۷۶۸ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۷۶۸: روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکرؓ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ نبی ﷺ کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

۲۷۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ

۲۷۶۹: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا

لِعَائِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَکَتَتْ۔

حضرت عائشہؓ سے کہ اصحابؓ سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول اللہ ﷺ کا انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا ابوعبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۷۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ کَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا۔

۲۷۷۰: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں' اور ابوبکر اور عمرؓ انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

۲۷۷۱: عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُعَلّٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَیَّرَهٗ رَبُّهٗ بَیْنَ اَنْ یَعِیْشَ فِی الدُّنْیَا مَاشَاءَ اَنْ یَعِیْشَ وَیَاْکُلُ فِی الدُّنْیَا مَاشَاءَ اَنْ یَاْکُلَ وَبَیْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّیْخِ اِذْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا صَالِحًا خَیَّرَهٗ رَبُّهٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بَلْ نَفْدِیْکَ بِاٰبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۷۷۱: روایت ہے ابوالمعلیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جئے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکرؓ اور اصحابؓ نے کیا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا حضرت ﷺ نے ایک بندہ کا اس کو مخیّر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں سو اس کے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکرؓ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرت ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ﷺ ہی کی ذات ہے سو ابوبکرؓ نے کہا بلکہ ہم فدا کریں گے آپ ﷺ پر باپ دادا اور مال اپنے' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہا جابرؓ نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کا ٹیکا دیئے ہوئے تکئے پر۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۷۲: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۲۷۷۲: روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جائے آدمی اپنی حکومت میں یعنی گھر یا محلہ میں اور نہ بٹھایا جائے اس کی مسند پر اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۳۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ

باب: اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے

۲۷۷۳: عَنْ بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی

۲۷۷۳: روایت ہے بریدہؓ سے کہتے تھے کہ ایک بار رسول اللہؐ چلے جاتے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْ جَآءَ ہٗ رَجُلٌ وَمَعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ارْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَہٗ لِیْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُہٗ لَكَ قَالَ فَرَکِبَ۔

تھے راہ میں کہ ناگہاں آ گیا ان کے پاس ایک آدمی کہ اس کے ساتھ ایک گدھا تھا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ سوار ہو لیجیے آپؐ اس پر اور وہ پیچھے ہٹ گیا تا کہ حضرت آگے سوار ہوں تب فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنی آگے کا مگر یہ کہ بخش دے تو مجھے حق اپنا تب اس نے عرض کی کہ میں نے بخش دیا آپ کو حق اپنا' کہا راوی نے پھر سوار ہو لیے آنحضرت ﷺ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۶۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی اِتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب: انماط کے بیان میں

۲۷۷۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ لَکُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰی تَکُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّہَا سَتَکُوْنُ لَکُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِیْ اَخِّرِیْ عَنِّیْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ لَکُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُہَا۔

۲۷۷۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا تمہارے پس انماط ہیں تو میں نے عرض کی کہ کہاں سے آئے ہمارے پاس انماط' فرمایا آپؐ نے قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابرؓ نے اب میں اپنی بی بی سے کہتا کہ دور رکھ مجھ سے انماط اپنی تو وہ کہتی ہے کیا خبر نہ دی تھی آنحضرت ﷺ نے کہ قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابرؓ نے پھر چھوڑ دیتا ہوں میں یعنی کچھ نہ کہتا اس کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔ مترجم: انماط جمع نمط کی ایک قسم ہے قالین کی کہ اس پر روئیں ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہیں اور کبھی اس کا پردہ بنا رہے ہیں کذا فی المجمع غرض اس حدیث میں بطور پیشین گوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشوں اور لباسوں میں لوگ تکلف اور زینت کریں گے۔

۱۶۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رُکُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰی دَابَّةٍ

باب: ایک جانور پر تین شخص سوار ہونے کے بیان میں

۲۷۷۵: عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلٰی بَغْلَتِہِ الشَّہْبَآءِ حَتّٰی اَدْخَلْتُہٗ حُجْرَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا قُدَّامَہٗ وَہٰذَا خَلْفَہٗ۔

۲۷۷۵: روایت ہے سلمہؓ سے کہا انہوں نے کھینچا میں نے خچر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کا نام شہبا تھا اور اس پر آپ ﷺ سوار تھے اور حسنؓ اور حسینؓ یہاں تک کہ لے گیا میں خچر نبی ﷺ کے آنگن میں یہ حضرت ﷺ کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنی امام حسنؓ آگے اور حسینؓ پیچھے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۶۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نَظْرَةِ

باب: ناگہاں نظر پڑ جانے کے

الْمُفَاجَأَةِ

بیان میں

۲۷۷۶ : عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَظْرَةِ الْفُجَآءَ ةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ۔

۲۷۷۶: روایت ہے جریرؓ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حکم اس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑ جاتی ہے یعنی کسی عورت اجنبیہ پر سو فرمایا مجھ کو پھر لے تو نگاہ اپنی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

۲۷۷۷ : عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَفَعَهٗ قَالَ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ۔

۲۷۷۷: روایت ہے بریدہؓ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری یعنی اس میں مؤاخذہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

۱۶۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِحْتِجَابِ عَنِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب: عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں

۲۷۷۸ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَیْمُوْنَةُ قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُ نَاوَلَا یَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَعَمْیَا وَاِنِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔

۲۷۷۸: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میمونہؓ بھی سو کہا ام سلمہؓ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم اور داخل ہوئے آپ ﷺ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا رسول ﷺ نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے۔

مترجم: کھول بضم کاف جمع ہے کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لیئے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعضوں نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

۲۷۷۹ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ

۲۷۷۹: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ ابوبکرؓ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں، شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں

كَذَا۔ صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

ف: اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

۲۷۸۰ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا۔

۲۷۸۰: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے تھے اپنے اصحابؓ پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ ﷺ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر و عمرؓ کہ تھے نظر کرتے حضرت ﷺ کی طرف اور مسکراتے اور حضرت ﷺ بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ ہیں۔

۲۷۸۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُ هُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۷۸۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ ﷺ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۲۷۸۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ۔

۲۷۸۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوضِ کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۷۸۳ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

۲۷۸۳: روایت ہے عبداللہ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسولِ خدا ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔ مترجم: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمرؓ کو وزیر کیا تھا رسول خدا ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ کے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیات الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

۲۷۸۴ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۸۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ نماز

وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِىْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِىْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں سو عائشہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! ابوبکر جب کھڑے ہوں گے آپؐ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں سو آپؐ حکم دیجئے عمرؓ کو کہ وہ اقامت کریں لوگوں کی پھر آپؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی' تب عائشہؓ نے حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرتؐ سے کہ ابوبکرؓ جب کھڑے ہونگے آپؐ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے' سو حکم دیجئے کہ عمرؓ امامت کریں لوگوں کی' سو عرض کی حفصہؓ نے اور فرمایا نبیؐ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی' سو حفصہؓ نے کہا عائشہ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ حضرتؐ کی خفگی سنوائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوموسیٰؓ اور ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکرؓ ہیں اس لیے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے۔ پس اور امور دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہؓ مقتدی اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

۲۷۸۵ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِىْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

۲۷۸۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکرؓ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکرؓ کے۔ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۷۸۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ۔

۲۷۸۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہؐ نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔مترجم: عورت مرد کی مشابہت کرے یعنی لباس' بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے' کھڑی بولی بولے' سر پر پٹی رکھے یا سر منڈادے وغیر ذلک۔

۱۶۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

باب: عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں

۲۷۸۷ : عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِىَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِىْ زَانِيَةً۔

۲۷۸۷: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگائے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ہرآنکھ زانیہ ہے یعنی آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہی آنکھ کا زنا ہے۔

۱۶۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ طِیْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

باب: مرد و زن کی خوشبو کے بیان میں

۲۷۸۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِیْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِیْحُهٗ وَ خَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ۔

۲۷۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بو اس کی۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ حدیث حسن ہے لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم ہے اور اطول ہے اور اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

۲۷۸۹ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ خَیْرَ طِیْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَخَیْرَ طِیْبِ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ وَنَهٰی عَنِ الْمِیْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ۔

۲۷۸۹: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی اور منع فرمایا آپ ﷺ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہئے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے۔

۱۶۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ رَدِّ الطِّیْبِ

باب: خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں

۲۷۹۰ : عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ اَنَسٌ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔

۲۷۹۰: روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ انسؓ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انسؓ نے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۹۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔

۲۷۹۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مداین کے رہنے والے ہیں۔

۲۷۹۲ : عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔

۲۷۹۲: روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دی جائے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے اور عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی ﷺ کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث۔

۱۶۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مباشرتِ ممنوعہ کے بیان میں

۲۷۹۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتّٰی تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا۔

۲۷۹۳: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد ہے۔[1]

۲۷۹۴ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرِ الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَ لَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

۲۷۹۴: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: یعنی ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسی طرح عورت سے بھی ضرور ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچائے۔

۱۶۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب سترعورت کے بیان میں

۲۷۹۵ : عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَوْرَاتُنَا مَانَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ

۲۷۹۵: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہؐ سے کہ یا رسول اللہ! ستر ہمارے کیا چھپائیں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں فرمایا آپؐ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو

---

[1] میں نے اپنے تدریسی دور میں ایسے بے شمار جوڑوں کا حال دیکھا یا سنا جہاں پر فقط عورتوں کی اس لاپرواہی سے ہنستے بستے گھر تباہ ہو گئے۔ کاش کہ میری پیاری فرمانبردار بچیاں حدیث کو اپنے پلے باندھ لیں اور اپنی سہیلیوں کی جا بجا تعریف اور انہیں اپنے گھر میں بے مہابا آنے جانے اور بے تکلف نہ ہونے دیں۔ حافظ

قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُ نَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

مگر اپنی بی بی سے یا جسکے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یارسول اللہ! جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں فرمایا آپؐ نے اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اسکو کسی کو کہا میں نے یا نبی اللہ! جبکہ کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو فرمایا آپؐ نے اللہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جائے اس سے یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

۲۷۹۶: عَنْ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّالنَّبِيُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ بِمُتَّصِلٍ۔

۲۷۹۶: روایت ہے جرہدؓ سے کہا کہ نبی ﷺ گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

۲۷۹۷: عَنْ جَرْهَدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

۲۷۹۷: روایت ہے جرہد سے کہ گزرے نبیؐ انکے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپؐ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے مگر اسکی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

۲۷۹۸: عَنْ جَرْهَدِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

۲۷۹۸: روایت ہے جرہد سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔ (یہی حدیث ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے)

۱۶۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظَافَةِ

باب: پاکیزگی کے بیان میں

۲۷۹۹: عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۷۹۹: روایت ہے صالح سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور لطیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک وصاف رکھو کہا صالحؒ نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیّب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے کہا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلاَّ اَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔

انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کے الفاظ نہیں ذکر کئے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور انکو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔ مترجم: اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال ونقص سے اور نظافت کرو یعنی صاف وپاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر وحسد سے اور عقائد فاسدہ سے اور روح کو ماسوی اللہ تعالیٰ سے۔

١٦٤٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب: جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

۲۸۰۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلاَّ عِنْدَ الْغَائِطِ وَ حِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَ اَكْرِمُوْهُمْ۔

۲۸۰۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پائخانے کے وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو اس سے اور تعظیم کرو ان کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابو محیاۃ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔ مترجم: وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

١٦٤٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں جانے کے بیان میں

۲۸۰۱ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ۔

۲۸۰۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہمت کے یعنی برہنہ نہ نہاؤ جیسے کہ جہال اور سفہاء کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دسترخوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

۲۸۰۲ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۸۰۲: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردوں اور

وَسَلَّم نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمِيَازِرِ۔

عورتوں کوحمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جائیں۔

ف: اس حدیث کونہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

۲۸۰۳ : عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ اَنَّ نِسَآءً مِنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْمِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَآءُ كُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا۔

۲۸۰۳: روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں حضرت عائشہؓ کے پاس سوفرمایا آپؓ نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے ربّ کے درمیان تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٤٥ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ

باب: جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں

۲۸۰۴ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَا ئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ۔

۲۸۰۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابوطلحہؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۰۵ : عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُوْدُهُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْصُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحَاقُ لَا يَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَ۔

۲۸۰۵: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تماثیل کہا یا صورت۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۰٦ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِيْ بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ

۲۸۰٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آیا تھا میں آپ ﷺ کے پاس کل کی رات کو سو نہ روکا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ ﷺ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک کتا سو حکم کریں آپ ﷺ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جائیں کہ پڑے رہیں اور روندے

مُنْتَبِذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْبِالْكَلْبِ فَيُخْرَجُ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ اَوْلِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ۔

جائیں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جائے سو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسینؓ کا یا امام حسنؓ کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپ ﷺ نے تو وہ نکالا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔

١٦٤٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِّيِّ

باب: ثوب معصفر کے کراہت میں

٢٨٠٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

۲۸۰۷: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اور اس پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی ﷺ پر سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے اسکو سلام کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپؐ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جائے مدر وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہو۔ مترجم: مدر یعنی گیرو وغیرہ میں۔

٢٨٠٨ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ اَبُوالْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ۔

۲۸۰۸: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرد کو سونے کی انگوٹھے پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور رجعہ سے اور ابوالاحوص نے کہا وہ ایک شراب ہے مصر کی جو سے بناتے ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٨٠٩ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ۔

۲۸۰۹: روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے اور مریض کی عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا اور اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

۱۶۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب: سفید کپڑے پہننے کے بیان میں

۲۸۱۰ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۲۸۱۰: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ نے پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب: سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے

۲۸۱۱ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

۲۸۱۱: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ ﷺ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے یہی روایت اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابی اسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّوْبِ الْاَخْضَرِ

باب: سبز کپڑوں کے بیان میں

۲۸۱۲ : عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

۲۸۱۲: روایت ہے ابی رمثہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور ان پر دو کپڑے سبز تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے۔

۱۶۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

باب: سیاہ کپڑوں کے بیان میں

۲۸۱۳ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ۔

۲۸۱۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نکلے نبی ﷺ ایک دن صبح کو اور ان پر چادر تھی کالے بالوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۶۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

باب: زرد کپڑوں کے بیان میں

۲۸۱۴ :عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيْبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ اَبِيْهِمَا اُمُّ اُمِّهِ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ اِرْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ۔

۲۸۱۴: روایت ہے قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپ ﷺ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام وعلیک یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا آپ ﷺ نے و علیک السلام ورحمتہ اللہ اور آنحضرت ﷺ پر دو کپڑے تھے پرانے بے سیئے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

ف: قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ حسان کی روایت سے۔ مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔

۱۶۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

باب: تزعفر اور خلق کی کراہت میں مردوں کے لیے

۲۸۱۵ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔

۲۸۱۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تزعفر سے مردوں کو

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

۲۸۱۶ :عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلاً مُتَخَلِّقًا قَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۲۸۱۶: روایت ہے یعلیٰ بن مرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کو سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب

سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں رادان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوتی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

۱۶۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

باب: حریر اور دیباج کی کراہت میں

۲۸۱۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۲۸۱۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف: اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیقؓ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ان کی ابوعمر ہے اور روایت کی ہے ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے۔

۲۸۱۸: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

۲۸۱۸: روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول اللہ ﷺ نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرت ﷺ کو میرے لیے سو بلایا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اوپر ایک قبا تھی ان ہی قباؤں میں سے سو فرمایا آپؐ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے کہا راوی نے پھر دیکھا آنحضرتؐ نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

۱۶۵٤: بَابُ مَا جَاءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

باب: اظہار آثار نعمت کے بیان میں

۲۸۱۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔

۲۸۱۹: بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جائے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر یعنی کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

ف: اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

باب: موزہ سیاہ کے بیان میں

۲۸۲۰ : عَنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَ يْنِ سَاذَ جَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

۲۸۲۰: روایت ہے بریدہؓ سے کہ نجاشی والے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے ولھم سے کہ نام ہے راوی کا۔

۱۶۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں

۲۸۲۱ :عَنْ عَمْرِ وبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔

۲۸۲۱: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمٰن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔

۱۶۵۷: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب: صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں

۲۸۲۲ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

۲۸۲۲: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے۔

۲۸۲۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

۲۸۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے روایت کی ہم سے عبدالجبار بن [illegible] انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہ کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

۱۶۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّوْمِ

باب: نحوست کے بیان میں

۲۸۲۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّوْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ۔

۲۸۲۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت اور گھر اور جانور میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا۔ حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انسؒ نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے۔ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شئے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحیٰی بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۶۵۹: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

باب: آدابِ تناجی کے بیان میں

۲۸۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهِ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهٗ۔

۲۸۲۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت میں لَا يَنْتَجِيْ کی بجائے لَا يَتَنَاجٰى کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس مؤمن کو ایذا ہوتی ہے یعنی بسبب اکیلے رہ جانے کے اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذاء مؤمن کی اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

١٦٦٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعِدَةِ

باب: عہدہ اقرار کے بیان میں

۲۸۲۶ : عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِيْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَلَنَا بِهَا۔

۲۸۲۶: روایت ہے ابی جحیفہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آ چلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپ ﷺ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جوان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے سو آ گئی ہم کو خبر ان کی وفات کی سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہوئے ابوبکرؓ امور خلافت پر تو کہا ابوبکرؓ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول اللہ کا تو وہ ہمارے پاس آئے سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو حضرت ﷺ کے وعدہ کی سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ابی جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل وصورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں رسول خدا ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ تھے ان کے اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسماعیل سے مانند اس کی اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

١٦٦١: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

باب: فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں

۲۸۲۷ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ۔

۲۸۲۷: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ جمع کیا ہو آپ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص کے۔

۲۸۲۸ : عَنْ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

۲۸۲۸: روایت ہے سعید بن میبؓ سے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہیں جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے اور کہا ان سے مار تو تیرا اے جوان پہلوان۔

ف: اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید بن میب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول خدا ﷺ نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے یعنی فدک ابی وامی فرمایا۔

۱٦٦۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ یَا بُنَیَّ

باب: کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں

۲۸۲۹ :عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ یَابُنَیَّ ۔

۲۸۲۹: روایت ہے انسؓ سے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا بیٹا فرمایا۔

ف: اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انسؓ سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔

۱٦٦۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ

باب: تسمیہ مولود میں جلدی کرنا

۲۸۳۰ :عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَبِتَسْمِیَةِ الْمَوْلُوْدِ یَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْهُ وَالْعَقِّ۔

۲۸۳۰: بسند مذکور مروی ہے کہ نبیؐ نے حکم فرمایا لڑکے کا نام رکھنے کا ساتویں دن یعنی ولادت سے اور اسکے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱٦٦٤: بَابُ مَاجَاءَ مَایُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَآءِ

باب: اسماء مستحبہ کے بیان میں

۲۸۳۱ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

۲۸۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں یعنی اسلئے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱٦٦۵: بَابُ مَاجَاءَ مَا یُکْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب: اسمائی مکروہ کے بیان میں

۲۸۳۲ :عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْهَیَنَّ اَنْ یُسَمّٰی رَافِعٌ وَبَرَکَةُ وَیَسَارٌ۔

۲۸۳۲: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جائے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسی ہی روایت کی ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی ﷺ سے اور نہیں ہیں اس سند میں عمر۔ مترجم: رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

۲۸۳۳ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا اَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيحًا يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا۔

۲۸۳۳: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنی زندہ دینے والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح افلح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جائے گا کہ وہ یہاں پھر جواب دیا جائیگا نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۳۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانِ شَاهُ۔

۲۸۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہچانتے ہیں اس روایت کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔

۱۶۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَغْيِيْرِ الْاَسْمَاءِ

باب: نام بدلنے کے بیان میں

۲۸۳۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةٌ۔

۲۸۳۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف سے اور عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن مطیع اور عائشہؓ اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۳۶ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔

۲۸۳۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔

ف: کہا ابوبکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہؓ کا۔ مترجم: عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار ہیں اس نام کو حضرت نے پسند نہیں کیا مگر تعجب ہے گمراہ اہل تحریر سے کہ وہ اپنے لئے عاصی کو پسند کرتے ہیں۔

۱۶۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ ﷺ

باب: اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

۲۸۳۷ : عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

۲۸۳۷: روایت ہے جبیر بن مطعمؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِىْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِى الَّذِىْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِىَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِىْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَىَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِىْ لَيْسَ بَعْدِىْ نَبِىٌّ۔

میرے بہت سے نام ہیں میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدانِ حشر میں آؤں گا اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اِسْمِ النَّبِىِّ ﷺ وَكُنْيَتِهٖ

باب: آنحضرت ﷺ کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت میں

٢٨٣٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمِّىْ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ۔

۲۸۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہؐ نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپؐ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٨٣٩: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِىْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِىْ۔

۲۸۳۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت ﷺ کی اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپ کی حیات کے ساتھ اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ آپؐ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرتؐ تو کہا اس نے کہ میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تب فرمایا نبی ﷺ نے کہ نہ رکھو میری کنیت روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔

٢٨٤٠: عَنْ عَلِىِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِىْ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّىْ۔

۲۸۴۰: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہؐ! بھلا فرمایئے تو اگر ہوا میرے لیے کوئی لڑکا آپؐ کے بعد تو نام رکھوں میں اسکا محمد اور کنیت رکھوں اسکی جو آپؐ کی کنیت ہے یعنی ابوالقاسم تو فرمایا آپؐ نے کہ ہاں! کہا علیؓ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٦٩: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ

باب: شعر کے

حِكْمَةً — بیان میں

۲۸۴۱ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۲۸۴۱: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عینیہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عینیہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباسؓ اور بریدہؓ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

۲۸۴۲ ۔ ۲۸۴۳ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۲۸۴۲: روایت ہے ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

۲۸۴۳: روایت ہے ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ — باب: شعر پڑھنے کے بیان میں

۲۸۴۴ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْقَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۸۴۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے یا کہا حضرت عائشہؓ نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور ردِ اعتراضات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جب تک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

ف: روایت کی ہم سے اسمٰعیل اور علی بن حجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

۲۸۴۵ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ ؎

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِ بُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ

۲۸۴۵: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کے سال اور عبداللہ بن رواحہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو والے اولاد کفار کی راستہ اس کا آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر۔ ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ اور بھلا دے اور غافل کر دے دو ت کو دوست سو کہا حضرت

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ
فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلِّ عَنْهُ يَاعُمَرُ فَلَهِیَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

عمرؓ نے اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو اس کو اے عمرؓ اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ کو عمرہ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔ مترجم: حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضاء کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول و غفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرۂ قضاء میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کر مخفی رہا۔

۲۸۴۶ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ بْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ :
وَيَاْتِيْكَ بِالْاَ خْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

۲۸۴۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ ﷺ نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔
''یعنی کھول دیں گے تجھ پر اس دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لائے گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیائے رنگے تھے۔''

۲۸۴۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ۔

۲۸۴۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اسکے ساتھ شعرائے عرب یہ قول ہے لبید کا الاکل سے اخیر تک یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی بر سبیل فنا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے۔

۲۸۴۸ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ۔

۲۸۴۸: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا بیٹھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپ ﷺ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت ﷺ چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔

١٦٧١: بَابُ مَاجَاءَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌلَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

باب: مذمت میں اشعار مذمومہ کے

۲۸۴۹ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَ نْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۲۸۴۹: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۵۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۲۸۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دے اور فاسد کر دے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

ف: اس باب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٧٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

باب: فصاحت کے بیان میں

۲۸۵۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ ۔

۲۸۵۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی اپنی زبان سے چارہ کو یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یاوہ گوئی کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

١٦٧٣: بَابٌ

باب: برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں

۲۸۵۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِؤُا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ۔

۲۸۵۲: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۶۷۴: بَابُ

آدابِ سفر کے بیان میں

۲۸۵۳ ـ ۲۸۵۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا بِنِقْیِهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُواالطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ ۔

۲۸۵۳ـ۲۸۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ انکا زمین یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جائیں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اسکی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پائے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کیلئے اترو' تو راہ سے الگ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے ۔

۲۸۵۵ ـ ۲۸۵۶ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْهِ ۔

۲۸۵۵ـ۲۸۵۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہؐ نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سوئے کہ جس کے گرد منڈیر یا دیوار نہ ہو یعنی خوف ہو لنڈھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں ۔

۲۸۵۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِی الْاَیَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَیْنَا ۔

۲۸۵۷: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اُکتا نہ جائیں ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے ۔

۲۸۵۸ : عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتَا مَادِیْمَ عَلَیْهِ وَاِنْ قَلَّ ۔

۲۸۵۸: روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے کہ کونسا عمل پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت ﷺ کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



اَبْوَابِ الْاَمْثَالِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں مثالوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۶۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

۲۸۵۹: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ عَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْ فَوْقَهٗ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَالْاَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ اَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يُكْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ۔

باب: مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے

۲۸۵۹: روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اسکے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں اوران دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی: وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات میں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مؤمن کے دل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابواسحاق فزاری نے کہ لو تم روایتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

۲۸۶۰ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرَئِيْلَ عِنْدَ رَاْسِیْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَیَّ يَقُوْلُ اَحَدُ هُمَالِصَاحِبِهٖ اِضْرِبْ لَهٗ مَثَلاً فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اِتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلاً يَدْعُوالنَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهٗ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْاِ سْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ يَامُحَمَّدُ رَسُوْلٌ فَمَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِ سْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِ سْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَافِيْهَا۔

۲۸۶۰: روایت ہے جابرؓ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول اللہؐ ایک دن اور فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سراہنے ہیں اور میکائیل میرے پائنتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کر اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آنحضرتؐ کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹڑہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلائے لوگوں کو اسکے طعام کی طرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے اور کٹڑہ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے محمد رسولؐ ہو سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہو جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

۲۸۶۱ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ بِهٖ اِلٰى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ فَاِنَّهٗ سَيَنْتَهِیْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّكَلِّمُوْكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِیْ خَطِّیْ اِذْ اَتَانِیْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَا اَرٰى عَوْرَةً وَلَا اَرٰى قِشْرًا اَوْيَنْتَهُوْنَ اِلَیَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۸۶۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑ لیا ہاتھ عبداللہ بن مسعودؓ کا یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آئیں گے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کرنا تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول اللہؐ جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط (قوم) ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا تھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول اللہؐ کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَاكَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ نِيْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ اُرَانِيْ مُنْذُاللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ وَرَ قَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَنَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ اِذَا اَنَا بِرِ جَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ مَابِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَارَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَا مَانِ وَقَلْبُهٗ يَقْظَانُ اِضْرِبُوْالَهٗ مَثَلاً مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَ ةً فَدَعَاالنَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهٗ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَ شَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ قَالَ عَذَّ بَهٗ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَاقَالَ هٰؤُلَآءِ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَيْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ اَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْعَذَّبَهٗ۔

اللہ آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپؐ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول اللہؐ جب سو جاتے تھے تو خرانٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول اللہؐ کے سرہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو تو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے نبیؐ اسی وقت اور فرمایا آپؐ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے ہو جو مثل انہوں نے بیان کی میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمٰن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمٰن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو سو جس نے قبول کیا اسکے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخاں کے اور وہ اترا کرتے تھے قبیلہ بنی تمیم میں اسلئے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔ **مترجم:** وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں

ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرب ہے جٹ کا۔

١٦٧٦: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ النَّبِيِّ وَالْاَنْبِيَآءِ ﷺ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت ﷺ کی اور انبیاء علیہم السلام کی مثال میں

٢٨٦٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَ اَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

۲۸۶۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاء کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اس میں اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپ ﷺ کا ہے کہ جس سے قصر انبیاء پورا ہو گیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

١٦٧٧: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

باب: نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں

٢٨٦٣ ـ ٢٨٦٤ : عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ يُّبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اَنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُّخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ

۲۸۶۳-۲۸۶۴: روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں کچھ تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں سو تم بنی اسرائیل کو حکم کر دو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تا کہ عمل کروں میں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اِشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ
بِذَهَبٍ اَوْوَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِىْ وَهٰذَا عَمَلِىْ
فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَىَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّىْ اِلٰى غَيْرِ
سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ
وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا
تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِىْ
صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ
ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِىْ عِصَابَةٍ مَّعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا
مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ اَوْيُعْجِبُهٗ رِيْحُهَا وَاِنَّ
رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ
وَاٰمُرُكُمْ بِا لصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ
اَسَرَهُ الْعَدُوُّفَاَوْثَقُوْايَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ
لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ
وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ
تَذْكُرُوْا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ
الْعَدُوُّ فِىْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى
حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَنَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ
الْعَبْدُلَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ
اللّٰهِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا
اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِىْ بِهِنَّ السَّمْعِ
وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ
فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْخَلَعَ رِبْقَةَ الْاِ
سْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَرْجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰى
وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِىْ سَمَّاكُمْ

کروان پر پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بے شک مثال اس شخص کی جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیر سے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم میں سے کہ اس کا غلام ایسا نا کام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک کہ وہ ادھر اُدھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو اچھی لگتی ہے بو اس کی اور اس کو پسند آتی ہے بو اس کی اور بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اسکو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تا کہ اس کی گردن ماریں سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دے کر چھڑا لی اس نے اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا یہاں تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط میں اور بچا لی اس نے اپنی جان اس سے اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پھر فرمایا نبی ﷺ نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا اول بات سننا ہے دوسری کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف اللہ حکم نہ کرے تیسرے جہاد چوتھے ہجرت پانچویں التزام جماعت مسلمین کا اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت

الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ۔

کے برابر اس نے نکال دی رسّی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آ جائے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو بغی وفساد وخانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے سو عرض کیا ایک مرد نے کیا رسول اللہ اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی جہنمی ہے فرمایا اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لیے نہ بغی نہ فساد کے واسطے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے' حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت ﷺ کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے' ان سے ابوداؤد طیالسی نے' ان سے ابان بن یزید نے' ان سے یحییٰ نے' ان سے زید بن سلام نے' ان سے ابی سلام نے ان سے حارث اشعری نے' انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوسلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

١٦٧٨: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب: قاریٔ قرآن اور غیر قاری کے بیان میں

٢٨٦٥ : عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

٢٨٦٥: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثال اس مؤمن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس مؤمن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزہ اس کا برا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

٢٨٦٦ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔

٢٨٦٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثال مؤمن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور بائیں اور مؤمن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہنچتی ہے اس کو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٨٦٧ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

٢٨٦٧: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ درختوں

اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِيْ مَاهِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِيْ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِيْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ كَذَا وَ كَذَا۔

میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کی پتی نہیں جھڑتی اور وہ مؤمن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دِل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا' کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمرؓ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آنحضرت ﷺ کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا ہے یعنی حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ ﷺ خوش ہوتے اور خوشی آپ ﷺ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۷۹: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنجگانہ کی مثال میں

۲۸۶۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

۲۸۶۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل؟ عرض کی صحابہؓ نے کہ نہ باقی رہے گا اس کے بدن پر کچھ میل تب فرمایا آپ ﷺ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

۱۶۸۰: بَابُ

باب: اس اُمت کی مثال میں

۲۸۶۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔

۲۸۶۹: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال میری امت کی مانند مینہ (بارش) کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اوّل اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔

ف: اس باب میں عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے استادوں سے ہیں۔

۱۶۸۱: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ ابْنِ اٰدَمَ

باب: آدمی کی اجل اور

وَاَجلِهٖ وَاَمَلِهٖ

امید کے بیان میں

۲۸۷۰: عَنْ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰی بِحِصَا تَیْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَا الْاَجَلُ۔

۲۸۷۰: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی اور ان کی اور پھینکی آپ ﷺ نے دو کنکریاں عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسولؐ اس کا خوب جاننے والا ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۸۷۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْمَا خَلَامِنَ الْاُمَمِ كَمَابَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمَلَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمَلَتِ النَّصَا رٰی عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلاً وَاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

۲۸۷۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپ ﷺ کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہ خطاب کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کی طرف سو غضبناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا کچھ حق انہوں نے کہا نہیں سو کہا اس مرد نے کہ یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پائے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

۲۸۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا یَجِدُ الرَّجُلُ فِیْهَا رَاحِلَةً۔

۲۸۷۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں کہ نہ پائے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پائے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

۲۸۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸۷۳: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوْ لَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سو اونٹ کہ اس میں نہ پائے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں ملتا۔

۲۸۷۴ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

۲۸۷۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے سو میں پکڑتا ہوں کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جذیل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں فضائل میں قرآن کریم کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۱۶۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۸۷۵۔ ۲۸۷۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَا لْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَامَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنْ ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ

باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں

۲۸۷۵۔ ۲۸۷۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ابی بن کعبؓ کے پاس ہو کر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے ابیؓ اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھر کر دیکھا ابیؓ نے اور جواب نہ دیا آنحضرت ﷺ کو نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت ﷺ کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ یعنی سلامتی ہو تم پر اے رسول اللہ کے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ سے آخر آیت تک یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول ﷺ کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُفِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِ نْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَاوَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔

اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اسکے مثل عرض کی انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہؐ یعنی ضرور سکھایئے سوفرمایا رسول اللہؐ نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سوفرمایا رسول اللہؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اسکی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس سورہ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل درمنشاء اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء وحمد الٰہی کی اور تعبد اور وعدوعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اور پر مراتب سعدا اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنی سات آیتیں دوبار اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ متحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورہ حج میں مذکور ہیں اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمیٰ کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمٰن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت۔

۱۶۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب: سورۂ بقرا اور آیت الکرسی کی فضیلت میں

۲۸۷۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ۔

۲۸۷۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر مت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۷۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ هِيَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

۲۸۷۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقر ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان کو۔

۲۸۷۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَةَ الْكُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ۔

۲۸۷۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ سے اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیت الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جائے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۲۸۸۰ : عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِیْئُ الْغُوْلُ فَتَأْخُذُمِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اذْهَبْ فَاِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا مَرَّةً اُخْرٰی فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَاَخَذَ هَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِكَ حَتّٰی اَذْهَبَ بِكِ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ ذَا كِرَةٌ لَكَ شَیْئًا اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ اِقْرَأْهَا فِیْ بَیْتِكَ فَلَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ وَلَا غَیْرُهٗ فَجَآءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ صَدَقَتْ وَهِیَ كَذُوْبٌ۔

۲۸۸۰: روایت ہے ابی ایوب انصاریؓ سے کہ ان کا ایک کھتا[1] تھا اس میں کھجوریں بہترین تھیں سوغول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول اللہ ﷺ کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب انصاری نے یعنی تاکہ لے جائیں اسے آپ ﷺ کے پاس سو اس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آئے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی ﷺ کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آئے گا سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اور پوچھا آپ ﷺ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے' عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیت الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آئے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابوایوب خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور پوچھا آپ ﷺ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے؟ کہا کہ راوی نے کہ خبر دی اس کے حال سے تب فرمایا آپ ﷺ نے کہ سچ کہا اس نے اگرچہ وہ جھوٹا ہے[2]۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

[1] کھتا: بمعنی طاق۔ حافظ [2] جھوٹا ہے۔ یعنی اگرچہ یہ بات تو سچ کہی مگر ویسے دیگر باتوں میں وہ جھوٹا ہے۔ حافظ

۲۸۸۰ : (ا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْوَعَدَدٍ فَاسْتَقْرَاَهُمْ فَاسْتَقْرَاَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ یَعْنِیْ مَامَعَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَامَعَكَ یَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِیَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِیْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْیَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَؤُهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَ قَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا یَفُوْحُ رِیْحُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَیَرْقُدُ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ۔

۲۸۸۰ (ا): روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپ ﷺ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے سو گزرے آپ ﷺ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نوسن تھا ان سب میں، سو پوچھا آپ ﷺ نے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے اے فلانے! سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورۃ اور سورہ بقرہ سو فرمایا آپ ﷺ نے یعنی بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتھ سورۂ بقر بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے اس کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورۃ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس کو سو فرمایا رسول اللہؐ نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ (تھیلی) کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اُس کا اس میں مشک بھر کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولیٰ ہیں ابی احمد کے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی، روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی ہم معنی اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہؓ کا اور اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

۱۶۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب: خاتمہ سورۂ بقر کی فضیلت میں

۲۸۸۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۲۸۸۱: روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۂ بقر کے آخر سے ایک رات میں کافی ہو گئیں اسکو یعنی قیام شب سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۸۲ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ

۲۸۸۲: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ۔

پیشتر اتاریں اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا اس کے ساتھ سورہ بقر کو اور نہ پڑھی جائیں گی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں شیطان آئے۔ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ

باب: سورۂ آلِ عمران کی فضیلت میں

۲۸۸۳۔ ۲۸۸۴: عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِیْ یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَانَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ یَاْتِیَانِ کَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ وَبَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْکَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْکَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

۲۸۸۳۔۲۸۸۴: روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبیؐ نے فرمایا آئیگا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورۂ بقر اور آلِ عمران، سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول اللہؐ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپؐ نے وہ دونوں آئینگی گویا کہ وہ چھتریاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرجہ (روشنی) ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہیں پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے یعنی شفاعت کرتے ہیں اسکی۔

ف: اس باب میں ابی امامہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آئے گا ثواب قراءت قرآن کا اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی ﷺ سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ حضرت نے فرمایا ہے اس میں کہ آویں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں پس اس میں دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان بن عینیہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی ہے انتہٰی سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے۔مترجم: غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

۱۶۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْکَهْفِ

باب: سورۂ کہف کی فضیلت میں

۲۸۸۵: عَنِ الْبَرَاءِ یَقُوْلُ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْکَهْفِ اِذْرَاٰی دَابَّتَهٗ تَرْکُضُ فَنَظَرَ فَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ وَ السَّحَابَةِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۸۸۵: روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر کی اس نے آسمان کی طرف سو یکایک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول اللہ ﷺ

وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْنَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ۔

کے پاس اور ذکر کیا آپ ﷺ سے تب فرمایا رسول اللہ نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

۲۸۸۶ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۸۸۶: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورۂ کہف کی اول سے بچایا گیا ہو وہ دجال کے فتنے سے۔

ف: کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ يٰسٓ

باب: سورۂ یٰسین کی فضیلت میں

۲۸۸۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

۲۸۸۷: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسین ہے اور جس نے پڑھی سورۂ یٰسین لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اسکے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

۱۶۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حٰمٓ الدُّخَانِ

باب: سورۂ دخان کی فضیلت میں

۲۸۸۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

۲۸۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھی سورہ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

۲۸۸۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔

۲۸۸۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جائیں گے اس لیے گناہ اس کے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابوالمقدام ہے ضعیف ہیں اور ان کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔

۱۶۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

سورۂ ملک کی فضیلت میں

۲۸۹۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ خِبَاءَ هٗ عَلٰی قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِیْ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۸۹۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے سورہ مبارک کو سوآئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ ﷺ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی ﷺ نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

۲۸۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ایک سورۃ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۹۲ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰی يَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

۲۸۹۲: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ پڑھ لیتے سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اس کے اور روایت کیا ہے اس کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہ کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر نے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔

۱۶۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب: اذا زلزلت کی فضیلت میں

۲۸۹۳ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

۲۸۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی سورہ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے اور جس نے پڑھی قل یا ایہا الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی

عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

قرآن کے برابر ہے اور جس نے پڑھی سورہ قل ہو اللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاعِنْدِىْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ۔

۲۸۹۴: روایت ہے انس بن ملکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ہو اللہ یعنی تجھے یاد نہیں اس سے، عرض کی کہ کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا کہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپؐ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں تیرے ساتھ قل یا ایہا الکافرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپؐ نے نکاح کر تو نکاح کر تو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِىْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب: سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں

۲۸۹۵ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۸۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب واجر میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت سے۔

۱۶۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص کی فضیلت میں

۲۸۹۶ : عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸۹۶: روایت ہے ابی ایوبؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَأَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص سو اس نے بے شک پڑھا تہائی قرآن۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابی مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

۲۸۹۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔

۲۸۹۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ ﷺ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ھو اللہ احد سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے واجب ہوگئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپ ﷺ نے جنت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انسؓ کی روایت سے اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

۲۸۹۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔

۲۸۹۸: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد مٹائے جائیں گے اسکے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو اُس پر قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ھو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمائے گا پروردگار تبارک وتعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

۲۸۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ لَاَرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهٗ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ قُلْتُ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ

۲۸۹۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول اللہ ﷺ اور پڑھی آپ ﷺ نے سورۂ قل ھو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں پڑھوں تم پر تہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپ ﷺ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی ﷺ اور فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی

ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورۃ برابر ہے تہائی قرآن کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

۲۹۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۹۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۰۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يُقْرَأُ لَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهُ اَفْضَلَهُمْ وَ كَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَ مَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

۲۹۰۱: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل ہو اللہ احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ احد پڑھ لیتا یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورۃ اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۃ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے آنحضرت ﷺ کے پاس خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صحابی کے حال کی سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اس نے اے رسول اللہ ﷺ! میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ بے شک محبت اسکی لے جائے گی تجھ کو جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل ہو اللہ احد کو فرمایا آپ ﷺ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔

۱۶۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُعَوِّذَتَیْنِ

معوذتین کی فضیلت میں

۲۹۰۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اٰیَاتٍ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۲۹۰۲: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاری ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۰۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۹۰۳: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو نبیؐ نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

باب: قاریٔ قرآن کی فضیلت میں

۲۹۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَمَا هِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُهٗ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِیْدٌ عَلَیْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

۲۹۰۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لئے دونا اجر ہے یعنی ایک قراءت کا دوسرے مشقت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۰۵: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

۲۹۰۵: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کرلیا یا پشت پناہ کیا اپنا اسکو اور حلال کیا اسکے حلال کو اور حرام کیا اسکے حرام کو داخل کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اسکے جنت میں اور شفاعت قبول کریگا اس کی دس شخصوں کے حق میں اسکے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کیلئے ان میں سے دوزخ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابوعمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

۱۶۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآنِ عظیم الشان کی فضیلت میں

۲۹۰۶: عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ

۲۹۰۶: روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

يَخُوضُوْنَ فِي الْاَ حَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْافِي الْاَحَادِيْثِ قَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُمَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَحَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَالذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَ هْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَ لْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَا ءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَوَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ۔

پاس اور کہا میں نے اے امیرالمؤمنین! کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنارہے ہیں فرمایا آپ نے ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپ ﷺ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دوٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اسکی غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسّی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اسکو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اسکے وہی ایسی کتاب ہے کہ وہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اسکو یہاں تک کو بول اٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اسکے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعور۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

١٦٩٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ

باب: تعلیم قرآن کی فضیلت میں

٢٩٠٧ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

۲۹۰۷: روایت ہے عثمانؓ بن عفان سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اوروں کو کہا ابوعبدالرحمٰن جو راوی اس حدیث کے ہیں اسی روایت نے مجھے بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھلاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٩٠٨ :عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ

۲۹۰۸: روایت ہے عثمانؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن

الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ اور سکھایا یا اس کو اور لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمانؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہؓ کا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان سے اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبیؐ سے کہا محمد بن بشار نے اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت میں اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سرد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہ میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابو عمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۹۰۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

۲۹۰۹: ترجمہ اوپر گزرا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی سند سے۔

۱۶۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ قَرَأَحَرْفًا مِنَ الْقُرْاٰنِ مَالَهٗ مِنَ الْاَجْرِ

باب: قراءت قرآن کی فضیلت میں

۲۹۱۰: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَحَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ آلٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ۔

۲۹۱۰: روایت ہے عبداللہؓ بن مسعود سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہتے ہیں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبیؐ کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اسکے ابن مسعود سے روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود سے اور مرفوع کیا اسکو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعودؓ سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

۲۹۱۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیُٔ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ حَلِّهٖ فَیُلْبَسَ تَاجَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ زِدْهُ فَیُلْبَسَ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَرْضَ عَنْهُ فَیَرْضٰی عَنْهُ فَیُقَالُ لَهٗ اِقْرَأْ وَارْقَأْ وَیُزَادُ بِکُلِّ اٰیَةٍ حَسَنَةً۔

۲۹۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اسکو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جائے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب! زیادہ دے اس کو تو پہنایا جائے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے ربّ راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے پروردگار پھر کہا جائے گا اسے پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جائے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابی صالح نے ان سے ابو ہریرہؓ نے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۱۲ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَااَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَاخَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ۔

۲۹۱۲: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبیؐ نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ انکو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے کہا ابوالنضر نے مراد لیتے تھے آپؐ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو یعنی جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر امر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

۲۹۱۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔

۲۹۱۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۱۴۔۲۹۱۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ یَعْنِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَأُ بِهَا۔

۲۹۱۴۔۲۹۱۵: روایت ہے عبداللہ عمروؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کہا جائے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھتا جا یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۲۹۱۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

۲۹۱۶: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کیے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول ﷺ کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز دال نہیں اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا ان کو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے کہا عبداللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انسؓ سے۔

۲۹۱۷ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَاُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۲۹۱۷: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آئیں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خثیمہ بصری جس سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خثیمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور خثیمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابونصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خثیمہ سے بھی۔

۲۹۱۸ : عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔

۲۹۱۸: روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہوا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

ف: روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سو زیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابوالمبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں اور محمد نے کہا ابوفروہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

۲۹۱۹: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

۲۹۱۹: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

۲۹۲۰: عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ۔

۲۹۲۰: روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں۔

۲۹۲۱: عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

۲۹۲۱: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے قبل اس کے کہ سوئیں اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۹۲۲: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِیَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِیْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

۲۹۲۲: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورۂ حشر کی اخیر سے، متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام کو اور اگر مر جائے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پائے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہو گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

۱۶۹۸: بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت میں

۲۹۲۳: عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتُهٗ وَكَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَمَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَ تَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

۲۹۲۳: روایت ہے یعلیٰ بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول اللہ ﷺ کی؟ سو فرمایا ام المؤمنین ؓ نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قراءت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قراءت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلیٰ سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی ﷺ الگ الگ کرتے تھے یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

۲۹۲۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَمِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَ مْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَ تُهٗ اَكَانَ يُسِرُّ بِا لْقِرَاءَ ةِ اَمْ يَجْهَرُ قَا لَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْكَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَا مَ وَرُ بَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَ مْرِ سَعَةً۔

۲۹۲۴: روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس ؓ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین ؓ سے حال رسول اللہ ﷺ کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ ؓ نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کی کیسی تھی قراءت آپ ﷺ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قراءت کے سو فرمایا ام المؤمنین ؓ نے کہ دونوں طرح کرتے تھے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سو جاتے قبل نہانے کے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سو جاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۹۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۲۹۲۵: روایت ہے جابر ؓ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ.

پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنے قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۹۲۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ.

۲۹۲۶: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قراءت اور فہم معانی اور ورک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دینا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے او پر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ



اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۹۲۷ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَ تَهٗ يَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ هَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

۲۹۲۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنی قراءت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمٰن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابوعبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیث بن سعد نے روایت کی ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلیٰ بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قراءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے۔

۲۹۲۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

۲۹۲۸: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انسؓ کو کہ انہوں نے عثمانؓ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہو مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن میسب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

۲۹۲۹ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِا لْعَيْنِ

۲۹۲۹: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِا لْعَيْنِ سو کہا سوید بن

لُعَيْنٍ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِ سْنَادِ نَحْوَهٗ۔ نضر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

ف: کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں اور اسی طرح پڑھا ابو عبید نے والعین بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

۲۹۳۰ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ۔ ۲۹۳۰: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا : هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ رب کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

۲۹۳۱ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ [هود : ٦٤] ۲۹۳۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اسکے اور یہ حدیث بنانی کی ہے اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں امّ سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبیؐ سے مانند اسکے۔

۲۹۳۲۔۲۹۳۳ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ : ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا﴾ [الكهف : ٧٦] مُثَقَّلَةً۔ ۲۹۳۲۔۲۹۳۳: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا: قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عذراً کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

۲۹۳۴ : عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ : ﴿فِیْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ [الكهف : ٨٦] ۲۹۳۴: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: فِیْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس ؓ سے قراءت ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص ؓ نے اختلاف کیا اس آیت کی قراءت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سوا گر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی ﷺ سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی ﷺ کی۔

۲۹۳۵ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ ۲۹۳۵: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا

بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ [الروم : ١ - ٤] قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ۔

غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکانِ فارس پر سو پسند آئی یہ بات مؤمنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الٓمّٓ سے یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ تک سو خوش ہوئے مؤمن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لئے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکانِ فارس موافقت رکھتے تھے مشرکانِ مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پس غلبت بفتحہ غین میں خبر ہے ان کے طالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غلبت بفتحہ غین و باء۔

۲۹۳۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ﴾ [الروم : ٥٤] فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ۔

۲۹۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے پڑھا نبی ﷺ کے آگے خَلَقَكُمْ ...... تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مِنْ ضُعْفٍ یعنی بضم ضاد معجمہ۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے۔

۲۹۳۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ [القمر : ١٧]

۲۹۳۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنی بدال مہملہ اور قراءت مشہور بھی یہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۳۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ۔

۲۹۳۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ پڑھتے تھے فَرُوْحٌ .... یعنی بضم را لفظ روح کو قرأت کرتے تھے اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بفتح را ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے۔

۲۹۳۹: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ [الليل:١] قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقْرَؤُهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْرَؤُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَاَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ۔

۲۹۳۹: روایت ہے علقمہؓ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابوالدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبداللہ بن مسعودؓ کی قراءت سے کہا علقمہؓ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قراءت پر کہا ابوالدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کہا علقمہؓ نے کہ میں نے سنا ہے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سو کہا ابوالدرداء نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ آپؐ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وَمَا خَلَقَ ..... پڑھوں سو میں ان کا کہنا نہ مانوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی ہے قرأت عبداللہ بن مسعود کی یعنی وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَمَاخَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى۔

۲۹۴۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ [الذاريات : ۵۸]

۲۹۴۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنّی....اور قراءت مشہور اِنّ... ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۴۱ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ وَ تَرَى لنَّاسَ سُكَارٰى وَمَاهُمْ بِسُكَارٰى۔

۲۹۴۱: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا: وَ تَرَی لنَّاسَ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ [النساء: ۱] آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

۲۹۴۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَ حَدِهِمْ اَوْلِاَ حَدِ كُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَا سْتَذْ كِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِالرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهٖ۔

۲۹۴۲: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا نبی ﷺ نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چارپاؤں کے اپنے باندھنے کی رسّی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

باب: اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے

۲۹۴۳ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔

۲۹۴۳: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی نبیؐ نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو اَن پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمدؐ! بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا مو جب ثواب ہے اور اسکی قراءتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہؓ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب یہ بی بی ہیں ابوایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباسؓ اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

۲۹۴۴: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَ تَهُ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَهُوَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَاُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِيْ اَقْرَاَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۲۹۴۴: روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے پڑھائی مجھ کو سورۂ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو اے عمرؓ اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قراءت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ تو اے عمرؓ سو پڑھی میں نے اس قراءت پر جو پڑھائی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اتری ہے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں[1] پر سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ کا۔

۲۹۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا

۲۹۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے

[1] سات حرفوں پر۔ یعنی سات قراءتوں پر۔ اس پورے باب میں جہاں بھی حرف آیا ہے مراد اس سے انداز قراءت لیا جائے۔ (حافظ)

نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَا رَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روزِ قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا ہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یا درس لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الٰہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

ف: ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ پہنچی مجھ کو روایت ابی صالح سے اور ان کو ابو ہریرہؓ سے ان کو نبی ﷺ سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

۲۹۴۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَارَخَّصَ لِيْ۔

۲۹۴۶: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپ ﷺ نے ختم کر تو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ ﷺ نے ختم کرو تم بیس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے ختم کرو تم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپ ﷺ نے کہ ختم کرو تم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی سو اجازت نہ دی آپؐ نے مجھے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جائے آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے اور

بعض علماء نے کہا کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی ﷺ سے اور رخصت دی بعض اہل علم نے اس کی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

۲۹۴۷ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ۔

۲۹۴۷: روایت ہے عبداللہ عمروؓ سے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

۲۹۴۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ۔

۲۹۴۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے اے رسولؐ اللہ کے کونسا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ کے نزدیک فرمایا آپؐ نے کہ اترنے والا اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نضر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے۔

۲۹۴۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

۲۹۴۹: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابِ تَفْسِیْرُ الْقُرْآنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں تفسیر قرآن کریم کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَاءَ فِی الَّذِیْ یُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْیِهٖ

۲۹۵۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۹۵۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوْا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۹۵۲ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔

باب: تفسیر بالرائے کی مذمت میں

۲۹۵۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اسلئے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصداً سو چاہیے اسکو جگہ ڈھونڈھ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈھ لے دوزخ میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۵۲: روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اسکی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علما سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہوسکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کر کہہ دی ہو اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے

دل سے کچھ نہیں کہا بغیر علم کے ہم سے حسین بن مہدی نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباسؓ سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۹۵۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّیْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِ مَامِ قَالَ يَاابْنَ الْفَارِسِیِّ فَاقْرَأْهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَالِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَاَلَ يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَهٰذَالِیْ وَبَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

فاتحہ الکتاب کی تفسیر میں

۲۹۵۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑا اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرہؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمدللہ رب العالمین یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے لیے ہے یعنی بندے کے بیچ میں ہے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمٰعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولی ہیں ہشام کے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر

سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن اویس نے اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۲۹۵۳ : (ل) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ وَاَبُو السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔

۲۹۵۳ (ل) : روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابی السائب نے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونوں ہم نشین تھے ابو ہریرہؓ کے کہا ابو ہریرہؓ نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ پس وہ ناقص ہے ناتمام ہے۔

ف. اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اور سند پکڑی انہوں نے ابن اویس کی روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علاء سے۔

۲۹۵۴ : عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِیْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِیْ يَدِیْ قَالَ فَقَامَ بِیْ فَلَقِيَتْهُ اِمْرَاَةٌ وَصَبِیٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰی قَضٰی حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِیْ حَتّٰی اَتٰی بِیْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَی اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰی ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ حَنِيْفٌ مُّسْلِمٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَبِیْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

۲۹۵۴ : روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آ گیا میں آپ ﷺ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپ ﷺ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپ ﷺ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدیؓ نے پھر کھڑے ہوئے آپ ﷺ مجھے لے کر سو ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپ ﷺ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپ ﷺ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کہ لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپ ﷺ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپ ﷺ کے سو تعریف کی آپ ﷺ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بہکاتی ہے تجھ کو اس سے کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدیؓ نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے کہ پھر باتیں کیں حضرت نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدیؓ نے کہ کہا میں۔ نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی

فَجَعَلْتُ اَغْشَاهُ طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ يَقِي اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِالنَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهُ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَ بَصَرًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالاً وَوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَاقَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّي لَااَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰى تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَوْاَكْثَرَمَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَيْنَ لُصُوْصُ۔

نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں مسلمان کہا عدیؓ نے پس دیکھا میں نے آپ ﷺ کا منہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدیؓ نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپ ﷺ کے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام کہا عدیؓ نے کہ پھر اس درمیان میں کہ میں اس کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدیؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹھی اور اگرچہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچائے ایک تم میں سے اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگرچہ ایک کھجور دے کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے کہتا ہوں اور فرمادے گا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں پھر فرما دے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے سو دیکھے گا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائیں اور نہ پائے گا کوئی چیز کہ بچائے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہیے کہ بچائے ایک تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے۔ یہاں تک کہ چلی جائے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چور لے جائے یعنی عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جائے گی پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دِل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اُس وقت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن جعفرؒ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔ مترجم: عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل

کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم و رواج تو ان سے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیتاً پڑھ لے اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورۂ خلاصہ ہے سارے قرآن کا۔ دو بار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قراءت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۵۵ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ۔

۲۹۵۵: روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۵۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَیْ مُنْحَرِفِيْنَ۔

۲۹۵۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا داخل ہوئے بنی اسرائیل کھسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

ف: اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے اس قول کی تفسیر میں فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ کہا بنی اسرائیل نے حَبَّةٌ فِیْ شَعِيْرَةٍ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۵۷ : عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

۲۹۵۷: روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت: فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

۲۹۵۸: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

۲۹۵۸: روایت ہے بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمرؓ نے یہ آیت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یعنی اللہ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی طرف ہو یا مغرب کی طرف اور کہا ابن عمرؓ نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہو گے نماز ادا کرو قبول ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ [البقرة: ١١٥] یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اسکی یہ آیت ہے: فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [البقرة: ١٤٥] یعنی پھیر لے تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کی روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے ان سے یزید بن زریع نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف روایت کی یہ ہم سے ابو کریب نے ان سے وکیع نے ان سے نضر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم: بعض ضلال پر ضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اسکی تفسیر پر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کرو ادھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استویٰ کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر انکی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگر چہ وجہ کے معنی ذات کیلئے جائیں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائے مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیت آیہ استویٰ سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔

۲۹۵۹۔۲۹۶۰: عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْصَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

۲۹۵۹۔۲۹۶۰: روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیت: وَاتَّخِذُوْا ...... یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انسؓ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کاش کہ مقرر فرماتے آپؐ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى [البقرة: ١٢٦] یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطابؓ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

۲۹۶۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلاً۔

۲۹۶۱: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَكَذٰلِكَ.... اسی طرح ٹھہرایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم وعمل سے آراستہ ہے اور افراط وتفریط سے برخاستہ ملکہ عقائد واعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۱ : (ل) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْعٰى نُوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

۲۹۶۱(ل): روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلائے جائیں گے حضرت نوح علیہ السلام یعنی قیامت میں سو کہا جائے گا ان سے کہ آیا تم نے پیغام پہنچایا یعنی اپنی امت کو کہیں گے وہ کہ ہاں پھر بلائی جائے گی امت ان کی اور کہا جائے گا ان سے کہ آیا پہنچایا تم کو پیغام نوح نے سو وہ کہیں گے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جائے گا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنی تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض کریں گے حضرت نوح کہ گواہ میرے محمدؐ! اور انکی امت ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پھر لائے جائیں گے تم پھر گواہی دو گے تم بے شک نوح نے پیغام الٰہی پہنچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا یعنی فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہٗ کہ اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت بیچ کی تاکہ تعدیل اور تزکیہ کریں گے کہ گواہی ان کی قابل قبول ہے اور یہ شاہد عدل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

۲۹۶۲ : عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ نَحْوَالْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِىْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ

۲۹۶۲: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے جب آئے رسول اللہؐ مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول اللہ کہ پھیر دیئے جائیں کعبہ کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ.... یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو دوست رکھتا ہے سو پھیر لے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف سو متوجہ ہو گئے آپ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپؐ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے رسول اللہؐ کے ساتھ اور آپؐ پھیرے گئے کعبہ کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ

قِذُوْجِهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ۔

اطاعت رسولؐ کی ایسی ہی چاہیے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ وکعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے نماز فجر میں اور اس باب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ ابن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۳۔۲۹۶۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّاوُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْاوَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ الْاٰيَةَ۔

۲۹۶۳۔۲۹۶۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ کعبہ کی طرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ... یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۵ : عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَاابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّايَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِبْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا

۲۹۶۵: روایت ہے عروہؓ سے کہ کہا انہوں نے عائشہؓ سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا انکے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہؓ نے کہ برا کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول اللہؐ نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ... یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لائے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر فرمایا عائشہؓ نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یہاں فرماتا: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّايَطَّوَّفَ یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اس کا ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں

أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ۔

امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کہا ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۶: عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

۲۹۶۶: روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا پھر جب اسلام آیا تو باز رہے ہم ان میں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جس نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اس پر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انسؓ نے کہ طواف ان کا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی سے بجا لائے تو اللہ تعالیٰ قدردان ہے جاننے والا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔

۲۹۶۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے جب کہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپؐ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اس کا یعنی بعد رکعتیں طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جس کے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑھی یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۸: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ وَلَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنِ انْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ

۲۹۶۸: روایت ہے براءؓ سے کہ تھے اصحاب النبیؐ کے کہ جب ان میں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آ جاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو پھر نہ کھاتا وہ کچھ ساری رات اور سارا دن یہاں تک کہ شام کرتا یعنی روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور یہ انکی محنت مزدوری کا دن

يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَ تَهُ اِمْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا اِنْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْبِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَ سْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔

تھا سو غالب ہوگئی آنکھ قیس کی یعنی آنکھ لگ گئی اور آئیں بی بی ان کو پھر جب ان کو سوتا دیکھا کہا کہ ہائے محرومی تیری پھر جب دو پہر دن چڑھا بیہوش ہوگئے وہ اور ذکر کیا گیا اسکا نبیؐ سے پس اتری یہ آیت احل لکم سے آخر تک یعنی حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزوں کی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوئے لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کھاؤ پیؤ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنی روشنی نمایاں ہو جائے تاریکی شب سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۹ :عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ۔

۲۹۶۹: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وقال... کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا یہی تو اصل ہے اور پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت سورۂ مؤمن کی وقال.. سے داخرین تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: آیت مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورۂ مؤمن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾ [المومن:٦٠] یعنی فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھ کو اور دعا کرو مجھ سے کہ میں قبول کروں گا تمہاری دعا کو بے شک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر انتہیٰ لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اور اس کی تفسیر کو یہاں اس لئے لائے کہ مناسب تھی اجیب دعوۃ الداع کی جو سورۂ بقر میں وارد ہے۔

۲۹۷۰ :عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَ بْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَ سْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ۔

۲۹۷۰: روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جو نازل ہوئی یہ آیت: حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے ظاہر ہو تاریکی شب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔

۲۹۷۱ :عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَ بْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ

۲۹۷۱: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبیؐ سے روزہ کا فرمایا یہ آپؐ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر سفید تاگہ سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں انکو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول اللہؐ نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد

سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نوران کا۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۷۲ :عَنْ اَسْلَمَ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْ اَكْثَرَ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِیْ بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْاَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتُاَوِّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّاْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّاللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَنَا صِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَا صِرُوْهُ فَلَوْ اَقَمْنَا فِیْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَاضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةَ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَا حَهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَفَمَا زَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ شَاخِصًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ۔

۲۹۷۲ :روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبیدہ سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [البقرة: ۱۹۵] پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابوایوب انصاری اور پکارا اے آدمیو تم یہ معنی کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت گئے مددگار اس کے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے آہستہ رسول اللہؐ سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبیؐ پر اس بات کی رو میں جو ہم نے کہی تھی: وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابی ایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔مترجم: غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ ان کی نافہمی ہے۔اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون وفساد۔

۲۹۷۳ :عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَفِیَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِاِيَّایَ عَنٰى بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ

۲۹۷۳ :روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اُتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فَمَنْ كَانَ

اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَوَامُّ رَأْسِكَ تُؤْذِيْكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

مِنكُم مَّرِيضًا یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دُکھ دیا ہو اس کے سر نے تو بدلا دے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا انتھی کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے، اور میرے بال تھے کانوں تک سو لگیں جوئیں جھڑنے میرے منہ پر سو گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شائد جوئیں تمہارے سر کو تکلیف دے رہی ہیں اور کہا کعب نے کہ ہاں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابی بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان سے کعب بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمٰعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میری بھنوؤں پر سو فرمایا آپؐ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں سو فرمایا آپؐ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کھانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی انتھی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۷۴۔۲۹۷۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنٰى ثَلَاثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ۔

۲۹۷۴۔۲۹۷۵: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

ف: کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر بکیر کی سند سے۔ مترجم: قولہ حج عرفات ہے یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے۔

۲۹۷۶ : عن عائشه قالت قال رسول الله ﷺ ابغض الرجال الی الله الدالخصم۔

۲۹۷۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ [البقرۃ: ۲۰۴] یعنی بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دُنیا کی زندگی میں اور گواہ ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہی اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے معاذ اللہ من ذالک۔

۲۹۷۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اٰثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا۔

۲۹۷۷: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے، ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے سو سوال کیا گیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتاری اللہ تعالیٰ و تبارک نے یہ آیت مبارک وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ .... سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوسہ و کنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عبادہ بن بشرؓ اور اسید بن حضیرؓ آپ ﷺ کی خدمت میں اور خبر کی آپ ﷺ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تا کہ پوری مخالفت یہود سے ہو جائے سو متغیر ہو گیا چہرہ رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضبناک ہوئے ان پر آپ ﷺ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبیؐ نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو سو پلایا اس نے ان دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ ﷺ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن عبدالاعلیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔ مترجم: قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں الخ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپؐ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔

۲۹۷۸ : عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا

۲۹۷۸: روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابرؓ سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ

مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔

دخول کرے اسکی قبل میں تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے سو اس پر اتری یہ آیت نساء... یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں۔ کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو اگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

۲۹۷۹ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِي صِمَامًا وَّاحِدًا۔

۲۹۷۹: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے آیت نساء.. کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں عبداللہ کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہؓ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق کی ہے اور بعضی روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

۲۹۸۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّعَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْاحَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔

۲۹۸۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہلاک ہوا میں فرمایا آپ ﷺ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہا راوی نے کہ پھر اتری رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت: نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سامنے سے صحبت کر تو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بچ دُبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔ مترجم: قولہ پھیری میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرض یہ کہ حضرت عمرؓ ڈرتے کہ اس میں شائد معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کر آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہرحال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

۲۹۸۱ : عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ مَاكَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهٗ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّ

۲۹۸۱: روایت ہے معقل بن یسارؓ سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول اللہؐ کے پھر رہیں وہ اسکے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے انکو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے انکی اور خواہش کی انہوں نے اسکی پھر پیغام دیا انکا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ

جُتكُهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرُمَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَاجَتَهُ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّىْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ۔

کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ سے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تک پھر جب سنا اس کو کہا بات سنی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہئے اسکی پھر بلایا انکے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی اور خطاب کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا کہ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ [البقرة: ۲۳۲] یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضامندی عورتوں کی۔ مترجم: قولہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آہ پوری آیت یوں ہے: ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [البقرة: ۲۳۱، ۲۳۲] یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جائے آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے انتہی۔

۲۹۸۲: عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّىْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَىَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۸۲: روایت ہے ابی یونسؒ سے جو مولیٰ ہیں عائشہؓ کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو عائشہؓ نے کہ لکھوں میں انکے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ...... پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے انکو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا... یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالیٰ کیلئے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے اور فرمایا عائشہؓ نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: اس باب میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۸۳ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

۲۹۸۳: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نمازِ عصر ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۸۴ : عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ امْلَاْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۲۹۸۴: روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علیؓ نے بیان کیا ان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے' یا اللہ! بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز! وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۲۹۸۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

۲۹۸۵: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر ہے۔

ف: اس باب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہؓ اور حسن اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطیٰ سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ اور جابرؓ کا اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذافی شرح الموطا للقاری۔

۲۹۸۶ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

۲۹۸۶: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں سو اتری یہ آیت مبارک وقوموا للہ..یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ ونهينا عن الكلام یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۲۹۸۷ : عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ مِنْ نَخْلِهٖ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهٖ وَ قِلَّتِهٖ وَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهٗ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاءَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَ

۲۹۸۷: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت: لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچھا یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گزر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھالیتا اور بعض لوگ

التَّمْرِفِيَا كُلُّ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَاتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِانْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلَ مَااَعْطٰى لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْحَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ۔

ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سوان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گز رہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور برضا گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سولٹکا دیتا اس کو مسجد میں سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ ..... یعنی اے ایمان والوخرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لوگے مگر جو آنکھیں موندلو انتہیٰ کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جائے ایسی چیز جو اس خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براء چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی عقار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

۲۹۸۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔

۲۹۸۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دنیا اور اس کا جھٹلایا ناحق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پائے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پائے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت: اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ..... یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے تم کو محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابی الاحوص کی روایت سے۔

۲۹۸۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْاصَالِحًا اِنِّيْ بِمَا

۲۹۸۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے لوگوں اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مؤمنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا: یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ ...... یعنی اے رسول لو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہارے عمل جانتا ہوں اور فرمایا: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ الطَّيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهٗ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِىَ بِا لْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔

اٰمَنُوْا.... یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب اے رب اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک دی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

۲۹۹۰ : عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ نَبِّیْ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ لَمَّا نُزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰ يَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ اَ لْاٰ يَةَ اَحْزَ نَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ اَحَدُ نَا نَفْسَهٗ فَيُحَا سِبُ بِهٖ لَا نَدْرِىْ مَايُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰ يَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

۲۹۹۰: روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علیؓ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت : اِنْ تُبْدُوْا.... یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے گا آخر آیت تک انہی غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہوگا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جائے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جائے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت : لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا .... یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اسی کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس کی نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں انتہیٰ سو فرماتے ہیں حضرت علیؓ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

۲۹۹۱ : عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَا سِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتّٰى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرَ

۲۹۹۱ : روایت ہے امیّہ سے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ ؓ مطلب ان دونوں آیتوں کا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ ... اور مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهٖ ... یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا پس فرمایا عائشہؓ نے نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت ﷺ سے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھوگئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے لیے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے

مِنَ الْکِیْرِ۔ بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹھی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہؓ کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ مترجم: غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملے گی تو آپؐ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت: اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ کو منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر علیؓ کے قول میں مذکور ہے۔

۲۹۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْتُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَیْءٌ لَمْ یَدْخُلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَی اللّٰهُ الْاِیْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰیَةَ لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْ نَا قَالَ قَدْفَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَلْاٰیَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

۲۹۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ.... یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو جب حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالیٰ انتہیٰ داخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرتؐ سے سو فرمایا آپؐ نے کہو تم سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے سو ڈالا اللہ نے ایمان اُنکے دِلوں میں یعنی قبول وتسلیم پھر اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں: اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ.... یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اسکی طرف اسکے رب سے اور ایمان لائے مؤمن لوگ آخر آیت تک لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا... یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اسکی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا... یعنی اے ربّ ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہیٰ فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا .... یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر آخر آیت تک انتہیٰ سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے ایسا ہی کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباسؓ سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔ مترجم: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت ﷺ نے اصحابؓ پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقرہ کی احادیث میں بہت آئی ہے چنانچہ وارد ہے جبیر بن نضیر سے کہ رسول خدا ﷺ نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں مجھے ہیں اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھو ان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الٰہی ہیں اور دعا ہیں روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہؐ! کونسی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے قل ہو اللہ احد پھر کہا اس نے کونسی آیت قرآن میں بڑی ہے

فرمایا آپ نے آیت الکرسی اللہ لا الٰہ ھوالحی القیوم۔ پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپ کہ پہنچے وہ آپ کو اور آپ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جائے فرمایا آپ نے خاتمہ سورۂ بقرہ کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزائن رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں۔ عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ روایت کیا اس کو بھی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہیے کہ یہ سورۂ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ ومعانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدمؑ کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ بتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت وجالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیمؑ کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتی کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریا کاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریا کاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جائے اور تمثیل تشبیہ سودخواروں کی ساتھ اس شخص کی کہ جس پر شیطان سوار ہوا اور احکام واوامر میں سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصلے ٹھہرانے کا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈنے کا صبر وتحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا اور امر ادائے شکر کا اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا اور امر صدقہ دینے کا ان لوگوں کو کہ راہ خدا میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بعد نزول حرمت ربٰو اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور ما بقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امتراء یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے اور شہداء کو موتی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفث وفسوق وجدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من واذی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر وصلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخاوت کی اور ذمائیم افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشراک فی الدعاء کی اور مذمت کتمان آیات الٰہی کی اور ثمن قلیل اس پر لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لد اور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بھی بہت سے عمدہ احکام اس سورۂ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کیے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریز میں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۹۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

۲۹۹۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر کا ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ ..... تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کو کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا [الزمر: ۲۳] یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق وعدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابرین کے چنانچہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۂ انعام کی: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ [الأنعام: ۱۵۱] اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ [بنی اسرائیل: ۳۰] اور انہی کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں یہی متشابہ ہیں اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال وحرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق وحسن میں اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے کہ جن پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال وحرام اور حدود وفرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم ومؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابرین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس خفا کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول بوالفضول اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے ہداہم اللہ الیٰ صراط مستقیم۔

۲۹۹۴: عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ عَامِرٍ الْقَاسِمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاوِيْلِهِ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِهِمْ فَاعْرِفِيهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

۲۹۹۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھی میں نے نبیؐ سے تفسیر اس آیت کی فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ...... یعنی جنکے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اسکے متشابہ کے فتنہ اور اسکی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہیٰ پس فرمایا آپؐ نے کہ جب دیکھے تو انکو تو پہچان رکھ انکو اور کہا یزید نے اپنی روایت میں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو تم انکو تو پہچان رکھو اسکو دو بار کہا یا تین بار۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن اوی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام ان کا عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے بھی۔

۲۹۹۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّیْ اَبِیْ وَخَلِيْلُ رَبِّیْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

۲۹۹۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں میں سے اور میرے دوست باپ میرے ہیں اور خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مؤمنوں کا۔

ف: روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابونعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابی الضحیٰ نے ان سے عبداللہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت سے ابی الضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

۲۹۹۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ

۲۹۹۶: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جائے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیسؓ نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کی میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی ﷺ کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے

يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَا لِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً۔

یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں عرض کی یہ یارسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مارے گا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ ...... سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے : اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً اُولٰٓئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلاَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [آل عمران: ۷۷] جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک انتہیٰ۔

۲۹۹۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْاَقْرَبِيْكَ۔

۲۹۹۷: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہا ابوطلحہؓ نے (اور ان کا ایک باغ تھا) کہ یارسول اللہؐ! میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے۔

۲۹۹۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

۲۹۹۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کی کون حاجی افضل ہے یارسول اللہؐ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان! حج میں کیا افضل ہے یارسول اللہؐ! فرمایا آپ ﷺ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ میں سبیل سے کیا مراد ہے یارسول اللہ ﷺ آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۲۹۹۹ : عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا

۲۹۹۹: روایت ہے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: نَدْعُ اَبْنَآءَ ...... بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَنِسَآءَ كُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي۔

علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور کہا یا اللہ! یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت ﷺ سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ [آل عمران: ٦١]

یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ آ چکا تم کو علم سو کہو آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔ انتہا پس آنحضرت ﷺ علیؓ وغیرہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جو اُن میں عقیل و ہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا کہ اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی ﷺ سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا' غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلون پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے انتہیٰ خلاصۃ مافی البغوی۔

۳۰۰۰: عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ۔

۳۰۰۰: روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابوامامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت: يَوْمَ تَبْيَضُّ ..... کہا ابی غالب نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول اللہ سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے عرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت ﷺ سے سنا ہے (تب کہیں جا کر) جب تم سے بیان کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

۳۰۰۱: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَی اللّٰهِ۔

۳۰۰۱: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ .... کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کے آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیمؒ سے مانند اسی کی اور ذکر نہ کیا اس میں آیۃ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کا۔

۳۰۰۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۰۲: روایت ہے انسؓ سے وہ نبی ﷺ کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور

وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ إِلَى آخِرِهَا۔

سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپ ﷺ کی پیشانی میں یہاں تک خون بہا آپ ﷺ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپ ﷺ نے کیوں کر نجات پائے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت: لَيْسَ لَكَ ..... یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۰۳: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلَى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

۳۰۰۳: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہؐ کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپؐ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپؐ کے شانۂ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپؐ کے منہ پر اور آپؐ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیونکر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لَيْسَ لَكَ ..... یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۰۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ۔

۳۰۰۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر۔ کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ: لَيْسَ لَكَ ..... یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو انتہیٰ پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہؓ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

۳۰۰۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوا عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ۔

۳۰۰۵: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کرتے چار شخصوں کے لیے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: لَيْسَ لَكَ ..... اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوبؒ نے ابن عجلان سے۔

۳۰۰۶ : عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ اِسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَ اِنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۰۰۶: روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع بخشا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق کرتا اسکی اور بے شک بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجالائے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا ......

ف: اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ [البقرة: ۱۳۵] یعنی اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشا اللہ کے سوا اور اڑ نہ رہیں اپنے کیے پر اور وہ جانتے ہیں۔

۳۰۰۷ : عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا۔

۳۰۰۷: روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہو اپنے سر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ثُمَّ اَنْزَلَ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۰۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِيْنَا وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَاَرْعَبُهُ وَاَخْذَلُهُ

۳۰۰۸: روایت ہے انسؓ سے کہا ابوطلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابوطلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے

لِلْحَقِّ۔ والے مدد حق کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے: ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ [البقرة: ١٥٤] یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہ یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔ ف: جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کہا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہوں۔

۳۰۰۹: عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَآءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۰۰۹: روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے نازل ہوئی یہ آیت ما کان ... ایک روئیدار چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَمَا كَانَ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباسؓ کا اس روایت میں۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ [البقرة: ١٦١] یعنی اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپائے گا لائے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ ف: اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہوگئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

۳۰۱۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ

۳۰۱۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالاً وَدَيْنًا قَالَ اَلاَ اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلاَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَ اَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا وَقَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لاَ يَرْجِعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةِ۔

ﷺ اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض' فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارہ' فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ: وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی یہ علیؓ بن عبداللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔ مترجم: پوری آیت جو اس بارہ میں نازل ہوئیں یہ ہیں: وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآاٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ لا وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ لا اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لا وَّاَنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ (آلِ عمران: ۱۶۹ '۷۰۰ ۱۷۱) یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے ربّ کے پاس' روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کے نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔ ف: شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

۳۰۱۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَا تًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ تْ وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَا طَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ

۳۰۱۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی وَلاَ تَحْسَبَنَّ ...... سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول اللہؐ سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتیں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو

اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى۔

زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہا نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جائیں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جائیں تیرے راہ میں یعنی یہی آرزو ہے سوا اس کے کچھ آرزو نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: عبداللہ بن مسعود سے ایک اور ایسی ہی روایت میں مزید مروی ہے کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ خبر دی جائے نبی کو۔

۳۰۱۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ۔

۳۰۱۲: روایت ہے عبداللہؓ سے وہ پہچانتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپ ﷺ نے ہم پر اسکے مصداق میں یہ آیت اللہ کی کتاب سے وَلَا تَحْسَبَنَّ ...... اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت سَيُطَوَّقُوْنَ ..... اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ جو لیے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔ مترجم: بعضی روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ [البقرة: ۱۸۰] یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہیٰ اور آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ ...... مع ترجمہ اوپر گزری۔

۳۰۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ

۳۰۱۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک فمن ..... آخر تک یعنی پھر جو سرکا

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَوَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دعا کی جس نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۱۴ : عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اِذْهَبْ يَارَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالَكُمْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَاابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَاوَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَو وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُ وْ ابِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ۔

۳۰۱۴: روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباسؓ کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جائے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں سو فرمایا ابن عباسؓ نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت یعنی اوپر سے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ..... تک پھر فرمایا ابن عباسؓ سے کو پوچھی اہل کتاب سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور حضرت سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو حضرت ﷺ نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ حضرت نے پوچھی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [آل عمران : ۱۸۷' ۱۸۸] یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

ف: وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن) غرض ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں اور جاننا چاہیے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت حضرت یحییٰ کا اور ولادت حضرت عیسیٰ کا مذکور ہے اور امر سے مذکور ہے امر رسول خدا ﷺ کی اطاعت کا اور ایمان لانے کا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۱۵: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔

۳۰۱۵: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے فاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال کا' سو حضرت ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک : يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (النساء : ۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبردار ہے حکمت والا۔ ف: اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لے اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے دفن اور کفن میں لگائے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجیے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائے اس کے بعد میراث کے حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا تر ہے انتھی موضح القرآن۔

۳۰۱۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَآءً لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ

۳۰۱۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ انکے شوہر تھے

فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُم۔

مشرکوں میں سومکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ نے یہ آیت مبارک والمحصنات... ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۱۷: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُم۔

۳۰۱۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں سوذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مذکور کے اور روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہؓ اور ابوالخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا [النساء: ٢٤] یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کو مالک ہو جائے تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جوان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرواپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

۳۰۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فِى الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ قَوْلُ الزُّوْرِ۔

۳۰۱۸: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں۔

۳۰۱۹: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

۳۰۱۹: روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجئے ہم کو فرمایا آپؐ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپؐ اور تھے قبل اس کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۰۲۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَةٌ فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

۳۰۲۰: روایت ہے عبداللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جائے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

۳۰۲۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ اَوْقَالَ الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ شَکَّ شُعْبَةُ۔

۳۰۲۱: روایت ہے عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کا اس میں شعبہ نے۔

۳۰۲۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ یَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِیْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاَنْزَلَ فِیْهَا اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِیْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِیْنَةَ مُهَاجِرَةً۔

۳۰۲۲: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کیلئے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دوہرا حصہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: لَا تَتَمَنَّوْا ...... یعنی مت آرزو کر اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتری ہے ام سلمہؓ کے بارہ میں یہ آیت اور تھیں ام سلمہؓ پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہؓ نے ایسا ایسا کہا۔

۳۰۲۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَکَرَ النِّسَاءَ فِی الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْکُمْ مِنْ ذَکَرٍ اَوْاُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۳۰۲۳: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ ...... یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے آخر تک۔

۳۰۲۴: عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْهِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ

۳۰۲۴: روایت ہے ابراہیم سے وہ راویت کرتے ہیں علقمہؓ سے کہا انہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھوں میں آپؐ کے آگے قرآن اور آپ ﷺ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا ...... اشارہ

وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ۔

کیا رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو سو نظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف: ایسی ہی روایت کی ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے۔

۳۰۲۵: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَىَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِىْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ۔

۳۰۲۵: روایت ہے ابراہیم سے وہ راویت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپ ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپ ﷺ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبداللہؓ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی ﷺ کے کہ آنسو بہاتی تھیں۔

ف: یہ روایت صحیح تر ہے ابی الاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا [النساء: ٤١] یعنی پھر کیا حال ہوگا جب بلائے گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائے گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا انتہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسول خدا ﷺ کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپ ﷺ کی۔

۳۰۲۶: عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِىْ فَقَرَأْتُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔

۳۰۲۶: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سولی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورہ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ..... یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی علیؓ نے پس اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ...... سے آخر تک یعنی اے ایمان والو! مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

۳۰۲۷: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

۳۰۲۷: روایت ہے عروہؓ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے بھاگے

خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّفَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِفَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَا حْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھے کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ پانی چھوڑ دو چلا جائے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیرؓ سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنے کھیت اے زبیرؓ اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیرؓ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اور اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بات آپ ﷺ نے اس لیے فرمائی کہ زبیرؓ آپ ﷺ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپ ﷺ نے ان کی طرفداری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا اور پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ اے زبیرؓ تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جائے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیرؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ...... سے آخر تک۔

ف: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے مانند اسی روایت کے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبداللہ بن زبیرؓ کا۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [النساء: ٦٥] یعنی سو قسم سے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائے اپنے جی میں خفگی تیری چکوتی سے اور قبول رکھیں مان کر انتہیٰ اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت ﷺ نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیرؓ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے (لمعات)

٣٠٢٨: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَالَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ اَقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَا فِقِيْنَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَقَالَ

٣٠٢٨: روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فَمَالَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ ...... کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی ﷺ کے احد کے دن یعنی جہاد سے سو لوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور

إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ ۔

کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے : فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا [النساء :۸۸] یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پائے اس کے لیے کوئی راہ انتہیٰ اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر کچھ مال تجارت لائے اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے۔

۳۰۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيُّ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهٗ وَرَاْسُهٗ بِيَدِهٖ وَاَوْدَاجُهٗ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ يَارَبِّ قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهٗ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ وَمَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ ۔

۳۰۲۹ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جائے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباسؓ سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی انہوں نے آیت: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ...... آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے : وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا [النساء :۹۳] یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

ف: ابن عباسؓ کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے عفو کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباسؓ نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شائد اس سے تشدید مراد ہو اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ ...... [التوبة: ۸۲] اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مؤمنین لا دائم نہیں۔

۳۰۳۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا لِیَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۔

۳۰۳۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تا کہ بچ جائے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ...... سے آخر تک یعنی اے ایمان والو جب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مؤمن نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

۳۰۳۱ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْاٰیَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَكَانَ ضَرِیْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِیْ اِنِّیْ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ الْاٰیَةَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ائْتُوْنِیْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ۔

۳۰۳۱ : روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے جب کہ نازل ہوئی یہ آیت: لَا یَسْتَوِی ...... آئے عمرو بن ام مکتوم نبی ﷺ کے پاس اور وہ نابینا تھا سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ ...... یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبداللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہے۔

۳۰۳۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰی بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَیَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ مِنَ

۳۰۳۲ : روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا تفسیر میں اس آیت کی لَا یَسْتَوِی...... یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مؤمنوں میں سوا بیماری والوں کے انتہی کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتومؓ نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہؐ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جائیں پس اتری یہ آیت: لَا یَسْتَوِی ...... یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباسؓ نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ۔ فضل اللہ..... یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہیٰ کہا ابن عباسؓ نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباسؓ اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن الحارث کے اور بعض نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن عباسؓ کے اور کنیت مقسم کی ابوالقاسم ہے۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں : لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (۹۵) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا [النساء: ۹۶] یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں کا ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے انتہیٰ اور غرض ابن عباسؓ کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق وشوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت وتعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو ان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہیٰ اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔

۳۰۳۳: عَنِ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْاَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَ كَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ فَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۳۰۳۳: روایت ہے سہلؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن ثابتؓ نے کہ نبی ﷺ نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیے لَا يَسْتَوِي ...... یعنی برابر نہیں ہوتے قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے راہ میں انتہیٰ کہا راوی نے کہ آ گئے ان کے پاس ابن ام مکتومؓ اور آپ ﷺ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن امّ مکتومؓ نے کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کہ اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہوگئی کہ قریب تھی کہ کچلی جائے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ ﷺ کی سو

عَلَیْهِ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔ اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپ ﷺ پر غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے اعنی روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی ﷺ سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔ مترجم قولہ سو بھاری ہوگئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپؐ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپؐ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

۳۰۳۴: عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

۳۰۳۴: روایت ہے یعلیٰ بن امیہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا میں نے اسکا رسول اللہؐ سے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اسکے صدقے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۳۵: عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَاْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۳۰۳۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ اترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرئیل آئے نبی ﷺ کے پاس اور حکم کیا آپ ﷺ کو کہ دیں آپ ﷺ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کرے ایک گروہ آپ ﷺ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آئیں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمرؓ اور حذیفہؓ اور ابی بکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

۳۰۳۶: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبُشَيْرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ

۳۰۳۶: روایت ہے قتادہؓ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو

يَهْجُوْبِهٖ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ اِلَّا هٰذَا الْخَبِيْثُ اَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا ابْنُ الْاُ بَيْرِقِ قَالَهَا وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهٗ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهٗ وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّيْ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهٗ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَهٗ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَاُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّهٗ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَاَلْنَا فَقِيْلَ لَنَا قَدْ رَاَيْنَا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرٰى فِيْمَا نَرٰى اِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ قَالُوْا وَنَحْنُ نَسْاَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ اِلَّا لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهٗ صَلَاحٌ وَاِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهٗ وَقَالَ اَنَا اَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ اَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا اِلَيْكَ عَنَّا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا اَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَاَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ اَنَّهُمْ اَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِّيْ يَا ابْنَ اَخِيْ

میں اصحاب نبیؐ کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب نبیؐ کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آ جاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس میں سے خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتے سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھروکے میں اور ہمارا میدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہم نے محلہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہوگی یعنی جو چوری کیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم نے جو پوچھا محلّہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے محلّہ میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے ہو نبیؐ کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنی تو شائد ہماری چیز مل جاتی کہا قتادہؓ نے کہ آیا میں نبیؐ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں

لَوْاَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا اَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا اِلٰى عَمِّىْ رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرَبَةً لَهُ وَاَخَذُوْا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَاَمَّا الطَّعَامُ فَلَاحَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُ فِىْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ اُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ فِىْ ذٰلِكَ وَ اجْتَمَعَ فِىْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا اَهْلِ اِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبْتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَمِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّىْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِىْ وَلَمْ اُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ ذٰلِكَ فَاَتَانِىْ عَمِّىْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِىْ مَا صَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّآ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا بَنِىْ اُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ رَحِيْمًا اَىْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَلَهُمْ وَمَنْ يَّكْسِبْ

آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر ملے ہم کو ہتھیار ہمارے اور غلہ ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا نبیؐ نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور جمع ہوئے اس کے لیے بہت سے لوگ محلّہ کے اور عرض کی اے نبی اللہ کے! تحقیق قتادہؓ بن نعمان اور انکے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہؓ نے پھر آیا میں نبیؐ کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپؐ نے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہؓ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں نبیؐ سے اس باب میں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی میں نے ان کو حضرت کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا.... یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تا کہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلا دے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واستغفر اللہ .... یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہؓ سے اور فرمایا ان اللہ کان..... سے رحیما تک کہ یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یکسب .... یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے اثما مبینا...تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ولولا .... پھر جب اترا قرآن لے آئے نبیؐ کے پاس ہتھیار اور دے دیے آپؐ نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار اور وہ بوڑھے تھے کہ انکی بینائی میں ضعف تھا اور ابو موسیٰ کو شک ہے کہ عشا بشین معجمہ کہا یا بسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے کچھ خلل ہے پھر

اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا قَوْلُهُمْ لِلَبِيْدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُتِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهٗ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا اَتَيْتُ عَمِّىْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشٰى اَوْعَسٰى الشَّكُّ مِنْ اَبِىْ عِيْسٰى فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ اَرٰى اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا اَتَيْتُهٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَابْنَ اَخِىْ هِىَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ومن...بعیداً تک یعنی جو نافرمانی کرے رسولؐ کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس پر ہدایت اور چلے مؤمنوں کے راہ سے الگ پھر دیں گے ہم اس کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ برا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اس کی حسان بن ثابت نے شعروں میں تب اٹھایا اس نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں. اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِّنْ شِعْرٍ فَاَخَذَتْ رَحْلَهٗ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِى الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِىْ شِعْرَ حَسَّانَ مَاكُنْتَ تَاْتِيْنِىْ بِخَيْرٍ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مرسلاً نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابی سعید خدریؓ کے اور ابو سعیدؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

۳۰۳۷ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ مَافِى الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔

۳۰۳۷ : روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ان اللہ...یعنی بے شک اللہ تعالیٰ بخشے گا اس کو کہ شریک کیا جائے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کو سوا جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے۔ مترجم: اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک سے سوا سب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں معاذ اللہ من ذالک۔

٣٠٣٨ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُجْزَبِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْاوَفِیْ كُلِّ مَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتّٰی الشَّوْكَةَ یُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ یُنْكَبُهَا۔

٣٠٣٨: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت :مَنْ یَّعْمَلْ ......یعنی جو کوئی برا کرے گا ضرور بدلہ پائے گا گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مؤمن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کانٹا چبھے یا کوئی بلا آئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں محیصن کے۔

٣٠٣٩ : عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا یُجْزَبِهٖ وَلَا یَجِدْلَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰیَةً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّآ اَنِّیْ وَجَدْتُّ اِقْتِصَامًا فِیْ ظَهْرِیْ فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ یَا اَبَابَكْرٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاَیُّنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوْءً وَاِنَّا لَمَجْزِیُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ یَا اَبَابَكْرٍوَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی تَلْقَوُاللّٰهَ وَلَیْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَیَجْتَمِعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰی یُجْزَوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

٣٠٣٩: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا تب اتری یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ ......یعنی جو برائی کرے گا بدلہ بائے اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار انتہٰی پاس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے ابی بکرؓ آیا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابوبکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سوانگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکرؓ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ ﷺ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پائیں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو اے ابی بکرؓ تجھے اور مؤمنین کو بدلہ مل جائے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہوگا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلہ پائیں گے ان کا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولی بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابی بکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور رافع عیوب وھوالمطلوب ہے۔

٣٠٤٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِیَتْ سَوْدَةُ اَنْ یُّطَلِّقَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِیْ وَاَمْسِكْنِیْ وَاجْعَلْ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ

٣٠٤٠: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہؓ کو کہ طلاق دیں اس کو نبی ؐ یعنی بسبب بڑھاپے کے سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجئے آپ ؐ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھیئے اور معاف کر دیتی

فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ۔

ہوں میں باری اپنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو سو حضرتؐ نے ویسا ہی کیا پس اتری یہ آیت: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ ...... یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۰۴۱: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ۔

۳۰۴۱: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے: يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ......۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن یحمد ثوری کہا ہے۔

۳۰۴۲: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ۔

۳۰۴۲: روایت ہے براءؓ سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! کیا تفسیر ہے اس آیت کی يَسْتَفْتُوْنَكَ...... سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔

مترجم: بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرما میں نازل ہوئی اس لیے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے: يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ [النساء: ۱۷۶] یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مرجائے اور نہ ہو اسکی اولاد اور اسکی ایک بہن ہو سو اسکے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اسکی اولاد پھر اگر ہیں اسکی دو بہنیں تو ان دونوں کیلئے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کیلئے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے انتہیٰ اور کلالہ کا اطلاق تین شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر ہیں ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاتی یا اخیافی۔

خاتمہ: سورۂ نساء۔ ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتامی کے اور تعداد منکوحات کی اور امر ادائے مہر کا اور امر یتامیٰ کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زد و کوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور

امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقرباء اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پائے اور امر ادائے امانات اور عدل کا اور امر اطاعتِ خدا اور رسول و اولی الامر کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم او لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود وغیرہ میں اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنان یتامیٰ اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا ادائے شہادات میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول ﷺ پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے اور نہی تثلث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا انتہیٰ گویا کہ یہ سورۂ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضایل سے اس میں مسطور ہے فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت و اجر مؤمنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خور کی اور مذمت بخیل کی اور مذمت افتراء کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکانِ ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکانِ ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لئے اور خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہا السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکار آمد اس میں مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادۂ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جائیں اور بخشے نہ جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لئے اور مؤمنوں کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی ﷺ کی جانب اور جواب اس کا عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر بد مشہور کر دیتے ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جائے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لئے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

سورۃ المائدہ کی تفسیر

۳۰۴۳ : عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

۳۰۴۳: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں

مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَ عْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

سے عمر بن خطابؓ سے کہ اے امیر المؤمنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ..... یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین انتہیٰ تو بے شک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۴۴: عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَ عِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَا تَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ۔

۳۰۴۴: روایت ہے عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ..... اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے۔ مترجم: اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمدللہ علی ذالک۔ معالم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس سے قبل ہوا اور نہ ہوگا فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۰۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

۳۰۴۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپؐ نے کہ خیال تو کر کہ کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سو اب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اسکے ہاتھ میں ہے اور عرش اسکا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سماوات کے اسکے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کیلئے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کیلئے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی: وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ [المائدة: ٦٤] یعنی یہود نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کیے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے الآیۃ اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لائے یعنی صفات الٰہی پر مثل ید و وجہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ اور ابن عیینہؒ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جائیں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور نہ بیان کی جائے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جائے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

٣٠٤٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَأَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ۔

٣٠٤٦: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے تھے نبی ﷺ کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ ﷺ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت: وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا ﷺ کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

٣٠٤٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا۔

٣٠٤٧: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ملا دیئے اللہ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ علیہ اسلام بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ بخوبی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلوا دو حق مظلوم کا اس سے۔

ف: عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعودؓ کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابوعبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۳۰۴۸ : عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَمَّا وَقَعَ فِیْهِمُ النَّقْصُ کَانَ الرَّجُلُ فِیْهِمْ یَرٰی اَخَاهُ یَقَعُ عَلَی الذَّنْبِ فَیَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا کَانَ الْغَدُ لَمْ یَمْنَعْهُ مَارَاٰی مِنْهُ اَنْ یَکُوْنَ اَکِیْلَهٗ وَشَرِیْبَهٗ وَخَلِیْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِیْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ وَقَرَأَحَتّٰی بَلَغَ وَلَوْکَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰی تَاْخُذُوْا عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا۔

۳۰۴۸ : روایت ہے ابی عبیدہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آ گیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا ان کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کیے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپ ﷺ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے: وَلَوْکَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سے آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جب تک کہ نہ پکڑ لو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کر دو اسے حق کی طرف بخوبی۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو ابو داؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق وفجار سے مخالطت اور محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک وبد ہلاک ہو گئے جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب واحتراز پر ضرور ہے۔

۳۰۴۸ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَهْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۔

۳۰۴۸ (ل) : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا نبیؐ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول للہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کیلئے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباسؓ سے روایت ہونے کا اور روایت کی یہ حدیث خالد خداء نے عکرمہؓ سے مرسلاً۔

۳۰۴۹ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ اَلْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا۔

۳۰۴۹: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف سو اتری وہ آیت جو سورۂ بقر میں ہے یعنی یَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے عمرؓ اور پڑھی گئی انکے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری وہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ یعنی اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے عمرؓ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اور اتری یہ آیت: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمرؓ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلا روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطابؓ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔

۳۰۵۰ : عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

۳۰۵۰: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبیؐ کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ آیت لیس..... سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت کے جب تقویٰ کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبیؐ کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبیؐ کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا [المائدۃ: ۹۳] آخر آیت تک۔

۳۰۵۱ ـ ۳۰۵۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْآ اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

۳۰۵۱ـ۳۰۵۲: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۵۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا لصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ مِنْهُمْ۔

۳۰۵۳: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۵۴ ـ ۳۰۵۵: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَآ اَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۳۰۵۴ـ۳۰۵۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اسکے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپ پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپؐ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ نے یہ آیت اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو ناگوار ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علیؓ کی روایت سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۳۰۵۶: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جائیں تم کو برا لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۰۵۷ : عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ

۳۰۵۷: روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت: يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... یعنی اے ایمان والو فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اسکے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب

يَاخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ۔

آ جائے یعنی اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعاً اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابی بکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۳۰۵۸ : عَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَیْفَ تَصْنَعُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَالَ اَیَّةَ اٰیَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِیْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِهٖ فَعَلَیْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِكُمْ اَیَّامًا الصَّبْرُ فِیْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِیْ غَیْرُ عُتْبَةَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنَّا اَوْمِنْهُمْ قَالَ لَا قَلْ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ۔

۳۰۵۸ : روایت ہے ابی امیہ شعبانیؒ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کونسی آیت؟ میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول اللہؐ سے تو فرمایا آپؐ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی ہے کہ جس کا کہا مانا جائے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جائے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جائے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اسلئے کہ انکی ہدایت ایسی بیماریوں کے سبب سے محال ہے اسلئے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا یا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کا لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جائیں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جائیں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زٹل ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔

۳۰۵۹ : عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰۤاَیُّهَا

۳۰۵۹ : روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شانِ نزول میں يَا اَيُّهَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَ غَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِىْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهٗ بُدَيْلُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهٗ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهٖ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءَ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهٖ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَ اَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِىْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهٖ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّآءٍ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یعنی اے ایمان والو! گواہی تمہاری درمیان اپنے جب آ جائے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن براء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کیلئے اور انکے پاس ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابی مریم کہتے تجارت کیلئے اسکے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دوں اور وہ اسکے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم اور تقسیم کر لیا اسکو میں نے اور عدی بن بداء نے پھر جو آئے ہم اسکے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اسکے کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اسکے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اسکے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے انکو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے انکو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑ لائے وہ لوگ عدی کو نبیؐ کے پاس اور مانگا آپؐ نے انکو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اسکے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھائی اس یعنی جھوٹی سو اتاری اللہ نے یہ آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ تک پس کھڑے ہوئے عمروؓ بن العاص اور ایک اور مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لیئے پانچ سو درہم عدی بن بداء سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابوالنصر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت ان کی ابوالنصر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کنیت ابوالنصر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدنی کی ابی صالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی چیز اس روایت میں سے ابن عباسؓ سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

۳۰۶۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّآءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اِشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ۔

۳۰۶۰ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لے کر آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول اللہ ﷺ نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے ہم نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے کہا ابن عباسؓ نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی۔ مترجم: پوری آیت مع ترجمہ یہ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ [المائدة : ۱۰۶-۱۰۷] یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کر و بعد نماز کے پھر وہ قسم کھائیں اللہ تعالیٰ کی کہ اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگر چہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

۳۰۶۱ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔

۳۰۶۱ : روایت ہے یاسر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اترا دستر خوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہو گئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔ مترجم: مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا اور مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز تھی۔

۳۰۶۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَلَقّٰى عِيْسٰى حُجَّتَهٗ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَايَكُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَالَيْسَ لِیْ بِحَقٍّ الْاٰيَةَ كُلَّهَا۔

۳۰۶۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ سکھلا دے گا اللہ عیسیٰ کو حجت انکی اور تعلیم کر دی اللہ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی: وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى یعنی جب فرمادیگا اللہ قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہؓ نے کہ فرمایا نبیؐ نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ نے جواب اس کا عیسیٰ کو۔ یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مُو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گیں اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے۔ سبحان اللہ! کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ جس کے سوال میں دہرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی وولی کی کہ معبودیت میں اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکئے معاذ اللہ من ذالک اور اللہ تعالیٰ یہ تماشہ مشرکوں کے ذلیل وخوار کرنے کے لئے میدانِ قیامت میں دکھلا دے گا کہ سب معبودانِ باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جائیں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذر نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے۔ اب حسنات ہماری ہباء منشاء اور خیرات وصدقات ہمارے رماء منشور اہو گئے۔

۳۰۶۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ۔

۳۰۶۳: روایت ہے عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورۂ مائدہ اور فتح ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی۔ مترجم : سورۂ مائدہ ایک خوانِ نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دُنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ وقراء بلکہ تمامی علماء وفقہاء اس کے زلہ رُبا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتہ اور دَم اور لحم خنزیر اور ما اُحل بہ بغیر اللہ اور منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ما ذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمّم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق وسارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین روزے حرمت خمر اور میسر اور انصاب وازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لئے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص واخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہابیل وقابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور روبکاری عیسیٰ علیہ السلام کی امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد ومضامین عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

سورۃ الانعام کا بیان

۳۰۶۴ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

۳۰۶۴ : روایت ہے علیؓ سے کہ ابوجہل نے کہا پیغمبر رسول اللہؐ سے کہ ہم تجھ کونہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ نے یہ آیت: فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ سے آخر تک یعنی وہ لوگ تجھ کونہیں جھٹلاتے ہیں ولیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبدالرحمٰنؒ بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابوجہل نے نبیؐ سے کہا اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علیؓ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

۳۰۶۵ : جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ۔

۳۰۶۵ : روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے اَرْجُلِكُمْ تک یعنی کہہ اے محمدؐ کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی پھر جب اتری یہ آیت: قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے آخر تک یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کردے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھادے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبیؐ نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اَهْوَنُ فرمایا یا اَيْسَرُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۶۶ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ۔

۳۰۶۶ : روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: قُلْ هُوَ الْقَادِرُ یعنی کہہ دے تو اے محمدؐ کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے سو فرمایا نبی ﷺ نے آگاہ ہو بے شک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۶۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَابُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

۳۰۶۷ : روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت: الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپؐ نے اسکا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے مت شریک تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ

شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۶۸ : عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَااَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ مَا رَاَيْتُهٗ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَا تَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عُظْمُ خَلْقِهٖ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَآ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۳۰۶۸: روایت ہے مسروق سے کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے عائشہ تین باتیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ یعنی نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف وخبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مؤمنوں کی ماں مجھے مہلت دیجئے اور جلدی مت کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے دوبارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمد ﷺ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آیتیں رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ مراد ان آیتوں سے دیکھنا ہے جبرئیل کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیل کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھرلیا تھا اس کے جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچ اور فرمایا حضرت عائشہؓ نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے چھپالی وہ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس جھوٹ باندھا اس نے اللہ تعالیٰ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسولؐ! پہنچادے جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا محمد ﷺ کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان وزمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

۳۰۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا

۳۰۶۹ : روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھائیں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبوح کو اور نہ کھائیں

قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى

ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میتہ کو سواتاری اللہ تعالیٰ نے آیت فَكُلُوْا سے مُشْرِكُوْنَ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ مترجم: پوری آیت معہ ترجمہ یوں ہے: فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ [الأنعام : ۱۱۸] یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ [الأنعام : ۱۲۱] اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دِل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لئے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ اب بھی اگر تم اس شبہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لئے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر خدا کو پوجے بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال و حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔

۳۰۷۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

۳۰۷۰: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چاہے کہ پڑھ لے یہ آیتیں قُلْ تَعَالَوْا سے تَتَّقُوْنَ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [الأنعام : ۱۵۱ تا ۱۵۳] یعنی تو کہہ آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہو اس میں سے اور جو چھپا ہو اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شائد تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شائد تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہ پر تم کو بھٹکا دیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شائد تم بچتے رہو۔

۳۰۷۱ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْيَأْتِىَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

۳۰۷۱:روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اَوْيَأْتِىَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ یعنی آ جائیں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی سو فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔

۳۰۷۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَلْاٰيَةَ الدَّجَّالُ وَ الدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوْمِنَ الْمَغْرِبِ۔

۳۰۷۲ : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۷۳ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَاهَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

۳۰۷۳ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کو تو مت لکھو اس کے لے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت من جاء سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لائے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: سورۂ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کی قدر نہ جانے وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میہ کی اور حرمت دَم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ بغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل ومیزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الٰہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراطِ مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتداء سے توراۃ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبودِ حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رؤیت کوکب وقمر وشمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر خدانخواستہ وہ شرک کرتے اور نادانیوں سے کفار نابکار کی اعراض ان کا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مؤمنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لائیں اور نکالنا مشرکوں کا اپنے معبودوں کے حصے حرث وانعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرک پیروں کے نام کی چنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی

اپنے جانب سے اور تذکیر بالآ اللہ سے مذکور ہے برکاتِ سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر تھے اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب ونوی اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس وقمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات ونخل وزرع مختلف الاکل وزیتون ورمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمکن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیر ذالک من النعماء الکثیرۃ والالآ ءالوافرۃ۔ غرض اس سورۂ مبارک میں تذکیر بالآ ءاللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جا بجا بیان کی گئی ہیں اور صفاتِ الٰہی سے آیاتِ قدرت اس کی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات ونور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر وجہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سماوات وارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بحر و بر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعا وخفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع وولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادۂ الٰہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم وحکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سماوات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اس کے لئے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف وخبیر ہونا اور اثباتِ معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد ومنافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ غور وتامل سے اس سورۂ مبارک میں نظر فرمائیں اور حظوظِ رحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھائیں تا کہ بعد مردن حسرت وافسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھائیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

سورۃ الاعراف کا بیان

۳۰۷۴ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ اِبْهَامِهٖ عَلٰى اَنْمُلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔

۳۰۷۴: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت: فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو دہایا ہوا کہا حمادؓ نے اس طرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ پس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمادؓ بن سلمہ کی روایت سے روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

۳۰۷۵ : عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ

۳۰۷۵: روایت ہے مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سبھوں نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھی آپ ﷺ سے یہی آیت تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ ﷺ جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندے کو دوزخ کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

۳۰۷۶ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ

۳۰۷۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوئی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں آدم نے کہا کہ اے رب کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے اے رب زیادہ دے اس

جَآئَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِاِبْنِكَ دَاوُدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔

کو میری عمر کے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدم کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدم نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرنے لگی اولاد انکی اور بھول گئے آدم اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوک گئے آدم اور چوک گئی اولاد ان کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔

۳۰۷۷ :عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ۔

۳۰۷۷ : روایت ہے سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کہ حاملہ ہوئیں حوا آنے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبدالحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اس کے قلم سے تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی بعضوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ مترجم: کہتا ہے سورۂ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب وغریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان و جراد وقمل وضفادع ودم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری تعالیٰ کی کوہِ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح ونصرت کا ان کے لئے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم علیہ السلام سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکراتِ موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابوابِ سماوات کا منکروں کے لئے اور مہاد وغواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکیوں کے لئے اور نکالنا حسد وبغض کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحابِ جنت کا اصحابِ نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع وفوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی ایک بحر طویل ہے عاشقانِ قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور وتامل فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اٹھائیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

سورۃ الانفال کا بیان

۳۰۷۸ ـ ۳۰۷۹ :عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْنَحْوَ هٰذَا

۳۰۷۸ـ۳۰۷۹: روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو پس دے دیجئے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو

هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَ لَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَامَنْ لَا يُبْلِي بَلَائِيْ فَجَاءَ نِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَلِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ۔

فرمایا آپؐ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جائے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ کا اور کہا آپ ﷺ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی اور تب میری نہ اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ .....

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سماک نے مصعب بن سعد سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ [الأنفال: ۱] یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسول ﷺ کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہیٰ اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرما دیا ہے کہ فتح و ظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوئی ہے غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے واعلموا میں فرما دیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

۳۰۸۰: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّايَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُ ه مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَ ه فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَرَآئِهٖ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَا شَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُلَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ۔

۳۰۸۰: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا نظر کی رسول اللہؐ نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپؐ کے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگا اللہ تعالیٰ کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کر دے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جائیگی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپؐ کے کندھوں سے اور آئے ابوبکر صدیقؓ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپؐ کے کندھوں پر پھر لیٹ گئے پیچھے سے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بے شک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے تم سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابوزمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابوزمیل کا

نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔

۳۰۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيْرَلَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهِ لَايَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَ قَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ۔

۳۰۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ جب فارغ ہوئے نبیؐ جنگِ بدر سے کسی نے کہا کہ چلئے آپؐ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپؐ سے لڑنے والا نہیں کہا راوی نے کہ آواز دی آپ کو عباسؓ نے کہ وہ اپنے زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو لائق نہیں اور کہا اللہ نے آپؐ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپؐ نے کہ تم نے سچ کہا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۸۲ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِيْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۳۰۸۲: روایت ہے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیامت تک۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔ مترجم: یعنی دو چیزیں عذابِ الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت ﷺ کا دوسرے استغفار۔

۳۰۸۳ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَ سَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

۳۰۸۳: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت منبر پر: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ ﷺ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

ف: اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو۔

۳۰۸۴ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُوْسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

۳۰۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سر والے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانۂ سابق میں یہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جائیں ان پر سو

وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: لَوْلَا کِتَابٌ ...... یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۸۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْءَ بِالْاُ سَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِیْ فِیْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّیْ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ۔

۳۰۸۵: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سوعرض کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مگر سہیل بن بیضاء کو میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ما کان سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادے خون ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔ خاتمہ: چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لئے فہرست اس کے مضامین کی سورۂ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

سورۃ التوبہ کا بیان

۳۰۸۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِیَ مِنَ الْمَثَانِیْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِیَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يَاْتِیْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّیْءُ

۳۰۸۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براءۃ کے اور مئین میں ہے پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس

دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُفِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَ ةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَ كَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ

سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں جس میں ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اوّل اوّل نازل ہوئی تھی اور تھی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر میں اتری تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوفؓ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباسؓ سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ سے۔ **مترجم**: مثانی وہ سورتیں ہیں کہ مئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی اور مئین سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثانی میں پھر اس کے بعد مفصل قولہ اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا یعنی سورۂ انفال میں ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۂ برأت میں اسی عہدوں کو ان کے آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لئے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لئے نہ لکھی کہ شائد دونوں ایک ہوں اور حضرت نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں۔

۳۰۸۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَحَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِيَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُوالْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَاوَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

۳۰۸۷: روایت ہے عمروؓ بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر حمد کی آپ ﷺ نے اللہ کی اور ثنا کیا اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپ ﷺ نے کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کہا راوی نے کہ لوگوں نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر اے رسول اللہ کے فرمایا آپ ﷺ نے کہ بے شک خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی

غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ اَلاَ وَاِنَّ كُلَّدَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلاَ وَ اسْتَوْصُوْابِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلاَّ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً اَلاَ وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلاَ يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلاَ يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلاَ وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

ظلم کرے اور سود عباسؓ بن عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا جائے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتے تھے بنی اللیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بے حیائی پھر اگر ہو نافرمانی کریں تمہاری تو الگ رکھو ان سے بستر اور مارو ان کو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہے میں آ جائیں تو پھر نہ الزام رکھو ان پر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو اور اجازت نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی یہ ابوالاحوصؒ نے شبیب سے۔ **مترجم**: یوم النحر اور مکہ حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم و زیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہے اور جہان عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تھا اس کے عزیز و اقارب پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپ ﷺ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لے لے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرضدار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہ ہے جو مشکوۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول اللہ ﷺ کا اور وہ بڑا تھا عباسؓ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں۔

۳۰۸۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۳۰۸۸: روایت ہے علیؓ سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبیؐ سے کہ حج اکبر کس دن ہے؟ فرمایا آپؐ نے نحر کے دن یعنی اسلئے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

۳۰۸۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۳۰۸۹: روایت ہے حضرت علیؓ نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

ف: یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لئے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی اسحاق سے

وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

۳۰۹۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِیْ فَدَعَا عَلِیًّا فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ۔

۳۰۹۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے براءت کو ابوبکرؓ کے ساتھ بلایا انکو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچا دے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علیؓ کو اور دی وہ براءۃ انکو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انسؓ کی روایت سے۔

۳۰۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ یُّنَادِیَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِیًّا فَبَیْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَصْوٰی فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ عَلِیٌّ فَدَفَعَ اِلَیْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ عَلِیًّا اَنْ یُّنَادِیَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِیٌّ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِیْئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَا یَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِیٌّ یُنَادِیْ فَاِذَا عَیِیَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰی بِهَا۔

۳۰۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورۂ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علیؓ کو سو ابوبکرؓ راہ میں تھے کہ سنی انہوں نے آواز رسول اللہؐ کے ناقہ قصویٰ کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکرؓ گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شائد رسول اللہؐ تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علیؓ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکرؓ کو خط رسول اللہ کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات علی پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علیؓ اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آئے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مؤمن اور علیؓ پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکرؓ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی سند سے۔

۳۰۹۲: عَنْ زَیْدِ بْنِ یُثَیْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا بِاَیِّ شَیْءٍ بُعِثْتَ فِی الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَمَنْ كَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰی مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَمْ یَكُنْ لَهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا یَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔

۳۰۹۲: روایت ہے زید بن یثیع سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علیؓ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں تھا) اور جس کافر کے اور نبی ﷺ کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک جس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان حج میں اس سال کے بعد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابوعینیہ کی ابی اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علیؓ سے اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہؓ سے۔ مترجم: ابتدائے سورۂ براءت میں براءۃ من اللہ ورسولہ سے غفور رحیم تک جب یہ آیتیں نازل ہوئیں حضرت نے ان کی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی حضرت کی مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو انا فتحنا میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ کرو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جائیں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ ٹھہر گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے ضرور ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

۳۰۹۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

۳۰۹۳: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعیدؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا یتعاھد السجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبدالغنواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابی سعید کی گود میں پرورش پائی۔

۳۰۹۴: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ۔

۳۰۹۴: روایت ہے ثوبان سے کہ کہا جب کہ نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ہم ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی تو مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کون سا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبداللہ اور انسؓ سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔

۳۰۹۵: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِّنْ

۳۰۹۵: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپ

ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٍ اتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ۔

ﷺ نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورۂ براءت میں سے یہ آیت: اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ یعنی ٹھہرالیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرادیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام وحلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

۳۰۹۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

۳۰۹۶: روایت ہے انسؓ سے کہ ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بے شک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپ ﷺ نے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے مانند اس کی۔

۳۰۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ اَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

۳۰۹۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جب کہ مرا عبداللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول اللہ ﷺ کو اس پر پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپ ﷺ اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھرا میں یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا نماز پڑھتے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابی ہے فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے کہا عمرؓ نے اور رسول اللہ ﷺ مسکراتے تھے یہاں تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس

لَهُمْ لَوْاَعْلَمُ اِنِّیْ لَوْزِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ غُفِرَلَهٗ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهِ وَمَشٰی مَعَهٗ فَقَامَ عَلٰی قَبْرِهٖ حَتّٰی فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجَبٌ لِیْ وَجُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَاكَانَ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰیَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِلٰی اٰخِرِالْاٰیَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ عَلٰی مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰی قَبْرِهٖ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

کیلئے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَسْتَغْفِرْ لَهُمْ..... یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر تو مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ انتہیٰ اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپؐ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہوگئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسولؐ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ دونوں آیتیں اتریں۔ یعنی مت نماز پڑھ کسی منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جائے کوئی ان میں کا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے یعنی وفات پائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے۔

۳۰۹۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِیْهِ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِیْصَهٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ جَذَبَهٗ عُمَرُوَقَالَ اَلَیْسَ قَدْ نَهَی اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ اَنَا بَیْنَ الْخِیَرَتَیْنِ اِسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِمْ۔

۳۰۹۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبداللہ بن اُبی کا رسول اللہؐ کے پاس جب کہ مرا باپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجئے مجھ کو اپنا کرتہ کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپؐ اسکے لیے پھر دیا آپؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپؐ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپؐ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے سو فرمایا آپؐ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑ دی آپؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرتؐ نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی اور آپؐ نے جو اپنی قمیص عنایت فرمائی اور نماز پڑھی یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق

کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دلجوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مؤمن تھا پھر جب نہی وراد ہوئی آپ ﷺ باز رہے معلوم ہوا کہ قیاس آنحضرت ﷺ کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولیٰ احتمال خطا ہے۔

۳۰۹۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا۔

۳۰۹۹: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اوّل دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول اللہ ﷺ کی تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابی سعید سے۔

۳۱۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءَ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ قَالَ کَانُوْا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْهِمْ۔

۳۱۰۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قباء کے لوگوں میں رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ ...... یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو اور ان کی عادت تھی استنجاء کرتے تھے پانی سے سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ایوبؓ اور انس بن مالکؓ اور محمد بن عبداللہ بن اسلام سے بھی روایت ہے۔

۳۱۰۱: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا یَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْهِ وَهُمَا مُشْرِکَانِ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْكَ وَهُمَا مُشْرِکَانَ فَقَالَ اَوَ لَیْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ۔

۳۱۰۱: روایت ہے علیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے پس اتری اس پر یہ آیت: مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ ...... یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیّب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفائے وعدۂ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

۳۱۰۲: عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰی کَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اِلَّا بَدْرًا

۳۱۰۲: روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبیؐ کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرتؐ نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبیؐ کسی پر جو نہ گیا بدر

وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ ﷺ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيْرَ فَخَرَ جَتْ قُرَيْشٌ مُغِيْثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِىْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا اُحِبُّ اَنِّىْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِىْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَا ثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ وَهِىَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ هُوَ يَسْتَنِيْرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِوَكَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَاكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ اَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَ تْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ كَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِىْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَاكَادَيَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اَيْضًا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِىْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِىْ كُلِّهٖ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّىْ اُمْسِكُ سَهْمِى الَّذِىْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ نِعْمَةً بَعْدَ

میں اور حضرتؐ ارادہ کرتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تھا) سو نکلے قریش فریاد رسی کیلئے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول اللہؐ کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے اسلئے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبیؐ کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپؐ اور خبر کر دی رسول اللہؐ نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لمبا کہا کعبؓ نے کہ پھر حاضر ہوا میں نبیؐ کی خدمت میں (یعنی غزوہ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گرد اُن کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح وظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپؐ تو چہرہ آپؐ کا چمکنے لگتا سو میں آیا آپؐ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعبؓ بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جنا ہے تجھ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپ نے نہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیتیں لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ ...... سے آخر تک یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تابعداری کی کٹھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بے شک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعبؓ نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ سب صدقہ ہے اللہ اور رسول کی راہ میں فرمایا آپؐ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیبر

الْإِسْلَامِ اَعْظَمَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ صَدَقْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبَایَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَا یَكُوْنَ اللّٰهُ اَبْلٰی اَحَدًا فِی الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِیْ اَبْلَانِیَ مَا تَعَمَّدْتُّ لِلْكِذْبَةِ بَعْدُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ یَّحْفَظَنِیَ اللّٰهُ فِیْمَا بَقِیَ۔

کا کہا کعب نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ میں نے سچ بولا رسول اللہؐ سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک ہوں ہم جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے گا باقی عمر میں جھوٹ سے۔

ف: مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمٰنؒ بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے۔ مترجم: قولہ میں کبھی پیچھے نہیں رہا یعنی غزوۂ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوۂ بدر کے جس لڑائی میں حضرت ﷺ تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ قولہ اور ملے دونوں لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت ﷺ کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں حضرت ﷺ سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوۂ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول اللہ ﷺ کی ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لمبا آہ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ ﷺ کے ساتھ رہتا نہ تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جائیں پھر جو حضرت ﷺ کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال حضرت ﷺ کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کر دی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کر لوں گا یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں اور کاش میں جا ملتا اور میں جب حضرت ﷺ کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت ﷺ نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ ﷺ نے کیا کیا؟ کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے۔ کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو حضرت کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا۔ مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر حضرت ﷺ تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپ ﷺ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ کیا میں نے سچ کا اور حضرت ﷺ کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب حضرت ﷺ بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسّی پر کئی آدمی تھے۔ پھر ان کے اظہار کو حضرت ﷺ نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ ﷺ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے نہیں

خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یارسول اللہ! اگر میں کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر کر کے بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا تو آپ ﷺ سے' تو آپ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں تو آپ ﷺ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہو گی کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے' عفو کی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا جاتو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر نہ کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لئے استغفار رسول اللہ ﷺ کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں حضرت ﷺ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں! دو شخصوں کا اور ان کو بھی حضرت ﷺ نے یہی کہا جو تجھے کہا۔ میں نے کہا وہ کون ہیں؟ کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے۔ حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہو گئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا' سابقون کے ساتھ اور بازار میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپ ﷺ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ حضرت ﷺ نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لئے یا نہیں اور آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا آپ ﷺ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور میرے بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا۔ سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابی قتادہ اللہ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول (ﷺ) کو۔ پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) خوب جانتا ہے۔ پھر میری آنکھیں بھر آئیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے بادشاہ غسان کا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تمہارے صاحب نے (یعنی نبی ؐ نے) تم پر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کریں گے پھر جب میں نے اسے پڑھا' میں نے کہا یہ اور بلا آئی۔ سو میں نے اسے چولہے میں ڈال دیا پھر جب مجھ پر چالیس راتیں گزر گئیں اسی وقت ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تو دُور رہ اپنی بیوی سے۔ میں نے کہا طلاق دوں؟ کہا نہیں بس جدا رکھو اس کو اور پاس نہ جا اس کے اور میرے رفیقوں کو بھی یہی پیغام بھیج دیا۔ تب میں نے اپنی بیوی ؓ سے کہا تو اپنے میکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت ؐ کے پاس آئیں اور عرض کی یارسول اللہ! ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اس کا خادم نہیں پھر آپ ﷺ کو ناگوار ہے کہ میں اس کی خدمت کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مگر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے عرض کی کہ وہ کسی طرف ہلتا بھی نہیں اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ اَمر ہوا ہے۔ کہا کعب نے کہ مجھ سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہیں بھی اجازت مل جائے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرنے کی۔ کہا قسم ہے اللہ کی میں آپ ؐ سے اجازت نہ مانگوں گا اور معلوم نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرت ﷺ کیا فرمائیں اور میں بھی جوان ہوں۔ پھر ٹھہرا میں اسی حال پر دس راتیں اور پوری ہو گئیں پچاس راتیں ہم پر جس دن سے

فرمایا تھا حضرت ﷺ نے ہم سے بات نہ کرنے کا۔ پھر جب میں نے نماز پڑھی فجر کی پچاسویں رات کی اور میں اپنے کوٹھے پر تھا اور میں اسی حال میں تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین مجھ پر تنگ آ گئی تھی۔ سنی میں نے آواز ایک پکارنے والے کی کہ جب سلع پر پکارتا تھا کہ اے کعب! خوشخبری ہو تجھ کو اور میں سجدہ میں گر پڑا۔ باری تعالیٰ کے آگے اور جانا میں نے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہماری توبہ قبول ہونے کی جب نماز پڑھ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینے کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینے کو اور بنی اسلم میں کا ایک مرد دوڑا مگر آواز پکارنے والے کی مجھے سوار سے پہلے پہنچی۔ پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جس نے مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے پاس وہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے مانگ کر پہنے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اور ملے لوگ مجھ سے فوج فوج۔ مبارکباد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونے کی یہاں تک کہ میں داخل ہوا مسجد میں اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے گرد لوگ جمع تھے۔ باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔

۳۱۰۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَأَخْشٰى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِي

۳۱۰۳: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ نے بلا بھیجا ان کو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کی اور عمر بن خطاب بھی ان کے پاس بیٹھے تھے پھر ابوبکر صدیقؓ نے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کی گرم بازاری ہوئی قراء قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنی امت کے ہاتھ سے) اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنے کا ابوبکرؓ نے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسی طرح وہ مجھ سے تکرار کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا عمرؓ کے سینے پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے زید نے کہا کہ پھر ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تم کو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول اللہ کے وقت میں قرآن لکھتے تھے سو درپے ہو تم قرآن کے کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے پہاڑوں میں سے تو مجھ پر اتنا گراں نہ گزرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر کرو گے تم اس کام کو جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا ابوبکرؓ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا ابوبکرؓ و عمرؓ کے سینہ پر اور درپے ہوا میں قرآن کے جمع کرنے کے اکٹھا کرتا تھا میں پرچوں سے کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں پر سے (حضرت کے وقت میں

بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةَ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا) اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورۂ براءت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاء کم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اس پر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مومنوں پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان اور پھر اگر پھر جائیں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۰۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاٰذَرْبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اِخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۱۰۴: روایت ہے انسؓ سے کہ حذیفہؓ آئے عثمانؓ بن عفان کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تو کہا عثمانؓ بن عفان سے کہ اے امیر المومنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمانؓ نے پیغام بھیجا حفصہؓ کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہؓ نے مصحف حضرت عثمانؓ کے پاس اور بھیجا عثمان نے زید بن ثابت کو اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کی کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمانؓ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا ...... پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْاَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ اَلتَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَا فُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اُكْتُبُوْهُ التَّابُوْتَ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحِفِ وَيَتَوَلاَّ هَا رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اُكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَ مِنْ مَّقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

قریشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو عثمانؓ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو نا گوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قران لکھنے سے اور متولی ہو اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اے عراق والو! چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھوان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لائے گا اسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسولؐ کو نا گوار ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۂ حج میں احکام حج اور سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لئے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدۂ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول اللہ ﷺ کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ کی باذن الٰہی اور تذکیر بغشیان نعاس اور انزال ماء اور اثبات ملائکہ کا قلوب مؤمنین کے لئے اور رعب ڈالنا اللہ تعالیٰ کا قلوب کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کہ کافروں کے سروں پر اور ہر جوڑوں پر ماریں اور نہی کافروں کے مقابلے سے بھاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کی جانب سے اور تخویف فتنہ عامی سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مؤمنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دارالندوہ میں ہوا تھا۔ حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا ابوجہل کی جنگ بدر میں نکلتے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کی طرح پھر شکست پاؤ گے اور دوستی اللہ تعالیٰ کی اور مددگار رہنا اس کا مسلمانوں کے لئے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنے کا رسول اللہ ﷺ اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافر کے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے اور امر خدا کی اطاعت کا اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف

خیانت نہ ہو اور امر تیاری کا سامانِ جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار کے اور دشمنن اللہ تعالیٰ کا تائید مؤمنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی ﷺ کو اور تابعدار مؤمنوں کو اور امر مؤمنوں کی ترغیب وتحریص کا قتال و جہاد پر۔ وعدہ بیس نصر کے غلبہ کا دوصد کافر پر اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دوسو کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اساریٰ بدر سے۔ تحلیل مالِ غنیمت کی۔ محبت مؤمنین ومہاجرین ومجاہدین وانصار کی ایک دوسرے سے اور محبت وولایت کافروں کی آپس میں سچے مؤمن ہونا مہاجرین ومجاہدین اور انصار کا اور الحاق مجاہرین واپسین کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں چنانچہ سات صفتیں مؤمنوں کی خوفِ الٰہی اور زیادتیٔ ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لئے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لبیک کہنے کا جب خدا اور رسول کسی کو بلائے۔ حرمت خیانت کی اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے۔ مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں۔ نہی ان کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے۔ اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آلِ فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسول ﷺ کی عین خیانت خدا کی ہے۔ ہونا وراثت کا اولوالارحام میں انتہیٰ اور سورۂ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت خدا اور رسول ﷺ کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے۔ حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرطِ توبہ اور ادائے نماز وزکوٰۃ کے حکم مستامن کا۔ امر عہد کے پورا کرنے کا اور ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد وقرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے۔ تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مؤمنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔ برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مؤمنوں پر۔ بشارت رحمت ورضوان وجنات واجر عظیم کی مجاہدین ومہاجرین کے لئے۔ نہی کافروں سے صحبت رکھنے کی اگرچہ اقرباء ہوں اور عتاب غیر خدا کی محبت پر اباء اور ابناء واخوان وغیرہ سے اور فسق ان لوگوں کا جو ان کی محبت میں جہاد سے باز رہیں۔ یاد دلانا نصرتِ الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین میں اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا۔ وعدۂ توبہ کا ان کافروں کے لئے جو جنگ حنین میں باقی رہے منع کرنا مشرکوں کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا ان کا۔ تحریض کافروں کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں۔ وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے۔ تعجب ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں نکلنے کے لئے سستی کرتے ہیں تخویف ان مسلمانوں کی جو جہاد میں کوچ نہیں کرتے عذابِ الیم کے ساتھ فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور رفاقت ان کی غار میں وقت ہجرت کے۔ حکم کوچ کا جہاد کے لئے ہر حال میں عتاب ان صحابیوں پر جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے مذمت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لئے جواب ان منافقون کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانا منافقوں کا کہ ہم مؤمن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تیمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول ﷺ کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پائیں صدقہ دیں اور حال ثعبہ خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبی ﷺ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جائیں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات وانہار وخلود اور فوزِ عظیم کا مجاہدین کے لئے۔ مذمت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترکِ جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لئے جو سواری نہیں پاتے۔ الزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرین کا آنا حضرت ﷺ کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اوّلین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریدارانِ جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مہاجرین وانصار جو غزوۂ تبوک میں مطیع رسول ﷺ ہے۔ نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ کا۔

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبی ﷺ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے کا اور مال خرچ کرنے کا۔

فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لئے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں۔ چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا بہبودی رسول ﷺ کا ان پر اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسول ﷺ کے اور مؤمنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نماز میں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال واولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسول ﷺ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پائیں اور اذیت دینا ان کا نبی ﷺ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبی ﷺ اور مؤمنوں کو راضی کرنے کو اور ڈرنا ان کا نزولِ قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے اور استہزاء کرنا ان کا خدا اور رسول ﷺ سے اور حیلہ کرنا لہو ولعب کا اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا وعید نارِ جہنم کی ان کے لئے اور لعنت خدا کی ان پر اور تشبیہ حضرت ﷺ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسرانِ دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مؤمنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لئے۔ نہی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی اور ان کے مال واولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونے پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جاننا ان کا اس مال کو جو راہ الٰہی میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں' خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا اور نہی نبی ﷺ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے اور کہنا منافقوں کا وقت نزولِ سورۃ کے کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دو بار۔ نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزولِ سورہ کے اور سوا اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیر علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام فرزند ہیں خدا کے اور معبود ٹھہرا لینا ان کا اپنے احبار و رہبان کو سوخدا کے اور ارادہ کافروں کا کہ نورِ خدا اپنے مُنہ سے بجھا دیں اور تمسخر ارسال رسول ﷺ پر اور وعدۂ غلبہ دین کا۔ خطاب مؤمنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوح اور عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور موتفکات کی ہلاک کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مؤمنوں کی مؤمنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت خدا اور رسول کرنا ان کا اور وعدۂ محبت کا ان کے لئے۔ حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قربت الٰہی ہونا

دعائے رسول کا ان کے لئے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک و بد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب و رحیم ہونا اس کا فضیلت مسجد قباء کی اور بناء اس کی تقویٰ پر مالکیت اور احیاء اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول توبہ ان اصحاب کی کہ غزوۂ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول ﷺ کے آنے کی اور حریص ہونا اس ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت کی مؤمنوں پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

سورۂ یونس کا بیان

۳۱۰۵: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَ يُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَ كُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّيْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ۔

۳۱۰۵: روایت ہے صہیب سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ یعنی جو لوگ نیک ہیں انکو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپؐ نے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کونسی نعمت باقی رہی فرمایا آپؐ نے پھر کھول دیا جائے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا) فرمایا آپؐ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی انکو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اس تعالیٰ کے جمال مبارک پر۔

ف: حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبدالرحمن سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیبؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۳۱۰۶: عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰى لَهٗ۔

۳۱۰۶: روایت ہے ایک مرد مصری سے اس نے کہا میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی انکو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ جب سے پوچھا میں نے نبیؐ سے سوا تیرے جب سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اسکو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ کی جانب سے۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے ابی صالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابی الدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور اس سند میں روایت نہیں عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۳۱۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ

۳۱۰۷: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب ڈبویا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بے شک نہیں کوئی معبود مگر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ فَقَالَ جِبْرَائِیْلُ یَامُحَمَّدُ لَوْرَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اٰخُذُمِنْ حَالِ الْبَحْرِوَاَدُسُّهٗ فِیْ فِیْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِکَهُ الرَّحْمَةُ۔

وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کاش اے محمدؐ آپؐ مجھے دیکھتے اس وقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑ دریا سے اور ڈالتا تھا اسکے مُنہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ کی رحمت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۰۸: عَنْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَاَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَعَلَ یَدُسُّ فِیْ فِیْ فِرْعَوْنَ الطِّیْنَ خَشْیَةَ اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَیَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْخَشْیَةَ اَنْ یَّرْحَمَهٗ۔

۳۱۰۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لا الٰہ الا اللہ اور گھیرے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اس سے سیراب ہیں اور طالبانِ عقاد حقہ اس کی طلب میں ماہی بے آب۔ اس میں صفاتِ الٰہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین وآسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستویٰ ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدابیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا۔ تمام مخلوقات کا وہی مرجع و ماویٰ ہے جہان کو پیدا کرنا اور پھر جزائے اعمال کے لئے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر سورج' چاند کو روشن کرنا اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا' زمین وآسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال واعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض وسما میں سے کسی ذرّہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔ اس کے اختیارات میں کسی ایک کا بھی شریک نہ ہونا اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے رات کو پرسکون بنایا اور دن کو روشن اور آخرت میں نیکوں کے لئے جنات وانہار اور گوناگوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لئے وعدہ حسنیٰ اور زیارت کا بیان اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا اور اس سورہ میں دین کر ہر مسئلہ کی تفصیل ہے اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا اس پر اور منکر ہونا بعض کا اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت وہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودانِ باطلہ کو شفعاء کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جبکہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور روبکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع وبصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور اتمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا اور نفی شرک سے۔ نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایت سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارون علیہ السلام

کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بددعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لئے اور ہونا رسولوں اور مؤمنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل واحسان کے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

سورۂ ہود کا بیان

۳۱۰۹: اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ یَزِیْدُ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ۔

۳۱۰۹: روایت ہے ابی زرین سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے کہا تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عماء میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عماء کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

ف: اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے اور شعبہ و ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۱۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُمْلِیْ وَرُبَّمَا قَالَ یُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰیَةَ۔

۳۱۱۰: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور کبھی حضرت نے یُمْلِیْ کی جگہ یُمْهِلُ فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ سے آخر تک پڑھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی ابواسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور یُمْلِیْ کا لفظ کہا روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور یُمْلِیْ کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔ مترجم: پوری آیات یوں ہے: وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ [هود: ۱۰۲] یعنی ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا جبکہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑ اسکی سخت دردناک ہے۔

۳۱۱۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَ سَعِیْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ فَعَلٰی مَا نَعْمَلُ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْعَلٰی شَیْءٍ لَّمْ

۳۱۱۱: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت: فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَ سَعِیْدٌ یعنی آدمیوں میں بدبخت ہیں اور نیک بخت پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبی کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت

يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ۔

ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی فرمایا آپ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمرؓ! لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک کی روایت سے۔ مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عملی کی اور برے کو برے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لئے وہ بنتا ہے۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند ☆ میل او اندر دلش انداختند

۳۱۱۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ فَلَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

۳۱۱۲: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھوا ایک عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوں آپ ﷺ جو حکم فرما دیں (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے) پھر عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور حضرت ﷺ نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا پھر ایک مرد کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا اور اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... آخر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے وقت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو پھر صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیساپوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں عن سفیان عن الاعمش اور سلیمان تیمی نے روایت کی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۱۱۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنْ

۳۱۱۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک

اِمْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِلَى هٰذِهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَامِنْ اُمَّتِي۔

عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا پس اتری یہ آیت: اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... آخر تک پھر عرض کی اس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے بھی ہے اور جو عمل کرے اس پر میری امت سے یعنی جو نماز پنجگانہ ادا کرے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۱۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ اِمْرَاَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَاْتِي الرَّجُلَ اِلَى اِمْرَاَتِهٖ شَيْئًا اِلَّا قَدْاَتٰى هُوَاِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً۔

۳۱۱۴: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا کہ اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے اور دونوں میں جان پہچان نہیں یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام مگر کیا اس نے اس اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا بوسہ لینا اور سوا اس کے مگر جماع نہ کیا اس سے کہا معاذؓ نے کہ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... آخر تک پھر حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے معاذؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اسی کو ہے یا سب مؤمنوں کے لیے عام ہے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں سب مؤمنوں کے لیے عام ہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سماع نہیں معاذ بن جبلؓ سے اور معاذ بن جبلؓ نے وفات پائی حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئی ہیں تو اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے بچے تھے اور روایت کی ہے انہوں نے عمرؓ سے اور دیکھا ہے ان کو اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۳۱۱۵: عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ اَتَتْنِي اِمْرَاَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا اَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَاَهْوَيْتُ اِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اُسْتُرْعَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًافَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اُسْتُرْعَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًافَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ اَهْلِهٖ بِمِثْلِ هٰذَا

۳۱۱۵: روایت ہے ابی الیسرؓ سے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا پھر آیا میں ابوبکرؓ کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا تب فرمایا انہوں نے تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور کسی خبر مت کر پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں عمرؓ کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس کا ان سے انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا آیا میں پیغمبر خدا ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپ ﷺ سے تب فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے

حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اُوْحِىَ اِلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ اَبُو الْيَسَرِ فَاَتَيْتُهٗ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً۔

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر والوں کے ساتھ یہاں تک کہ آرزو کی اس نے کہ کاش میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ دوزخ والوں سے ہے کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہاں تک کہ وحی بھیجی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... سے آخر تک کہا ابوالیسرؓ نے پھر آیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پڑھی میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پھر عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اس باب میں ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

فائدہ: سورۂ ہود عجیب وغریب سورۃ ہے اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مومنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی اور کونچے کاٹنا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرئیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحٰق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور درہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے اور نجات شعیب علیہ السلام کی اور مومنوں کی اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

سورۂ یوسف کا بیان

۳۱۱۶: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْلَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِى الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَاَفَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ

۳۱۱۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم کے ہیں (یعنی چار پشت) تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپؐ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر لا قاصد آیا تھا) تو بے شک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: قَالَ

بَعْدِهِ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ۔ اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط علیہ السلام پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی مگر اسی کے اشراف قوم میں سے یعنی غیر قوم میں کا نبی کسی کی طرف نہ بھیجا۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا: ما بعث اللہ بعدہ نبیا الا فی ثروۃ من قومہ یعنی ذروہ کی جگہ ثروہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں محمد بن عمر نے کہا کہ ثروہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حدیث حسن ہے۔

خاتمہ: عکرمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ سات برس قید خانہ میں رہے۔ کلبی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ نے چاہا میری براءت بخوبی ثابت ہو جائے جب نکلوں اور جلدی نہ کی اور یہ کمال صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کو چھریاں ان کے ہاتھ میں دیں اور یوسف کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ! ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرما دے' آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرتؐ نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کے لئے ضروری ہے اور لوط غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر انکے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اسکی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اسکی قوم مددگار رہے اگر چہ انکو اللہ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پائے اور آدمی اگر اس سورۂ مبارک میں غور و تامل فرمائے تو فوراً دارین پر فائز ہو جائے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعداء پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے خالد بن سعدان نے فرمایا ہے کہ سورۂ یوسف اور سورۂ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پائینگے اور عطاء نے فرمایا کہ سورۂ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرمائے شاد و خرم ہو جائے اور تسکین و راحت پائے۔

سورۃ رعد کی تفسیر

۳۱۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهٗ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ

۳۱۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آئے یہودی نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی آپؐ سے کہ اے ابوالقاسم بتاؤ ہم کو رعد کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں اللہ چاہتا ہے سو انہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کس کی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا جھڑکنا ہے بدلی کو وہ جھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپؐ نے پھر عرض کی بتایئے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی

فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ۔

یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا آپ ﷺ نے ان کی عرق النساء (ایک رگ کا نام ہے) بیمار ہوگئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ زیادہ پسند تھا اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۱۱۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ۔

۳۱۱۸: روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ...... یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت [1] دیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ردی کھجوروں اور عمدہ میں اور میٹھی اور کڑوی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار اس سے ثقہ ہیں اور یہ امام ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمُ

سورۂ ابراہیم کا بیان

۳۱۱۹: عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ۔

۳۱۱۹: روایت ہے شعیب بن حجاب سے وہ انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپؐ نے فرمایا جملہ طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اسکی شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپؐ نے فرمایا وہ درخت کھجور ہے اور بری بات کی مثال برے درخت کی طرح ہے اسکی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو کہ بالکل مضبوط نہیں آپؐ نے فرمایا وہ اندرائن [2] ہے۔ شعیب بن حجاب نے کہا میں نے حضرت انسؓ کی حدیث کو ابو العالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: ''آپ نے سچ اور صحیح فرمایا''۔

قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ ۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

---

[1] ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہوئے بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا برا بعض میٹھے اور بعض کڑوے اور بدذائقہ ہوتے ہیں۔ اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ [2] پنجابی میں اسے ''تما'' کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کی اس عبارت سے غرض یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی بصورت مثل جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف ہے۔ یعنی خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی کے علاوہ شعیب بن حبحاب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

۳۱۲۰: عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ۔

۳۱۲۰: روایت ہے حضرت براءؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...... یعنی اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ ساتھ بات آپؐ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے جب کہ اسے کہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۲۱: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

۳۱۲۱: روایت ہے مسروق سے کہ مائی عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ ...... مائی صاحبہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

سورہ حجر کا بیان

۳۱۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔

۳۱۲۲: روایت ہے حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں ایک بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تا کہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں (جو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی) پیچھے ہٹ جاتے جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ ...... یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔

وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَشْبَهُ اَنْ يَكُوْنَ اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ۔

۳۱۲۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْقَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔

۳۱۲۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں اسکا ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا آپؐ نے فرمایا: امت محمدؐ پر۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ۔

۳۱۲۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سورۃ الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ۔

۳۱۲۵: ابو ہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دہرائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے میں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَیٍّ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيْثُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۳۱۲۶: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ۔

۳۱۲۶: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبیؐ نے مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ یعنی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو (خداداد صلاحیتوں کی بنا پر) نشان لگانے والے ہیں۔

۳۱۲۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۳۱۲۷: روایت ہے حضرت انس بن مالکؓ نبیؐ سے اس آیت کی تفسیر میں لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا ... یعنی ہم تمام لوگوں سے انکے اعمال کے متعلق ضرور سوال کرینگے آپؐ نے فرمایا اس سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ وَقَدْرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

مِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

سورۂ نحل کا بیان

۳۱۲۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا۔

۳۱۲۸: روایت ہے عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنی تہجد کی چار رکعتوں کے ثواب کے برابر درجہ رکھتی ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے زوال کے وقت ہر چیز اللہ کی تسبیح کہتی ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ یعنی پھرتے ہیں سائے انکے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ نہایت ہی عاجز ہیں الخ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۲۹: اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ اُصِیْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ یَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِیَنَّ عَلَیْهِمْ قَالَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ فَتْحِ مَکَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصَّابِرِیْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَیْشَ بَعْدَ الْیَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً۔

۳۱۲۹: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ احد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہو گئے اور مہاجرین کے چھ ان میں حضرت حمزہؓ بھی تھے اور حضرت حمزہؓ کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا اگر ہم بھی کسی دن اس طرح سے پہنچے تو ہم بھی ان لوگوں کو مثلہ کریں گے (ناک، کان کاٹیں گے) کہا ابی بن کعبؓ نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاِنْ عَاقَبْتُمْ سے صَابِرِیْنَ تک یعنی اگر بدلہ لو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا یا رسول اللہ ﷺ ہاتھ روکے رہو (قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابی بن کعب کی روایت سے خاتمہ سورہ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہ باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا اور لیل ونہار کا اور شمس وقمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اس کے سجدے کے لئے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور دوڑنا ان کا کہ رب ہمارا او پر ہے اور صورتیں اس کی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام ولبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک ہونا اس کا ساوات والارض کی چھپی چیزوں کا اور درتیں اور انعام اس کے جیسے نکالنا ہماری ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف واوبار واشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل واحسان کے اور ذوی القربیٰ کو دینے کا اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنے کا اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی اور نہی جھوٹی قسموں سے اور عہد الٰہی کے بیچنے سے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر واکراہ کریں اور ماراء اکل حلال اور ادائے شکر کا اور حرمت میتہ اور روم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائے خود حرام وحلال ٹھہرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیمؑ کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر نبی ﷺ کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقیہہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور اساطیر الاوّلین کہنا قرآن کو اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب ان کا مومنوں کی روح سے اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا اور تمثیل معبودان باطل کی ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حر مالک ومتصرف کے اور تمثیل دوسری معبود باطل کی گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیر ذلک۔

وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

سورۃ بنی اسرائیل کا بیان

۳۱۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبُ الرَّجِلِ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

۳۱۳۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپؐ نے انکا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپؐ نے موسیٰ علیہ السلام بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی انکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رگ گویا ابھی نکلے ہیں یماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں انکی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ آئے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سو لے لیا میں دودھ اور پیا سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کی یا کہا پہنچا تو فطرت کو اور بے شک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد وعناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔

۳۱۳۱: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔

۳۱۳۱: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے براق آیا جس شب کو معراج ہوئی ان کو اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی ڈالا ہوا اور اس نے شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے کیا تو محمدؐ کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آج تو کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

۳۱۳۲: عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا انْتَهَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ بِاَصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّبِهَا الْبُرَاقَ۔

۳۱۳۲: روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندھ دیا اس سے براق۔

۳۱۳۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَی اللّٰهُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰیَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ۔

۳۱۳۳: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھٹلایا مجھ کو قریش نے یعنی معراج کے باب میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباسؓ اور ابی ذرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۳۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِیْ اَرَیْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِیَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ اِلٰی بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ هِیَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔

۳۱۳۴: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے: وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا یعنی نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا بن عباسؓ نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ یعنی ملعون درخت جس کا مذکور ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔

۳۱۳۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهٗ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ۔

۳۱۳۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ آخر آیت تک یعنی پڑھنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپ ﷺ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے ان دونوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۱۳۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰی اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰی كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِیْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰی رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَاْلَاُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اِئْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ هٰذَا حَتّٰی يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِیْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَ يُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اَخِّرْهُ

۳۱۳۶: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ یعنی جس دن بلایا جائے گا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلایا جائے گا ایک آدمی ان میں کا جنتی اور ملے گا نامہ اسکا داہنے ہاتھ میں اور بڑھا دیا جائیگا بدن اسکا ساٹھ گز اور روشن کیا جائیگا چہرہ اس کا اور اسکے سر پر پہنایا جائیگا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائیگا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس میں ہمیں برکت دی یہاں تک کہ وہ آئیگا اور ان سے کہے گا کہ تم کو خوش خبری ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے اور کافر کا منہ کالا ہو گا اور اسکا بدن ساٹھ گز بڑھایا جائیگا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنایا جائے گا اس کو تاج سو دیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے

فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا۔

پناہ ہے اللہ کی اسکی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آئے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر وہ انکے پاس آئے گا اور کہیں گے وہ کہ یا اللہ اسکو ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اسلئے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اسکے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدانِ شریعت اور امامانِ طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت کی اور عباد صالحین نے ان کی اتباع پر کمر باندھی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتداء قرار دیا اور متبوع ٹھہرایا۔

۳۱۳۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ۔

۳۱۳۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا: عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ یعنی قریب ہے کہ اٹھا دے گا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سو فرمایا آپ ﷺ نے مراد اس سے شفاعت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغافری داؤداودی ہیں اور وہ چچا ہیں عبداللہ بن ادریس کے۔ مترجم: مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہٰذا اس کا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپؐ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر وا کریں گے۔

۳۱۳۸: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِیْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

۳۱۳۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ جب داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے (کہ ان کی پرستش ہوتی تھی) سو نبی ﷺ مارنے لگے ان پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل باطل بڑا بھگوڑا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ سے بھی۔

۳۱۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔

۳۱۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہ نبیؐ مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپؐ کو ہجرت کا اور اتری آپؐ پر یہ آیت: وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ...... سے آخر تک یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قوی مددگار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۴۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالُوْا اُوْتِيْنَا عِلْمًا كَثِيْرًا اُوْتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ اُوْتِىَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَاُنْزِلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۱۴۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے (حضرتؐ) سے پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو تورات ملی ہے اور جس کو تورات ملی اس کو بڑی خیر ملی۔ سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت :قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا ...... سے آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا [الکھف: ۱۰۹] یعنی کہہ تو اگر ہوئے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے البتہ تمام ہو جائے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کی اگر چہ لائیں برابر دریا کے اور مدد۔

۳۱۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ فَاِنَّهٗ يُسْمِعُكُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْىُ ثُمَّ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

۳۱۴۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول اللہؐ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپؐ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکا دیتے تھے سو گزرے آپؐ ایک گروہ پر یہود کے کہا انکے بعض نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اسلئے کہ وہ تم کو جواب سنائیں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابوالقاسم بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی سو کھڑے رہے رسول اللہؐ ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپؐ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپؐ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپؐ نے الروح من امر ربی یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا ہے مگر تھوڑا علم۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۴۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

۳۱۴۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لائے جائیں گے لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر کیوں کر چلیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ۔

نے فرمایا جس نے پیروں پر چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔

۳۱۴۳: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالاً وَّرُكْبَانًا وَّ تُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ۔

۳۱۴۳: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر میں آؤ گے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۴: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ اَنَّ يَهُوْدِيَّيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ نَسْاَلُهٗ قَالَ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِيٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ يَسْمَعْهَا تَقُوْلُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهٗ وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَيْكُمُ الْيَهُوْدِ خَاصَّةً اَلَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا اللّٰهَ اَنْ لَا يَزَالَ فِیْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔

۳۱۴۴: روایت ہے صفوان کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہتا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپؐ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جاندار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو اور جادو مت کرو اور نہ لے جاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو اور نہ بھاگو جہاد سے اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہی تھی کہ فرمایا آپؐ نے اور تم پر اے یہود خاصۃً منع ہے کہ زیادتی نہ کرو تم ہفتہ کے دن سو چومنے لگے وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرتؐ کے اور کہا گواہی دیتے ہیں ہم کہ بے شک تم نبی ہو آپؐ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود ہمیں مار ڈالیں گے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ

۳۱۴۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یہ آیت مکہ میں اتری اور رسول اللہ ﷺ آواز بلند سے قرآن

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَ مَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ۔

پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیں اور مت آہستہ پڑھو اتنا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ نَزَلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّ الْقُرْاٰنُ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

۳۱۴۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ یہ آیت: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ...... یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ کی راہ' مکہ میں اتری اور رسول اللہ چھپے ہوئے تھے اور جب آپؐ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی خدا و جبرئیل کو) تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۷: عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ اَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ

۳۱۴۷: روایت ہے زر بن حبیش سے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑھی ہے رسول اللہؐ نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بے شک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حزیفہ نے کہا قرآن سے جس دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا سفیانؒ کہتے ہیں کہ تو کبھی ہمارے شیخ مصعر نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا زر بن حبیش یک پکڑی میں نے یہ آیت سبحان الذی اسریٰ یعنی پاک ہے وہ پروردگار کہ لے گیا رات ہی رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہا حذیفہ نے پھر پاتا ہے تو اس آیت میں کہ نماز پڑھی آپؐ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپؐ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے' پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول اللہؐ

طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهٗ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَازَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ رَبَطَهٗ لِمَا لِيَفِرَّمِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ۔

کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لمبی پیٹھ والا قد اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی ہے پھر نہ اترے یعنی جبرئیل اور آپؐ براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر الٹے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا یعنی بیت المقدس میں کیا ضرورت تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عالم الغیب والشہادۃ نے آنحضرت ﷺ کے لیے مسخر کر دیا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں حضرت ﷺ کی نماز پڑھنے کا اور براق کے باندھنے کا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کا اور رواۃ کرتے ہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ حضرت ﷺ نے وہاں نماز پڑھی اور براق باندھا اس کے پاس ایک شے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے۔ رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپؐ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی اگر اس سے فرضیت مراد ہے تو یہ تلازم صحیح نہیں اور اگر تشریع مراد ہے تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شدرحال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔

۳۱۴۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِاٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَوَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَقَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْانُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَاعَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوْاعِيْسٰى

۳۱۴۸: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور اور نبی انکے سوا سب میرے ہی نیزے کے نیچے ہونگے اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی (یعنی بعث کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں فرمایا آپؐ نے اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجئے ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوحؑ کے پاس جاؤ پھر نوحؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کیلئے بددعا کی اور وہ ہلاک ہوئے لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی اس سے تائید دین پھر فرمادیں گے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسیٰ کے پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ کے پاس پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ کے پاس اور وہ کہیں

فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْتُوْنِىْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِىْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِىْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِى اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا۔

گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا تھا ولیکن تم جاؤ محمدؐ کے پاس فرمایا آپؐ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں انکے ساتھ جاؤں گا (دربارِ الٰہی) میں ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ انسؓ نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول اللہؐ کو کہ آپؐ فرماتے تھے کہ پکڑے کھڑا ہوں گا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس کو سو اندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمدؐ آئے ہیں آؤ بھگت کریں گے میری اور مجھے مرحبا کہیں گے پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھائے گا مجھے اللہ تعالیٰ حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور وہ مقام (جہاں یہ باتیں ہوں گی) مقام محمود ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ ...... یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سفیان نے کہ اس روایت میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے پکڑوں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھونکوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی نضرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے پوری حدیث۔ **مترجم:** اس حدیث میں یہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی کے نہ ہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے ہیں انکار شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہوسکتا ہے۔ **خاتمہ:** سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے دو بار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سخاریب کا اہل نینوای سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کے بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرتؐ کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رؤیائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدمؑ کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہو جانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحید قرآن سن کر اور شفا اور رحمت مؤمنوں کے لئے اور خسران ظالموں کے لئے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن و انس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن کا آسانی قرأت کے لئے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور اوامر و نواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربیٰ اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقرباء اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر وفائے عہد کا اور وفائے کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراء کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرأت قرآن کا

وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا کے پڑھنے کا: رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ ...... [الأسراء : ۸۰] اور امر توسط کا سر و جہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمالنامون کا اور مذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبٰی کی اور حشر سب آدمیوں کا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے ہو کر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں چنانچہ عجلت انسان کی اور طلب کرنا اسکا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آئے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کی ہلاکت چاہتا ہے اسکے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سماوات والارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال انکا اور تفصیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کی اور سوار لئے پھرنا اسکا بحر و بر میں اور فضیلت اسکی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف میں اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو اور فرمائش کافروں کی رسول سے نہریں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیر ذالک اور جواب اسکا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

۳۱۴۹ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّاللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًافِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقَالَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَ هُوَيُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰى حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَا نْطَلَقَ هُوَ وَ فَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًاوَّكَانَ

سورۂ کہف کی تفسیر

۳۱۴۹ : روایت ہے سعید بن جبیرؓ سے کہ میں کہا ابن عباسؓ سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک دن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرئیل میں سو کسی نے پوچھا ان سے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے میں۔ سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے ربّ! میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جائے وہ اسی جگہ ملے گا پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور وہ یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے کی جگہ میں روک دیا بہنے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس کا رستہ وہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک

لِمُوْسٰی وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَ لَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَكَانَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيٰوةِ لَا يُصِيْبُ مَاءُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى قَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَا هُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ

تعجب کی چیز ہوگئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جب کہ آگے بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے آپ جب ٹھہرے تھے ہم پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں آپ سے اور ان سے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو (تا کہ اسی جگہ لوٹ کر پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھا پی چکے تھے پھر جب اس پر پانی ٹپکا وہ زندہ ہوگئی۔ غرض الٹے پاؤں چلے یہاں تک کہ اس پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا منہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہے موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر نے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے کہا ہاں کہا اے موسیٰ تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اس کو سو موسیٰ نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات خضر نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر نہیں موسیٰ نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں موسیٰ نے کہا اچھا پھر خضر اور موسیٰ چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک کشتی گذری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا انہوں نے خضر کو اور چڑھا لیا انہوں نے

مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَ هٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَفِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ

ان دونوں کو بغیر کرایہ کے سو خضر نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے لوگ ڈوب جائیں یہ تو بڑا برا کام کیا تم نے خضر نے کہا تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے موسیٰ نے کہا خیر تم مجھ پر الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سو خضر نے اس کا سر پکڑا اور اکھاڑ لیا اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے قصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت برا کام کیا خضر نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے راوی نے کہا یہ بات (یعنی بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے بہت زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا میرا عذر اب پورا ہو چکا (یعنی اب عذر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیافت طلب کی سو انہوں نے ان کی ضیافت سے انکار کر دیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دیکھی کہ وہ گری پڑی تھی راوی کہتا ہے کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو خضر نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا وہ سیدھی ہو گئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیافت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ ان کی عجیب وغریب خبریں ہم سنتے کہا راوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰ نے سہواً کیا اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک چڑی آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈبوئی دریا میں سو خضر نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں

بْنُ جُبَيْرٍ وَ كَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ :وَ كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گھٹایا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھتے تھے :وَ كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابواسحٰق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ زہری نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابومزاحم سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ میں اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنا میں نے ان کو کہتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں نے سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو۔ **مترجم**: اس قصہ میں بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہئے اور اس کے لئے سفر اور طے منازل ضروری ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اس کا موجب حرمان اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کی طرح ضرور اس سے دریافت کرے اور ہرگز نہ شرمائے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم بے حد ہے اور معلومات بے عدد۔

۳۱۵۰: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

۳۱۵۰ (ا): اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

ف: یہ حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۱۵۱: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا۔

۳۱۵۱: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر اس لیے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھے خشک زمین پر جس پر گھاس نہ تھے پھر وہ ان کے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری چیز کو کہتے ہیں۔

ف: یہ حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۱۵۲۔ ۳۱۵۳: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَمْثَلِ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهُ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهُ

۳۱۵۲۔۳۱۵۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ دیوار سکندر کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ماجوج اسے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے کہ اللہ اسے پھر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب انکا وقت آ جائیگا اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تو وہ ان شاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے تو لوٹ کر آئیں گے اور اسکو ویسا ہی ناقص پائیں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے

وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَ يَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْضَبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْوًا وَعَلْوًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ۔

لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا سو بولیں گے کہ دبا لیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مر جائیں گے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ زمین کے جانور اس کا گوشت کھا کھا کے موٹے ہو جائیں گے اور مٹکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: یاجوج ماجوج دونوں اجیج نار سے مشتق ہیں اور اجیج کے معنی ضو اور شرر اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے مسمیٰ ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج و ماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سدّ تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور حذیفہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور نہیں مرتا ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتھیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض و طول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی برابری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سوّر اور کتے کو مگر کھا جاتا ہے اور جو ان میں سے مر جاتا ہے اسے بھی کھا جاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سر ان کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں پی جائیں گے وہ نہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔

۳۱۵۴: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔

۳۱۵۴: روایت ہے ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ تعالیٰ بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔

۳۱۵۴ (ل): عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّ فِضَّةٌ۔

۳۱۵۴ (ل): روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تھی خزانہ تھا ان یتیموں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن یوسف

صنعانی سے انہوں نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے مکحول سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہ خاتمہ سورہ کہف میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا اور نواہی سے نہی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں کے لئے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لئے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور سامنے آنا بندوں کا اور خطاب وعتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے معبودوں کو پکارو اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں کے لئے اور ان کے لئے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لئے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

۳۱۵۵: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَآ اُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَاكَانَ فَلَمْ اَدْرِمَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ۔

سورہ مریم کی تفسیر

۳۱۵۵: روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہؐ نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ نے کہا کہ تم پڑھتے ہو یَآ اُخْتَ هَارُوْنَ یعنی اے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی مغیرہؓ نے کہا میں نے ان کا جواب نہ جانا اور لوٹا میں نبیؐ کی طرف اور آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوتے (یعنی یہ ہارون مریم کا بھائی ہیں اور موسیٰ کا بھائی اور)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ادریس کی روایت سے۔

۳۱۵۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَآ اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَ الْبَقَاءَ لَمَا تُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَا

۳۱۵۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا نبیؐ نے آیت پڑھی: وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ یعنی ڈرا دے تو ان کو اے نبی! حسرت کے دن سے فرمایا آپؐ نے کہ موت کو لائیں گے ایک چتکبری بھیڑ کی صورت میں اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کی دیوار پر اور کہا جائیگا اے جنت والو! سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے اور کہا جائیگا اے دوزخیوں تو وہ بھی سر اٹھا کر دیکھنے لگے گے ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر اسے لٹائیں گے اور ذبح کر دیں گے سو اگر اللہ حکم کر چکا ہوتا جنت والوں کیلئے زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا سوزخیوں کیلئے اس میں زندہ اور

تُوا تَرَحًّا۔

ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مرجاتے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۵۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ۔

۳۱۵۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔

۳۱۵۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۱۵۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو؟ راوی نے کہا پھر اس پر یہ آیت اتری: وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک (جبرئیل کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چڑھتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۱۵۹: عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

۳۱۵۹: روایت ہے سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو تو کہا مجھ سے مرہ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جائے گا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے چوتھا جیسے سوار اونٹ پانچواں جیسے آدمی دوڑتا ہوا چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔

۳۱۶۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔

۳۱۶۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند عبدالرحمٰن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصداً یعنی رفع نہیں کرتا۔

۳۱۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرَائِیْلَ اِنِّیْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَیُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ۔

۳۱۶۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بھی اسے دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اتاری جاتی ہے اس کی محبت زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے رحمٰن ان کی محبت ڈال دے گا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیل سے میں نے فلانے کو دشمن کیا تم بھی اسے دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی ہے عداوت اس کی زمین والوں کے دل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن عبداللہ دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

۳۱۶۲: عَنْ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ یَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السَّهْمِیَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِیْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِیْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَاَقْضِیْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الْاٰیَةَ۔

۳۱۶۲: روایت ہے خباب بن ارت سے کہتے ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنے حق لینے کو وہ کافر تھا سو اس نے کہا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک کہ تو منکر نہ ہوگا محمد کا میں نے کہا ان کا کبھی منکر نہ ہوں گا یہاں تک تو مر کر اٹھے اس نے کہا میں مر کر پھر اٹھوں گا میں نے کہا ہاں کہا وہاں میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہاں تیرا حق ادا کروں گا اس پر آیت اتری اَفَرَاَیْتَ ...... سے آخر تک یعنی بھلا دیکھ تو اس کو جو منکر ہوا ہماری آیتوں کا اور کہا اس نے کہ ملے گا مجھ کو مال اور اولاد۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: سورہ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہا السلام اور پیدا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کے باپ کے ساتھ اور تذکیر موسیٰ اور اسمٰعیل اور ادریس علیہم السلام کے حال کی اجمالاً اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

سورۃ طٰہٰ کی تفسیر

۳۱۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْبَرَ اَسْرٰی لَیْلَةً حَتّٰی اَدْرَكَهُ الْكَرٰی اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ یَا بِلَالُ اكْلَاْ لَنَا اللَّیْلَةَ قَالَ فَصَلّٰی بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ

۳۱۶۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے رات کو چلے جاتے تھے کہ پہنچی آپ ﷺ کو نیند اور آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو رہے اور فرمایا اے بلالؓ تم ہمارے لیے ہوشیار ہو رات کو کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑھی بلالؓ نے پھر تکیہ لگایا اپنے کجاوے کا اور منہ کیا

مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدًا مِنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلُهُمْ اسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِىْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِىْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهٖ فِي الْوَقْتِ فِىْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

مشرق کی طرف پھر آنکھ جھپک گئی اور سو گئے اور کوئی نہ جاگا ان میں سے اور پہلے رسول اللہ ﷺ جاگے اور کہا اے بلالؓ (یہ کیا کیا) سو بلالؓ نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ ﷺ پر اے رسول اللہ کے کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ ﷺ کے روح کو پکڑ رکھا تھا سو آپؐ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپ ﷺ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے (یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد آئے پڑھ لے)۔

ف: یہ حدیث غیر محفوظ ہے روایت کیا اس کو کئی حافظانِ حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی ہریرہؓ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔**خاتمہ**: سورۂ طٰہٰ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفات الٰہی سے استواء اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان و زمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لئے اور نصیحت کے واسطے اور عربی ہونا اس کا اور نہی جلد پڑھنے سے اس کے اور ضال اور شقی نہ ہونا کسی کا اس کے تابعوں سے اور وعید تنگی رزق اس لئے جو قرآن سے مُنہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگو ان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اُڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا رحمٰن کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن الٰہی کے اور ذلیل ہونا مونہوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جزاء صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ

تفسیر سورۂ انبیاء

۳۱۶۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ مَمْلُوْكِيْنَ يَكْذِبُوْنَنِىْ وَيَخُوْنُوْنَنِىْ وَيَعْصُوْنَنِىْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ

۳۱۶۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص حضرتؐ کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے اور میرا کہا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپؐ نے شمار کی جائے گی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا انکے لیے سو اگر سزا تیری ان کو موافق ان کی تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق ان پر رہا اور نہ ان کا تجھ پر اور اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا

مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُلِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ۔

وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول اللہؐ نے کیا نہیں پڑھی تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا یعنی رکھیں گے ہم ترازو انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے اور ان کیلئے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپؐ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے۔

۳۱۶۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهٗ۔

۳۱۶۵: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ویل ایک نالہ ہے کہ جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس برس تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہراؤ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

۳۱۶۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلِهٖ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَ قَوْلِهٖ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلِهٖ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ۔

۳۱۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک تو کہا ان کافروں سے جو انکو اپنی عیدگاہ میں لے جانا چاہتے تھے (کہ میں بیمار ہوں) اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو کہ بیوی آپؑ کی تھیں کہ یہ (میری بہن ہے) تیسرے کہا بت پرستوں سے (جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بت تم نے توڑے ہیں) بلکہ توڑے ہیں انکے بڑے بت نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: طیبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معارض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس لئے حضرت ﷺ نے اس کو کذب فرمایا کہ شانِ انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے۔ مثلاً آپ نے کہا میں سقیم ہوں یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مؤمنہ تھیں اور آپ مؤمن اور مؤمنین و مؤمنات بھائی بہن ہیں اور بت شکنی کی نسبت جو بڑے بت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بیوقوف اس تعریض کو نہ سمجھے۔

۳۱۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ

۳۱۶۷: روایت ہے ابن عباسؓ نے کہ نبیؐ وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! تم حشر میں آؤ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت: كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا ہم نے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کریں گے آخر آیت تک فرمایا آپؐ نے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے

وَاِنَّهٗ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِىْ فَيُؤْخَذُبِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِىْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ اَلْاٰيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

قیامت کے دن ابراہیمؑ ہوں گے اور کچھ لوگوں کو لائیں گے میرے اصحاب سے اور ان کو بائیں طرف لے جائیں گے (جدھر دوزخ ہے) میں کہونگا اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں سو مجھ سے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں انہوں نے (دین میں) تمہارے بعد سو میں کہونگا جیسے اس نیک بندے نے کہا (یعنی عیسیٰ) نے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا سے آخر تک یعنی میں واقف تھا انکے حال سے جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا انکے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو انکو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو ان کو تو تُو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائیگا مجھ سے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنی حالتِ اولیٰ پر جب سے تو نے انکو چھوڑا تھا انہوں نے دین میں بدعتیں نکالیں اور رسومِ جاہلیت کے پابند ہو گئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس حدیث کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے۔ **مترجم**: اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اپنے رسومِ آبائی کے پابند ہیں یا دین میں جنہوں نے نئی باتیں نکالیں ہیں جیسے مولود کی مجلسیں، تعزیت کی مجلسیں، مردوں کے عرس، قبور کے حیلے، فاتحہ کے جھمیلے، شادیوں کی دھوم، غمی کی رسوم۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرتؐ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضرتؐ کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ میں گئے تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

خاتمہ: سورۂ انبیاء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار ہونا آگ کا ان پر اور تذکیر لوط علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی احوال کے اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریوں کے باب میں اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام اور ذوالنون علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام کے حال کی اور اوصافِ مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیوں میں دوڑنا، اللہ کو خوف و امید سے پکارنا اور اس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم کے اور پھونک دینا روح کا ان کی طرف اور علاماتِ قیامت سے قریب ہونا بندں کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور رکھنا اس ترازوں کا اور تولنا بندوں کے عملوں کا اور وعدہ یاجوج ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافروں کی اپنے حالوں پر اور اُترنا معبودانِ باطل کا جہنم میں اور دُور رہنا نیکوں کا جہنم سے اور خوش رہنا ان کا اور نہ گھبرانا نفخ صور سے اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا ان کا آسمانوں کو خط کی طرف لپیٹ لینا اور وعدہ نیک بندوں کے وارث کردینے کا زمین میں اور معلوم نہ ہونا قیامت کے وقت کا نبیؐ کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ مشورہ کرنا کفارِ مکہ کا رسولؐ کی ایذاء دہی کے باب میں اور تذکیر ارسال رجال کی طرف امتوں کے تمن انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور ردِ اشراک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکوں سے اور اجماع تمام پیغمبروں کا توحید الوہیت پر اور [illegible] اللہ تعالیٰ سے اور سبقت نہ کرنا بندگانِ مقبولین کا اللہ تعالیٰ کے آگے کلام میں اور رتق و فتق آسمانوں کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا اور ٹھٹھا کرنا کافروں کا نبیؐ کے ساتھ اور اجماع سب امتوں کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر اور اختلاف نالائقوں کا اس امر اجماعی میں مشکور ہونا صالحوں کی سعی کا اور دُور رہنے محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۱۶۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْاُمَمِ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ وَلَا اَدْرِيْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ اَمْ لَا۔

۳۱۶۸: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اتری یہ آیت اے آدمیوں! ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراؤنی شے ہے وَلٰكِنَّ عَذَابَ .... اور ان دنوں آپ ﷺ سفر میں تھے فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمادے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ چھانٹو تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرمادے گا اللہ تعالیٰ نوسوننانوے شخص دوزخ میں ہے اور ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سنکر رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالیٰ کی اور بیچ کی چال چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہوئی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ ﷺ نے کہ پوری کی جائے گی گنتی (دوزخیوں کی) جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہوگئی گنتی تو خیر، نہیں تو تمام کی جائے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اونٹ کی پسلی میں پھر فرمایا آپ ﷺ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہو تم تہائی جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپؐ نے میں امید رکھتا ہوں کہ ہو تم نصف جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضرتؐ نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حسن سے انہوں نے روایت کی عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۱۶۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فِي السَّيْرِ

۳۱۶۹: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا سفر میں سو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ ﷺ کے چلنے میں

فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلٰكِنْ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوْا اَنَّهٗ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُوْلُهٗ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِیَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ فَيُنَادِيْهِ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا اٰدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُوْلُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَ وَاحِدٌ اِلَی الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰی مَا اَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ بِاَصْحَابِهٖ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ وَبَنِیْ اِبْلِيْسَ قَالَ فَسُرِّیَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِیْ يَجِدُوْنَ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ۔

سو آواز بلند کی رسول اللہ ﷺ نے ان دو آیتوں کے ساتھ یا ایہا...... سے عذاب اللہ شدید تک پھر جب حضرت کے یاروں نے سنا اپنی سواریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت ﷺ کچھ فرمانے والے ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ وقت ہے کہ پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرما دے گا اللہ اے آدم چھانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرما دے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ مایوس ہو گئے جنت میں جانے سے یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسیں گے پھر جب دیکھی حضرت ﷺ نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ ﷺ نے عمل کرو اور بشارت دو سو قسم ہے اس پروردگار کی جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بے شک بڑھ جائیں اول یا جوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پر) کہا راوی نے دور ہو گیا کچھ تھوڑا رنج ان لوگوں کا فرمایا آپ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد کی جان اسکے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہو اونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کی بہ نسبت)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۷۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ۔

۳۱۷۰: روایت ہے عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس پر کوئی ظالم (عتیق کے معنی آزاد)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۳۱۷۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ

۳۱۷۱: روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا جب کہ نکالے گئے نبی ﷺ مکہ سے ابو بکرؓ نے کہا انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نکال دیا بے شک یہ ہلاک

اَخرَجُوْانَبِیَّهُمْ لَیَهْلِکُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ اَلْاٰیَةَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ سَیَکُوْنُ قِتَالٌ۔

ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اذن .... سے آخر تک یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کو جن سے کفار لڑتے ہیں لڑنے کہ اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے سو ابو بکرؓ نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مؤمنوں میں)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اس میں ابن عباسؓ سے روایت نہیں۔ **خاتمہ**: سورہ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قائمین وغیرہ کے لئے اور امر حج کے لئے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کی اور مذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت ان کافروں کی کہ مسجد سے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کی اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعاء کا اور نفع نہ دینا مدعوان باطل کا اور وعدہ جنات و انہار کا صالحین کے لئے اور وعید آگے کے کپڑوں کی اور حمیم کی اور لوہے کی موگریوں کی اور عذاب حریق کے کافروں کے لئے اور وعدہ جنات و انہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مومنوں کے لئے اور وعید عذاب مہین کی کافرین و مکذبین کے لئے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لئے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے بیچ میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الٰہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سماوات والارض کا اور سجدہ شمس و قمر کا اور نجوم و جبال و شجر و دواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور مخاصمہ مومن و کافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیمؑ کو جگہ دینے کی اور آنا لوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لئے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت خدا کی ناصران دین کے لئے اور تسکین نبی ﷺ کی اگلے کافروں کی تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور القاء شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مومنین کے لئے اور تذکیر ایلاج لیل کی نہار میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال ماء اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اجتباء اور مقبولیت خدا کے مومنوں کے لئے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا انہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی ﷺ کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ جل شانہ کی۔

مِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورۃ مؤمنون کی تفسیر

۳۱۷۲۔ ۳۱۷۳: عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ

۳۱۷۲۔ ۳۱۷۳: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْىُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّىَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَ اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد مکھی کی سی سوایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم ایک گھڑی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ! زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو نعمتیں اپنی اور محروم مت کر اور مقدم کر ہم کو اوروں پر اور ان نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوز دارین میں) اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتری ہیں مجھ پر دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں پھر پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتیں: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے دس آیتوں تک۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبدالرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضوں نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے عبدالرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ مترجم: پوری آیتیں یہ ہیں: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [المؤمنون: ۱ تا ۱۱] یعنی فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیبیوں پر یا جن کے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سو ان پر ملامت نہیں اور جو کوئی اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے۔

۳۱۷۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِىْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا اِحْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِى الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ

۳۱۷۴: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ ربیع بنت نضر آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجئے مجھ کو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امیدوار ثواب رہوں اور صبر کروں اور اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَ الْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا۔

حارثہ کی ماں بے شک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے بیچ اور بہتر ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کی روایت سے۔

۳۱۷۵: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ۔

۳۱۷۵: روایت ہے عائشہؓ نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے مطلب اس آیت کا والذین... یعنی جو لوگ دیتے ہیں جو دیا ہے اور دل انکا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں عرض کی عائشہؓ نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہیں اے بیٹی صدیق ؓ کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے دوڑتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

ف: روایت کی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۳۱۷۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ۔

۳۱۷۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ جھلس دے گی کافروں کے منہ کو آگ پس جل کر سکڑ جائے گا ان کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچ جائے گا سر کے بیچ میں اور لٹک جائے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگے گا ناف میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ **خاتمہ**: سورہ مؤمنوں میں صفات مؤمنین میں سے مذکور ہے ایمان وصلوٰۃ وخشوع واعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت فروج کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت صلوٰۃ کی اور وعدہ فردوس کا ان کے لئے اور بدخلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنانا گوشت کا ہڈیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا اور ٹھہرانا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا باغوں کا کھجور وانگور سے اور نکالنا اکثر میووں کا اس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودھ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم طیبات کے کھانے کا اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مال کے اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہل مکہ کا اوپر حشر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا نسبوں کا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا مونہوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ: اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ [المؤمنون : ۱۰۸] اور یاد دلانا اللہ تعالیٰ کا ان کی مسخری کو جو مومنوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا ان پر اور بہت سے فوائد متفرقہ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

۳۱۷۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُبْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِمُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتْ اِمْرَاَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَةً لَهٗ وَاَنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَ تْ عَنَاقُ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّيْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ يَاعَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَاقَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اُسَرَآءَكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِيْ ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى غَارٍ اَوْكَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُ وْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِيْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِيْ وَ اَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّيْ قَال ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِيْ فَحَمَلْتُهٗ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْاِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ اَكْبُلَهٗ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهٗ وَيُعْيِيْنِيْ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اَلزَّانِيْ لَايَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْمُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَرْثَدُ الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْمُشْرِكَةً وَ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِكٍ فَلَا تَنْكِحْهَا۔

تفسیر سورۂ نور کی

۳۱۷۷: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جائے گا اس کو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیواروں سے چاندی رات میں اور عناق آ گئی اور اس نے دیکھی کالک میرے سائے کی دیوار کے بازو میں پھر جب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہے میں نے کہا مرثد ہوں اس کے کہا شاباش مبارک ہو آ تو رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا اے عناق اللہ نے حرام کی زنا سو وہ پکار اُٹھی اے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لے جاتا ہے سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اس میں گھس گیا اور وہ بھی گھسے اور میرے سر کے پاس آن کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں نے اس کو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اس کی اس کو پیٹھ پر لاد لیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئے اور حضرت ﷺ چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک سے تب فرمایا حضرت ﷺ نے اس سے نکاح نہ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

٣١٧٨: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَةً عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَ ذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ

٣١٧٨: روایت ہے سعید بن جبیرؓ سے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے والے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانۂ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جائے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی سو مجھے پکارا کہ کیا ابن جبیر ہیں آؤ تم نہیں آئے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیرؓ نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے اے ابوعبدالرحمٰن! عورت اور مرد لعان کرنے والے جدائی ڈالی جائے ان کے بیچ میں سو کہا سبحان اللہ ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بیٹے فلانے کے تھے آئے وہ نبیؐ کے پاس اور کہا اس نے کہ اے رسول اللہ کے بتایئے مجھ کو کہ ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے تو بڑی بات پر چپ رہے' سو چپ ہو رہے رسول اللہؐ اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اسکے بعد آیا وہ نبیؐ کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں والذین..... سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا حضرت نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپؐ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپؐ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپؐ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ

عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔

ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اسکا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اسکا سچوں میں ہو پھر جدائی کر دی آپؐ نے ان دونوں میں۔ف: اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۷۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِيْ اَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَرَاَ اِلٰى اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَالَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ

۳۱۷۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی ﷺ کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ سو حضرت ﷺ نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھرے گا پھر حضرت ﷺ یہی فرماتے تھے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنی میں) سچا ہے اور بے شک اتری گی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچائے گی پیٹھ میری حد سے پھر اتری یہ آیت والذین...اور پڑھیں آپ ﷺ نے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہنچے آپ ﷺ والخامسۃ.....تک کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوئے ان کے پڑھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا ان دونوں کو اور وہ آئے سو کھڑے ہوئے ہلال اور گواہیاں دیں انہوں نے (جس طرح قرآن میں وارد ہوئی ہیں) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے سو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگی پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اس عورت پر اگر وہ مرد (یعنی شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ ٹھہر گئی یعنی خوف خدا سے اور پھری یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جائے گی (یعنی اقرار زنا کرے گی) پھر کہنے لگی میں برادری کو سارا دن ذلیل نہ کروں گی (یعنی اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دھبہ لگے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر اس کا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑ والا ابھری ہوئی رانوں والا

اِلَّا لُیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَ تْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْلَامَا مَضٰی مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَاوَلَهَا شَانٌ۔

تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ایسا ہی ہوا سو حضرت ﷺ نے فرمایا اگر نہ ہو چکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اس کا عجیب حال ہوتا یعنی میں اس کو حد مارتا)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی طرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا۔

۳۱۸۰ ـ ۳۱۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّاذُ كِرَمِنْ شَاْنِیْ الَّذِیْ ذُكِرَوَمَاعَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیَّ خَطِیْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِیْرُوْا عَلَیَّ فِیْ اُنَاسٍ اَبَنُوْااَهْلِیْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِیَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَاوَاللّٰهِ اَنْ لَوْكَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَااَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰی كَادَاَنْ یَكُوْنَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْیَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ وَمَعِیَ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَیْ اُمِّ تُسَبِّیْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِیَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَیْ اُمِّ تُسَبِّیْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَیْ اُمِّ تُسَبِّیْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَااَسُبُّهٗ اِلَّا فِیْكِ فَقُلْتُ فِیْ

۳۱۸۰ ـ ۳۱۸۱: روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتیں پڑھیں اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے میری بی بی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہ ہوا وہ میرے گھر میں مگر جب کہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا' سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجئے مجھے اے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم گردنیں ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے سعد سے کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر وہ ہوتا (یعنی تہمت لگانے والا) اوس میں سے تو کبھی درست نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے غرض یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جائے اوس اور خزرج کے درمیان دونوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی پاخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو میں نے کہا اے اماں! تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھہر گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے مسطح مرے اور پھر میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئی پھر ٹھوکر

اَيّ شَأْنِيْ فَالَتْ فَبَقَرَتْ اِلَيَّ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ وَكَانَ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهُ لَمْ اَخْرُجْ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوَعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِيْ اِلٰى بَيْتِ اَبِيْ فَاَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِي السِّفْلِ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَقَالَتْ اُمِّيْ مَا جَاءَ بِكِ يَابُنَيَّةُ قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَابَلَغَ مِنِّيْ فَقَالَتْ يَابُنَيَّةُ خَفِّفِيْ عَلَيْكِ الشَّاْنَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا فَاِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ اَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّيْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِيْ ذُكِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِيْ وَسَاَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَتَهَا اَوْ عَجِيْنَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ فَبَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ

کھائی اس نے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لئے تو اسے کوستی ہے کہا عائشہؓ نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی تھوڑی نہ بہت یعنی پاخانے کی اور بخار آ گیا مجھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجئے پھر میرے ساتھ حضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ ماں ہیں حضرت عائشہؓ کی) نیچے کے گھر میں اور ابو بکرؓ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اے میری بیٹی کہا عائشہؓ نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی سو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنی گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتیں بھی ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بنائیں اس کے لیے غرض ان کو اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہیں یہ بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہؐ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابو بکرؓ نے میری آواز سنی اور کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس کا چرچا ہو رہا ہے سو بھر آئیں اس کی آنکھیں تب کہا ابو بکرؓ نے میں تجھے قسم دیتا ہوں اے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں سو میں پھر گئی اور رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب مگر اتنا ہے کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیرتھا

قِيْلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَزَا لَا عِنْدِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِيْ اَبَوَايَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَ جَاءَ تْ اِمْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا لْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَا لْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْ تُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَاذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهِ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اَنَّهَا قَدْبَاءَ تْ بِهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَ الْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَفِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهُ وَيَقُوْلُ

کہا یا عَجبنتَہَا معنی دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اس کو بعض یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول اللہ سے یہاں تک کہ سخت سست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کی راہ میں کہا امّ المؤمنین نے کہ صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول اللہ بھی آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنے بائیں بیٹھے تھے پھر تشہد پڑھا نبیؐ نے اور حمد وثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے اے عائشہؓ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المومنینؓ نے کہ آئی ایک عورت انصار میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپؐ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اس کے سامنے غرض نصیحت کی رسول اللہؐ نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا حضرت کو جواب دو انہوں نے کہا میں حضرتؐ سے کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا) حضرت ابوبکرؓ کا اور مؤمن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپؐ کی حدیث کے آگے بات نہ نکلے اور جواب نہ آئے) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپؐ کے آگے کیا عرض کروں کہا ام المومنینؓ نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ دیا ان دونوں نے تشہد پڑھا میں نے اور حمد وثنا کی اللہ کی جیسے اسی کی ذات مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اس لیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل اس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم

اَبْشِرِيْ يَاعَائِشَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَ تَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَاكُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ اَبَوَايَ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهُ وَلَا اَحْمَدُ كُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاْئَتِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْ تُمُوْهُ وَ لَا غَيَّرْ تُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُجَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِ يْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهُ وَ هُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَا فِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَايَاْتَلِ اُوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَلَنَا وَعَادَلَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ۔

کہو گے کہ اقرار کر لیا اس نے اپنے قصور کا اور اللہ کی قسم ہے میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے کوئی کہاوت کہا ام المومنینؓ نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی (یعنی ان کی کہاوت برابر ہے) جب کہا انہوں نے فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اس پر جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المومنینؓ نے اور وحی نازل ہوئی رسول اللہؐ پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہے پھر جاتے رہے آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپؐ کے منہ پر اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اے عائشہؓ کہ اللہ نے اتاری پاکیزگی تیری' کہا ام المومنین نے (رضی اللہ عنہا) کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرتؐ کے آگے (یعنی شکر یہ حضرت کا ادا کر) میں نے کہا کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں ان کا شکر ادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں گی اور نہ تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کروں گی' پر تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ کی جس نے میری پاکیزگی اتاری تم لوگوں نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اسکو روکا اور ام المومنینؓ فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کی بیٹی کو اللہ نے بچالیا اسکی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات' پر بہن اسکی حمنہ وہ ہلاک ہوگئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہوگئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اسی نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا حمنہ نے' کہا ام المومنین نے کہ قسم کھائی ابوبکرؓ نے کہ اب نفع نہ دینگے کسی طرح کا مسطح کو کبھی سو اتاری اللہ نے اس پر یہ آیت یعنی قسم نہ کھائیں بزرگی اور کشائش والے تم میں سے مراد اس سے ابوبکرؓ ہیں کہ نہ دینگے: وَلَايَاْتَلِ اُوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ بت والوں کو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ بخش دے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہا ابوبکرؓ نے بے شک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق

سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول خدا ﷺ منبر پر اور ذکر کیا اس کا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حد قذف کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔ **مترجم**: اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصلہ اس کی یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ مریسیع پیش آیا قرعہ حضرت عائشہؓ کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ ﷺ کو اٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے پھر جب حضرت ﷺ غزوہ سے لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول خدا ﷺ نے رات کو چلنے کا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں لشکر کے باہر قضائے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے فرودگاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھا لیتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور سا وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئیں گے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کی آواز سے میں جاگی اور سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہو گئی انہوں نے اونٹ لشکر میں پہنچا دیا اور منافق لوگ اپنا منہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے اسی اسی کوڑے حد ماری اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا اور مروی ہے کہ ام المومنین عائشہؓ فرماتی تھیں کئی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبرئیلؑ ان کی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرت ﷺ کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ حضرت ﷺ نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول خدا ﷺ کی اور سر آپ کا ان کی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ حضرت پر وحی اترتی تھی اور آپؐ ان کے لحاف میں ہوتی تھیں چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول خدا ﷺ کے خلیفہ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو طیبہ فرمایا' نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لئے مغفرت اور رزق کریم کا اور مسروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہؓ سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے اتاری ہذا خلاصۃ ما فی البغوی ابی مسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ یہ جبرائیلؑ ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی (الحدیث) روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور ہوگا روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصورواروں کا حشر یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیات اور سیئات کو بخشے آمین یا رب العالمین احب الصالحین ولست منهم لعل الله یرزقنی صلاحا۔ ام المومنین کو اللہ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ کے یاروں پر جو حدیث مشکل ہوتی عائشہؓ سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح تر عائشہؓ سے

روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اللھم ارفع درجتھا فی اعلی علیین و اکرم نزلھا یوم الدین و انزلھا منزلا مبرکا فانك خیر المنزلین آمین یا رب العالمین۔

خاتمہ: سورہ نور چشم بددور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اس کی آیات گویا خالی چہرہ حور ہیں اور معانی و مطالب شراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اس میں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ سے اکثر مسطور منجملہ اس کے حد ہے زانیہ اور زانی کی اور حکم ان کے نکاح کا اور اسی کوڑے ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانے کے سلام و استیذان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے سے بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانے کا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہوا اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کو اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگٹ لٹکانے کا اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادے یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنے کے لئے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشاء کے اور اس کے سوا اور وقتوں میں جواز آمد و رفت کا اہل بیت کے لئے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جائیں گھر میں آتے وقت اور جواز قناعت کرنے کا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لئے اور جواز کھانا کھانے کا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز مل کر کھانے کا اور جدا جدا کھانے کا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنے کے اور جائز نہ ہونا ایمانداروں کو بغیر اذن کے چلے جانا آپ ﷺ کی محفل سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برائت ام المومنین کا اور صفات الہیہ سے مذکور ہے تمثیل اس کے نور مبارک کی ساتھ ایک طاق کے کہ جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اس کے نور کا ان گھروں میں جہاں صبح و شام اس کی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ و تسبیح اہل سمٰوٰت و ارض کی اور مالکیت اس تعالیٰ کی سب پر اور قدرتیں اس کے جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا ان سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل و نہار کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اس کا ساتھ اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس صورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور الٰہی کا ان لوگوں میں جن کو تجارت اور بیع ذکر الٰہی سے غافل نہیں رکھتی اور تمثیل اعمال کفار کی سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا خدا اور رسول کی اطاعت سے اور فضیلت ان لوگوں کی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسول ﷺ کے آگے کہ اگر آپ ﷺ جہاد کا حکم فرمائیں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنے کا اس زمین پر صالحون کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کی کافروں کے لئے اور جمعہ اور حج و جہاد واجب نہ ہونا اعمیٰ اور اعرج پر۔

تفسیر سورۂ فرقان

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

۳۱۸۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِىَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

۳۱۸۲: روایت ہے عبداللہؓ سے انہوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے کونسا گناہ بڑا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کا شریک اور اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو (یعنی بلاشرکت غیرے) میں نے کہا پھر کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا اور فرمایا آپ ﷺ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۸۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْمِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَاهٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَوَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا۔

۳۱۸۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرادے تو اللہ کا شریک اور اس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھائے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت والذین... سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے کو معبود جان کر اور نہیں قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کیا پہنچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دونا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

ف: حدیث سفیان کی منصور واعمش سے صحیح زیادہ ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لئے کہ واصل کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے، روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور نہ ذکر کیا اس میں عمر بن شرحبیل کا' خاتمہ: سورۂ فرقان میں صفاتِ قرآن سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو اور افک اور مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافروں کا اس کو اور کہنا کافروں کا کہ قرآن سارا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی ﷺ کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان کے لئے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکرانِ قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزاء کافروں کا رسول ﷺ کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول ﷺ کا اور کوئی اُجر نہ چاہنا دعوت پر اور حالاتِ ماضیہ سے تذکیر موسیٰ اور ہارون کے حال کی اور قوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی اور ہلاک عاد وثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفاتِ الٰہی سے مالکیت اس تعالیٰ کی اور نفی ولد اور شریک کی اس سے اور مخلوق ہونا معبودانِ باطل کا اور قادر نہ ہونا ان کا نفع وضرر اور امانت واحیاء پر اور پیدا کرنا آسمانوں کا چھ روز میں استواء عرش پر اور بنانا برجوں کا آسمان میں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا ان میں اور پھیر و بدل کرنا لیل ونہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافروں کا قیامت کو اور وعید سعیر کی ان کے واسطے اور غصہ اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے اور روبکاری معبودانِ باطل کی حشر میں اور انکار کرنا ان کا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحابِ جنت کے مقاموں کی اور فرشتوں کا اترنا اور کافروں کا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول کی اور حسرت کھانا غیر رسول کی اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول اللہ ﷺ کا کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ہونا ایسے مجرموں کا اور محشور ہونا کافروں کا منہ کے بل اور قدرتوں سے اس تعالیٰ کے بیان مدظل کا اور پھیر نا رات اور دن کا اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بھیجنا ہواؤں کا مینہ کی خوشخبری کے لئے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں اور صفاتِ صالحین سے بارہ خصالِ حمیدہ عباد الرحمٰن کی جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا وغیرہ ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وعظ ہے اور اسی طرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۂ شعراء

۳۱۸۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِىْ مِنْ مَالِىْ مَا شِئْتُمْ۔

۳۱۸۴: روایت ہے ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ جب یہ آیت اتری: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ڈرادے تو اے نبیؐ اپنے قرابت والوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے صفیہ (یہ حضرت کی پھوپھی ہیں) بیٹی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی اے بیٹو عبدالمطلب کے بے شک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو یعنی آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے شفاعت بھی بغیر اسکے حکم کے نہیں ہو سکتی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے محمد بن عبدالرحمن طفاوی کی روایت کے مانند اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ کا اور اس باب میں علی اور عباس (رضی اللہ عنہما) سے بھی روایت ہے۔

۳۱۸۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًايَا مَعْشَرَبَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًايَا مَعْشَرَ بَنِىْ قُصَىٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًايَا مَعْشَرَ بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًايَا فَا طِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔

۳۱۸۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ڈرا تو اے نبیؐ اپنی قرابت والوں کو جمع کیا رسول اللہؐ نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبد مناف کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لئے ضرر کا نہ نفع کا' اے فاطمہؓ بیٹی محمد کی چھوڑا تو اپنی جان کو آگ سے اسلئے کہ میں نہیں اختیار رکھتا تیرے لیے ضرر کا نہ نفع کا تیرے قرابت کا مجھ پر حق ہے سو میں اسکو ادا کرونگا (یعنی دنیا میں باقی رہی آخرت اسمیں مجھے کچھ اختیار نہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے معنوں کے موافق۔

۳۱۸۶: عَنِ الْاَشْعَرِىِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۱۸۶: روایت ہے اشعری سے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت یعنی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ڈرادے تو اے نبیؐ اپنی قرابت والوں کو رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ يَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ۔

اللہ نے اپنی انگلی کانوں میں رکھی (جیسے مؤذن رکھتا ہے آواز بلند ہو جائے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کی ڈرو تم لشکر آن پہنچا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ بعضوں نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اس میں ابی موسیٰ کا ذکر نہیں۔ مترجم: عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص ان میں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کر اکثر صبح کو پہنچتا ہے اس لئے مطلق لشکر کے لئے یہ کلمہ کہتے ہیں۔ خاتمہ: سورۂ شعراء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف جانے کا اور گفتگو ان کی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الٰہی کے باب میں اور مقابلہ سحر کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اصنام کے باب میں اور توصیف باری تعالیٰ کی خلق اور اہدیٰ اور اطعام اور سقی اور شفاء دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باپ کی مغفرت کی اس اللہ تعالیٰ سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت ان کی اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی ﷺ کو کہ لوگوں کے ایمان لانے کے لئے اپنی جان مار دو گے اور اعراض کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال اور اولاد کا اس دن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع و حمیم نہ ہونا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپ کا موجود ہونا کتب سابقہ میں اور پہنچانا بنی اسرائیل کا آپ کو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبی ﷺ کو اور نہی اشراک فی الالوہیت اور حکم اقرباء کے ڈرانے کا اور بازو جھکانے کا اور مؤمنوں کے لئے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اس کا نبی ﷺ کا وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک واثیم پر اور غاوی ہونا متبعانِ شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور مذمت ان کی باستثنائے مؤمنین صالحین کے اور ڈرانا شاعرانِ ظالمین کو۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

تفسیر سورہ نمل

۳۱۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ۔

۳۱۸۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مؤمن کے منہ پر کہ وہ چمک جائے گا (یعنی عصائے موسیٰ سے) اور مہر کر دے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مؤمن اور وہ پکارے گا اے کافر! یعنی کافر اور مؤمن ممتاز ہو جائیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث ابی ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے اس سند کے سوا اور سند سے دابۃ الارض کے بیان میں اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے۔ خاتمہ: سورہ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گزرنا ان کا چیونٹوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمانؑ کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتیں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہنا نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا بعث پر اور متیٰ ہذا الوعد کہنا ان کا اور توزیع امم ﷺ کی حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سماوات و ارض

وغیرہ ذلک اور خطاب نبی ﷺ کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر مکہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

۳۱۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَ نِیْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهٗ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَ قْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَاءُ۔

تفسیر سورۂ قصص

۳۱۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا رسول اللہ نے فرمایا پنے چچا (ابی طالب) سے کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ سے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن ابو طالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہلا دیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کر دیتا یہ کہہ کر تمہاری آنکھوں کو سو اتاری اللہ نے آیت: اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ سے آخر تک یعنی اے نبیؐ تو ہدایت نہیں کر سکتا جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے۔ خلاصہ: سورہ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلاً اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکوں کی دو جگہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اس کے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

۳۱۸۹: سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِیَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَّقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَمُوْتَ اَوْتَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِیْ الْاٰيَةَ۔

تفسیر سورۂ عنکبوت

۳۱۸۹: روایت ہے سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے ذکر نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں یا تو پھر کافر ہو جائے (یعنی جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے جب اس کو کھلانا چاہتے اس کا منہ چیرتے (یعنی لکڑی وغیرہ ڈال کر) پھر یہ آیت اتری وَوَصَّيْنَا ...... یعنی حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنے کا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جس کی تجھے کچھ خبر نہیں سو کہنا نہ مان ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت سعد سابقین اوّلین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے ماں نے ان سے کہا کہ تو نے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں کہ مر جاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہا کریں گے کہ اس نے اپنی ماں کو مار ڈالا الغرض دو دن کچھ نہ کھایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جائیں جب بھی میں دین محمدی سے نہ پھروں گا واہ واہ کیا محبت دین کی تھی پھر جب وہ مایوس ہوئیں کھانے پینے لگیں اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کر کے۔

۳۱۹۰: عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوْا یَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ۔

۳۱۹۰: روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ یعنی کرتے ہو تم اپنی محفلوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ وہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور ٹھٹھا کرتے ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔ ف: سورہ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا ان پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات ان کی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونے کی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو برس دعوت کرنے کی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی اور معبودان باطل کی مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور بقائے الٰہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لئے اور وصیت الٰہی واسطے احسان والدین کے اور نہ ماننا ان کی بات کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الٰہی سمجھیں کافروں کا مومنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا تسلی ہمارے نبی ﷺ کی تکذیب امم سابقہ سنا کر آسان ہونا خلق اول و ثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں سیر کرنے کا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمت حق سے تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الٰہی کی اور امر اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنے کا احسان رکھنا اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکریٰ ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحد بن جانا حرم کے امن کا بیان ظالم ہونا اس کا جو اللہ پر جھوٹ باندھے وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

تفسیر سورہ روم

۳۱۹۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ۔

۳۱۹۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مؤمنوں کو یہ امر پسند آیا (اسلئے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری: الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسی طرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غلبت الروم یعنی غین اور لام کی زبر سے۔

۳۱۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَ غَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَكَانَ

۳۱۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا الم غلبت الروم کہا انہوں نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ طالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے

الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَذَكَرَهٗ اَبُوْبَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ فَذَكَرَهٗ اَبُوْبَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلاً فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَاِنْ ظَهَرْ تُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْ افَذَكَرُوْاذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ اَلاَّ جَعَلْتَهٗ اِلٰى دُوْنِ قَالَ اَرَاهُ الْعَشْرِ قَالَ قَالَ سَعِيْدٌ وَالْبِضْعُ مَادُوْنَ الْعَشْرِقَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ا لٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِاللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ۔

تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے سو ذکر کیا اس کا ابو بکرؓ سے اور ابو بکرؓ نے رسول اللہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جائیں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابو بکرؓ نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ سو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا اتنا کچھ دیں گے سو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے سو اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے ابو بکرؓ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اور اس کے بعد (یعنی دس دن کے اندر) ابن عباسؓ نے کہا کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا: الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تک سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

۳۱۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلاَّ احْتَطْتَّ يَااَبَابَكْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَابَيْنَ ثَلاَثٍ اِلٰى تِسْعٍ۔

۳۱۹۳: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہ تم نے شرط میں الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ کی احتیاط کیوں نہ کی اے ابی بکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

۳۱۹۴: عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْاَسْلَمِىِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِىْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِىْ كُلِّ بِضْعِ سِنِيْنَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّا هُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَفِىْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِاللّٰهِ يَنْصُرُمَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَفَارِسَ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ لَيْسُوْا

۳۱۹۴: روایت ہے نیار بن مکرم اسلمی سے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبالیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب تھا روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر اس لئے کہ روم اور مسلمان دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی باب میں اتری یہ آیت: وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ سے الرَّحِيْمُ تک یعنی اس دن خوش ہوں گے مومن اللہ کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اس

بِاَهْلِ كِتَابٍ وَلَا اِيْمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَ ذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوْا لِاَبِيْ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتْ سِتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرُوْا فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ وَاَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ۔

لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیت اتاری ابوبکرؓ پکارتے تھے مکہ کے گرد الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں سو کچھ لوگوں نے قریش میں سے کہا (ابوبکرؓ سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہو گا فارس پر چند سال میں سو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل کی بات ہے سو شرط باندھی ابوبکرؓ نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنی شرط کا مال کہیں رکھوا دیا اور ابوبکرؓ سے کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دے لو بیچ کی کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم سو مشرکوں نے ابی بکرؓ کا مال شرط لے لیا پھر جب ساتواں سال لگا روم فارس پر طالب ہوا اور مسلمانوں نے ابی بکرؓ پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیئے کہا راوی نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت سے۔ مترجم: خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قرأتیں ہیں جنہوں نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے میغلبون بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قرأت مشہور بھی یہی ہے اور بغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعضوں نے بفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بضم یا بصیغہ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکرؓ نے سو اونٹ ابی کے وارثوں سے لئے کہ وہ مر چکا تھا انتہیٰ۔ مترجم: سورہ روم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس قدرتیں ایک جگہ مذکور ہیں جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا

وغیرہ ذالک اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور امانت اور ندرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور بتہ کرنا بدلیوں کا اور نکالنا مینہ کا ان کے بیچ سے اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات سے تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سے شفیع نہ ہونا مشرکوں کے لئے اور تنزیہ باری تعالیٰ کی اور تحریض اس کی تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں اور کنیزان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی ﷺ کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفران کا رحمت کے بعد اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظ وتالی اور متفکر پر غیر مستور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

تفسیر سورہ لقمان

۳۱۹۵: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

۳۱۹۵: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو گانے والی لونڈیوں کو اور مت خریدو اُن کو اور مت سکھاؤ ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت: وَمِنَ النَّاسِ ...... آخر تک یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں کہی ہے یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے۔ مترجم: کلبی اور مقاتل نے کہا کہ یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کر کہتا تھا کہ محمد ﷺ تم کو عاد وثمود کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سفہاء اور حمقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرتا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لاتوں سے مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چپ نہ رہے اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے منع فرمایا کتے کے اور گانے والی عورت کے کسب سے مکحول نے کہا جس نے گانے بجانے والی لونڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گائے بجائے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں گا اسلئے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ...... اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور حسن اور عکرمہؓ اور سعید بن جبیرؓ سب کا یہی قول ہے کہ لَهْوَ الْحَدِیْثِ سے گانا مراد ہے ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دل میں نفاق لگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعویٰ تقویٰ کا رکھتے ہیں اور پھر طنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں وما ھذا الا ضلال بعید۔ خلاصہ: سورہ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں بھری ہیں چنانچہ صفات الٰہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میخوں یعنی پہاڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مینہ کا اور اگانا نباتات کا اور پیدا نہ کرسکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور تسخیر آسمان و زمین کی چیزوں پر اور آیات قدرت سے داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار میں اور اوقات نہار کا لیل میں اور تسخیر شمس وقمر کی اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یعنی وقت قیامت اور وقت نزول باراں اور کیفیت ارحام کے اندر کی اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کی عطائے حکمت کا اور نصیحت انکی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیت ماں باپ سے احسان کرنے کی اور حکم انکی تابعداری کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوٰۃ کا

اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ پھیلانے اور مکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار بیچ نہ بولنے پر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں جیسے بے علم اور کتاب اور ہدیٰ کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلمات الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد وولد کا اس دن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیرہ ذالک من الفوائد۔

وَمِنْ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

تفسیر سورہ سجدہ

۳۱۹۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِيْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ۔

۳۱۹۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ یہ آیت: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ ..... یعنی جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فضیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: پوری آیت یہ ہے: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ [السجدة: ١٦] یعنی جدا رہتی ہیں کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گزار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں اور انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فضیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتے تھے اور ابی حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشاء کے بیچ میں پڑھی جاتی ہے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطاء نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشاء پڑھے سوتے نہیں ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں خلاصۃ ما فی البغوی۔

۳۱۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

۳۱۹۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لئے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ...... سے آخر تک یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا ہے ان کے عملوں کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۹۸: عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَيْ

۳۱۹۸: روایت ہے شعبی سے کہ انہوں نے کہا میں مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ اے رب

رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَاْتِیْ بَعْدَ مَایَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَكُوْنَ لَكَ مَاكَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ قَدْ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَ مِثْلَهٗ فَیَقُوْلُ قَدْرَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهٖ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ۔

میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آئے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے سو اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا کیونکر داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لے لیے اپنے اپنے گھر اور لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کہ پھر کہا جائے گا اس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے گی کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہو گیا سو کہا جائے گا کہ لے تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جائے گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے پھر کہا جائے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے مغیرہ سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع صحیح تر ہے۔ **خاتمہ**: سورہ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اس اللہ تعالیٰ کا عرش عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفیع اور ولی کا سوا اس کے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں کہ مدت اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس کی منی سے اور برابر کرنا اس کے اعضاء کا اور روح پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الٰہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے متیٰ ہذا الوعد کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

تفسیر سورہ احزاب

۳۱۹۹: عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ مَاعَنٰی بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَةً قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ

۳۱۹۹: روایت ہے ابوظبیان نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ بھلا خبر دیجئے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مَاجَعَلَ اللّٰهُ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل کیا مطلب ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے سو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کچھ سہو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھو تو ان کے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ

قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ۔ نے کسی کے سینہ میں دو دِل۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم : بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابی معمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے دو دِل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمد ﷺ سے اچھا پھر جب اللہ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ الو ایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابوسفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی متبنّٰی اور مظاہر کے لئے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔

۳۲۰۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَاوَا للّٰهِ لَئِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَااَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَفِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

۳۲۰۰: روایت ہے انس ؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے حاضر ہونے کی جگہ کہ جس میں حضرت تشریف لے گئے میں اس سے غائب رہا' آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھائے کوئی حاضر ہونے کی جگہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں' پھر حاضر ہوئے وہ رسول اللہ ؐ کے ساتھ احد کے دن ایک سال کے بعد سو ملے ان کو راہ میں سعد بن معاذ ؓ اور انہوں نے کہا اے ابو عمرو ؓ! کہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کی خوشبو میں کوہ احد کی طرف پا رہا ہوں پھر لڑے وہ یہاں تک قتل ہوئے سو ان کے بدن میں اسّی پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نعش نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب اسکے پوروں کے اور یہ آیت اتری رجال... یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو اقرار کیا اللہ سے سو ان میں سے بعضا وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعضا وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۰۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَاَنَّ اللّٰهَ اَشْهَدَنِيْ قِتَالًا لِلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ

۳۲۰۱: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہ انکے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول اللہ ؐ مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے لے جائے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا

اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءُ وْا بِهٖ هٰؤُلَاءِ يَعْنِی الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِی اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا اَخِیْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوَجَدَ فِيْهِ بِضْعًا وَّ ثَمَا نِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَ رَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِیْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِی الْاٰيَةَ۔

دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے اس سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ سے نہ ہو سکا جو انہوں نے کیا اور انکی لاش ملی کہ اس میں اسّی پر کئی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور انکے یاروں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہیں یزید نے کہا مراد اس سے آیت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور انس بن مالکؓ کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نضر کے۔

۳۲۰۲: عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ۔

۳۲۰۲: روایت ہے موسیٰ بن طلحہؓ سے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔

۳۲۰۳: عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلٰی مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّیْ اِطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ۔

۳۲۰۳: روایت ہے طلحہؓ سے کہ رسول اللہؐ کے یاروں نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپؐ سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور حضرتؐ کے یاروں کو جرأت نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپؐ کی توقیر کرتے تھے اور ڈرتے تھے سو اس گنوار نے پوچھا آپؐ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپؐ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپؐ نے التفات نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد سے نکلا یعنی اندر آیا میرے بدن پر سبز کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپؐ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو پوچھتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے گنوار نے کہا میں ہوں یا رسول اللہؐ! سو فرمایا رسول اللہؐ نے یہی وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کی روایت سے۔

۳۲۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَبِيْ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَ قَدْعَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَا لَيْنَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ۔

۳۲۰۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیبیوں کے اختیار دینے کا کہ چاہیں دنیا اختیار کریں اور رفاقت رسول چھوڑیں دولت عقبیٰ لیں اور خدمت رسول ﷺ سو شروع کیا آپؐ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہؓ! میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورہ لے لینا اپنے ماں باپ سے' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے حضرتؐ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلے آپؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ ...... تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی بیبیوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آ ؤ میں تم کو کچھ دے دوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کروں میں تم کو اچھی طرح اور اگر ارادہ کرتی ہو تم اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لیے بہت بڑا اجر' انتہیٰ تب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہوں اور پھر اور بیبیوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا (یعنی میرے دیکھا دیکھی)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المومنینؓ سے۔

مترجم: ان آیتوں کو آیات تخییر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا حضرت کی عورتوں کو اور شانِ نزول اس کا بغوی وغیرہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیبیوں نے آپس کی رشک سے حضرت ﷺ سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا حضرت ﷺ نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپ ﷺ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ صدیقہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی' حفصہ حضرت عمر کی بیٹی' ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی' ام سلمہ امیہ کی بیٹی' سودہ زمعہ کی بیٹی' اور غیر قرشیات چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کے قبیلہ کی' میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حی بن اخطب کی بیٹی خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کی اور حکم تخییر میں علماء کا اختلاف ہے مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع نہ ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی اور یہی قول ہے عمر بن عبدالعزیز اور ابن ابی لیلیٰ اور سفیان اور شافعیؒ اور اصحاب رائے کا لیکن اصحاب رائے یعنی حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور دوسروں کے نزدیک رجعی اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑی اور حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر قول اول صحیح تر ہے کل ذالک فی البغوی۔

۳۲۰۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

۳۲۰۵: روایت ہے عمر بن ابی سلمہؓ جو ربیب ہیں نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبیؐ پر اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ...... یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ۔

تعالیٰ کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو بخوبی پاک کرنا ام سلمہؓ کے گھر میں بلایا آپ ﷺ نے فاطمہؓ اور حسن اور حسینؓ کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ ﷺ کے پیچھے حضرت علیؓ تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی پھر عرض کی آپ ﷺ نے کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں سو ان کی نجاست گناہ کی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے بخوبی پاک کرنا ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے نبی اللہ ﷺ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں آنے کا) فرمایا آپؐ نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنی تمہارے تئیں چادر میں آنے کی بھی کچھ ضرورت نہیں گھر والوں کا لفظ خود تم کو شامل ہے۔)

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاء کی روایت سے کہ وہ عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۰۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ الصَّلٰوةَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

۳۲۰۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی چھ مہینے تک یہ عادت تھی جب آپ ﷺ صبح کو نماز فجر کے لیے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ ؓ کے گزرتے فرماتے نماز کو چلو اے گھر والو اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کر دے تم کو بخوبی پاک کرنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں ابی الحمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهُ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ

۳۲۰۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ ... سے آخر تک یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اس پر اللہ نے یعنی اسلام کے ساتھ اور انعام کیا تو نے بھی آزاد کرنے کے ساتھ کہ تو نے اس کو آزاد کر دیا، روک رکھ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اے نبیؐ اپنے دل میں جس کو اللہ تعالیٰ کھول دینے والا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت مستحق ہے تو اس سے ڈرے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا تک اور رسول اللہؐ نے جب زینبؓ سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ.... یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ تو

اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآئَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ يَعْنِيْ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیوں پر اور نبیؐ نے انکو متبنیٰ یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے تھے پھر حضرتؐ کے پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت اُدْعُوْهُمْ یعنی منہ بولے بیٹوں کو پکارو انکے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جنکے وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم نہ ہوں انکے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا یہی قسط کی بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بے شک یہ آیت چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا روایت کی ہم سے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہؓ سے فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت مبارکہ کو چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۰۸۔ ۳۲۰۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

۳۲۰۸۔۳۲۰۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمدؐ یہاں تک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

۳۲۱۰: عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ۔

۳۲۱۰: روایت ہے عامر بن شعبیؒ نے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ کی تفسیر میں کہا کہ حضرت ﷺ کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنی تا کہ مضمون اس آیت کا صادق آ جائے کہ محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔

۳۲۱۱: عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ مَا اَرٰى كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةَ۔

۳۲۱۱: روایت ہے عمارہ انصاریہ کی ماں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۲۱۲ ۔ ۳۲۱۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ

۳۲۱۲۔۳۲۱۳: روایت ہے انسؓ سے کہ کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحشؓ کی شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ ...... یعنی

مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

جب زید اپنی خواہش اس سے پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں ازراہِ شکر کے حضرت ﷺ کی سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور حضرت کی بیبیوں کا جو امہات المومنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے۔

۳۲۱۴: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اُحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ۔

۳۲۱۴: روایت ہے ام ہانیؓ سے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی (یعنی حضرت ﷺ کی چچیری بہن) انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے پیٹتے شاید آپ کو ناگوار ہو) آپ ﷺ نے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال نہیں ہوئی اس لیے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی، میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے۔ مترجم : پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال کیں ہم نے تیرے لئے بیبیاں تیری جن کا مہر تو نے دے دیا اور وہ جن کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھ کو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک۔

۳۲۱۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ فِيْ شَاْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَاْمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ۔

۳۲۱۵: انسؓ نے کہا جب یہ آیت اتری: وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ یعنی چھپاتا تھا تو اے نبیؐ! اس چیز کو کہ اللہ اس کا کھولنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کی شان میں اتری اور زید ان کے شوہر تھے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبیؐ سے تو آپؐ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنے پاس یعنی طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : یعنی حضرت کے دل میں تھا اگر زید ان کو طلاق دے گا تو میں ان کی دلجوئی کے لئے ان سے نکاح کر لوں مگر لوگوں سے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے۔

۳۲۱۵ (ل): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ قَالَ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ

۳۲۱۵ (ل): روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا منع کیے گئے رسول اللہ ﷺ عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کرنے والیاں فرمایا اللہ

إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَأَحَلَّ اللَّهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَ مَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ۔

تعالیٰ نے :لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ یعنی حلال نہیں تجھے اس کے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدل دے ان عورتوں میں سے یعنی جواب تیرے نکاح میں ہیں اگر چہ تجھ کو پسند آئے خوبصورتی ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالیٰ نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخش دے اپنی جان نبی ﷺ کو اور احرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضائع ہو گئے اس کے عمل نیک اور آخرت میں وہ خسارہ والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیبیاں تیری کہ جن کا مہر تو نے دے دیا اور جو تیرے ہاتھ کے ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھ کو یہاں تک کہ فرمایا خالصۃً یعنی یہ امر کہ جو عورت مؤمنہ بخش دے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی ﷺ اس کے نکاح کا وہ حلال ہے نبی ﷺ کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہے نہ اور مؤمنوں کے لیے (یعنی اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہوسکتا) اور حرام کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن خلیل نے کہا کہ عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

۳۲۱۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

۳۲۱۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا وفات نہیں ہوئی رسول اللہ ﷺ کی یہاں تک کہ حلال ہو گئیں آپ ﷺ کے لیے سب عورتیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صحابہ کرام کا اختلاف تھا آنحضرتؐ پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہؓ کا مذہب اس حدیث میں گزرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود بیبیوں کے سوا اور وں سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ [الأحزاب : ٥٢] یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں عکرمہؒ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا آیہ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ [الأحزاب : ٥٠] میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بھی کہ یہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جائے اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنی احناف کا اور جن کے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبیؐ کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ نبیؐ کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جائز ہو جاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ کا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ [الأحزاب : ٥٠] اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر

لفظ نکاح یا تزویج کے اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے: اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَهَا [الأحزاب: ۵۰] یعنی نبیؐ کے واسطے بھی اللہ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص نبیؐ کے ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنی بغیر مہر کے آپ کا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اس میں آپ اور امت دونوں کا ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایسی بھی کوئی بیوی تھی آپ کی جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی ہو یا نہیں عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیبیاں آپ کے پاس تھیں وہ منکوحہ تھیں یا مملوکہ اور ان وھبت نفسها جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں اور دوسروں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس موہوبہ بھی تھیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھیں علی بن حسین اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھیں عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھیں بنی سلیم کے قبیلہ سے ہذا خلاصۃ یا فی البغوی بنوع تقدیم وتاخیر۔

۳۲۱۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ۔

۳۲۱۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ زفاف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں میں سے ایک عورت سے اور مجھے بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کھانے کی طرف پھر جب وہ کھا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول اللہؐ چلتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف سو دیکھا آپؐ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپؐ لوٹ گئے سو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب وہ اجازت دیں اور لائیں کھانے کو نہ یہ کہا انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔

۳۲۱۷ (ل): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰى بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيَنْزِلَنَّ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ۔

۳۲۱۷ (ل): روایت ہے انس بن مالکؓ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ﷺ ایک بی بی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ان کو بیوی بنایا تھا سو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ ﷺ چلے گئے اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے انسؓ نے کہا پھر آپ ﷺ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا کہا آپ ﷺ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابی طلحہؓ سے انہوں نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو بے شک اس بارہ میں کچھ اترے گا کہا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔ مترجم: جن بی بی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور حضرت کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جو اس گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا پکنے کے پھر جب پک جاتا قبل

بلانے کے جا بیٹھتے اور کھا کر باہر نہ جاتے حضرت کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام سوا اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

۳۲۱۸ ـ ۳۲۱۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ فَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهٗ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَ فُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ فَسَمّٰى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَ الْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَ دَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهٗ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا اِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۱۸۔۳۲۱۹: روایت ہے انس بن مالکؓ نے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک بی بی سے (یعنی زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی بی بی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے کچھ حیس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھے کہا اے انسؓ لے جا اس کو نبی ﷺ کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے اور وہ آپ ﷺ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ ﷺ کے انس نے کہا پھر میں اسے لے کر حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں آپ ﷺ کو سلام کہتی ہے یہ آپ ﷺ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے آپ ﷺ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصوں کو اور جو تم کو ملے ان کو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انسؓ نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کا نام آپ ﷺ نے لیے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب انسؓ نے کہا پھر مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے انسؓ وہ برتن لاؤ انسؓ نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھائے۔ انسؓ نے کہا کہ پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تلک کہ سب کھا چکے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انسؓ اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انسؓ نے کہا پھر میں نے اٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں اور رسول اللہ بھی بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کی بی بی دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور آنحضرت ﷺ پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپ ﷺ

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ بِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نکلے اور سلام کیا آپ ﷺ نے عورتوں پر یعنی ہر بی بی کے حجرے پر تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ حضرت ﷺ کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آن کر پردہ ڈال دیا اور اندر آئے حجرے کے اور میں بیٹھا ہوا تھا سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ ﷺ میری طرف اور یہ آیتیں اتریں سو آپ ﷺ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو نبیؐ کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو نہ یہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا و لیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیبیوں کے دلوں کو اور تم لائق نہیں کہ اذیت دو رسول اللہ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اسکی بیبیوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی جعد نے کہا انسؓ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیبیاں نبی ﷺ کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے۔

۳۲۲۰: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ

۳۲۲۰: روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول اللہ ﷺ اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے سو عرض کی آپ ﷺ سے بشیر بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے کہ درود بھیجیں آپ ﷺ پر سو کیونکر درود بھیجیں آپ ﷺ پر کہا راوی نے کہ آپ ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا (یعنی گمان ہوا کہ شاید حضرت ﷺ خفا ہوئے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو تم اللھم سے مجید تک یعنی یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے آل ابراہیم کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے بزرگی رکھتا

حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔ اور فرمایا سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو (یعنی التحیات میں)۔

ف: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور ان کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [الأحزاب: ٥٦] یعنی اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کمال تحریض اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پس معلوم ہوا کہ اقتداء ان کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی يُصَلُّوْنَ کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنی عادت الٰہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی ﷺ پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الشذ وذ یہ امر ان سے صادر ہو چوتھے خطاب کیا لوگوں کو بتوصیف ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مؤمنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا پانچویں صیغہ امر کا فرمایا یعنی صلوا کہ مثبت وجوب کا ہے چھٹے منضم کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتویں تسلیما سے اس کی تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لئے نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات ہے وذالک المقصود۔

٣٢٢١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا مَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَهُ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا

٣٢٢١: ابی ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے سو ان کو ایذا دی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے برص ہو یا خصیے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے بری کر دے سو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر سو موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ نبی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے آپ کو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ نے ان کو بری کر دیا اس کی تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتھر میں برتیں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں کے جنہوں نے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو تہمت سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو

قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔ خاتمہ: سورہ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی ﷺ کو اور امر تقویٰ کا اور نہی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زنان مظاہر کا اولیٰ اور مقدم ہونا نبی ﷺ کا مؤمنوں کی جان سے اور مؤمنوں کی ماں ہونا آپ کی بیبیوں کا اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آ جانا کفار کی فوجوں کا ہر طرف سے اور ابتلاء مؤمنین کی اور مداہنت اور گھبرانا منافقین کا آیت تخیر ازواج مطہرات سے بات کرنے کی آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر الٰہی بے اختیار ہو جانا مومنوں کا جب خدا اور رسول کا حکم آ جائے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ کا اور ملائکہ کا مؤمنوں پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا تحلیل ازواج مطہراتؓ اور لونڈیوں کی نبی کے لئے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قرابت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی ﷺ کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہراتؓ کے لئے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو نبی ﷺ کو ستائیں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتوں کو نکلنے کے وقت ڈرانا منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے قیامت کا علم خدا ہی کو ہے اور وعید سعیر کی کافروں کے لئے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول ﷺ کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان موسیٰ علیہ السلام کی برأت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سماوات وارض پر وعید عذاب کی منافقوں کے لئے اور وعدہ مغفرت کا مؤمنوں کے واسطے۔

سُوْرَةُ السَّبَا

تفسیر سورہ سبا

۳۲۲۲: عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْ سِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَاٍ مَا اُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَاٌ اَرْضٌ اَوِامْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا امْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

۳۲۲۲: فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جوان میں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطیفی کہاں گیا اور خبر ملی آپ کو کہ چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسی کو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہا راوی نے اور اتر چکے تھے کیفیت سبا کی سوا ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ ﷺ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے چھ کو ان میں سے

تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجُ وَاَنْمَارُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارُ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ۔

مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جو منحوس جانا وہ لخم ہیں اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں اور اشعری اور ضمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کونسا قبیلہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا جن میں خثعم اور بجیلہ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: سبا بیٹا ہے یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مساکن ان کے یمن میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے اور ان کے شہر نہایت کثیر الفوا کہ تھے اور پاکیزہ ان میں مکھی اور مچھر اور کھٹکے اور سانپ اور بچھونہ تھا پھر ان کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اور اس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اس میں تاثیر زہر کی دے دی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بنجر ہوگئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔

۳۲۲۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِى السَّمَاءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ وَالشَّيَاطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ۔

۳۲۲۳: ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑ کانے کی پتھر پر پھر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ شیطان آسمان و زمین کو بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں (تاکہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چرائیں) ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِىْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ رُمِىَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ رَاَيْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ اَوْ يُوْلَدُ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَا يُرْمٰى بِهٖ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَاءِ

۳۲۲۴: عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کسی کو موت وحیات کے سبب سے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملانِ عرش پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر

السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ اَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهُ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُ وْابِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهُ وَيَزِيْدُوْنَ۔

دیتے ہیں پھراسی طرح ہر نیچے والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک خبر پہنچتی ہے اور جن اچک کر سننا چاہتے ہیں سوان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لاکر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں کی طرف یعنی جو کاہن ہیں پھر جس کو وہ جیسے ہے ویسے پہنچاتے ہیں وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدلتے ہیں اور بڑھا گھٹا دیتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی ﷺ کے پاس آخر حدیث تک خاتمہ سورہ سبا میں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مؤمنین صالحین کے لئے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی طرف تعجب کافروں کا اوپر خبر بعث کے ڈرانا کافروں کو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ اور قصہ سلیمانؑ کے صبح وشام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا ان کے لئے اور بناتا جنوں کا محاریب اور تماثیل اور جفان اور قدور اراسیات وغیرہ ذالک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک نہ ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین کے سے اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے قائل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکوں اور موحدوں کا قیامت میں عام ہونا حضرت ﷺ کی رسالت کا کافہ ناس کے لئے اور بشیر ونذیر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لئے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہ ہونا ماسوائے ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کی منکر آیات کے لئے پوچھنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے روکتا ہے عطا نہ ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جھٹلانے والوں کا باوجود کثرت اموال واولاد کے خطاب کافروں کو کہ ایک ایک اور دودو تفکر کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ جانا کہنا نبی ﷺ کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وبال مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھبرانا آخرت میں۔

سُوْرَةِ فَاطِرٍ

تفسیر سورہ فاطر

۳۲۲۵ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَّ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ۔

۳۲۲۵: ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ سے بِاِذْنِ اللّٰهِ تک یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے بندوں میں سے سو ان میں سے بعضے ظالم ہیں اپنی جان کے لئے اور ان میں سے بعضے متوسط ہیں اور ان میں سے بعضے آگے بڑھنے والے ہیں نیکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپؐ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت سے ہیں اس آیت سے بڑی فضیلت قرآن پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آگے پڑھنے والا ہم میں سے وہ تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانے والا اور ظالم بخشا ہوا ہے ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور اس نے دعا کی کہ اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور انس دے میری وحشت میں اور عنایت کر مجھ کو ایک ہم نشین نیک سو ابو داؤد جو صحابی تھے انہوں نے فرمایا اگر تو نے سچے دل سے یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائیں گے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابو درداء نے سنا میں نے نبیؐ سے کہ آپ نے پڑھی یہ آیت: ثُمَّ اَوْرَثْنَا [فاطر: ۳۲] اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ روکا جائے گا قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جائے گا پھر داخل ہوگا جنت میں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ [فاطر: ۳٤] وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہے گا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے فکر کو میرا رب بخشنے والا ہے قدر دان اور عقبہ بن صہبان نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے یہ آیت پوچھی ثم اورثنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ تینوں جنت میں ہیں اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ حضرتؐ زمانہ میں گزر گئے اور حضرتؐ نے ان کو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور رہے ظالم لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس حضرت عائشہؓ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا رہے نصیب ہمارے انتہی فقیر کہتا ہے کہ کمال کسر نفس تھا ام المومنینؓ کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت اور برأت قرآن میں اتاردی۔ الروایات کلھا من المعالم۔ خاتمہ سورہ فاطر کہ اسے سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالیٰ کی اور قدرت اس کی سماوات کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سے ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کی اگلی قوموں کی تکذیب سنا کر حق ہونا وعدہ الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کی عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنوں کے لئے ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کی مشیت سے بیان ہواؤں کے چلانے اور بدلیوں کے اٹھانے کا ہونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑھنا پاک کلموں کا اس کی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سے اور نطفہ سے بیان اس کی قدرتوں کا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کھاری دریاؤں کا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنی مچھلی کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا اس میں منکر ہونا مشرکوں کا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا رحمٰن کا بیان اس کا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھائے گا قیامت کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اس کا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہیں کو جنہیں خدا کا خوف ہے برابر نہ ہونا اندھے اور انکھیاری کا بیان موتی کے نہ سننے کا بیان اگلی قوموں کے جھٹلانے کا تذکیر آلاء الٰہی کی جیسے مینہ کا برسانا پھلوں کا نکالنا جبال و دواب و انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی تصدیق قرآن کی بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ اور نقصان کافروں پر رد اشراک فی الدعاء کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمیں کھانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس نبی ﷺ آئیں تو ہم اوروں سے زیادہ ہدایت پائیں تحویل و تبدیل نہ ہونا عادت الٰہی میں تحریض اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کی اللہ اگر مواخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چھوڑے۔

سُوْرَةُ یٰسٓ — تفسیر سورۂ یٰسین

۳۲۲۶: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَتْ

۳۲۲۶: ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے

بَنُوْسَلِمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَرَادُوا النُّقْلَةَ اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّمَا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا۔

کنارے سے مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے تھے تو یہ آیت اتری: اِنَّمَا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور دیکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور قدم ان کے اور فرمایا حضرت ﷺ نے قدم تمہارے لکھے جاتے ہیں سو تم اپنے گھر نہ بدلو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے اور ابوسفیان وہ طریف سعدی ہیں۔

۳۲۲۷: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَ كَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۳۲۲۷: ابی ذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب آفتاب غروب ہوا اور نبی ﷺ بیٹھے ہوتے تھے سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابی ذرؓ تو جانتا ہے کہ آفتاب کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ ﷺ نے وہ جا کر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے سجدہ کی اور اس کو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہیں سے جہاں سے آیا ہے یعنی جہاں غروب ہوا ہے سو وہ نکلے کا مغرب سے یعنی قیامت کے قریب' کہا راوی نے کہ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے کہا راوی نے کہ قراءت عبداللہ کی یہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خاتمہ: یہ سورۃ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور پسندیدہ مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبی ﷺ کے لئے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار تابعون کے لئے بیان مردوں کے زندہ کرنے کا اور لکھنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کی توحید کے باب میں اور قدرتیں اس تعالیٰ کی زمین کے زندہ کرنے سے اور حبوب کے نکالنے سے اور کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسی طرح جیسے نہروں کا جاری کرنا اور دن کا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور اعراض کافروں کا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے کافروں کا عاجز ہونا کا وصیت سے اور پھونکنا سور کا نکلنا لوگوں کا قبروں سے اور تکیہ لگانا جنتیوں کا ارائک پر اور میوہ خوری ان کی اور سلام ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور خطاب اللہ تعالیٰ کا مشرکوں سے کہ ہم نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا در مہر ہو جانا ان کے مونہوں پر اور کلام کرنا ان کے ہاتھوں کا اور گواہی ان کے پیروں کی اور تعلیم نہ ہونا شعر کی ہمارے نبی ﷺ کو بیان چار پایوں کا قادر نہ ہونا معبودان باطل کا اپنے عابدوں کی نصرت پر پیدائش انسان کا بیان سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کن سے ہو جاتا ہر چیز کا۔

سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

سورۂ الصافات کی تفسیر

۳۲۲۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ

۳۲۲۸: انس بن مالکؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی بلانے والا کسی چیز کی طرف ایسا نہیں جو روکا نہ جائے قیامت کے دن اور لازم نہ

اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمًا لَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاءَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَالَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔

ہو اس کو وبال اس کی دعوت کا ایسا نہ چھوڑے اس کو اگر چہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو معاصی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت ﷺ پڑھی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقِفُوْهُمْ سے آخر تک یعنی کھڑا کرو ان کو یہ پوچھے جائیں گے اور کہا جائے گا ان سے کیا ہوا ہے تم کو جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۲۹ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا۔

۳۲۲۹: ابی بن کعبؓ نے حضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَاَرْسَلْنَاهُ یعنی اللہ فرماتا کہ بھیجا ہم نے اس کو (یعنی یونس علیہ السلام) کو ایک لاکھ آدمیوں بلکہ زیادہ کی طرف آپ ﷺ نے ایک لاکھ سے بیس ہزار زیادہ تھے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۳۰ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ۔

۳۲۳۰: سمرہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپؐ نے وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔

۳۲۳۱ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

۳۲۳۱: سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا۔

ف: خاتمہ: جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیبیاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے انتہیٰ سورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کی توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کی تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوحؑ کی نجات کا اور قوم کے ہلاک کا گفتگو ابراہیم علیہ السلام کی باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ وہارون علیہ السلام کا قصہ الیاسؑ کا قصہ لوطؑ کا قصہ یونس علیہ السلام کا ردان مشرکوں کا جو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح ان کے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کی ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی۔

سُوْرَةُ صٓ

سورہ ص کی تفسیر

۳۲۳۲ ۔ ۳۲۳۳ : : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ

۳۲۳۲۔۳۲۳۳: ابن عباسؓ نے کہا ابو طالب بیمار ہوئے اور قریش آئے اور نبی ﷺ بھی آئے اور ابو طالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی سو ابوجہل اٹھا کہ آپ ﷺ کو منع کرے (یعنی وہاں بیٹھنے کو)

يَمْنَعُهُ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِى مَاتُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اِنِّى اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّى اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ يَاعَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔

راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی ابوطالب سے انہوں نے اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو آپ ﷺ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ اگر اس کو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیں ابوطالب نے کہا ایک ہی کلمہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا کہو تم لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کہا انہوں نے کیا پوجیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہم نے تو یہ اگلے لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پھر اترا ان کے حق میں صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : پوری آیتیں یوں ہیں: صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ يُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ [ص ۱ تا ۷] یعنی قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتے پھرے اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا ان میں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا کر دیا انہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بے شک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سرداران میں کے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس بات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہم نے یہ بات پچھلے دین میں نہیں ہے یہ مگر دل کی بنائی ہوئی بات۔

۳۲۳۴ ۔ ۳۲۳۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِى اللَّيْلَةَ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِى الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىَّ اَوْقَالَ فِىْ نَحْرِىْ فَعَلِمْتُ مَا فِى السَّمٰوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِىْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِى الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَتُ الْمُكْثُ فِى الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوَاتِ وَالْمَشْىُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِى الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ

۳۲۳۴ ۔ ۳۲۳۵: ابن عباسؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہا اے محمد ﷺ جانتا ہے تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ نے میرے شانوں کے بیچ میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی ہنسلی میں سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمد ﷺ تو جانتا ہے کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھہرنا ہے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے

بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

اسی دن ماں نے جنا' پھر فرمایا اے محمد ﷺ جب تو نماز پڑھ چکے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو بچلانے کا تو موت دے مجھے بغیر بچلائے فرمایا آپ ﷺ نے اور درجات سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

ف: ذکر کیا ہے یعنی بعض رواۃ نے ابی قلابہ اور ابن عباسؓ کے بیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قتادہؓ نے ابی قلابہ سے روایت کی انہوں نے خلاد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے بیچ میں کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے سو فرمایا اے محمد ﷺ میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں میں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنے میں اور جو اس کی حفاظت کرے خیریت سے زندہ رہے اور خیر پر مرے اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہے گویا اسی دن جنا اس کی ماں نے۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبلؓ نے نبی ﷺ سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا اس تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے آخر حدیث تک خاتمہ سورہ صٓ میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ داؤد علیہ کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور ضد کا کافروں کی اور تشدد ان کا شرک میں اور بیان قوم نوحؑ اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لئے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحون کا اور مفسدوں کا مبارک ہونا قرآن کا تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی ﷺ کا دعوت پر کوئی اجر۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

تفسیر سورۂ زمر

۳۲۳۶: عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَنْ لَشَدِيْدٌ۔

۳۲۳۶: زبیر نے کہا جب اتری یہ آیت: ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا دوبارہ ہوگی ہم میں خصوصیت بعد اسکے کہ ہمارے بیچ میں دنیا میں ہو چکی تھی آپؐ نے فرمایا ہاں زبیر نے کہا پھر کام بہت مشکل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۳۷: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَلَا یُبَالِیْ۔

۳۲۳۷: اسماء یزید کی بیٹی نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ پڑھتے تھے: یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یعنی اے اللہ میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی گناہ کیے ناامید مت ہو اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے اور پرواہ نہیں رکھتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثابت کی روایت سے کہ وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۳۸۔ ۳۲۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ یَهُوْدِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

۳۲۳۸۔۳۲۳۹: عبداللہؓ نے کہا ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمین ایک انگلی پر پھر کہتا ہے میں بادشاہ ہوں کہا راوی نے کہ پھر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ ﷺ کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدر نہ پہچانی جیسے اس کی قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے معصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہؓ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرت ﷺ ہنسے تعجب اور تصدیق کی راہ سے یعنی اس یہودی کی بات سن کر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۴۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ یَهُوْدِیٌّ بِالنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ یَا یَهُوْدِیُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ کَیْفَ تَقُوْلُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی ذِهْ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی ذِهْ وَالْمَاءِ عَلٰی ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰی ذِهْ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی ذِهْ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰی بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

۳۲۴۰: ابن عباسؓ نے کہا ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اے یہودی کچھ بات ہے کہ ہم سے اس نے کہا کیا کہتے ہو تم اے ابوالقاسم جب اللہ تعالیٰ رکھتا ہے آسمان کو اوپر اس کے اور زمین کو اوپر اس کے اور پانی کو اوپر اس کے اور پہاڑوں کو اوپر اس کے اور ساری مخلوق کو اوپر اس کے اور اشارہ کیا محمد بن ابی صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلیا سے پہلے پھر لگاتار اشارہ کیا یہاں تک کہ پہنچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی نہ پہچانی اللہ کی قدر جیسی اس کی قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انہوں نے محمد بن صلت سے۔

۳۲۴۱۔ ۴۲۔ ۳۲۴۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی

۳۲۴۱۔۳۲۴۲۔۳۲۴۳: ابی سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لٹکائے

سَمْعَهُ يَنْتَظِرَانِ يُؤْمَرَانِ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلَ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔

۳۲۴۴: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جائیگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے۔

۳۲۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَ الَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَدَهٗ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهٗ قَالَ تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ قَبْلَ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَرَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

۳۲۴۵: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کرلیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی ﷺ موجود ہے (اور وہ دونوں حضرت کے درمیان حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا جب صور پھونکے گا آسمان وزمین کے لوگ گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائے گا سو اسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے سو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا (یعنی بے ہوش نہ ہوئے نفخ صور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس نفخہ سے مراد نفخ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا بے ہوش ہو جائیں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لئے کہ وہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا ان کا حضرت لازم نہیں آتا اس لئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت ﷺ کے اس سے زیادہ ہیں انتہیٰ مختصراً بنوع تغیر قولہ اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متیٰ سے...... اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ کو یونس بن متیٰ سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ ظاہر ہے کہ غیر نبی نبی ﷺ سے افضل نہیں ہو سکتا۔

۳۲۴۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا

۳۲۴۶: ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے زندگی ہے کہ

اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

کبھی نہ مروگے تم اور تندرست رہوگے اور کبھی بیمار نہ ہوگے اور تم جوان رہوگے کہ کبھی بڈھے نہ ہوگے اور تم ہمیشہ آرام میں رہوگے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤ گے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کی وَتِلْکَ الْجَنَّةُ ...... یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے عملوں کے بدلے۔

ف: ابن مبارکؒ وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۳۲۴۶ (ل) : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ قَالَ اَتَدْرِیْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَاتَدْرِیْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ فَاَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰی جَسْرِ جَهَنَّمَ۔

۳۲۴۶: (ل) ابن عباسؓ نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے مجاہد نے کہا جہنم کتنی بڑی ہے ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا مگر بیان کیا مجھ سے عائشہؓ نے کہ میں نے نبیؐ سے اس آیت کا مطلب پوچھا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا ...... یعنی ساری زمین ایک مٹھی میں ہے اس پروردگار کے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اسکے سیدھے ہاتھ میں سوام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ لوگ اس دن کہاں ہونگے اے رسول اللہ کے آپؐ نے فرمایا جہنم کے پل پر۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ **مترجم** : وہ قصہ بروایت عبداللہ عنقریب اوپر گزرا کہ ایک یہودی حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر اٹھاتا ہے۔ **خاتمہ** : سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس وقمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم مادر سے اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتی کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور ردان مشرکوں کا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کا جو خدا کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال مشرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دعا کرنا مشرکوں کا غیر خدا سے ردان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جان کر پوجتے ہیں تنگدل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادت کا نہ جاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور روبکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اس تعالیٰ کی اور رضا اسکی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا انکا مصیبتوں میں بھول جانا اور شرک کرنا اس کا آرام میں تحریض اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام وسجود پر تحریض ہجرت پر اور وعدہ جنت کی غرضوں کا واسطے متقیوں کے روئیں کھڑے ہوجانا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں خبر آنحضرتؐ کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اسکے تصدیق کرنے والے کی کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اس تعالیٰ کی اختیار میں ہے تحریض توکل پر

پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول نہ ہونا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کی مغفرت کا وغیر ذلک من الفوائد۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

تفسیر سورۂ مؤمن

۳۲۴۷ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔

۳۲۴۷: نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَقَالَ رَبُّكُمْ ...... اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میری دعا سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خاتمہ :اس سورت میں صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اس تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادت الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مؤمنین کی اور احیاء اور اماتت اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور قصہ مومن آل فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوال آخرت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غصہ خدا کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے قبول نہ ہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کا تائبین اور متبعین قرآن کے لئے اور قدرتوں سے اس تعالیٰ کے لئے رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ایصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کی اور صورت بنانی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کی ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوحؑ اور احزاب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہرامت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکیر عطا توارات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح و تحمید کا صبح اور شام اور برابر نہ ہونا اعمیٰ اور بصیر اور صالح اور مسیٔ کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہ کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔ وغیر ذلک۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

۳۲۴۸ :عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ

۳۲۴۸: عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قریشی تھے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قریشی دل میں انکے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر انکے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں

يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ۔

سنتا ہے تو اگر ہم چپکے سے بولیں' تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو بھی سنتا ہو گا سو اللہ تعالیٰ نے اتارا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ سے یعنی نہ تھے تم پرواہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دینگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۴۹ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شُحُوْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

۳۲۴۹: عبدالرحمٰن بن یزیدؒ سے روایت ہے کہ عبداللہؓ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ انکے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اس کے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اسکے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہے دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جب بلند نہ کریں نہیں سنتا' تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن سکتا ہے عبداللہؓ نے کہا میں نے نبیؐ سے اسکا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ سے خَاسِرِيْنَ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند اس کے۔ مترجم : پوری آیت یہ ہے: وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ [حم السجدة : ۲۲' ۲۳] یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری لیکن یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اس نے تم کو سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔

۳۲۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ۔

۳۲۵۰: انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اس پر قائم رہے' فرمایا آپ ﷺ نے بہت لوگوں نے کہا پھر منکر ہو گئے سو جو اسی پر مراوہ قائم رہا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہے خاتمہ سورہ حسدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے بشیر ہونا نبی ﷺ کا اور توحید خدا کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون

کا مؤمنین صالحین کے لئے قدرتیں اس کی جیسے دوروز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طلوع و رغبت سے ایک دوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دو روز میں اور اترنا حکم کا ہر آسمان میں اور زینت آسمان کی ستاروں سے عاد وثمود کے صاعقہ کا بیان اللہ کے دشمنوں کا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت مشرکوں کا حشر میں آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پائیں پیر کے نیچے روند ڈالیں بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدین کے لئے فضیلت داعی الی اللہ کی امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنے کا حرمت غیر خدا کو سجدہ کرنے کا زمین کا تازہ کرنا اور ثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کی نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے ہدیٰ اور شفا ہونا قرآن کا شک واختلاف یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کی خدا کی ذات سے گم ہونا معبودان باطل کا حشر میں نا امیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا انفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

تفسیر سورۂ شوریٰ

۳۲۵۱ : عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ۔

۳۲۵۱: طاؤس نے کہا ابن عباسؓ سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا: قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا یعنی کہہ تو اے نبی ﷺ میں تم سے دعوت اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا' سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قرابت آل محمدؐ کی ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس میں قرابت نہ ہو سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے بیچ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے۔

۳۲۵۲ : عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِي قُشَاشٍ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَاَيْتُكَ وَاَنْتَ تَمُرُّ بِنَا وَتُمْسِكُ بِاَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَاَنْتَ فِي حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عُبَادٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ فَقُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنِي اَبُوْ بُرْدَةَ

۳۲۵۲: بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفے میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہؓ کے حال کی سو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیز ان کی شکل وصورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا تھا میں نے کہا الحمد اللہ اے بلالؓ! میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھون چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو' انہوں نے کہا تو کس قبیلہ کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عبادہ کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہا روایت کی مجھ سے ابی بردہؓ نے انہوں نے اپنے باپ

عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُوا اللّٰهُ عَنْهُ اَکْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ وَ مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ۔

سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے (یعنی اس سے جس کا بدلہ ملا) کہا راوی نے پھر پڑھی انہوں نے مَا اَصَابَکُمْ...... یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے خاتمہ سورہ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ کا آسمان وزمین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چار پایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سماوات وارض اس کے ہاتھ میں ہونا ناگوار ہونا مشرکوں پر توحید اور اتباع سنت مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبی ﷺ کو لطف اور رزاقیت اور قوت وعزت خداوند تعالیٰ کی دنیا و آخرت کی کھیتی کا حال ظالموں کا ڈرنا حشر میں جزا نیکی کی زیادت کے ساتھ خدا کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافروں کے لئے اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مینہ اترنے کا بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا بیان وعید مجادلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل واعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مومنوں کی فضیلت صبر وعفو کی حال ظالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبی ﷺ پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا اور راہ سیدھی بتانا ان کا۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

تفسیر سورۂ زخرف

۳۲۵۳ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی کَانُوْا عَلَیْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔

۳۲۵۳: ابی امامہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ یعنی وہ تجھ پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ جھگڑالو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث ہیں اور ابو غالب کا نام حزور ہے خاتمہ سورہ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس کا لوح محفوظ میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اس تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے سے اور زمین کے بچھانے سے اور اسی طرح راہیں بتانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذلک۔ ردان مشرکوں کا جو خدا کے ولد ٹھہراتے ہیں تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباد کے ساتھ ابراہیمؑ کی بیزاری تقلید آباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیوں نہ اترا جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اس کے پیچھے لگا نبی ﷺ کو طاقت نہیں کہ بہرے کو سنا دے امر قرآن کے ساتھ چنگل مارنے کا توحید انبیاء کی قصہ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سن کر مشرکین قریش کا رکنا نشان قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف وحزن نہ ہونا عباد مخلصین کو اور سونے کا بیان اور صراحیوں کا وعدہ نیکوں کے لئے جنت وعذاب جہنم کا مجرموں کے لئے اور پکارنا ان کا

مالک کو اور جواب ان کا کراماً کاتبین کا بیان کہنا نبی ﷺ کا کہ خدا کا بیٹا ہوتا تو میں اول پوجتا معبود ہوتا اس تعالیٰ کا آسمان وزمین میں بطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کا خدا کی خالقیت پر نبی ﷺ کو حکم معاف کا اور سلام کا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

۳۲۵۴: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اِذَا سُئِلَ اَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهٖ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْ بِهٖ وَاِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَ الدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ۔

تفسیر سورۂ دُخان

۳۲۵۴: مسروق نے کہا ایک شخص آیا عبداللہؓ کے پاس اور کہا کہ ایک وعظ بیان کرتا تھا کہ نکلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کر لے گا اور مؤمنوں کو زکام سا ہو جائے گا' مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبداللہؓ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا جائے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہو اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جاننے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہہ دے تو نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات .نانے والا' اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند سوان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہو گیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمشؒ اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبداللہؓ نے زمین سے دھواں بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرت ﷺ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ کے لوگ ہلاک ہو گئے اللہ سے دعا کروان کے لیے کہا عبداللہؓ نے یہی مراد ہے اس آیت سے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ یعنی جس دن لائیگا آسمان کھلا دھواں کہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ دکھ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے رَبَّنَا اكْشِفْ یعنی کھول دے ہم سے عذاب سو کیا کھولا جائے گا عذاب آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبداللہؓ نے کہا گزر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمشؒ اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا' کہا ابوعیسیٰ نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: دخان یعنی دھواں جس کا ذکر يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس

روایت کے آخر میں مذکور ہوا دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور سے مؤمنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی [الدخان : ۱۵] یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف: فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا [الفرقان : ۷۷] یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہے: الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ [الروم : ۱'۲] کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی اور یہ بھی حضرتؐ کے وقت میں ہو چکا۔

۳۲۵۵ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ۔

۳۲۵۵: انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اس کے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانے والے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں خاتمہ سورہ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیاء اور اماتت اس تعالیٰ کی بطش کبریٰ کا بیان بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکران بعث کا پیدا نہ ہونا آسمان وزمین کا کھیل کیلئے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حور عین کے تزویج کی اور فوائد کی متقیوں کیلئے آسان ہونا قرآن کا نبیؐ کی زبان پر سورہ جاثیہ کو اگرچہ مؤلفؒ نے نہیں لکھا اگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اسکی جیسے آسمان وزمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی قدرتیں اسکی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عطا ہونا قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اسلئے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے مذمت ہوا پر چلنے والے کی فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اس تعالیٰ کا آسمان وزمین پر روبکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اس تعالیٰ شانہ کی۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

تفسیر سورۂ احقاف

۳۲۵۶ : عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ عُثْمَانُ جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نُصْرَتِكَ. قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِيْ

۳۲۵۶: عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیر المؤمنین عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام آئے حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا کہ جا تو لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھ اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلامؓ نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے آدمیو میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر

فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَتْ فِيَّ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلٰئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ۔

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارہ میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارہ میں اتری وشہد...یعنی گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پر یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبّر کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیت اتری وکفی... یعنی نبی ﷺ کو کہہ دو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلامؓ ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اسکو مار ڈالا دور ہو جائیں گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آئے گی تم پر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تم پر پھر میان میں نہ جائے گی قیامت تک سو لوگوں نے عبداللہ کی بات سن کر کہا مارو اس یہودی کو (اور عبداللہؓ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمانؓ کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

۳۲۵۷ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَ اَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا اَدْرِي لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔

۳۲۵۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ نبیؐ جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہؓ نے میں نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے آپؐ نے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھ کو شاید ویسا ہی ہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابر ہے ہم پر برسنے والا اور اس میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپؐ کو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۵۸ : عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهٗ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰكِنْ قَدْ اِفْتَقَدْ نَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اُغْتِيْلَ

۳۲۵۸: علقمہؒ نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ایک رات حضرت ﷺ گم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ رکھا یا کوئی اڑا لے گیا ہے ہم سب لوگوں کی رات بہت بری کٹی یہاں تک کہ

اَسْتُطِيْرَ مَا فُعِلَ بِهٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا اَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهٖ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ حَرَا قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِي كَانُوْا فِيْهِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ اَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے سو لوگوں نے اپنا گھبرانا رات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا سو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ﷺ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شعبیؒ نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ ﷺ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے گی خوب گوشت سے بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہارے جانوروں کا' پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم استنجامت کرو ان دونوں سے یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :لیلۃ الجن میں حاضر ہونے کے باب میں عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا مطلب یہ ہے کہ عبداللہ حضرت کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ سے دور بیٹھے رہے اس لئے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ہونا ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دو بار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں خاتمہ سورہ احقاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اترنا شرک کا ابطال گمراہی اس کی جو غیر خدا سے دعا کرے جواب اس کا جو قرآن کو جھٹلائے علم غیب نہ ہونا نبی ﷺ کو شہادت ایک خبیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہم کو ملتا امام ورحمت ہونا تورات کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے میں حمل وفصال لڑکے کا حال خلف کا جو موحد ہے اور ناخلف بے ایمان کا کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا خدا کا آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافروں کا۔

سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تفسیر سورۂ محمد (ﷺ)

۳۲۵۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۳۲۵۹: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہوں کے لیے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار روایت کیا اس کو محمد بن عمر نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے۔

۳۲۶۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۲۶۰: ابی ہریرہؓ نے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ایک دن وان

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ هٰذَا وَقَوْمُهٗ۔

....یعنی اگر تم پھر جاؤ گے اے عرب کے لوگو! ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لائے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آئیں گے ہمارے بدلے آپ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا اور اس کو قوم یہ اور اس کی قوم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمٰن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے۔

۳۲۶۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَاَصْحَابُهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ۔

۳۲۶۱: ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض یاروں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جائیں تو ہمارے بدلے ان کو لائے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہوں گے کہا راوی نے کہ سلمان آپ ﷺ کے بازو میں تھے سو ہاتھ مارا رسول اللہ ﷺ نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا میں (چند ستارے ہیں بلند تو بھی لے آئے اُس کو) چند فارس کے لوگ۔

ف: عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علیؒ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے۔ **مترجم** : عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علماء جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی چنانچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ **خاتمہ** : سورہ محمد میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں باطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تکفیر سیئات اور اصلاح احوال کا مؤمنوں کے لئے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصران دین کے لئے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا ولی ہونا اللہ کا مؤمنوں کے لئے اور وعدہ جنت کا ان کے لئے چار پایوں کی طرح کھانا کافروں کا تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لئے مذمت احادیث کے بھول جانے کی استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت نبی ﷺ کو حکم استغفار کا اپنے اور مؤمنوں کے لئے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو مذمت زمین میں فساد کرنے والے کی قرآن میں غور وفکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مؤمنوں کے آزمانے کا جہاد وصبر سے حبط اعمال کافروں کا امر خدا اور رسول کی اطاعت کا مغفرت نہ ہونا کافروں کی مؤمنوں سے غلبہ کا وعدہ مذمت بخل کا بیان اللہ کی غنا اور ہمارے فقر کا ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آئیں گے کہ وہ تمہارے مانند سست نہ ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

تفسیر سورۂ فتح

۳۲۶۲ : عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ

۳۲۶۲: عمر بن خطابؓ نے کہا ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کسی سفر میں

النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا اَخْلَقَكَ بِاَنْ يَنْزِلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

سو میں نے کچھ کہا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ ﷺ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اے خطاب ؓ کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے خطاب ؓ کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۲۶۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَهَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا هَنِيْئًا مَرِيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ لَكَ اللّٰهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَا ذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

۳۲۶۳: انس ؓ نے کہا نبی ﷺ پر اتری یہ آیت لِيَغْفِرَ لَكَ یعنی تا کہ بخش دے اللہ تعالیٰ تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ ﷺ لوٹ آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مجھ پر ایک ایسی آیت آتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک مبارک اور خوش وقتی ہو آپ ﷺ کو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا (یعنی گناہ بخشے گا) مگر معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کرے گا سو اتری یہ آیت: لِيُدْخِلَ سے عَظِيْمًا تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا [الفتح: ۵] یعنی تا کہ پہنچائے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان میں اور اتاریں ان سے ان کی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی۔

۳۲۶۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۲۶۴: انس ؓ نے کہا اسّی کافر اترے رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی طرف تنعیم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں آپ ﷺ کو سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَهُوَ الَّذِي ......

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْاٰيَةَ۔

یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے آخر آیت تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۶۵ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۳۲۶۵: ابی بن کعبؓ سے روایت کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ تقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن قزعہ کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے۔ خاتمہ: سورہ اِنَّا فَتَحْنَا میں فوائد ذیل مذکور ہیں بشارت صلح حدیبیہ کی مغفرت حضرت ﷺ کی نزول سے سکینہ مؤمنوں کے دل پر وہ جنات کا مؤمنوں کے لئے وعید عذاب کی منافقوں کے لئے شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا اقوال منافقوں کے بایعان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مومنوں سے پھیر دینا اور روکنا کفار مکہ کا مسجد الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی ﷺ کے خواب کا بیان فضیلت اصحاب کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہؓ کے لئے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

۳۲۶۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسْمَعْ كَلَامُهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ۔

۳۲۶۶: عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اس کو عامل کر دیجئے اس کی قوم پر عمرؓ نے کہا نہ عامل کیجئے اے رسول اللہ کے سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں کی آوازیں سو ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ سے تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اس کے بعد عمرؓ کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو سنائی نہ دیتی بات ان کی جب تک کہ سمجھا کر نہ بولتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ذکر نہ کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنی ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عبداللہ بن زبیر کا۔

۳۲۶۷ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَاِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۲۶۷: براء بن عازبؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی ﷺ اپنے حجروں کے باہر سے اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنی آپ ﷺ کے دروازہ پر اور اس نے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے سو نبی ﷺ نے فرمایا یہ شان اللہ کی ہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۶۸: عَنْ اَبِیْ جُبَیْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

۳۲۶۸: ابی جبیرہ بن ضحاک نے کہ ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض سے پکارنا ان کو برا لگتا تھا اس پر یہ آیت اتری وَلَا تَنَابَزُوْا اور چڑاؤ نہیں لوگوں کو ناموں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی شعبی سے انہوں نے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مانند اس کے اور ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے۔

۳۲۶۹: عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ قَرَأَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِیْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ۔

۳۲۶۹: ابی نضرۃ نے کہا ابی سعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی: وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ ...... یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر ہمارا کہا مانے تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی ﷺ تمہارے ہیں کہ ان پر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنی صحابہؓ اس کے تو اگر اطاعت کرتا نبی ﷺ ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتے پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانے تو کیسی خرابی ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں۔ مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہارا کہا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جائے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاس واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے۔

۳۲۷۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

۳۲۷۰: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ لے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح کے ہیں ایک نیک متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اس نے اے لوگو! ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لیے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا ہے خبردار یعنی اللہ کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوا ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد آئی کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بدذات۔

۳۲۷۱ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی۔

۳۲۷۱: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقوی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے خاتمہ سورہ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول ﷺ پر اور امر تقوی کا نہی آواز بلند کرنے سے نبی ﷺ کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لئے جو آواز پست کرتے ہیں نبی ﷺ کے آگے بیوقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپ کو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول ﷺ ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعون کے اعمال کا حبط نہ ہونا صفات مومنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبی ﷺ پر ایمان کے ساتھ۔

سُوْرَۃُ قٓ

تفسیر سورۂ ق

۳۲۷۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ تَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ فِیْھَا رَبُّ الْعِزَّۃِ قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِکَ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ۔

۳۲۷۲: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھ دے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگے گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے خاتمہ سورہ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب قوم نوحؑ و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون اور اخوان لوط و اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو خدا تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا فرعنید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کو چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو اور سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت مارنا جلانا اس تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اس تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

تفسیر سورۂ الذاریات

۳۲۷۳ : عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِیْعَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ عِنْدَہٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ

۳۲۷۳: ابی وائلؓ سے راویت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کیسا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ ﷺ خبردار سے ملے' حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا

فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهٗ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهٗ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهٗ وَاسْقِ مَعَهٗ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِىْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهٗ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهٗ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهٗ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِىْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَىْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ۔

قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا (اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے۔ پھر بکر نے اسکو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اس کے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیماری کے لیے نہیں آیا ہوں کہ ادا کروں اس کی اور نہ کسی قیدی کے لئے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اسکا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو اور پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکر یہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا ہو اس کو پلائی گئی تھی سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو سو پسند کر لی اس نے کالی سو ہاتف نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی عاد کی قوم سے کسی کو آنحضرتؐ نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپؐ نے اِذْ اَرْسَلْنَا یعنی یاد کرو جب بھیجی ہم نے ان پر بانجھ ہوا یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اسکو چورا سا۔ **ف**: روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور انکو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

۳۲۷۴ : عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدَ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

۳۲۷۴: حارث بن یزید بکری نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھریرے اُڑ رہے تھے اور بلالؓ تلوار پر تلے میں لٹکائے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے حضرت ﷺ کا کہ بھیجیں عمرو بن عاصؓ کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اسی کے ہم معنی اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

ف: خلاصہ : سورہ الذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں اور رزق آسمان میں ہے تمثیل کلام الٰہی کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسیٰ کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان خانے دار کی اور امر اللہ کی طرف بھاگنے کا ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لئے رزاقیت اور قوت اور متانت اس تعالیٰ کی بیان عذاب کا۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

تفسیر سورۂ طور

۳۲۷۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ

۳۲۷۵: ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نجوم کے پیچھے

وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ اِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کی روایت سے کہ وہ رسیدین بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں خاتمہ سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین و خائضین کی خرابی فائدہ نہ دینا صبر کا دوزخ میں جنات و نعیم کا وعدہ متقیوں کیلئے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آباء کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کی نبیؐ سے شاعر و مفتری کہنا کافروں کا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب انکا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لائیں کام نہ آنا کافروں کے مکر کا قیامت میں صبر اور تسبیح و تحمید کا حکم۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

تفسیر سورۂ نجم

۳۲۷۶ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى اِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهٗ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَ اُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَالَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَاَرْعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ۔

۳۲۷۶: عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب رسول اللہؐ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبداللہؓ نے منتہیٰ ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دیں وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر پانچ نمازیں اور عنایت ہوا ان کو خاتمہ سورۂ بقرہ کا بخشے گئے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعودؓ نے پڑھا: اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا انکو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں علم رکھتی کوئی مخلوق اسکے اوپر کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے کہ اس کو طوبیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ بیری کا درخت ہے بیر اس کے مٹکوں کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اس کی حضرت ﷺ کے گھر میں ہے ایک ایک شاخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں شب معراج میں اس پر سنہری بھنگے اڑتے تھے اور بخشے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے خلود فی النار نہ ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو۔

۳۲۷۷ : عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

۳۲۷۷: شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ یعنی پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہت

فَقَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ وَلَهٗ سِتُّمَائَةِ جَنَاحٍ۔

نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعود نے کہ نبی ﷺ نے دیکھا جبرئیل کو اور ان کے چھ سو پر تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا ملاقات ہے رسول اللہ ﷺ کی خداوند تعالیٰ شانہ سے اور بعضوں نے کہا جبرائیل سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور آگے رویت الٰہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔

۳۲۷۸ : عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْیَتَهٗ وَکَلَامَهٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسٰی فَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِی قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ یُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِیْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ اَوْکَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اُمِرَبِهٖ اَوْیَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِی قَالَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ وَلٰکِنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَمْ یَرَهٗ فِی صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِی جِیَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔

۳۲۷۸: شعبیؒ نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباسؓ نے کعبؓ سے عرفات میں اور پوچھی ان سے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے ان کو جواب دیا (یعنی گونجنے لگے) سو ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمدؐ اور موسیٰ پر سو کلام کیا موسیٰ سے دو بار اور دیکھا اس تعالیٰ شانہٗ کو محمدؐ نے دو بار مسروق نے کہا میں گیا عائشہؓ کے پاس اور میں نے کہا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے روئیں کھڑے ہوگئے میں نے کہا آپ تامل فرمادیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ رَاٰی یعنی دیکھا حضرت نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبریل ہیں جس نے خبر دی تجھ کو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کا حکم فرمایا اللہ نے یا جانتے ہیں وہ پانچ چیزیں جن کی خبر دی اللہ نے اس آیت میں اِنَّ اللّٰهَ .... پس اس نے جھوٹ باندھا لیکن انہوں نے جبرئیل کو دیکھا ہے اور انکو اصلی صورت میں نہیں دیکھا ہے مگر دو بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بار جیاد[1] میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کناروں کو۔

ف: اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی مجالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔

۳۲۷۹ : عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قُلْتُ اَلَیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَیْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِهِ الَّذِی هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْرَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ مَرَّتَیْنِ۔

۳۲۷۹: عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا محمد ﷺ نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پاسکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے ابن عباسؓ نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمادے اور محمدؐ نے اس کو دو بار دیکھا ہے۔

---

[1] جیاد: ایک محلہ ہے مکہ کے محلوں میں سے وہاں میدان تھا اب اس میں آبادی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۳۲۸۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۸۰: ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: وَلَقَدْ رَاٰهُ ...... یعنی دیکھا اسکو دوبار سدرۃ المنتہٰی کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباسؓ نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو نبیؐ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ۔

۳۲۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے پڑھا: مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبیؐ نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۸۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ لَوْاَدْرَکْتُ النَّبِیَّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا کُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اِنّٰی اَرَاهُ۔

۳۲۸۲: عبداللہ بن شقیقؓ نے کہا میں نے ابی ذر نے کہا اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پاتا تو آپ ﷺ سے پوچھتا ابوذرؓ نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمدؐ نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ ﷺ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: نورانٰی اراہ میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اراہ بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی پردہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائے نور و کسر نون ثانی و تشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رؤیت ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی رؤیت سے کذا فی مجمع البحار باد نیٰ زیادت اور رویت الٰہی میں ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رؤیت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر کو اللہ تعالیٰ نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس اور عکرمہ اور ربیع کا کذاذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور حضرت عائشہ ؓ اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

۳۲۸۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

۳۲۸۳: عبداللہؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی یعنی جھوٹ نہ دیکھا دِل نے جو دیکھا کہا نبیؐ نے جبرئیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان وزمین میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنْ تَغْفِرْ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا۔

۳۲۸۴: ابن عباسؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر بخشتا ہے تو اے پروردگار تو بخش دے سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ [النجم : ۳۱، ۳۲] یعنی اللہ ہی کا ہے جو

ہے آسمانوں میں اور زمین میں تا کہ وہ بدلہ دے برائی والوں کو ان کے کیئے کا اور بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے۔ جب بنا نکالا تم کو زمین سے انتہیٰ اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صغائر معاف ہیں اللّٰھم ادخلنا فیھم۔ **خلاصہ** : سورۂ والنجم میں قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبرئیل علیہ السلام کی اور ملاقات ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نفی کذب کی نبی سے اور ذکر لات وعزیٰ کا اور منات کا اور آخرت اور دنیا خدا کے ہاتھوں میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انتہیٰ کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صغائر کا علم خدا کا بیان مذمت اس کی جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسنا رونا موت وزندگی اس اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور مؤتفکات کا بیان' نذیر ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب قیامت امر سجدہ کا۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

تفسیر سورۂ قمر

۳۲۸۵ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ عَنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْهَدُوْا يَعْنِي اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۳۲۸۵: ابن مسعودؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہوگیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے اور دو ٹکڑے ہوگیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو' مراد لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کہ قریب آ گئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

۳۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبیؐ سے ایک معجزہ کا پس شق ہوگیا چاند مکہ میں دوبار پس اتری آیت: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تک۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۷ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اشْهَدُوْا۔

۳۲۸۷: ابن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے گواہ رہو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْهَدُوْا۔

۳۲۸۸: ترجمہ مثل حدیث سابق کے لیے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۹ : عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ۔

۳۲۸۹: جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہم پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اور بعضوں نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

ف: یہ حدیث روایت کی ہے بعضوں نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی جبیر بن مطعم سے مانند اس کے۔

۳۲۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ۔

۳۲۹۰: ابی ہریرہؓ نے کہا مکے کے مشرک قریش حضرت ﷺ کے پاس تقدیر کے باب میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جائیں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سورہ قمر ایک بدر منور ہے ہر ہر آیت اس کی نورانی اختر مضامین منورہ اس کے یہ ہیں قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کی اور ہلاکت ان کی بیان قوم لوطؑ کا بیان آل فرعون کا تلخی روز قیامت کی لوح محفوظ کا ذکر جنات ونہر کا ذکر۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ الرحمٰن

۳۲۹۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰی اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَی الْجِنِّ لَیْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِهٖ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالَ لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔

۳۲۹۱: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورۂ رحمٰن اوّل سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ سورۃ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچتا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اے رب ہمارے اور سب تعریف تجھی کو ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں احمد بن زہیر نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لئے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زہیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت خاتمہ سورہ رحمٰن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکیر بالآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش شمس وقمر ونجم وشجر کا بیان میزان وزمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی اکتیس مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن وانس وربوبیت اللہ کی بہتا دریاؤں کا موتی ومرجان کا نکلنا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقائے ذات الٰہی وعدہ قیامت قادر نہ ہونا انس وجن کا کہ آسمان وزمین سے نکل جائیں آسمان کا پھٹنا قیامت میں سوال نہ ہونا جن وانس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لئے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور فراش اور حوریں اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کی۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سورۂ واقعہ کی تفسیر

۳۲۹۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۲۹۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَعَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَعَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَوَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز کہ نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی کے دل میں اس میں اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اسکے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اسکے عملوں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھ لو وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ یعنی جنتیوں کیلئے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٢٩٣ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَاءٍ مَسْكُوْبٍ۔

٣٢٩٣: انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا جائے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَاءٍ مَسْكُوْبٍ یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

٣٢٩٤ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ۔

٣٢٩٤: ابی سعید نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا: وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ یعنی بچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا آپ ﷺ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور ان دونوں کے بیچ میں فاصلہ ہے پانچ سو برس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان بچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں میں ایسی ہے کہ ایک رجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان۔

٣٢٩٥ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شُكْرَكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا۔

٣٢٩٥: علیؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو مینہ برسا ہم پر فلانے ستارے کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے اور ایسا ویسا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی سفیان نے عبدالاعلیٰ سے یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ مترجم: یعنی

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے منکر ہو کر نچھتروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔

۳۲۹۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ الَّتِیْ کُنَّ فِی الدُّنْیَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا۔

۳۲۹۶: انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ..... کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چندھی دھندھی تھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔ مترجم: اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً یعنی اٹھایا ہم نے ان کو نئی اٹھان اور اس آیت میں بیان ہے جنت کی عورتوں کا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔

۳۲۹۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔

۳۲۹۷: ابن عباسؓ نے کہا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپ ﷺ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباسؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی علیؓ بن صالح نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کسی نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے مرسلاً سورہ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور غلمان اور کوزوں اور صراحیوں اور پیالوں اور میووں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لئے اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شراب حمیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگے نکلنے کا حکم تسبیح کا تذکیر موت کے ساتھ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کی امر تسبیح کا۔

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ

تفسیر سورۂ حدید

۳۲۹۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُهُ اللّٰهُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْکُرُوْنَهٗ وَلَا یَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ

۳۲۹۸: ابی ہریرہؓ نے کہا ایک بار نبی ﷺ اور اصحاب آپ ﷺ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ ﷺ نے یہ عنان ہے اور پنہر اونٹ ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجالاتے اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ ﷺ نے یہ رقیع ہے اونچی

فَاِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَابَيْنَ كُلِّ السَّمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَابَيْنَ سَمَا ئَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالَّذِیْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالَّذِیْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوااللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ بِسَبْعِ اَرْضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضِيْنَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ۔

چھت جنوں سے حفاظت کی گئی ہے اور موج ہے روکی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے ہے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے اور اسکے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے تمہارے اور اسکے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اسکے اوپر بولے اللہ اور رسول اس کا خواب جانتا ہے فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے بیچ میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گنے آپؐ نے سات آسمان ہر دو آسمان کے بیچ میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان و زمین کے بیچ میں پھر فرمایا آپؐ نے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے بیچ میں اتنی دوری ہے جتنی دو آسمانوں کے بیچ میں پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس کے نیچے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے اس کے نیچے دوسری زمین ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں پانچ سو برس کا راستہ ہے یہاں تک کہ گنی آپ نے ساتھ زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے وہ اللہ پر پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت: هُوَ الْاَوَّلُ سے عَلِيْمٌ تک یعنی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اتری وہ رسّی اللہ کے علم پر اور اس کی قدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں خاتمہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورائے عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لئے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جائے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذیؒ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اس تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورہ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی چھ صفتیں اس تعالیٰ کی احیا اور امانت اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور

چار نام اس تعالیٰ کے اول و آخر و ظاہر و باطن بیان رات اور دن کا برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں پل صراط پر سے مؤمنوں کے گزرنے کا بیان قبول نہ ہونا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشوع کا وقت آ جانا مومنوں کے لئے قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کی صدیق اور شہداء کا بیان وعید جہنم کی کافروں کے لئے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مؤمنوں کے لئے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں جمیع مصائب کا مکتوب ہونا مختال و فخور و بخیل کی مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لئے لوہے کا بیان نوح و ابراہیم کا مختصر بیان متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اس تعالیٰ کے فضل کا بیان۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

۳۲۹۹ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَالَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ اِمْرَاَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلِيْ فَاَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَالنَّهَارُ وَاَنَالاَ اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَاهِيَ تَخْدِمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْتَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ اِنْطَلِقُوْا مَعِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لاَ وَاللّٰهِ لاَ تَفْعَلُ تَتَخَوَّفُ اَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنْ اِذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَالَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ فَقُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَا اَنَا ذَافَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَاِنِّيْ صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِيْ بِيَدِيْ فَقُلْتُ لاَ وَالَّذِيْ

تفسیر سورۂ مجادلہ

۳۲۹۹: سلمہ بن صخر انصاریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کروں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف یہاں تک کہ آ جائے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ سے کہ میں اس کو چھوڑوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کودا (یعنی جماع کیا اس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تا کہ میں اپنے حال سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم نہ جائیں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے حق میں قرآن یا فرما دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر و لیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے ان کو اپنے حال کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری کیجئے مجھ پر اللہ کا حکم میں اس پر ثابت رہنے والا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِي مَا اَصَابَنِي اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰى مَالَنَا عَشَاءٌ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْ فَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَآئِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عَيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَلِيْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا اِلَيَّ فَدَ فَعُوْهَا اِلَيَّ۔

سوا اس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مصیبت جو مجھے پہنچی ہے یہ روزے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر کھلا دے ساٹھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رہے کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آپ ﷺ نے کہ جا اس کے پاس جو بنی زریق کی زکوۃ تحصیلتا ہے اور کہہ اس کو کہ دے وہ تجھ کو سو کھلا دے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت، حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجھے دو سو دی انہوں نے اپنی زکوۃ مجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں اور باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یوں بیان کیا الیٰ آخر الحدیث پس جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں بار ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی اور وسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹھ صاع کھجور اس میں آتی ہے۔

۳۳۰۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهَا الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاقَالَ هٰذَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ كَذَاوَكَذَا اَرُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرَدُّوْهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا

۳۳۰۰: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبیؐ اور ان کے یاروں کے پاس آیا اور اس نے کہا السام علیکم (یعنی مری پڑے تم پر) اور جواب دیا لوگوں نے اس کو تب فرمایا نبیؐ نے تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا انہوں نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے سلام کیا ہے اس نے اے نبی اللہ کے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے آپ کو جواب دیا (یعنی نیت کی آپؐ کو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا) پھر آپ ﷺ نے اس یہودی سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا ہے اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبیؐ نے اسی وقت سے کہ جب سلام کرے تم پر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اس کے

قُلْتُ قَالَ وَإِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ۔

جواب میں علیک ما قلت یعنی تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَإِذَا جَاءُوْكَ یعنی جب آتے ہیں تیرے پاس یعنی اہل کتاب دعا دیتے ہیں تجھ کو ایسی جو نہیں دی تجھ کو اللہ نے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۰۱ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى دِيْنَارٌ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهُ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَاتٍ الْاٰيَةَ قَالَ فَبِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

۳۳۰۱: علی بن ابی طالبؓ نے کہا جب یہ آیت اتری: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو جب کان میں بات کرو رسولؐ کے تو آگے بھیجو اس سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبیؐ نے کہ کیا رائے ہے تیری (یعنی کیا صدقہ مقرر کیا جائے) ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اسکی فرمایا آدھا دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اسکی آپؐ نے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جَو فرمایا آپؐ نے رو بہت کمی کرنے والا ہے پس یہ آیت اتری: ءَاَشْفَقْتُمْ کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا علیؓ نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو (یعنی منسوخ ہو گیا)۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

تفسیر سورۂ حشر

۳۳۰۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔

۳۳۰۲: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جلا دیا رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو اور کاٹ ڈالے اور اس مقام کا نام بویرہ تھا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت: مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ سے آخر تک یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قائم اپنی جڑوں پر مگر اللہ کے حکم سے اور تا کہ ذلیل کرے وہ فاسقوں کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۰۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَاُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ

۳۳۰۳: ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں مَا قَطَعْتُمْ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اس کو قائم اپنی جڑوں پر کہا ابن عباسؓ نے لینہ کھجور کا درخت ہے وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ یعنی تا کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو کہا ابن عباسؓ نے اتار دیا ان کو مسلمانوں نے ان کے قلعوں سے کہا ابن عباسؓ نے اور جب حکم ہوا ان کو کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا تو ان کے دل میں خیال آیا اور مسلمانوں نے کہا کہ کاٹے ہم نے بعضے درخت اور چھوڑ دیئے بعضے تو پوچھیں ہم رسول اللہ سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہیں اس میں کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیئے ہیں اس میں کچھ عذاب ہے

اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا الْاٰيَةَ۔ پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مَا قَطَعْتُمْ سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابن عباس کا روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے مجھ سے سنی۔ مترجم: ترمذیؒ اس سند کی رو سے شیخ ہوئے بخاری کے فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۳۳۰۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِاِ مْرَاَتِهٖ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِيْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۳۳۰۴: ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا نہ تھا مگر اس کا اور اس کے لڑکوں کا سو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھ دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری: وَيُؤْثِرُوْنَ ...... یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خاتمہ سورہ حشر میں یہ مضامین ہیں حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی قصہ یہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم فے کی حکم راضی رہنے کا رسول کے عطاء پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مؤمنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی اللہ سے غافل ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنی ملک و قدوس اور سلام و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر وغیرہ تسبیح سماوات و ارض کی۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۂ ممتحنہ تفسیر

۳۳۰۵: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَ الزُّبَيْرَ وَ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَامَعِيْ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَاهٰذَا

۳۳۰۵: علیؓ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے سو لو اس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کہا راوی نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے کہا لائے ہم وہ خط آپ ﷺ کے پاس اور وہ حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا' مشرکین مکہ کے نام خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کے کسی بھید کی تب آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب انہوں نے عرض کی کہ

يَاحَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصِقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَ لَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۤءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ۔

جلدی نہ کریں آپ ﷺ مجھ پر اے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور اور لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین سے ان کے قرابت والے مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کرو کہ اس کی مروّت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا' عمرؓ نے عرض کی کہ اجازت دیجئے مجھ کو اے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا ہوں' کہا راوی نے اور اسی باب میں یہ آیت اتری: يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو میرے اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے آخر سورہ تک' عمرو جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علیؓ اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر لیا بعضوں نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے۔

۳۳۰۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَاۤءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا اِمْرَاَةً يَمْلِكُهَا۔

۳۳۰۶: ام المؤمنین عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے اِذَا جَاۤءَكَ معمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اور کہا ان کے باپ نے نہیں چھوا رسول اللہؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپؐ کے ملک ہوا یعنی اشترایا نکاح سے' مراد یہ ہے کہ بیعت آپ ﷺ زبانی لیتے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۰۷۔۳۳۰۸: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ امْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَاهٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَايَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا

۳۳۰۷۔۳۳۰۸: امّ سلمہ انصاریہؓ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کہا مراد ہے جس میں ہم کو آپؐ کی نافرمانی جائز نہیں آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم' میں نے عرض کی اے رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِی فُلَانٍ قَدْاَسْعَدُ وْنِی عَلٰی عَمِّی وَلَا بُدَّلِی مِنْ قَضَآئِهِنَّ فَاَبٰی عَلَیَّ فَعَا تَبْتُهٗ مِرَارًافَاَذِنَ فِیْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَا ئِهِنَّ وَلَا غَیْرِهٖ حَتّٰی السَّاعَةَ وَلَمْ یَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَاَةٌ اِلَّا وَقَدْنَاحَتْ غَیْرِی۔

کے فلانے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اسکا بدلہ کرنا ضرور ہے۔ نبیؐ نے میری بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اسکا بدلہ کرنے کی اجازت دی پھر نہ روئی میں انکے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبداللہ بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹی ہیں یزید کے جو بیٹے ہیں سکن کے۔ **مترجم**: پوری آیت جس پر آپ ﷺ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [الممتحنة :۱۲] یعنی اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لائیں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر (یعنی بے اصل جواز خود باندھ لیا ہو) اور نافرمانی نہ کریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان انتہیٰ اور اس حدیث سے نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جزوِ اعظم تھا اس لئے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلانے قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے بعجز والحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے شارع کو اختیار ہے کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سفہائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پتہ کہاں سے آیا کہ ہر سال بارہ سو برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے پر ہمیں رونا آتا ہے معاذ اللہ من ذالک۔

سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں نہی دشمنانِ خدا کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا کسی کی اولاد و قرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور بے زار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا بسبب ان کے شریک کے لازم ہونا مؤمنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی رخصت حسن سلوک کی ان کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی مؤمنات کا امتحان حکم مؤمنوں کی بیبیوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں بیعت عورتوں کی نہی ان لوگوں کی محبت سے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطیفہ: گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے امید ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

سورۂ الصّف کی تفسیر

۳۳۰۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْ نَا نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ یَا

۳۳۰۹: عبداللہ بن سلامؓ نے کہا ہم چند یار رسول اللہؐ کے بیٹھے ہوئے تھے اور چرچا کیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کونسا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بیشک اس کو بجالاتے پس اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے آخر تک یعنی تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان وزمین میں

أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْالِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ۔

اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں، عبداللہ بن سلام نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورۃ رسول اللہ ﷺ نے کہا ابوسلمہؓ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا یحییٰ نے ہم پر پڑھی ابوسلمہ نے کہا بن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے۔

ف: اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابوسلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلام سے اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند۔

مترجم: یہ حدیث مسلسل بالقرأۃ ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورہ صف سنی ہے۔

سورہ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پرا بندھا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی لسان اس کی تبیان اوصاف سے قاصر یہ سورہ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اس کا دیوانہ ہے اس میں اول تسبیح سماوات وارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال و جواب پھر بشارت ہمارے نبی ﷺ کی عیسیٰؑ کی زبان سے اور ظلم مفتریوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور فضیلت جہاد کی جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدوں کے لئے اور خطاب مؤمنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورۃ الجمعہ

۳۳۱۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَا وَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

۳۳۱۰: ابوہریرہ نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جب سورہ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپؐ نے پھر جب پہنچے اس لفظ پر وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی بھیجا اللہ نے نبی کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اسکی اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ان لوگوں کیلئے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے پھر حضرتؐ نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک سلمان رکھا اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو اتار لاتے چند مردانِ خدا ان لوگوں میں سے یعنی اہل فارس سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شام کے۔

۳۳۱۱ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلاَّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا ۔

۳۳۱۱: جابرؓ نے کہا نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کہ ایک بنجارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرانی بہت تھی) سو دوڑ پڑے اس پر یار نبیؐ کے کہ ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے۔ پس اتری یہ آیت: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً یعنی جب دیکھتے ہیں کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتے ہیں اُس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خلاصہ: سورہ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک و قدوس و عزیز و حکیم مذکور ہے اور تمنن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کی گدھے کے ساتھ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کے دوست ہو موت کی آرزو کرو لقائے موت ضرور ہے نماز جمعہ کی طرف چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الٰہی کا حکم شکایت ان لوگوں کی جو لہو و تجارت کی طرف رسول ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقِیْنَ

تفسیر سورۂ منافقون

۳۳۱۲ : عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَمِّیْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیِّ ابْنَ سَلُوْلٍ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّیْ فَذَکَرَ ذٰلِكَ عَمِّیْ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَدَعَانِی النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَکَذَّبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِیْ شَیْءٌ لَمْ یُصِبْنِیْ شَیْءٌ قَطُّ مِثْلُهٗ لَمْ یُصِبْنِیْ فَجَلَسْتُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ عَمِّیْ مَا اَرَدْتَ اِلاَّ اَنْ کَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ۔

۳۳۱۲: زید بن ارقمؓ نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو ان لوگوں کو جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائینگے مدینہ میں تو نکال دینگے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کیا) پس ذکر کیا میں نے اسکا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول اللہؐ سے پھر مجھ کو بلایا آپؐ نے اور میں نے آپؐ سے ذکر کیا آپؐ نے ایک شخص کو عبداللہؓ اور اسکے رفیقوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور رسول اللہؐ نے مجھے جھٹلایا اور ان کو سچا جانا سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر بیٹھ رہا سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ نبیؐ تجھے جھٹلا دیں اور تجھ پر خفا ہوں سو اتاری اللہ نے یہ سورت: اِذَا جَآءَكَ..... سے آخر تک سو بلایا مجھے رسول اللہؐ نے اور پڑھی آپؐ نے یہ سورت فرمایا آپؐ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۳ : عَنْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَکَانَ مَعَنَا اُنَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَکُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَکَانَ الْاَعْرَابُ یَسْبِقُوْنَا اِلَیْهِ فَسَبَقَ

۳۳۱۳: زید بن ارقمؓ نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے سو ایک گنوار

اَعْرَابِیٌّ اَصْحَابَهٗ فَیَسْبِقُ الْاَعْرَابِیُّ فَیَمْلَأُ الْحَوْضَ وَیَجْعَلُ حَوْلَهٗ حِجَارَةً وَیَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَیْهِ حَتّٰی یَجِیْءَ اَصْحَابُهٗ قَالَ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْرَابِیًّا فَاَرْخٰی زِمَامَ نَاقَتِهٖ لِتَشْرَبَ فَاَبٰی اَنْ یَّدَعَهٗ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَآءِ فَرَفَعَ الْاَعْرَابِیُّ خَشَبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِیِّ فَشَجَّهٗ فَاَتٰی عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِیْنَ فَاَخْبَرَهٗ کَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ یَعْنِی الْاَعْرَابَ وَ کَانُوْا یَحْضِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْیَاْکُلْ هُوَ وَ مَنْ عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْکُمُ الْاَذَلَّ قَالَ زَیْدٌ وَاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ فَاَخْبَرْتُ عَمِّیْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَفَ وَ جَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَکَذَّبَنِیْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّیْ اِلَیَّ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ اِلٰی اَنْ مَقَتَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَذَّبَکَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَیَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ یَقَعْ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ فَبَیْنَمَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِیْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَکَ اُذُنِیْ وَضَحِکَ فِیْ وَجْهِیْ فَمَا کَانَ یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الْخُلْدَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَحِقَنِیْ فَقَالَ مَا قَالَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ مَاقَالَ لِیْ شَیْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَکَ اُذُنِیْ

اپنے اصحاب سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرتا اور گرد اس کے پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آ جائیں یار اُسکے (اور تا کہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنی پتھر وغیرہ دُور کر دیئے کہ پانی بہ جائے) سو اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اس کا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابیؓ کے پاس جو سردار تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں تھا سو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تھے اعراب رسول اللہؐ کے پاس کھانے کے وقت سو کہا عبداللہ بن ابیؓ نے جب اعراب چلے جائیں محمدؐ کے پاس سے تب تم کھانا لے کر جاؤ محمدؐ کے پاس کہ وہ اور جو ان کے پاس ہیں کھائیں پھر کہا اس نے اپنے یاروں سے کہ اگر ہم لوٹ کر جائیں مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیں عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو یعنی اعراب کو زیدؓ نے کہا اور میں رسول اللہؐ کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبداللہؓ کی بات سن کر اپنے چچا کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول اللہ کو خبر دی سو رسول اللہؐ نے عبداللہؓ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس نے آن کر قسم کھائی اور انکار کیا' کہا زیدؓ نے پھر سچا جانا اس کو رسول اللہؐ نے جھٹلا دیا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہؐ تجھ پر غصے ہوں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہوگا راوی نے کہا کہ پھر میں حضرتؐ کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکائے ہوئے کہ آئے میرے پاس رسول اللہؐ اور میرا کان اوینٹھا اور میرے سامنے ہنسے سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا' پھر مجھے ابوبکرؓ ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول اللہؐ نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا

وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِيْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِيْ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکرؓ نے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمرؓ ان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابوبکرؓ سے کہا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہؐ نے سورۂ منافقین پڑھی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۴ : عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ لَئِنْ رَجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ مَا قَالَهٗ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ فَقَالُوْا مَا اَرَدْتَّ اِلٰى هٰذِهٖ فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَ نِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا۔

۳۳۱۴: حکم بن عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعبؓ قرظی سے چالیس برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبداللہ بن ابیؓ نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبیؐ کے پاس اور میں نے ان سے ذکر کیا اور عبداللہ قسم کھا گیا میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنے سے' میں گھر آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور آئے میرے پاس نبیؐ یا میں آپؐ کے پاس گیا اور فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری یہ آیت هُمُ الَّذِيْنَ آخر تک یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں آخر آیت تک۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۵ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِيْ مُصْطَلِقٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوْا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا

۳۳۱۵: جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجری پکارا اے مہاجروں اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پکار سن کر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے۔ جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جائیں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ عمرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے مجھ چھوڑ یئے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ ہرگز یہاں سے نہ جائیں گے جب تک تو

يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ۔

اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عزت والے اس نے اقرار کیا۔ (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مؤمن)۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهٖ اَوْيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ قُرْاٰنًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَ اَحَدَ كُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ۔

۳۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما! اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ سے بِمَا تَعْلَمُوْنَ تک۔ اے ایمان والو! غافل نہ کر دے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آئے تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کہا ابن عباسؓ نے جب دو سو درہم ہو جائیں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو۔

ف: روایت کی ہم سے عبد حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔ **خلاصہ**: سورہ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقوں کی نبی ﷺ کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور ارتداد ان کا شکایت ان کی فربہی کی شکایت ان کے جبن کی منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے خطاب مومنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نہ کریں حکم انفاق مال کا تاخیر نہ ہونا اجل میں۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۂ تغابن

۳۳۱۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ هٰٓؤُلَاءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ ﷺ

۳۳۱۷: ابن عباسؓ سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری بیبیوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچو کہ یہ کس کے حق میں اتری انہوں نے کہا وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر

فَاَبٰی اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُ هُمْ اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الْاٰيَةَ ۔

ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو سو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اتاری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خلاصہ: سورہ تغابن میں مذکور ہے تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالیٰ کی' پیدا ہونا کافر اور مؤمن کا' کافرانِ سابق کے عذاب کا ذکر' انکار بعث کرنا کافروں کا' حکم ایمان لانے کا' یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان' مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم' توحید الوہیت' عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا' امر خدا سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے' وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا' علم اس تعالیٰ کا غیب وشہادت پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيْمِ

تفسیر سورۂ تحریم

۳۳۱۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَ حَجَجْتُ مَعَهٗ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَقَالَ لِيْ وَعَجَبًا لَكَ يَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِيْ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْ نَا قَوْ مًا تَغْلِبُهُمْ نِسَا ؤُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَآءِ هِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلٰى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَا جِعْنَهٗ

۳۳۱۸: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمرؓ سے کہ وہ کون عورتیں ہیں حضرت کی بیبیوں میں سے جن کے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل یہاں تک کہ حج کیا عمرؓ نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا ان پر ڈولچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ عورتیں حضرتؐ کی بیبیوں میں سے کون ہیں جن کو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سو مجھ سے کہا حضرت عمرؓ نے تعجب ہے اے ابن عباسؓ یعنی تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہا زہری نے برا لگا ان کو ابن عباسؓ کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہؓ ہیں اور حفصہؓ پھر مجھ سے قصہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریشی لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ عورتیں ان کو دباتی ہیں سو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اس کا جواب دینا برا لگا اس نے کہا تم کیوں برا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں۔ کہا عمرؓ نے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس نے ایسا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلّہ میں مدینہ کی

وَتَهْجُرُهٗ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَكُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَآءَنِيْ يَوْمًا عِشَآءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ اَجَآءَتْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْخَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَآئِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُّ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَقَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا ضِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

بلندی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول اللہؐ کے پاس تو ایک دن وہ آتا تھا اور اس کی خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہم سے لڑے کہا نے عمرؓ نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی' طلاق دی رسول اللہؐ نے اپنی بیبیوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہؓ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے ہی سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا' کہا عمرؓ نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حفصہؓ کے پاس گیا' وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہؐ نے طلاق دی؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس جھروکے میں بیٹھے ہیں' کہا عمرؓ نے کہ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لیے پھر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر وہی فکر غالب ہوئی اور میں لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمرؓ کے لیے وہ پھر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچھ نہ بولے پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمرؓ کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے حضرتؐ سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں نبیؐ کے پاس گیا اور آپؐ ایک بوریے پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپؐ کے دونوں بازوؤں میں اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپؐ نے اپنی بیبیوں کو آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپؐ! دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی

قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِي فَقَالَ
ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ
فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِيْ جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
أَطَلَّقْتَ نِسَآءَ كَ قَالَ لَا قُلْتُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءِ
فَلَمَّا قَدِ مْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُ
هُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِ هِمْ
فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلٰى امْرَأَتِيْ فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ
فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ
إِحْدَا هُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ
أَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ
فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ
وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ إِحْدَ اكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ
عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيْهِ شَيْئًا
وَسَلِيْنِيْ مَا بَدَالَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ
صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى فَقُلْتُ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ
رَأْسِيْ فَمَارَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أَهَبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلٰى أُمَّتِكَ
فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُ

عادت سیکھنے لگیں۔ سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے بہت برا لگا اس نے کہا تم کو کیوں برا لگا اللہ کی قسم حضرت کی بیبیاں تو حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک حضرت سے خفا رہتی ہے دن سے رات تک عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول اللہؐ کو اس نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک میں نے کہا بیشک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ تو خراب ہوگئی اور نقصان پایا' کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرتی نہیں کہ اللہ اس پر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جائے پس نبیؐ مسکرائے اور میں نے کہا حفصہؓ سے مت جواب دے تو کبھی نبیؐ کو اور مت مانگ ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ (یاد رکھ) تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چہیتی ہے نبیؐ کی یعنی تو اسکی برابری نہ کر' نبیؐ پھر مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میں آپ کا دل بہلاؤں آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا سوا تین چمڑوں کے میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے دعا کیجئے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپؐ کی امت کو اس نے کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے اسکی پھر آپؐ اٹھ بیٹھے اور کہا تم ابھی تک شک میں ہو اے ابن خطابؓ! وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ انکی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں مل گیا' کہا عمرؓ نے کہ آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے مہینے تک سو عتاب کیا ان پر اللہ نے اور حکم کیا انکو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہؓ نے مجھے خبر دی کہ عائشہؓ نے کہا جب انتیس دن گزرے آئے ہمارے پاس نبیؐ اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اے عائشہؓ میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اسکا جواب بغیر ماں باپ کے مشورے کے نہ دینا' پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی' اے نبی کہہ دو اپنی بیبیوں سے آخر آیت تک عائشہؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے انکے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں اللہ اور

فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ اَفِیْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لَهٗ

رسولؐ اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ عائشہؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بیبیوں کو آپ خبر نہ دیجئے کہ میں نے آپؐ کو اختیار کیا نبیؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے پیغام پہنچانے کیلئے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کیلئے۔

كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَبِیْ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِیْ حَتّٰى تَسْتَامِرِیْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَ زْوَاجِكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تُخْبِرْ اَزْوَاجَكَ اَنِّیْ اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَعَثَنِی اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِیْ مُتَعَنِّتًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباسؓ سے۔ خلاصہ: سورہ تحریم میں مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں خطاب نبی ﷺ کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھولنے کا حکم حضرت ﷺ نے جو خفیہ بات کہی اپنی بیبیوں سے اس کا بیان توبہ کی ترغیب عائشہؓ اور حفصہؓ کو دوستی اور حمایت خدا اور جبرائیل اور صالحین مؤمنین کی نبی ﷺ کے ساتھ نبی ﷺ اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیبیاں ملیں دوزخ کا بیان کافروں کا عذر قبول نہ ہونا توبہ نصوح کا حکم عزت نبی ﷺ کی قیامت میں پل صراط پر نور کا بیان کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کا حال فرعون کی بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال۔

سورۂ ملک کی تفسیر

سورۃ الملک کی تفسیر اگرچہ مؤلف نے بیان نہ فرمائی مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں:

برکت اور ہاتھ اور قدرتِ الٰہی کا بیان موت اور حیات کا بیان' خلق سماوات کا بیان' جہنم کے عذاب کا بیان' وعدہ مغفرت اور اجر کا' اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اللہ کے علم کا بیان' اللہ کا آسمانوں پر ہونا' مکذبانِ سابق کے ہلاک کا بیان' چڑیوں کے ہوا میں اُڑنے کا بیان' ناصر ورزاق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان' سمع وابصار وافئدۃ کا بیان' جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لئے قادر ہونا اس تعالیٰ کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم' پانی سکھا دینے کا بیان۔

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

سورۂ نون والقلم کی تفسیر

۳۳۱۹: عَنْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِی الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَآءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ قَالَ

۳۳۱۹: عبدالواحد بن سلیم سے کہا میں مکہ میں آیا اور عطا ابن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں' عطا نے کہا میں ولید بن عبادہ سے ملا انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَ فِى الْحَدِيْثِ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے اب تک' اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی سند سے۔

خلاصہ: سورہ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبی ﷺ سے' جاننا اس تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو' نہی جھوٹے اور ست لوگوں کی اطاعت سے' دس برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسول ﷺ کی' قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا' اس کا وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے' کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکاء بچا سکتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی ساق مبارک کھلنے کا وعدہ' کافروں کو مہلت دینے کا بیان' نبی ﷺ کو صبر کا حکم' نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الحَاقَّةِ

سورۂ حاقہ کی تفسیر

۳۳۲۰۔۳۳۲۱: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِى الْبَطْحَآءِ فِىْ عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِىْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَمَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِىْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَدَ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَ اَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْ عَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَابَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِ هِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ۔

۳۳۲۰۔۳۳۲۱: عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن المطلب نے کہا میں بطحاء میں ایک صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیئے پھر فرمایا ساتوں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکروں کی صورت کہ ان کے کھر سے ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے کہ اس کا نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر اللہ ہے۔

ف: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن سعد کیوں نہیں جاتے حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باپ عبداللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرت ﷺ نے پہنایا ہے۔ مترجم: شاید مؤلفؒ نے یحییٰ بن موسیٰ کی روایت اس لئے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبداللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اس کی کہ وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔ خاتمہ: سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوحؑ اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین و شمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لئے مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ سَاَلَ سَائِلَ

سورۂ معارج کی تفسیر

۳۳۲۲ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ کَالْمُهْلِ قَالَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰی وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِیْهِ۔

۳۳۲۲: ابو سعیدؓ نے آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی یَوْمَ تَکُوْنُ السَّمَآءُ کَالْمُهْلِ [۸] یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپؐ نے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر جب کافر کے منہ کے پاس لائیں اسکے منہ کی کھال گر جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے۔ مترجم: اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مُهْلِ کا لفظ آسمان کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت اس مُهْلِ کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پلایا جائے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے: کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ...... (الکهف : ۲۹)۔

خاتمہ: سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کافروں کی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا ہلوع ہونا انسان کا آٹھ صفتیں جنتیوں کی ادائے نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی ﷺ پر اژدحام کرنا قادر ہونا اللہ کا اس پر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے محشر کی کیفیت۔

تفسیر سورۂ نوح

سورۂ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مؤلف رحمہ اللہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصۂ مضامین اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنا' مال کا بڑھنا' بیٹوں کی کثرت' باغوں کا سرسبز ہونا' ندیوں کا بھرپور بہنا' بیان آسمان اور چاند اور سورج کا' بیان انسان کی پیدائش کا' بیان زمین کے بچھانے کا' قوم نوح کے بت ود و سواع و یغوث و یعوق و نسر کا بیان' بددعا کا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لئے اور استغفار مؤمنوں کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۳۳۲۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاقَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَارَاٰ هُمْ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَالَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِا لسَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَاحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَاهٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَاهٰذَا الَّذِىْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِىْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَا لِكَا رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِىَ عَلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّار اَوْهُ رَاَوْهُ يُصَلِّىْ وَاَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔

تفسیر سورۂ جن

۳۳۲۳: ابن عباسؓ نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر نہ ان کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اور ان پر شعلے چھوٹتے تھے (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں ان شوریٰ والوں نے کہا یہ خبر کا رکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ کیوں رکی ہے ہم سے خبر آسمان کی سو وہ چلے مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے کہ اللہ کی قسم ہے یہی حائل ہوئی تمہارے اور آسمان کے خبر میں پھر اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم اِنَّا سَمِعْنَا ...یعنی ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو سو اللہ تعالیٰ نے اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قُلْ اُوْحِىَ ....اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا لَمَّا قَامَ ......یعنی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں، جب انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے: لَمَّا قَامَ ......ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَاِذَا سَمِعُوْا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَاَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَاَمَّا مَازَادَ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنِعُوْا مَقَاعِدَ هُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِاِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ مَا هٰذَا اِلَّا مِنْ اَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْاَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهٗ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ اُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْاَرْضِ۔

۳۳۲۴: ابن عباسؓ نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سننے کو جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو انہوں نے بڑھائی تھیں جھوٹ ہوئیں پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ان کی بیٹھکی چھن گئی انہوں نے ابلیس پُر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر کسی نئے حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا' اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سو ملے وہ آپ ﷺ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: سورہ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جور ولڑ کا نہ ہونا خداوند تعالیٰ کا اور سرکشی ان کی' زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں' آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکی مقرر کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لئے' نیک و بد جنوں کا ہونا' ایمان لانا ان کا قرآن پر' مسلمان اور کافر ہونا ان کا' وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں' جو قرآن سے کنارہ کرے' اس کا عذاب سجدہ اللہ کے لئے' اژدحام انس و جن کا نبی ﷺ پر وقت نماز کے' اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد' وعید دوزخ کی عاصیوں کے لئے' نہ جاننا نبی ﷺ کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے' احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اس تعالیٰ کا ہر چیز کو۔

سورۃ مزمل کی تفسیر

اگر چہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں' خطاب نبی ﷺ کو لفظ مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر کیا اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آ جانے کا حکم ربوبیت الٰہی و توحید الوہیت' صبر کا حکم' زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن' مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبی ﷺ کا' ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں' تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا قراءت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر کی تفسیر

۳۳۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ

۳۳۲۵: جابر بن عبد اللہؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے تھے وہ حال بیچ میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنے سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غارِ حرا میں ملا تھا آسمان و زمین کے بیچ میں کرسی پر

جَاءَ فِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔

بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمبل میں لپیٹ دو پھر مجھے کمبل اوڑھا دیا اور یہ آیت اتری یٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاهْجُرْ تک اور یہ معاملہ نماز فرض ہونے کے قبل تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [المدثر : ۱ تا ۵] اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔

۳۳۲۶ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ اَبَدًا۔

۳۳۲۶: ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے گا ستر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا اس پر ہمیشہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے موقوفاً۔

۳۳۲۷ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَ غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ يَهُوْدُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالَ لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِاَعْدَآءِ اللّٰهِ اِنِّيْ سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَ هِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَآءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِيْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِيْ مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمْ

۳۳۲۷: جابرؓ نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر ہم پوچھیں گے رسول اللہ ﷺ کو پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمد تمہارے یار ہار گئے آج، آپ ﷺ نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبی ﷺ تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنے نبی ﷺ سے نہ پوچھ لیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر سے (یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس بڑھ کر بے ادبی کی بات اپنے نبی ﷺ سے پوچھی کہ دکھلا دو ہم کو اللہ کو کھلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کاہے کی ہے اور وہ میدہ ہے پھر جب یہود آئے آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ سے پوچھا اے ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہیں آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دوبار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں

النَّبِيُّ ﷺ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ۔

پھر حضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اے ابوالقاسم حضرت ﷺ نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کی روایت سے۔

۳۳۲۸ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔

۳۳۲۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں: هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى ...... یعنی وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے کے فرمایا حضرت ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود نہ ٹھہرا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے۔ خلاصہ: سورہ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے نفخ صور اور تکلیف قیامت کی ندامت ایک کافر نے کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا انیس خزانچی دوزخ کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخول جہنم کی جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

سورۂ قیامت کی تفسیر

۳۳۲۹ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ۔

۳۳۲۹: ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کرلیں سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے ساتھ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ اور سفیان نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح حضرت ﷺ ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو۔

۳۳۳۰: عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

۳۳۳۰: ابن عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنیٰ درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیبیوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ...... سے آخر تک یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعاً اور روایت کی عبدالملک ابن الجبر نے ثور سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔ خلاصہ: سورہ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبی کیلئے شکایت دنیا کی محبت کی دیدار الٰہی کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور منہ موڑنے کی پیدائش انسان منی سے اور اثبات بعث کا۔

سورۂ دہر کی تفسیر

سورۂ دہر کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا' وعید سلاسل واغلال کی کافروں کے لئے' صفات ابرار کے جزائے نیکاں نجات اور سرور ونصرت و جنت وحریر وغیرہ بیس چیزیں' نزول قرآن کا بیان' امر بصبر وذکر وسجدہ وتسبیح' مذمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے' خلق انسان کا بیان' موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر' وعید عذاب الیم کی ظالموں کے لئے' غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سورۂ مرسلات کی تفسیر

سورۂ والمرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مجرماں اوّلین و آخرین' انسان کی پیدائش کا بیان' سماجانا احیاء اور موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا' قبول نہ ہونا عذر کا فروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اوّلین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کیلئے برخوداری مجرموں کی اور انکار انکار کوع سے۔

سورۂ نبا کی تفسیر

سورۂ نباء میں پوچھ پاچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے باب میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سونا رات کا اور معاش کمانا دن کا اور پیدا کرنا سات آسمانوں کا اور سورج کا اور پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب و نبات کا اور باغوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا' وعید جہنم کی سرکشوں کیلئے اور حمیم وغساق کی' مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ میں' حدائق اعناب اور کواعب اتراب وکأس دہاق متقیوں کیلئے کھڑا ہونا روح وملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خداوند تعالیٰ کے' آرزو کرنا کافر کا کہ کاش میں خاک ہو جاتا قیامت کے دن۔

سورۂ نازعات کی تفسیر

اس میں ہے قسم فرشتوں کی' چند جماعتوں کی' بیان نفخ اولیٰ کا' تعجب کرنا کافروں کا مردوں کے جینے پر' قصہ موسیٰ کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا ان کو وادی مقدس طویٰ میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا' بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا' بیان قیامت کا اور وعید جہنم کی سرکشوں کے لئے' وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لئے' نہ ہونا علم قیامت کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگانی کو۔

وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

۳۳۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِیْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمِ الْأَعْمٰی أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

سورۂ عبس کی تفسیر

۳۳۳۱: ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا: عَبَسَ وَتَوَلّٰی نازل ہوئی عبداللہ ابن مکتومؓ کے واسطے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے

فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخِرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَ۔

لگے یارسول اللہ ﷺ مجھے دین کی راہ بتایئے اور آپ ﷺ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ ﷺ اسے سمجھا رہے تھے اور عبداللہؓ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ برائی ہے آپ ﷺ فرماتے تھے نہیں پھر آپ ﷺ پر یہ سورۃ اتری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اتری عَبَسَ وَتَوَلّٰى عبداللہ بن ام مکتومؓ کے لئے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

۳۳۳۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْيَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيْهِ۔

۳۳۳۲: ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ ﷺ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا اسے غیر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے۔ **خلاصہ**: سورہ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکرمہ میں اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور ذکر انسان کے کھانے کا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورۂ کوّرت کی تفسیر

۳۳۳۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

۳۳۳۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

خلاصہ: سورہ تکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تاروں کی سیر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گابھن اونٹنی کا اکٹھا ہو جانا چرندکا جھونکے جانا دریاؤں کا جوڑے لگانا آدمیوں کا روبکاری موءودہ کی پھیلنا نامہ اعمالوں کا سرخ ہو جانا آسمانوں کا جھونکے جانا جحیم کا قریب ہونا جہنم کا علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبرئیلؑ کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبرئیل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر۔

سورۂ انفطار کی تفسیر

سورۂ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھٹنا آسمان کا' جھڑ پڑنا تاروں کا' مل جانا دریاؤں کا' اٹھنا مردوں کا' خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا' شکایت قیامت کی تکذیب کی' بیان کراماً کاتبین کا' وعدہ نعیم ابرار کے لئے اور وعید جحیم فجار کے لئے' کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

سورۂ مطففین کی تفسیر

۳۳۳۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰی يَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَ هُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

۳۳۳۴: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۳۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِی الرَّشْحِ اِلٰی اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ۔

۳۳۳۵: ابن عمرؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اس آیت کی تفسیر میں يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جس دن کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورۂ تطفیف میں خرابی کیل وو زن میں کمی کرنے کی اور بیان سجین اور علیین کا' خرابی مکذبانِ قیامت کی اور متعدد اثیم ہونا ان کا اور اساطیر اوّلین کہنا کافروں کا قرآن کو اور محجوب ہونا پروردگار سے اور وعدۂ نعیم اور ارائک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لئے جواز غبطہ کا امورِ آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرنا مجرموں کا مؤمنوں سے اور ہنسنا مؤمنوں کا کافروں پر قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کی تفسیر

۳۳۳۶ ۔ ۳۳۳۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔

۳۳۳۶ ۔ ۳۳۳۷: عائشہؓ نے فرمایا کہ سنا میں نے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھ کچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو داہنے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا وہ حساب نہیں وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوبؓ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مانند اس کے۔

۳۳۳۸ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۳۳۸: انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس کا حساب ہوا

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ۔

عذاب میں پڑا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے۔

سورۃ انشقاق : سورۂ انشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا، اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

سورۂ بروج کی تفسیر

۳۳۳۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوا اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

۳۳۳۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اس میں ایک گھڑی ہے کہ مؤمن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتے ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اس سے پناہ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فران بن تمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۳۳۴۰ : عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَ الْهَمَسُ فِیْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ كَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِهٖ فَقَالَ مَنْ يَقُوْمُ لِهٰؤُلَآءِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِیْ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا

۳۳۴۰ : روایت ہے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضوں نے کہا ہمس کے معنی ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں ان کو ہلاک کروں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ حدیث بیان

قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهٗ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوْا لِيْ غُلَامًا فَهِمًا اَوْقَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَاُعَلِّمَهٗ عِلْمِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُوْنُ فِيْكُمْ مَنْ يَعْلَمُهٗ قَالَ فَنَظَرُوْالَهٗ عَلٰى مَا وَصَفَ فَاَمَرُوْهُ اَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَاَنْ يَخْتَلِفَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ اِلَيْهِ وَكَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسِبُ اَنَّ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِيْنَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْاَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّبِهٖ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَاَرْسَلَ الْكَاهِنُ اِلٰى اَهْلِ الْغُلَامِ اِنَّهٗ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ فَاَخْبَرَالْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ اَهْلِيْ وَاِذَا قَالَ لَكَ اَهْلُكَ اَيْنَ كُنْتَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْمَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيْرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ اَسَدًا قَالَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْئَلُكَ اَنْ اَقْتُلَهٗ قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ اَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمٰى فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَّ بَصَرِيْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ اَرَاَيْتَ اِنْ

کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو اور راوی کو شک ہے کہ **فہمًا** کہا یا **فطنًا** ' تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ اگر میں مرجاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز اس کے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اس کی راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادت خانہ' معمر جو حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان کو کسی جانور نے روک رکھا تھا' بعضوں نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا' جنہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ کسی کو نہیں' یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لا جس نے آنکھیں دیں اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں تم سب کو ایک نئی نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آرے سے چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے حکم کیا اس کو فلانے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی

رَجَعَ اِلَیْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِیْ رَدَّهٗ عَلَیْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَیْهِ بَصَرَهٗ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰی فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قِتْلَةً لَا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهٗ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِیْ كَانَ اَعْمٰی فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰی مَفْرَقِ اَحَدِهِمَا فَقَتَلَهٗ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰی ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰی ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهٖ اِلٰی ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِیْ اَرَادُوْا اَنْ یُّلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا یَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَیَتَرَدَّوْنَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ یَّنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَی الْبَحْرِ فَیُلْقُوْنَهٗ فِیْهِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَی الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مَعَهٗ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِیْ حَتّٰی تَصْلُبَنِیْ وَتَرْمِیَنِیْ وَتَقُوْلَ اِذَا رَمَیْتَنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ یَدَهٗ عَلٰی صُدْغِهٖ حِیْنَ رُمِیَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِیْلَ لِلْمَلِكِ اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ قَالَ فَخَدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقٰی فِیْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِیْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَّمْ یَرْجِعْ اَلْقَیْنَاهُ فِیْ هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ یُلْقِیْهِمْ فِیْ تِلْكَ الْاُخْدُوْدِ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْهِ قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ حَتّٰی بَلَغَ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ قَالَ فَاَمَّا الْغُلَامُ فَاِنَّهٗ دُفِنَ قَالَ فَیُذْكَرُ اَنَّهٗ اُخْرِجَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِصْبَعُهٗ عَلٰی صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِیْنَ قُتِلَ۔

چوٹی پر سے پھینک دو سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے گرانا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا سوا لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کو دریا میں لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے غرض اس نے اسے باندھ کر تیر مارا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ اور اس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا ہم اسی کے معبود پر ایمان لائے تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرا مخالف بن گیا پھر اس نے بڑی بڑی کھایاں کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دیں گے پھر مومنوں کو کھائیوں میں ڈالنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز الحمید تک پہنچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن خطابؓ کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **فائدہ:** سورہ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہے اصحاب اخدود کا اور اوصاف حمیدہ اس تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لئے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں اور وعدہ جنت کا مومنوں کے لئے صفت اس تعالیٰ کی جیسے شدت بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور ودود صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اس کا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اس تعالیٰ کا ماوراء عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔

سورۂ اعلیٰ

سورۂ اعلیٰ میں حکم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدۂ نبی ﷺ کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم وعظ ونصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لئے خیریت اور بقاء آخرت کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

تفسیر سورۂ غاشیہ

۳۳۴۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔

۳۳۴۱: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگیں بچالیا انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پر ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ یعنی نصیحت کرنے والا تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: سورہ غاشیہ میں میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکیے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور نصب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبی ﷺ کا بندوں پر اور وعید عذاب کی کافروں کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

تفسیر سورۂ والفجر

۳۳۴۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ۔

۳۳۴۲: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ جفت اور طاق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نمازیں ہیں کہ بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہؓ کی روایت سے اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے بھی قتادہؓ سے۔

خلاصہ: سورہ فجر میں ہے قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عاد اور ان کی عمارتوں کا اور ثمود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میخوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لئے۔

سورۃ البلد

سورۃ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی اور یتیم کے کھلانے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۳۳۴۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰى مَايَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ۔

تفسیر سورۃ الشمس

۳۳۴۳: عبداللہؓ بن زمعہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ ﷺ نے اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل ابی زمعہ کے پھر سنا میں نے آپ ﷺ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوز پر اور کیوں ہنستا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ والشمس میں مذکور ہے قسم شمس وقمر ونہار ولیل وغیرہ کی اور فلاح اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب ثمود کی اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ

۳۳۴۴ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَ مَعَهٗ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشِّقَآءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشِّقَآءِ قَالَ بَلْ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشِّقَآءِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشِّقَآءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

سورہ واللیل کی تفسیر

۳۳۴۴: حضرت علیؓ نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرتؐ بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپؐ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھا نہ ہو (یعنی دوزخ میں یا جنت میں) سو لوگوں نے کہا اے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے لکھے پر جو نیکی والا ہوگا اس سے اچھا معاملہ کیا جائے گا اور جو بد ہوگا اس سے برا معاملہ ہوگا آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جس کیلئے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کیلئے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کو بدی آسان ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى سے لِلْعُسْرٰى تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **خاتمہ**: سورہ واللیل میں مذکور ہے قسم لیل ونہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کیلئے اور وعید عسر کی بخیل کیلئے کام میں نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کی اور نجات سخی اور مزکی کی قبول نہ ہونا عمل کا بغیر اخلاص کے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

۳۳۴۵ : عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاءَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

سورۂ الضحیٰ کی تفسیر

۳۳۴۵: جندبؓ بجلی نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک غار میں سو خون نکل آیا آپ ﷺ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) سو آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا خدا کی راہ میں ہے جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبرئیل تو مشرکوں نے کہا محمد چھوڑ دیئے گئے۔ اللہ نے اس پر یہ آیت اتاری: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى یعنی چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں قیس کے۔

خلاصہ: سورہ والضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کی کہ خدا نے نبی ﷺ کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبی ﷺ کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور ان پر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنے کا حکم۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

۳۳۴۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلاً يَقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

سورۂ الم نشرح کی تفسیر

۳۳۴۶: انس بن مالکؓ سے روایت کی جوان کے ایک آدمی ہیں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے قتادہؓ سے پوچھا کہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوذرؓ سے روایت ہے۔ **مترجم**: شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اس کے بعد راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفصیل اس کی کتب سیر میں مذکور ہے۔

خلاصہ: اور اس سورۃ میں نبی ﷺ کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اتارنے اور ذکر بلند ہونے کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونے کا مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

سورۂ والتین کی تفسیر

۳۳۴۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْوِیْهِ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَقَرَأَ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔

۳۳۴۷: ابو ہریرہؓ کہتے تھے جو پڑھے: وَالتِّيْنِ اور پڑھے: اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ تو چاہیے کہ کہے: وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ سے آخر تک یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

ف: یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں کیا گیا۔

خلاصہ: اور اس سورۃ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلد امین کی اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔

سُوْرَةِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

سورۃ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

۳۳۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عِيَانًا۔

۳۳۴۸: ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ یعنی بلائیں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابوجہل بولا اگر میں محمدؐ کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑ لیں۔

۳۳۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَجَآءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَابِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهٗ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ۔

۳۳۴۹: ابن عباسؓ نے کہا نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا' کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا' کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا۔ پھر جب حضرت نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابوجہل بولا تو جانتا ہے کہ کسی کے ہم نشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہم نشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خلاصہ: سورہ اقراء میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش کا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدیٰ پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلانے کا بیان اور حکم سجدہ کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

سورۂ القدر

۳۳۵۰: عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَابَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَّ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ

۳۳۵۰: یوسف بن سعدؓ نے کہا ایک شخص حسنؓ بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اسکے کہ امام حسنؓ بیعت کر چکے تھے معاویہؓ سے اور اس نے کہا تو نے مؤمنوں کے منہ میں کالک لگا دی آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر الزام نہ رکھ

رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُرِیَ بَنِیْ اُمَیَّةَ عَلٰی مِنْبَرِهٖ فَسَآءَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ یَامُحَمَّدُ یَعْنِیْ نَهَرًا فِی الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَالَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْا اُمَیَّةَ یَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْ نَاهَا فَاِذَا هِیَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِیْدُ یَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ۔

اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی ﷺ کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری: اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ محمدؐ ہم نے تجھ کو کوثر دی اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اتری: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ..... یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے بنی امیہ اے محمدؐ۔ قاسم نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے اور بعضوں نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن حدانی ثقہ ہیں یحیٰی بن سعید اور عبدالرحمٰن نے ان کو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔ مترجم: اس شخص کو امام حسنؓ کا بیعت کر لینا ناگوار گزرا اور مسلمانوں کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس بیعت سے بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر میں اس کی خبر دی۔

۳۳۵۱: عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ یَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ مَنْ یَقُمِ الْحَوْلَ یُصِیْبُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْعَلِمَ اَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَایَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ یَااَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

۳۳۵۱: زرّ بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ عبداللہؓ بن مسعودؓ تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پائے ابی نے کہا اللہ ابوعبدالرحمٰن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) یہ جانتے ہیں کہ آخر کی دس تاریخوں میں رمضان کی شب قدر ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے ولیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استثناء کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اے ابوالمنذر انہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

خلاصہ: سورہ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزار مہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے۔

سُوْرَةُ لَمْ یَكُنْ

سورہ لم یکن

۳۳۵۲: عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِیْمَ۔

۳۳۵۲: مختار بن فلفل نے کہا سنا میں نے انس بن مالکؓ کو کہتے ہوئے تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپ ﷺ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: سورہ لم یکن میں مذکور ہے ضرورت نبی ﷺ کے آنے کی اور صحف مطہرہ کے اترنے کی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونے کی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کی کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور سر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مومنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضائے الٰہی کا ان کے لئے۔

سُوْرَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ

۳۳۵۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ یَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا۔

سورۂ اذا زلزلت

۳۳۵۳: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیئے ہیں کہے گی اس نے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی اس کی خبریں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے دفینوں کو اور تعجب انسان کا اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر و شر سے۔

سورۃ العادیات

سورۃ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی بعث سے۔

سورۃ القارعۃ

سورۃ القارعۃ میں تخویف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا و سزا عملوں کی مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

۳۳۵۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اِنْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ اَوْاَكَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ۔

۳۳۵۴: عبداللہؓ بن شخیر پہنچے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کھایا تو نے اور فنا کر دیا یا پہنا تو نے اور پرانا کر دیا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۵۵ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَازِلْنَا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

۳۳۵۵: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

ف: ابوکریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۳۵۶ : عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ۔

۳۳۵۶: زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے اے رسول اللہ کے کونسی نعمت کا ہم سے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ اب ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

''یہ اب ہوگا'' کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام وراحت میں ہو جاؤ گے دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہیں کہ ہزاروں نعمتیں اس منعم حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔

۳۳۵۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ۔

۳۳۵۷: ابو ہریرہؓ نے کہا جب یہ آیت اتری لَتُسْأَلُنَّ یعنی سوال ہوگا تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت کا سوال ہم سے ہوگا' ہماری یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنی نعمتوں کا ملنا یا سوال)۔

ف: حدیث ابن عینیہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس سے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لئے سفیان بن عینیہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابوبکر بن عیاش سے۔

۳۳۵۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَ نُرْوِيْكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

۳۳۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں وہ عزرب کے اور ان کو ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

خلاصہ: اس سورت میں بیان ہے انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا۔

سورۃ العصر

سورہ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خسران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین' صابرین کے۔

سورۃ الھمزۃ

سورہ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعید حطمہ کی اس کے لئے اور جھانکنا دوزخ کی آگ کا دلوں پر اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سورۂ فیل

سورۂ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحابِ فیل کا۔

سورۃ قریش

سورۂ قریش میں کوچ کرنا ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمکن امن مکہ کے ساتھ۔

سورۃ ماعون

سورہ ماعون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دور کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس کا مسکین کے کھلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریا کاروں کی اور جو مانگے کی چیز کوئی نہ دے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

۳۳۵۹ : عَنْ اَنَسٍ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَاهٰذَا يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ۔

۳۳۵۹: انسؓ نے نبی ﷺ سے کوثر کی تفسیر میں روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ ﷺ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہیں دی ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۶۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْعُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى طِيْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا۔

۳۳۶۰: انس ؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اسکی مٹی نکالی تو مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہیٰ اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انس ؓ سے مروی ہوئی ہے۔

۳۳۶۱ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَآءُهُ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ۔

۳۳۶۱: عبداللہؓ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: اس صورت میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت ﷺ کے دشمن کی۔

سورۃ الکافرون

سورۂ کافرون میں بیان ہے کہ کافروں کا معبود اور ہے مسلمانوں کا اور۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

۳۳۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْاَلُنِىْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْاَلُهٗ وَلَنَا بَنُوْنٌ مِثْلُهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ نَعْلَمُ فَسَاَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِيَّاهُ وَقَرَاَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَاتَعْلَمُ۔

سورۂ الفتح

۳۳۶۲: ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ مجھ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے سو کہا ان سے عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اس کے تو کہا ان سے حضرت عمرؓ نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے میں پوچھتا ہوں اور پوچھا ان سے مطلب اس آیت کا: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ سو میں نے کہا اس میں خبر ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی کہ خبر دی اس کی اللہ نے اور پڑھی یہ سورت اخیر تک پھر کہا حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم میں بھی وہی جانتا ہوں جو تو جانتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بشر سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا اَتَسْئَلُهٗ ولنا ابن مثله یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ تَبَّتْ

۳۳۶۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَاصَبَاحَاهْ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّىْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنِّىْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ اَوْمُصَبِّحُكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِىْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّالَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

سورۂ تبت

۳۳۶۳: ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن چڑھے صفا پر اور پکارا یَاصَبَاحَاہْ اور جمع ہو گئے آپ ﷺ کے پاس قریش آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے بھلا دیکھو تم اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنے والا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے ابولہب نے کہا تو نے اسی لیے ہم کو جمع کیا تھا ٹوٹ جائیں تیرے ہاتھ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: اس سورت میں ہلاکت ابی لہب کی ... آنا اس کے مال کا اور وعید نار کی اور حبل ہونا اس عورت کے گلے میں مذکور ہے۔

❶ یعنی حضرت ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا ہے اور دعا کی ہے کہ یا اللہ اس کو اپنی کتاب سمجھا دے۔ ۱۲ منہ

❷ حبل بمعنی رسّی۔ ۱۲

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص کا بیان

٣٣٦٤ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَبِيْهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔

٣٣٦٤: ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کیجیے اللہ نے اتاری قل ھو اللہ یعنی وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اُس سے کوئی پیدا ہو اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے۔ کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔

٣٣٦٥ : عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

٣٣٦٥: ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا تو انہوں نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ سورۃ لائے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

ف: یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کی روایت سے (یعنی اوپر گزری) اور ابوسعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں میسر کے۔

خاتمہ: اس سورت میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اس تعالیٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

٣٣٦٦ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ۔

٣٣٦٦: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند کو دیکھا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٣٦٧ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

٣٣٦٧: عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا قل اعوذ برب الفلق آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الناس آخر تک۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اس تعالیٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی بعون الملک الوہاب وبنصر العزیز التواب والحمد للہ علی ذالک۔

٣٣٦٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

٣٣٦٨: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے آدم

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ اِلٰى مَلَاءٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَاُهُمْ اَوْمِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَارَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَارَبِّ زِدْهُ فِيْ عُمْرِهٖ قَالَ ذَاكَ الَّذِيْ كُتِبَ لَهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ۔

کو بنایا اوران میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھراس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم جا تو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اوران سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں (اس میں رد ہے بندگی اور گورنشات کا) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مٹھی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اے پروردگار! ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی خداوندا میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک لیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیئے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اوران کی اولاد بھی منکر ہونے لگی' اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد' فرمایا آپ ﷺ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

۳۳۶۹ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ

۳۳۶۹: انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مضبوطی سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ

اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَاءُ قَالُوْايَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ فِي خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔

سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا' عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ۔ عرض کی اے ربّ! کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے یہ آخر تفسیر ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں دعاؤں کے بیان میں جو ثابت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۷۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ الدُّعَاءِ — باب: دعا کی فضیلت

۳۳۷۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ۔

۳۳۷۰: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران قطان کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

۳۳۷۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

۳۳۷۱: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کی روایت سے۔

۳۳۷۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ﴾ [غافر: ٦٠]

۳۳۷۲: نعمان بن بشیرؓ سے روایت کہ نبی ﷺ نے فرمایا دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَقَالَ رَبُّكُمُ ...... یعنی فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کروں گا میں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ذر کی روایت سے۔

۱۷۰۱: بَابٌ مِنْهُ — باب: دوسرا اسی بیان میں

۳۳۷۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ۔

۳۳۷۳: ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ اس پر غصہ ہوگا۔

ف: اورروایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی الملیح سے یہ حدیث اورنہیں جانتے ہم اس کومگراسی سند سے روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۱۷۰۲: بَابُ مَاجَآءِ فِیْ فَضْلِ الذِّکْرِ

۳۳۷۴۔۳۳۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ۔

باب: ذکر کی فضیلت میں

۳۳۷۴۔۳۳۷۵: عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتایئے ایسی چیز پکڑوں......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۷۰۳: بَابُ مِنْهُ

۳۳۷۶: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ الذّٰکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْضَرَبَ بِسَیْفِهٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا لَکَانَ الذّٰکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا اَفْضَلَ دَرَجَةً۔

باب: دوسرا اِسی بیان میں

۳۳۷۶: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرکوں کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلودہ ہو جائے تو بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے افضل ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر دراج کی روایت سے۔

۳۳۷۷: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاشَیْءٌ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ۔

۳۳۷۷: ابودرداءؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں مارو ان کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری انہوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا۔ معاذ بن جبلؓ نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں۔

ف: روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن سعیدؓ سے مثل اسی کے اس اسناد سے اور روایت کی بعضوں نے ان سے اور اسے مرسل کیا۔

۱۷۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَوْمِ یَجْلِسُوْنَ فَیَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ مَالَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

باب: مجلس ذکر کی فضیلت میں

۳۳۷۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلاَّ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلاَئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔

۳۳۷۸: ابوسعید خدریؓ اور ابواہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۷۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلاَّ ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ مَا اَسْتَحْلِفُکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلاَمِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلاَّ ذَاکَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلاَّ ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفُکُمْ لِتُهْمَةٍ لَکُمْ اِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ وَاَخْبَرَنِیْ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَةَ۔

۳۳۷۹: ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا اسی لئے بیٹھے ہو انہوں نے کہا اسی لئے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت ﷺ کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت ﷺ نکلے اپنے یاروں کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر فرمایا آپ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تم کو قسم نہیں دی اس لئے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا' آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ابن مل ہے۔

۱۷۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقَوْمِ یَجْلِسُوْنَ وَلاَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ

جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اس کی مذمت میں

۳۳۸۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ

۳۳۸۰: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے

يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ۔

نبی ﷺ پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔

۱۷۰۶: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب: دعا کی اجابت کے بیان میں

۳۳۸۱ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَآءٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَاسَاَلَ اَوْكُفَّ عَنْهُ مِنْ سُوْءٍ مِثْلَهُ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔

۳۳۸۱: جابرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اس کو وہی چیز یا دور کر دیتا ہے اس کے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کے لیے دعا نہ کرے۔

ف: اس باب میں ابو سعید اور عبادہ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔

۳۳۸۲ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَالشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِى الرَّخَآءِ۔

۳۳۸۲: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۸۳ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلَ اَفْضَلُ الذِّكْرِلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۳۳۸۳: جابرؓ کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الٰہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

۳۳۸۴ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ۔

۳۳۸۴: عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور بہی کا نام عبداللہ ہے۔

۱۷۰۷: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الدَّاعِىَ يَبْدَاُ بِنَفْسِهٖ

باب: اِس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

۳۳۸۵ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔

۳۳۸۵: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کر لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابوقطن کا نام عمرو بن ہثیم ہے پہلے اپنے لئے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

۱۷۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رَفْعِ الْاَیْدِیْ عِنْدَ الدُّعَآءِ

باب: دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

۳۳۸۶ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَآءِ لَمْ یَحُطَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ۔

۳۳۸۶: عمر بن خطابؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قلیل الحدیث ہیں اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

۱۷۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَّسْتَعْجِلُ فِیْ دُعَائِہٖ

باب: دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں

۳۳۸۷ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ۔

۳۳۸۷: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا قبول کی جاتی ہے تم میں سے ہر کسی کی جب تلک کہ وہ جلدی نہ کرے اور نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبید کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۷۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الدَّعَآءِ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی

باب: صبح اور شام کی دُعا میں

۳۳۸۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ وَکَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَہٗ

۳۳۸۸: عثمانؓ بن عفان کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے علیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اسکے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں انکو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں

طَرْفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے لیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کر دے (یعنی میں اسکی قضا پر راضی ہوں)۔

۳۳۸۹ : عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ۔

۳۳۸۹: ثوبانؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبیا تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۳۹۰ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰالِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۳۳۹۰: عبداللہؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ جب شام ہوتی فرماتے اَمْسَيْنَا سے عَذَابِ الْقَبْرِ تک یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے' سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے' اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لیے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس رات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے' اور جب صبح ہوتی جب بھی یہی فرماتے اور اس میں اَمْسَيْنَا کی جگہ اَصْبَحْنَا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعودؓ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۳۳۹۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

۳۳۹۱: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ اپنے یاروں کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کرو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے حکم کے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۹۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ

۳۳۹۲: ابو ہریرہؓ نے کہا ابو بکرؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتایئے کہ اس کو صبح کو اور شام کو پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہا

وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قَالَ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

کروتم اَللّٰهُمَّ سے شرکہ تک یعنی یا اللہ جاننے والے چھپی اور کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سے انتہیٰ فرمایا آپ ﷺ نے پڑھ لیا کرتو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائے تو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۹۳ :عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَاْتِيَ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۳۳۹۳: شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ان سے کہ بتاؤں میں تم کو سردار سب استغفاروں کی اَللّٰهُمَّ سے الا انت تک یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہوسکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں سوا تیرے انتہیٰ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آئے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اسکے لیے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اسکو صبح کو اور آئے اسکو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اسکے لیے جنت۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عمر اور ابن مسعودؓ اور ابن ابزیٰ اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں۔

۱۷۱۱:بَابُ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

باب: بچھونے کی دعاؤں کے بیان میں

۳۳۹۴ :عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْاَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ

۳۳۹۴: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت' پھر اگر تو اس رات میں مرجائے تو مرے تو اسلام پر اور صبح کرے اور پائی تو نے خیر کہہ اَللّٰهُمَّ سے ارسلت تک یعنی یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھ کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ

وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ لَا مَلْجَآءَ وَلَا مَنْجیٰ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے تجھ سے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی ﷺ پر جو تو نے بھیجا براء بن عازبؓ نے کہا میں نے کہا یعنی نَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کی جگہ وبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ تو حضرت ﷺ نے اپنے میری چھاتی میں کونچا مارا اور فرمایا وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براءؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے براءؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنی باوضو یہ دعا پڑھے۔

۳۳۹۵ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اُوْمِنُ بِکِتَابِکَ وَبِرُسُلِکَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَیْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۳۳۹۵: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی داہنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اَللّٰهُمَّ سے برسولک تک اور اس رات میں مر جائے تو داخل ہو جنت میں یعنی یا اللہ سپرد کی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھ کو نہیں جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی رافع بن خدیج کی روایت ہے۔

۳۳۹۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ کَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْدِیَ۔

۳۳۹۶: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب اپنے بچھونے پر آتے الحمدللہ سے آخر تک فرماتے یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو (یعنی خلق کے شر سے) اور جگہ دی ہم کو (یعنی رہنے سونے کی) اور بہت سے لوگ ہیں جن کا کوئی بچانے والا کہیں ٹھکانا نہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۳۹۷ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ

۳۳۹۷ : حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جائے استغفر اللہ سے اتوب الیک تک تین بار، اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ دریا کی پھین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے

رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ دنوں کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سے۔

۳۳۹۸ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

۳۳۹۸: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانے رکھ لیتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن جمع کرے گا تو یا اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۹۹ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

۳۳۹۹: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے ہوئے وقت فرماتے رَبِّ قِنِيْ سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براءؓ سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحاق اور براء کے بیچ میں کسی راوی کا اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحاق سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہؓ سے وہ نبی ﷺ سے مثل اس کے۔

۳۴۰۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبَّ الْاَرَضِيْنَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّكُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّيْ الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

۳۴۰۰: ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جائے تو کہے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنی وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کرے میرا قرض اور غنی کردے مجھے محتاجی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۰۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَاخَلَفَهٗ عَلَيْهِ بَعْدَهٗ

۳۴۰۱: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آئے تو چاہیے کہ اپنے تہ بند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے بعد کیا چیز اس پر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے صالحین تک یعنی

فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ۔

تیرے نام سے اے رب میرے میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی کر اسکی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی انتہیٰ پھر جب جاگے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اس نے میرے بدن میں اور پھیری مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھ کو اپنی یاد کرنے کا یعنی توفیق دی۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے۔

۱۷۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت میں

۳۴۰۲: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۳۴۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے پھونکتے اور پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے ایسا کرتے تین بار۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کی ہے راوی ہے۔

۳۴۰۳: عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهٗ إِذَا أَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا۔

۳۴۰۳: فروہؓ بن نوفل آئے نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھائیے کہ میں اس کو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا پڑھا کر قل یا ایہا الکافرون اس لیے کہ اس میں نجات ہے شرک سے شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

ف: روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے فردہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحٰق سے انہوں نے فردہؓ سے انہوں نے نوفلؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں اصحاب ابی اسحاق کے اس حدیث میں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور عبدالرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفلؓ کے۔

۳۴۰۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ۔

۳۴۰۴: جابرؓ نے کہا نبی ﷺ نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

ف: ایسے ہی روایت کی ثوری اور کوئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی زبیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زبیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابرؓ سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابرؓ سے میں نے سنی ہے صفوان سے یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے حدیث لیث کی مانند۔

۳۴۰۵: عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔

۳۴۰۵: ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

ف: خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔

۳۴۰۶: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

۳۴۰۶: عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سبح یا یسبح یا سبحان ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۰۷: عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاتَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔

۳۴۰۷: بنی حنظلہ کے ایک مرد نے کہا میں شداد بن اوسؓ کے ساتھ سفر میں تھا تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اَللّٰهُمَّ سے علام الغیوب تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کے شر سے کی جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے انتہیٰ اور فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کو نہیں آتی اس کے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستائے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابوالعلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے۔

۱۷۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ

باب: سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے

وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ بیان میں

۳۴۰۸ :عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۳۴۰۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ شکایت کی ان سے فاطمہؓ نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب سے سو کہا علیؓ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں حضرت ﷺ کے پاس اور مانگا آپ ﷺ سے غلام) اور آپ ﷺ نے فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لئے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے۔

۳۴۰۹ :عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا مَجْلَ يَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ۔

۳۴۰۹: حضرت علیؓ نے کہا فاطمہؓ حضرت ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھائی ان کو آپ ﷺ نے تسبیح اور تکبیر اور تحمید۔

۳۴۱۰ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْاَلْفُ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسُ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ وَهُوَ فِيْ

۳۴۱۰: عبداللہؓ بن عمروؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جو ان پر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمدللہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار' کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جائے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمدللہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس بار سو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں' پھر کون تم میں کا رات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں) عرض کی صحابہؓ نے کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اس پر پھر فرمایا آپؐ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو' یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جو وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اسے تھپکتا ہے یہاں

مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ. تک کہ سو جاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اس باب میں زید بن ثابتؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۱۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ.

۳۴۱۱: عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کی روایت سے۔

۳۴۱۲ :عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ.

۳۴۱۲: کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی۔

۱۷۱٤ :بَابُ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات کے جاگنے کی دعا میں

۳۴۱۳ ۔ ۳۴۱۴ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ.

۳۴۱۳ ۔ ۳۴۱۴: عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے پھر کہے رب اغفر لی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے اور دعا اس کی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی قبول ہوئی نماز اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

۳۴۱۵ ۔ ۳۴۱۶ : عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَاُعْطِيْهِ

۳۴۱۵ ۔ ۳۴۱۶: ربیعہ بن کعبؓ اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس اور دیتا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَضُوْءَ هٗ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِیَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاَسْمَعُهُ الْهَوِیَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

وضو کا پانی پھر بہت دیر تک سنتا رہتا تھا رات کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۱۷ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيٰى نَفْسِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

۳۴۱۷: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے سونے کا، فرماتے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام سے مروں گا میں تیرے ہی نام سے جیوں گا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف ہے پھر جانا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۱۵: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں

۳۴۱۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُ كَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّ مْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

۳۴۱۸: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب رات کو اٹھتے فرماتے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین کی اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیرے ہی لیے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیرے واسطے لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباسؓ کے نبی ﷺ سے۔

۳۴۱۹ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً

۳۴۱۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ سے آخر تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں

مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا تَهْدِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّبِهَا الْفِتِي وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرْفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَرَاْئِيْ وَ ضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَ لُكَ يَاقَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْئِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْخَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اَنْتَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَاَنَّكَ تَفْعَلُ مَاتُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّالِاَ عْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ

میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آ جائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس کے سبب سے میرا عمل اور سکھلا دے مجھے اس سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اس سے میرے چھیتوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا سو تجھی سے مانگتا ہوں میں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کے ملنے سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وعدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے سو میں وہ تجھ سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہوں میں تجھ سے چین قیامت کے دن کا جنت ہمیشگی کے دن میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والے ہیں رکوع وسجدہ بجالانے والے اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے بے شک تو مہربان ہے دوستی کرنے والا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ کر دے ہم کو ہدایت کرنے والے ہدایت پائے ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنے والے تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھ کو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمن رکھنے کے سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہ تو دعا ہے اور

قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَوَ تَکَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

تیرے ذمہ سے قبول کرنا (یعنی براہِ فضل واحسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسہ تجھی پر ہے یا اللہ ڈال دے میرے دل میں ایک نور اور میرے نیچے ایک نور' اور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے داہنے ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میری ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھا دے میرا نور اور دے مجھ کو نور' اور ٹھہر دے میرے لیے نور' پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی' اور خاص کیا اس کو اپنی ذات کے لیے پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا ساتھ بزرگی کے پاک ہے وہ کہ نہیں لائق ہے تسبیح کے کوئی سوا اسکے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا' پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہیں ذکر کی اتنی لمبی۔

۱۷۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اللَّیْلِ

باب: تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کا بیان

۳۴۲۰ : عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

۳۴۲۰: ابوسلمہؓ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کیا پڑھتے تھے نبی ﷺ اپنی نماز کے شروع میں (یعنی قبل قراءت اور بعد تحریمہ جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی اے رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے بیچ میں جس میں وہ خلاف کرتے تھے سیدھی راہ بتا دے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۲۱ : عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ

۳۴۲۱: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِیَ سے اَتُوْبُ تک کہ متوجہ کیا میں

لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَاِذَا رَاکِعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ فَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ اٰخِرُ مَایَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

نے اپنا منہ اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا' کوئی شریک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخش دے میرے گناہ سب بے شک کوئی گناہ نہیں بخشا مگر تو راہ بتا دے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتا تا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کر دے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے' مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر جب رکوع کرتے فرماتے اَللّٰھُمَّ سے عصبی تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا جھک گئے تیرے لیے کان میرے اور آنکھ میری اور گودا میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے پھر جب سر اٹھاتے فرماتے اللھم ربنا سے من شئی تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان اور زمین بھرا اور جو اس کے بیچ میں ہے اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے الخالقین تک یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی تابع ہوا' سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا اور اس کی تصویر کھینچی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں سو بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک یعنی بخش دے اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے تو ہے مقدم کرنے والا اور موخر کرنا والا' کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۲۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا

۳۴۲۲: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے اوپر گذرے مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا

وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَ حْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَ حْسَنِهَا اِلَّا اَنْت وَ اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّی سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعِظَامِیْ وَ عَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمِلْءَ السَّمٰوٰاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَیْنَهُمَاوَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا اسْجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ صَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

تک کے معنی یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر رکوع کرتے اللھم لک رکعت سے عصبی تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر کی حدیث میں گذرے پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور اس کے معنی بھی اوپر گذرے پھر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک اور معنی اس کے بھی اوپر حدیث میں گذرے فقط اس میں ایک لفظ دما اسرفت زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد سے زیادہ بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :اَلشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ کے کئی معنی ہیں چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سوءادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطیحات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام ان کا مشعر سوء ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لئے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے۔

۳۴۲۳ : عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَیَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰی قِرَاءَتَهٗ وَاَرَادَ اَنْ یَرْكَعَ وَیَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ

۳۴۲۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قراءت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ

مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجٰى مِنْكَ وَلَا مَلْجَاءَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهٗ فِيْ رُكُوْعِهٖ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اٹھاتے نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں' پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے' اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے انا بک والیک تک اوپر گذرے اور لامنجاء الیک سے آخر تک یہ ہیں کہ نہیں جنات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانہ مگر تیری ہی طرف' مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر قراءت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ ﷺ کا یہ کلام ہوتا اللھم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اس کے اوپر گذرے' پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کے تعریف کی پھر اس کے بعد فرماتے اللھم ربنا لک الحمد سے بعد تک' یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر سجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہونے لگتی تو فرماتے یعنی قبل سلام کے اللھم اغفرلی سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعیؒ کا اور بعض ہمارے اصحابؒ کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے سنا میں نے ابو اسماعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے۔

۱۷۱۷: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں

۳۴۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى

۳۴۲۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ آیا ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَ هِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اُكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلُ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ۔

اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں نے اپنے تئیں رات کو خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اَللّٰهُمَّ سے عبدک داؤد تک یعنی یا اللہ لکھ میرے لیے اسکا ثواب اور مٹا مجھ سے اسکے سبب سے بوجھ گناہوں کا اور جمع کر رکھ اس کا ثواب میرے لیے اپنے نزدیک اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے کہ ابن جریج نے کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبیداللہ نے اور یہ خطاب کیا انہوں نے حسنؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے پھر پڑھی رسول اللہؐ نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباسؓ نے پس سنا میں نے انکو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی اس مرد نے اور کہا تھا قول درخت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس باب میں ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۲۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ۔

۳۴۲۵: روایت ہے حضرت عائشہ ؓ سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ رات کو سجدہ تلاوت میں پڑھتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ سے آخر تک یعنی سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے بنایا منہ کو اور چیرے اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول وقوت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: حضرت عائشہؓ کی یہ روایت دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے اور ابن سکن نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور بیہقی نے حلقہ کے بعد صورہ بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجود تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے اور جتنی احادیث سجود تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبۃً دلالت کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا بے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپ ﷺ نے وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس باوضو ہوا کریں اور مشرکوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ نجس ہیں اور وہ وضو کے قابل نہیں اور بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر عورت اور استقبال جب ممکن ہو تو بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمرؓ کے موافق کوئی نہیں مگر شعبی کہ روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھتے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمرؓ کی موافقت بے

وضو سجدہ کرنے میں ابو طالب اور منصور باللہ نے بھی کی ہے اور مروی ہے بعض صحابہؓ سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لئے کہ سجدہ تلاوت نماز نہیں اور کراہت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار۔

۱۷۱۸: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب: گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا

۳۴۲۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ۔

۳۴۲۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو کہے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ...... کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اسکے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۷۱۹: بَابُ مِنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۳۴۲۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

۳۴۲۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ جب گھر سے نکلتے تو بسم اللہ سے آخر تک پڑھتے یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسا کرتا ہوں میں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھسل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجھ سے کوئی جہالت کرے۔

۱۷۲۰: بَابُ مَايَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ

باب: بازار میں جانے کی دعاؤں کا

۳۴۲۸: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَاعَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ۔

۳۴۲۸: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبداللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا لکھی جاتی ہیں اس

کے لئے ہزار ہزار نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لئے ہزار ہزار برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لئے ایک گھر جنت میں۔

۱۷۲۱: بَابُ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ

باب: بیماری کی دعا کا

۳۴۲۹ ـ ۳۴۳۰: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا اَشْهَدُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔

۳۴۲۹ـ۳۴۳۰: روایت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف' اور جب کہتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ' فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میری ہی طرف سے اور فرماتے تھے جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جائے اس کو آگ نہ کھائے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاقؒ سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے۔

۱۷۲۲: بَابُ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلِی

باب: اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کہے

۳۴۳۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَآءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَآءِ كَائِنًا مَاكَانَ مَاعَاشَ۔

۳۴۳۱: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دیکھے کسی کو بلاء میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلاً تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلاء سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر' بچایا جائے گا وہ اس بلاء سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے اور روایت کی ابوجعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بدنی وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ

سنائے روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبداللہ مدینی نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری نے انہوں نے سہل بن ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو دیکھے کسی گرفتار بلاء کو اور کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۷۲۳: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب: مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا کا

۳۴۳۲ ۔ ۳۴۳۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ ۔

۳۴۳۲۔۳۴۳۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانک سے اتوب الیک تک کہے یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخشی جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

ف: اس باب میں ابی برزہؓ اور عائشہ الصدیقہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۳۴۳۴ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

۳۴۳۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اُٹھنے کے رب اغفرلی سے آخر تک یعنی اے رب میرے بخش دے مجھ کو تحقیق تو ہے توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریض ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی ﷺ معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اس کی ضرورت ہے۔

۱۷۲۴: بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب: شدتِ غم کے وقت کی دعا کا بیان

۳۴۳۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

۳۴۳۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ شدتِ غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے ان سے ابن عباسؓ نے انہوں نے

نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے اور اس باب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :واقع میں چونکہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان و زمین میں مذکور ہے اس لئے موحدان عرشی دماغوں کا غم کھولنے کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جہمیہ لعینیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہو اور اس میں صاف اشارہ ہوتا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

۳۴۳۶ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِی الدُّعَآءِ قَالَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔

۳۴۳۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو پنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعا میں فرماتے یا حی یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھامنے والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم :حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ وہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کاملہ کی ظل ہیں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔

۱۷۲۵: بَابُ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب: منزل میں اترنے کی دعا کا

۳۴۳۷ :عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِیْمِ السُّلَمِیَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔

۳۴۳۷: روایت ہے خولہؓ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اترے کسی منزل میں اور کہے :اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہی حدیث کہ پہنچی ان کو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سوذکر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ سے اور حدیث لیث کے یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے۔

۱۷۲۶: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب: سفر کے وقت کی دُعا کا

۳۴۳۸ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ اِصْبَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ

۳۴۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کر دے مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہؓ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو ہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۳۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

۳۴۳۹: روایت ہے عبداللہؓ بن سرجس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے، فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم و نامراد لوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بددعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی اور معنی اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مراد ہے۔

۱۷۲۷ : بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

باب : سفر سے لوٹنے کی دعاؤں کا

۳۴۴۰ : عَنِ الْبَرَآءَ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

۳۴۴۰: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے فرماتے آئبون سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براءؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۴۱ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَاَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

۳۴۴۱: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۲۸: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

باب: کسی کے رخصت کرنے کے بیان میں

۳۴۴۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا وَدَّعَ رَجُلاً اَخَذَهٗ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَالنَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔

۳۴۴۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے' اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ ﷺ یہاں تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ ﷺ کا اور فرماتے اَسْتَوْدِعُ سے آخر تک یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمرؓ سے۔

۳۴۴۳ : عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَنِ ادْنُ مِنِّيْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

۳۴۴۳: روایت ہے سالم سے کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آ میں تجھے رخصت کروں جیسے رسول اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے پھر اَسْتَوْدِعُ سے آخر تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر گذرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبداللہ کی۔

۳۴۴۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔

۳۴۴۴: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا' عرض کی اور کچھ زیادہ کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے' عرض کی اور کچھ زیادہ کیجئے میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لیے خیر کو جہاں تو ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۴۵ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ التَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

۳۴۴۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر' پھر جب وہ چلا آپ نے فرمایا اللہ لپیٹ سے اس کے لیے زمین کی دوری اور آسان کر دے اس پر سفر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۲۹: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر کی دعا مقبول ہونے میں

۳۴۴۵ (ا) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

۳۴۴۵: (ا) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم' دوسرے مسافر' تیسرے باپ کی دعا

وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ۔ لڑکوں کے لیے۔

ف: روایت کی ہم سے علی نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور زیادہ کیا اس میں مستجابات لاشك فیهن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں اور یہ حدیث حسن ہے اور ابوجعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی اور وہ ابوجعفر ہیں مؤذن کہلاتے ہیں اور ان کا نام ہم نہیں جانتے۔

۱۷۳۰: بَابُ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ دَابَّةً

باب: سواری پر چڑھنے کی دُعائیں

۳۴۴٦: عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ [الزخرف: ۱۳، ۱۴] ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ۔

۳۴۴٦: روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علیؓ کے پاس اور ان کی سواری لائے تھے تاکہ وہ سوار ہوں' پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمدللہ کہا' پھر سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے کام میں لگایا اس کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمدللہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا' پھر کہا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی پاک ہے تو اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخش دے مجھ کو کہ نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو مگر تو پھر ہنسے حضرت علیؓ اور میں نے کہا آپ کیوں ہنسے اے امیرالمؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر ہنسے سو میں نے عرض کی کیوں ہنسے آپ یارسول اللہ! فرمایا بے شک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنے بندے سے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے بخش دے گناہ میرے بے شک کوئی نہیں بخشتا گناہ سوا تیرے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ

۳۴۴۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سبحان الذی سے منقلبون تک کہتے یعنی ایک بار پھر اَللّٰهُمَّ سے فی اہلنا تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کی مسافت کو' یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ! تو ہمارے ساتھ رہ سفر میں

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَهْلِنَا وَكَانَ یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اٰئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

اور خلیفہ رہ گھر میں اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر خدانے چاہاتو توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۱: بَابُ مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّیْحُ

باب: آندھی کی دعائیں

۳۴۴۸۔ ۳۴۴۹ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَی الرِّیْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا فِیْهَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

۳۴۴۸۔۳۴۴۹: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ جب ہوا چلتی' یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور ہوا اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے اور جو شر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

ف : اور اس باب میں ابی بن کعب ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۲: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب: گرج کی دعائیں

۳۴۵۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۳۴۵۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کی' فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۷۳۳: بَابُ مَایَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْیَةِ الْهِلَالِ

باب: چاند دیکھنے کی دعا

۳۴۵۱ : عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَی الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِلْهُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

۳۴۵۱: روایت ہے طلحہؓ بن عبیداللہ سے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک پڑھتے' یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۷۳۴: بَابُ مَایَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصہ کی دعا کا

۳۴۵۲ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ

۳۴۵۲: روایت ہے معاذؓ سے کہا دو شخص آپس میں سخت وست کہنے لگے نبی ﷺ کے پاس' یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو

الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا عَلَمُ كَلِمَةً لَمْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ اعوذ باللہ .... ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے۔

ف: اس باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن لیلیٰ نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں اور عمرؓ بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمرؓ بن خطاب سے اور دیکھا ہے ان کو اور عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ یعنی ان کے باپ کا نام بسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبدالرحمٰن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے ایک سو بیس صحابہؓ کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۷۳۵: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا رَاٰی رُؤْیَا یَکْرَهُهَا

باب: بُرا خواب دیکھنے کی دعا اور اچھے خواب کے بیان میں

۳۴۵۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَلْیُحَدِّثْ بِمَا رَاٰی وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِكَ مِمَّا یَکْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْکُرْهَا لِاَ حَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

۳۴۵۳: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اس کے سوا ایسی چیز جس کو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

ف: اس باب میں ابی قتادہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ہے ان سے امام مالکؒ نے اور بہت لوگوں نے۔

۱۷۳۶: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا رَاٰی الْبَاکُوْرَةَ مِنَ الثَّمَرِ

باب: نیا پھل دیکھنے کی دعا

۳۴۵۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ

۳۴۵۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ تک یعنی یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ ہے اور

اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

دوست اور نبی تھا اس نے دعا کی مکہ کے لیے اور میں کہ تیرا بندہ ہوں اور نبیؐ ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لیے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ پھر بلاتے جس چھوٹے لڑکے کو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۷: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا

باب: کھانے پینے کی دعا

۳۴۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَآئَتْنَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَاكُنْتُ اُوْثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ۔

۳۴۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول اللہؐ کے ساتھ میمونہؓ کے گھر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اس میں سے رسول اللہؐ نے اور میں آپؐ کے داہنے اور خالدؓ بائیں تھے۔ سو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالدؓ کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپؐ کے جوٹھے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہؐ نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا اس سے اچھا اور جس کو اللہ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی یا اللہ! برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں۔ مترجم: اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحابؓ حضرت ﷺ پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے سلمان کو کہ اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھیں دوسری یہ کہ پینے کے بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں سیری یہ کہ جوٹھا رسول پاک ﷺ کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اس لئے ابن عباسؓ نے اس میں ایثار نہ کیا معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا چوتھی دعا تمام کھانوں کی پانچویں دعا دودھ کی چھٹی یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شے نہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں یہ دعا نہ کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شے طعام وشراب کے قائم مقام سوا اس کے نہیں۔

۱۷۳۸: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب: کھانے سے فارغ ہونے کی دعا کا

۳۴۵۶: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۴۵۶: روایت ہے ابو امامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

دستر خوان اٹھاتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پروا ہم اس سے اے رب ہمارے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۵۷ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

۳۴۵۷: روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کھاتے یا پیتے فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بنایا ہم کو مسلمان۔

۳۴۵۸ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

۳۴۵۸: روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوۃ کے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔

۱۷۳۹: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

باب: گدھے کی آواز سننے کی دعا میں

۳۴۵۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَيْطَانًا۔

۳۴۵۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لیے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔

۱۷۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّحْمِيْدِ

باب: تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں

۳۴۶۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْكَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۳۴۶۰: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ سے باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اس کے چھوٹے گناہوں کا اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو اور ابو بلج کا نام یحییٰ ہے اور وہ بیٹے ابی سلیم کے اور بعضوں نے ابن سلیم کہا ہے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابی بلج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن عمروؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بلج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔

۳۴۶۱ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِیْرَةً وَّرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ لَیْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ قَیْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۳۴۶۱: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اس کے ساتھ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک رب میرا بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبداللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلا دوں تجھ کو خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لاحول ولاقوۃ اللہ باللہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل اور ابونعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہیں عیسیٰ کے اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔

۳۴۶۲ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِیْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

۳۴۶۲: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملے مجھ سے ابراہیم علیہ السلام شبِ معراج میں اور کہا اے محمد تم اپنی امت کو میرا اسلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے۔

ف: اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابن مسعودؓ کی روایت سے۔

۳۴۶۳ : عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجُلَسَائِهٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَیْفَ یَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ تُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَیِّئَةٍ۔

۳۴۶۳: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہم نشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کمائے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز سو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکہ کمائے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار لکھی جائیں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور اتاری جائیں اس سے ہزار برائیاں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۶۴ ـ ۳۴۶۵ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔

۳۴۶۴ـ۳۴۶۵: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مومل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ لگایا جاتا ہے اس کیلئے ایک درخت جنت میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۶۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۳۴۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ سو بار بخشے جائیں گے اسکے گناہ اگرچہ کفِ دریا کے برابر ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۶۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

۳۴۶۷: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان پر پیارے ہیں رحمٰن کو سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۶۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ کَانَ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَکَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک ہر روز سو بار اس کو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا اور لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کے لیے سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اس کے لیے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سے مروی ہے نبیؐ سے کہ آپؐ نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائے جاتے ہیں اسکے گناہ اگرچہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۶۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلَیْهِ۔

۳۴۶۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کہے صبح کو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نہ لاتے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کیا کرے یا اس سے زیادہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۷۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً کُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً کُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غُفِرَ لَهٗ۔

۳۴۷۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے یاروں سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائینگی اور جس نے اس کو دس بار کہا اسکے لیے سو نیکیاں لکھی جائینگی اور جس نے سو بار کہا اسکے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے زیادہ بار کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ اسکو بخش دیگا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۷۱ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْقَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلٰى مَا قَالَ۔

۳۴۷۱: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الٰہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام کو گویا آزاد کیے اس نے غلام اولاد اسماعیل علیہ اسلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

ف: یہ حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔

۳۴۷۲ ۔ ۳۴۷۳ : عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔

۳۴۷۲۔۳۴۷۳: روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے چار کروڑ نیکیاں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۳۴۷۴ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِيْ حِرْزٍ مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ۔

۳۴۷۴: روایت ہے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں اور بلند کیے جائیں گے اس کے دس درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور نگہبانی کی جائے گی اس کی شیطان سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۴۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ جَامِعِ

باب: متفرق دعاؤں کے

الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بیان میں

۳۴۷۵ : عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهٗ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ۔

۳۴۷۵: روایت ہے بریدہ اسلمیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں رسول اللہؐ نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اَللّٰھُمَّ سے کفوا احد تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسی کو اور نہ جنا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں' کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے تو قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے' کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابو اسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے' کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے۔

۳۴۷۶ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ [البقرة : ۱۶۳] وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ [آل عمران : ۱، ۲]

۳۴۷۶: روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ...... کے شروع کی آیت: الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۷۷۔ ۳۴۷۸ : عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ صَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

۳۴۷۷۔ ۳۴۷۸: روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ...... یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا رسول اللہ ﷺ پر سو فرمایا اس سے آپ ﷺ نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابو ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۳۴۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

۳۴۷۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

۳۴۷۹ (ا): عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا یَدْعُوْا فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَیْرِهٖ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَاْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لْیَدْعُ بَعْدَ مَاشَآءَ۔

۳۴۷۹: (ا) روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کر اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۸۰: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۳۴۸۰: روایت ہے عائشہ ام المؤمنینؓ سے کہ تھے رسول اللہؐ دعا کرتے ان لفظوں سے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے محمد سے یعنی بخاریؒ سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ۔

۳۴۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

۳۴۸۱: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں، سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ کہو تم اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پروردگار سات آسمانوں نے اور پروردگار بڑے عرش کے اے ربّ ہمارے اے رب ہر چیز کے اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اوّل ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں، ادا کر دے میرا قرض اور بے پروا کر دے مجھ کو محتاجی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو ہریرہؓ کا۔

۳۴۸۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔

۳۴۸۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی خدا کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۴۸۳ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةً سِتَّةً فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِی الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

۳۴۸۳: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپ ﷺ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ ﷺ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھ کو کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اب سکھایئے مجھے وہ کلمے جن کا وعدہ کیا تھا آپ ﷺ نے کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصینؓ سے اور سند سے بھی۔

۳۴۸۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيْرًا مَاكُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِیَّ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۳۴۸۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا اکثر میں سنتا تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم سے اور غم اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے غصہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرہ کی روایت سے۔

۳۴۸۵ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۳۴۸۵: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی عَقْدِ التَّسْبِیحِ بِالْیَدِ

باب: اُنگلیوں پر گننے کے بیان میں

۳۴۸۶ :عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیحَ بِیَدِہٖ۔

۳۴۸۶: روایت ہے عبداللہؓ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۳۴۸۷ ـ ۸۸ ـ ۳۴۸۹ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَادَ رَجُلاً قَدْ جَھِدَ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَہٗ وَاَمَا کُنْتَ تَدْعُوْا مَاکُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَا تُطِیْقُہٗ اَوْلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا کُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۳۴۸۷ـ۳۴۸۸ـ۳۴۸۹: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہوگئے تھے سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبیؐ نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہوسکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۴۹۰ :عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَ اَھْلِیْ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَعْبَدُ الْبَشَرِ۔

۳۴۹۰: روایت ہے ابوالدرداءؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اَللّٰھُمَّ سے اَلْمَآءِ الْبَارِدِ تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک' یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لیے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت ﷺ جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۹۱ : عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ

۳۴۹۱: روایت ہے عبداللہؓ بن یزید سے کہ رسول اللہؐ کی دعا تھی: اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اسکی جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں' یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کر دے اسکو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری پیاری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت اس چیز

وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

کیلئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جائے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔ **مترجم**: حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو اس کی لذت عنایت فرمائے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

۳۴۹۲: عَنْ شَكَلٍ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِكَفِّيْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ فَرْجَهٗ۔

۳۴۹۲: روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتایئے کہ میں اس کو پڑھا کروں سو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اَللّٰهُمَّ سے مَنِيِّيْ تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ بلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۹۳۔ ۳۴۹۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۳۴۹۳۔۳۴۹۴: روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے ہوں قرآن کی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ دوزخ سے اور عذابِ قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں فتنہ سے زندگی اور موت کے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ

۳۴۹۵: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کا فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھو دے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے

الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

صحیح ہے۔

۳۴۹۶ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

۳۴۹۶: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا مجھ کو رفیق اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعت انبیاءؑ سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۹۷ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْ تُّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۳۴۹۷: روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر پڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک یعنی پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہم نے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اعوذبك منك لا احصي ثناء علي۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری۔

۳۴۹۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

۳۴۹۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھ پر اگر تو چاہیے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنے والا اس کے لیے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۹۸ (ا): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهُ۔

۳۴۹۸ (ا): روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کروں دعا اس کی' کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تا کہ میں دوں اس کو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی مسعود اور جبیرؓ بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابو لدرداء اور عثمانؓ ابن ابی العاص سے بھی روایت ہے۔

۳۴۹۹ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۹۹: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ

اَیُّ الدُّعَاۗءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔

ﷺ سے کہ کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپ ﷺ نے کہ دعا آخررات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہوئی ابوذر سے اور ابن عمر سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے دعا اخیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور مانند اس کے۔

۳۵۰۰۔ ۳۵۰۱: عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

۳۵۰۰۔ ۳۵۰۱: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اَللّٰهُمَّ سے رَسُوْلُكَ تک یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور ساری مخلوق کو اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمدؐ بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے انتہٰی تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۰۱ (ل): عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّیْلَةَ فَكَانَ الَّذِیْ وَصَلَ اِلَیَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَیْئًا۔

۳۵۰۱ (ل): روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ سنی میں نے ایک دعا آپؐ کی آج کی رات سو پہنچی مجھے اس دعا سے یہ کہ آپؐ فرماتے اَللّٰهُمَّ سے رَزَقْتَنِیْ تک یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے اور کشادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں فرمایا آپؐ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنی دین و دنیا کی سب بھلائیاں اس میں آ گئیں۔

ف: ابولیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کوئی نفیر فا کے ساتھ کہتا ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۰۲ عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی یَدْعُوَ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ

۳۵۰۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے آنحضرتؐ کم کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحابؓ کے لیا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیے اپنا خوف اتنا کہ حائل ہو جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرمانبرداری اتنی کہ پہنچا دے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ سے یقین اتنا کہ آسان ہو جائیں ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور برخورداری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر دے ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو

عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔

ہم پر ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو رحم نہ کرے ہم پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ خالد بن ابی عمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمیر سے۔

مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اول: فضیلت خوف الٰہی کے کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا نافرمان خدا کا ہے اتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقوٰی اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت ﷺ اپنے اور اصحاب کے لئے ہمیشہ مانگتے تھے **دوسری**: فضیلت یقین کی کہ بیان فرمایا آپ ﷺ نے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لئے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے۔ **تیسری**: اور جن کو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالیٰ ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضات شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ نے صابرین کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اس کو بے شک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے۔ **چوتھی**: یہ جو فرمایا کہ خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام نہ لیں اور ایک کہ تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس کو مارتے۔

پانچویں: یہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر محتاجی ہوئی یا دکھ درد بیماری ہوئی دوسری مصیبت دین میں کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کہ اس سے آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس میں ہر گز ثواب کی توقع نہیں پس اس سے پناہ مانگی آپ ﷺ نے۔

چھٹی: مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپ ﷺ نے کہ اس کو ہمارا بڑا مقصود نہ کر اس لئے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے چنانچہ مروی ہے آپ ﷺ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔ **ساتویں**: مذمت حاکم ظالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ ﷺ نے۔

۳۵۰۳: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَابُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ اَلْزَمْهُنَّ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهُنَّ۔

۳۵۰۳: روایت ہے مسلمؒ بن ابی بکرہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تم نے یہ دعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں باندھ رکھو اس دعا کو اس لیے کہ میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ اس کو پڑھتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۰۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ

۳۵۰۴: روایت ہے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو ان کو کہے تو بخش دیا

غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اٰخِرِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الٰہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے، بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا، نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے آخر میں الحمد للہ رب العالمین پڑھایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں وہ علیؓ سے۔

۳۵۰۵ : عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ۔

۳۵۰۵: روایت ہے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ایسے ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الٰہ سے ظالمین تک، یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

ف: محمد بن یوسف نے ایک بار یوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نے روایت کی ہوا اپنے باپ سے اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کی مانند۔

۳۵۰۶ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۳۵۰۶: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت میں۔

ف: یوسف نے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہؓ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۳۵۰۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا

۳۵۰۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو احصاء کرے ان کا داخل ہو جنت میں ہوالذی سے آخر تک۔

دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ

دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدَلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِی الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُ وْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الٰہی کا مگر اسی روایت میں اور روایت کی آدم بن ابی ایاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابو الیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ **مترجم**: اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔

اوّل: یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمیٰ ہے یا غیر مسمیٰ اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اس میں محض لایعنی اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالایعنی کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے: وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ [المدثر: ٤٥] پس مؤمن کامل کو چاہئے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لا و نعم کچھ نہ بولے اور گفت وشنید اس میں خلاف سلف جانے۔

دوم: یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بھی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسمائے حسنیٰ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعودؓ کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں: و سالك بكل اسم سميت به نفسك اور ایک روایت میں ہے: و سالك باسمآئك الحسنى ما علمت منها و مالم اعلم کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس ننانوے کے سوا اور بھی نام ہیں اس تعالیٰ شانہ کے۔

سوم: یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔

اوّل یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔

دوم اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا ان صفتوں سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہو جانا اور ظہور ان کے حقائق کا اور بزدران کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجرؒ نے اس میں چار قول ذکر کئے ہیں پہلا یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔

دوسرا یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔

تیسرا یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ متخلق ہوا۔

چوتھا یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لئے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبداللہ زبیری۔

چہارم: معانی اسمائے الٰہیہ میں اللہ حلیمی نے کہا ہے کہ یہ اکبر الاسماء ہے اور اجمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام سے موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں اور سیبویہ سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور بیضاوی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحابؒ عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک میں بہت ہیں اور بیہقی نے کہا ان سب قوتوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے۔ الرحمن الرحیم قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمٰن میں زیادہ رحمت بوجھی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعضوں نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم رفیق ہیں اور ایک میں وقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے الملک سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی القدوس ہر عیب ونقصان سے پاک السلام خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا المومن اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مؤمنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن میں رکھنے والا المهيمن شاہد امانت دار محافظ العزیز غالب عزت والا الجبار زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا المتکبر عظیم الشان گھمنڈ والا الخالق عدم سے پیدا کرنے والا الباری بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا المصور صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا الغفار اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں کو ڈھکنے والا القهار سب پر غالب الوهاب بے عوض کثرت سے دینے والا الرزاق روزی دینے والا الفتاح رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا العلیم ہر چیز جاننے والا القابض بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا الباسط کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا روحوں کا بدن میں الخافض پست کرنے والا مغروروں کا اور زیر کرنے والا سرکشوں کا الرافع بلند کرنے والا مؤمنین منکسرین کا بالادست کرنے والا زیردستوں کا المعز عزت دینے والا المذل ذلیل کرنے والا السمیع ہر آواز کو سنتا البصیر ہر چیز کو دیکھتا الحکم فیصلہ کرنے والا العدل منصف مزاج حاکم اللطیف مہربان باریک دان الخبیر اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الحلیم بردبار بری سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا العظیم بزرگ جس کی بڑائی وہم وخیال سے باہر ہو الغفور پردہ پوش الشکور شکر گزاروں کا قدردان العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنی مخلوق کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا الحسیب تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں الجلیل بڑے شان والا الکریم صاحب کرم کہ جس کے عطا کی انتہاء نہیں الرقیب ہر شئے کا نگہبان المجیب حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطاء الحکیم حاکم باحکمت استوار کار الودود نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکو کار الباعث قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا الشهید ہر چیز اس کے آگے حاضر الحق سچ مچ جسکی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کار جس کو تھکن اور ماندگی نہیں الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں المبدی

بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ القیوم بذات خود قائم دوسروں کا تھامنے والا الواجد غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں الماجد بزرگی والا الواحد اکا جس کا دوسرا کوئی نہیں الصمد سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پئے سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر بڑے اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا الاول سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں الاخر پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں الباطن خلق کے وہم ونظر سے چھپا جس کی کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرش پر ہے سب سے اوپر البر اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکاروں کو سزا دینے والا العفو گناہوں کا ہٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالك الملك سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذوالجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل منصف الجامع قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جس کو چاہے بے پروا بنا دے المانع روکنے والا الضار ضرر پہنچانے والا النافع نفع دینے والا النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے الهادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی او نچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما الصبور بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا۔

۳۵۰۸ ـ ۳۵۰۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَارِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔

۳۵۰۸ـ۳۵۰۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو وہیں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغ کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مسجدیں' میں نے عرض کی کیونکر ہے چرنا ان میں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۱۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ۔

۳۵۱۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو' پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں' فرمایا حلقے وعظ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کی روایت سے۔

۳۵۱۱ : عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ مُصِیْبَةٌ فَلْیَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَ اَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَهْلِیْ خَیْرًا مِّنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ

۳۵۱۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں ابوسلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پہنچے کسی کو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیرا تک یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھ کو اس میں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنی جو فوت ہوگئی مجھ سے پھر جب موت حاضر ہوئی ابوسلمہؓ کی تو دعا کی انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو' پھر جب ان کی روح

وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَاللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا۔

قبض ہوگئی ام سلمہؓ نے کہا انا اللہ سے آخر تک یعنی ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہؓ کے نبی ﷺ سے اور ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ نے ام سلمہ کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات المؤمنینؓ میں داخل ہوئیں اللہ راضی ہوا ان سب سے۔

۳۵۱۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

۳۵۱۲: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ اپنے ربّ سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اس نے ویسا ہی عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھ کو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہنچ گیا یعنی پھر کیا چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت اسی سے اسے جانتے ہیں۔

۳۵۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

۳۵۱۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہؐ! بتایئے مجھ کو اگر میں جان جاؤں کہ کونسی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے والے کو سو مجھ کو بخش۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۱۴: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَلَبِثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِيْ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۵۱۴: روایت ہے حضرت عباسؓ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے سکھایئے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ ﷺ نے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور یہی عرض کی آپ ﷺ نے فرمایا اے عباسؓ رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سماع ہے عباسؓ سے۔

۳۵۱۵ - ۳۵۱۶: عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ۔

۳۵۱۵-۳۵۱۶: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زنفل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو زنفل بن عبداللہ العرنی

کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۵۱۷ : عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْتَمْلَاُ مَابَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْفَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔

۳۵۱۷: روایت ہے ابو مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول اللہ نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمدللہ بھر دیتا ہے میزانِ اعمال کو یعنی ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں بھر دیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھر دیتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن محبت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اسکا آزاد کرنے والا ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۱۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ۔

۳۵۱۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمدللہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔

۳۵۱۹ : عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ يَدِىْ اَوْفِىْ يَدِهِ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ۔

۳۵۱۹: روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہ نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمدللہ بھر دیتی ہے اس کو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے بیچ کو چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحٰق سے۔

۳۵۲۰ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ اَكْثَرُ مَا دَعَابِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِى الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِىْ تَقُوْلُ وَ خَيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِىْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ

۳۵۲۰: روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور وسوسہ سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیْحُ۔ اس شر سے جو ہوا لاتی ہے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۲۱ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَیْئًا قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَیْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۳۵۲۱: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ پڑھیں رسول اللہؐ نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یارسول اللہؐ! آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتادوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمدؐ نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اسکے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمدؐ نے' اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر تیری طرف سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۲۲ : عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ یَااُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ مَاكَانَ اَكْثَرُدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُدُعَائِهٖ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِاَكْثَرِدُعَائِكَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ قَالَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ اَنَّهٗ لَیْسَ اٰدَمِیٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَیْتَنَا﴾ [اٰلِ عمران : ۸]

۳۵۲۲: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہؓ سے کہ اے ام المؤمنین حضرت ﷺ کی اکثر دعا کیا تھی دعا جب وہ آپ ﷺ کے پاس ہوتے' انہوں نے کہا یا مقلب القلوب یعنی اے دِلوں کے پھیرنے والے جمادے میرے دل کو اپنے دین پر' سو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ ﷺ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو' پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے یعنی دین حق پر' اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذؓ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ ...... یعنی اے رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تو نے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبداللہ بن عمرو اور نعیم رضی اللہ عنہم بن ہمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۲۳ : عَنْ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ شَكٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْمَخْزُوْمِیُّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّخَلْقِكَ كُلِّهِمْ

۳۵۲۳: روایت ہے بریدہؓ سے کہ شکایت کی خالدؓ نے نبیؐ سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبیؐ نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک' یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمان کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ

جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْاَنْ يَّبْغِي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ۔

زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت معزز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے اور وہ مرسل ہے۔

۳۵۲۴ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ۔

۳۵۲۴: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کے پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطان کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں سو وہ خواب اسے ضرر نہ کرے گا اور عبداللہؓ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۲۴ (ا): عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ۔

۳۵۲۴ (ا): روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابووائل سے کہا انہوں نے کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سنا عبداللہؓ سے انہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کی انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے بے حیائیوں کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذاتِ مقدس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۲۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْابِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۳۵۲۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی دعا سکھایئے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہہ تو اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور انہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو' سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشا اور رحمت کر مجھ پر بے شک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۵۲۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۳۵۲۶: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْابِيَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

جب کوئی سخت کام ان پرآ تا فرماتے یا حی یا قیوم ...یعنی اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لازم پکڑو تم ذوالجلال والاکرام کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انسؓ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لازم پکڑو تم یاذاالجلال والاکرام یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہؒ سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مؤمل نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۵۲۷ : عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْبِهَا الْخَيْرَقَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

۳۵۲۷: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہے پوری نعمت؟ اس نے عرض کی میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اس سے بہتری کی آپ ﷺ نے فرمایا پوری نعمت سے ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپ ﷺ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذوالجلال والاکرام آپ ﷺ نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپ ﷺ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر' آپ ﷺ نے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۲۸ : عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰىٓ اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔

۳۵۲۸: روایت ہے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جائے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اسے عنایت فرماتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی ﷺ سے۔

۳۵۲۹ ـ ۳۵۳۰ :عَنْ اَبِىْ رَاشِدِ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ

۳۵۲۹ـ۳۵۳۰: روایت ہے ابو راشد حبرانی سے کہا انہوں نے کہ

اَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَلْقٰی اِلَیَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَاكَتَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا فِيْهَا اَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِيْكُهٗ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّالشَّيْطٰنِ وَ شِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْاَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔

آیا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے' سوانہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سکھایئے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپؐ نے کہو تم اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد اور شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۳۱۔ ۳۵۳۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَا بِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تُسَاقَطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا۔

۳۵۳۱۔۳۵۳۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ گذرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاٹھی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ان کو انسؓ سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انسؓ کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔

۳۵۳۳۔۳۵۳۴: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبِ السَّبَائِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰی اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰی يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحٰی عَنْهُ عَشْرَ سَيِّاٰتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِرَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔

۳۵۳۳۔۳۵۳۴: روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو کہے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار بعد مغرب کے بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور لکھی جائیں گی اسکے لیے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی' اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں' ہلاک کرنے والی اور ثواب ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی ﷺ سے۔

۱۷۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّوْبَةِ

باب: توبہ اور استغفار کی فضیلت کے

وَ الْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُکِرَ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ لِعِبَادِہٖ

۳۵۳۵ : عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِیَّ اَسْأَلُہٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ مَاجَاءَ بِکَ یَازِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ قُلْتُ اَنَّہٗ حَکَّ فِیْ صَدْرِیَ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَکُنْتُ امْرَأً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَجِئْتُ اَسْأَلُکَ ھَلْ سَمِعْتَہٗ یَذْکُرُ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ کَانَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِیْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَا ثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْھِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَہٗ یَذْکُرُفِی الْھَوٰی شَیْئًا قَالَ نَعَمْ کُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَہٗ اِذْنَادَاہُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَہٗ جَھْوَرِیٍّ یَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی نَحْوٍمِنْ صَوْتِہٖ ھَاؤُمْ فَقُلْنَا لَہٗ وَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ فَاِنَّکَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ نُھِیْتَ عَنْ ھٰذَا فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ الْمَرْءُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقُ بِھِمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَمَا زَالَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی ذَکَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًاعَرْضُہٗ اَوْیَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ عَرْضِہٖ اَرْبَعِیْنَ اَوْسَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا یَعْنِیْ لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْہُ۔

بیان میں اور اللہ کی رحمت کا اپنے بندوں پر

۳۵۳۵: روایت ہے زِربن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو سو کہا انہوں نے کہ ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لیے اس کی طلب سے راضی ہو کر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پاخانے اور پیشاب کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک اصحابی ہوں رسول اللہ ﷺ کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے حضرت ﷺ سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا کہا انہوں نے کہ ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپ ﷺ جب ہم مسافر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لیے اور نہ اتاریں ہم پاخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد' پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے' ایک گنوار آیا اور اس نے بلند آواز سے پکارا یا محمدؐ سو حضرت ﷺ نے اس کو جواب دیا اسی آواز سے اور فرمایا کہ آ' ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی ﷺ کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا سو کہا اس نے واللہ میں پست نہ کروں گا اپنی آواز کو اور کہا اس نے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے فرمایا نبی ﷺ نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگر چہ ان کے برابر نہ ہو' پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اس کی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک اس میں چلا جائے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لیے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۳۶ : عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِیْ مَاجَآءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّهٗ حَاكَ اَوْحَكَّ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا سَفْرًا اَوْمُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْهَوٰی شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِیْ حَتّٰی حَدَّثَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَايُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : ﴿يَوْمَ يَاْتِیْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا﴾ الْآيَةَ۔[الأنعام : ۱۵۸]

۳۵۳۶: ترجمہ اس کا اوپر گذرا۔ اس میں عربی کو جِلْفٌ جَافٍ کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی: یَوْمَ يَاْتِیْ ...... یعنی جس دن آ جائیں گی بعض نشانیاں تیرے ربّ کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۳۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ۔

۳۵۳۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ غرغرا نہ لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نضیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔

۳۵۳۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَآلَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا۔

۳۵۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پا کر خوش ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور نعمان بن بشیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۳۹ : عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

۳۵۳۹: روایت ہے ابو ایوب سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ایوبؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے

روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوبؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۳۵۴۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِىْ وَرَجَوْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَاكَانَ فِيْكَ وَلَآ اُبَالِىْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِىْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِىْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِىْ لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا لَاَ تَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

۳۵۴۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو جب تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا' میں تجھے بخشتا رہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پروا نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پروا نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہگاروں سے ہوئے ہیں سوا ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے اس لئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی زورآور کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جائے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جوں جوں اس کا اضطرار اور بیقراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے دوں دوں رحمت الٰہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہئے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور عیتی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

۳۵۴۱ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَحْمَةً۔

۳۵۴۱: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

ف: اس باب میں سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۴۲ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۳۵۴۲: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر جان

لَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْيَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ۔

لے مؤمن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت کی کوئی اور اگر تو جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہ ہو جنت سے کوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم :حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

بتہدید گر برکشد تیغ حکم ☆ بمانند کروبیان صم وبکم

دگر در دہد یک صلائے کرم ☆ عزازیل گوید نصیبے برم

۳۵۴۳ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ۔

۳۵۴۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۴۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْا وَهُوَ يَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَااللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰه بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی۔

۳۵۴۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ داخل ہوئے نبی ﷺ مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا: اَللّٰهُمَّ سے الاکرام تک یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو' تو ہی ہے احسان کرنے والا' پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا' صاحب بزرگی اور بڑائی کا سو فرمایا نبی ﷺ نے آیا جانتے ہو تم جن لفظوں سے اس نے دعا کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی جائے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انسؓ سے۔

۳۵۴۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَظُنُّهٗ قَالَ اَوْ اَحَدُهُمَا۔

۳۵۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس اور درود نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بوڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا' کہا عبدالرحمٰن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی ماں باپ کا۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ربعی بن ابراہیم اور وہ بھائی ہیں اسماعیل

بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تلک اس مجلس میں رہے۔

۳۵۴۶ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

۳۵۴۶: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۵۴۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

۳۵۴۷: روایت ہے عبداللہ بن اوفی سے کہا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۵۴۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَ مَاسُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُّسْاَلَ الْعَافِیَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔

۳۵۴۸: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے لیے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنا پیارا نہیں معلوم ہوتا جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتری سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظہ کی طرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی شے پیاری زیادہ عافیت سے روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔

۳۵۴۹ : عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَیْكُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِیْرٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔

۳۵۴۹: روایت ہے بلالؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم رات کا جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے اگلے لوگوں کا اور رات کا جاگنا یعنی نماز پڑھنا نزدیکی ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہوں سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دور کرنے والا ہے مرض کو بدن سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بلالؓ سے مگر اسی سند سے اور یہ صحیح نہیں ہے از روئے اسناد کے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے کہ کہتے تھے محمد القرشی محمد بن سعید شامی ہیں اور وہ بیٹے ہیں ابو قیس کے اور وہ محمد بن حسان ہیں اور چھوڑ دی گئی حدیث

ان کی اور روایت کی یہ حدیث معاویہ ابن صالح نے ربیعہ سے انہوں نے ابوادریس سے انہوں نے ابوامامہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہؓ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابو امامہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑھنا کہ وہ طریقہ ہے تم سے اگلے نیکو کاروں کا اور نزدیکی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور مانع ہے گناہوں سے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابوادریس کی روایت سے جو انہوں نے بلالؓ سے روایت کی۔

۳۵۵۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ۔

۳۵۵۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عمریں میری امت کی ساٹھ اور ستر برس کے بیچ میں ہیں اور بہت کم ہیں جو اِن سے بڑھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت ہے محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابوامامہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابو ہریرہؓ سے اور سند سے سوا اس کے۔

۳۵۵۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْكُرْلِیْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرْلِی الْهُدٰی وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغَا عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔

۳۵۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری اور نہ مدد کر کسی کی میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسی کی اور مکر کر میرے لیے اور نہ مکر کر کسی کے لیے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجھ کو اور آسان کر میرے لیے ہدایت اور مدد کر میری اس شخص کے اوپر جو مجھ پر زیادتی کرے اور اے رب میرے کر دے تو مجھے اپنا ہی شکر کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا اور تیری ہی اطاعت کرنے والا اور تجھی سے ڈرنے والا اور تیری ہی اطاعت کرنے اور تیرے ہی سے اپنا درد واندوہ بیان کرنے والا اور تیری ہی طرف رجوع ہونے والا اے ربّ قبول کر توبہ میری اور دھو دے گناہ میرا اور قبول کر دعا میری اور ثابت کر دے حجت میری اوسیدھا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دل کو اور نکال دے حسد میرے سینے کا۔

ف: کہا محمود بن غیلان نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر عبدی نے انہوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۵۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ۔

۳۵۵۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے بددُعا کی اپنے ظالم کے لئے اس نے بدلا لے لیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابوحمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابوحمزہ میں انکے حافظہ کی طرف سے اور وہ میمون اعور ہیں روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے۔

۳۵۵۳ ـ ۳۵۵۴ : عَنْ صَفِیَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ

۳۵۵۳ـ۳۵۵۴: روایت ہے صفیہؓ سے کہ داخل ہوئے ان پر رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهٖ اَلَا اُعَلِّمُكِ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهٖ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمْنِىْ فَقَالَ قُوْلِىْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔

اللہ ﷺ اور ان کے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں کھجور کی کہ وہ تسبیح کرتی تھیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تو نے تسبیح گنی ان گٹھلیوں کے اوپر' میں نہ سکھادوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکھایئے' فرمایا آپ ﷺ نے کہو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم صفیہ کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی معروف نہیں ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۵۵ : عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِىَ فِىْ مَسْجِدِ هَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَازِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

۳۵۵۵: روایت ہے جویریہؓ سے کہا کہ نبی ﷺ ان کی مسجد میں ان کے اوپر گذرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچھا ان سے کہ تم جب سے اسی حال پر ہو یعنی تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمات بتادوں کہ تم اسے کہو یعنی تا کہ ثواب اس کے برابر پاؤ یا زیادہ پھر فرمایا آپ ﷺ نے سبحان اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اس کی مخلوق کی عدد کے برابر تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کی ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ کو اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کے کلموں کی سیاہی کے برابر یہ بھی تین بار کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنے والے ثقہ ہیں اور روایت کی ان سے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث۔

۳۵۵۶ : عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِىٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِىْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ۔

۳۵۵۶: روایت ہے سلمان فارسیؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا ہے اور شرم کرتا ہے جب آدمی اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے ان کو اور محروم رکھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی روایت اور مرفوع نہ کی۔

۳۵۵۷ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

۳۵۵۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو آنحضرت نے فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنی تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

اَحَادِيْثُ شَتّٰى مِنْ اَبْوَابِ الدَّعْوَاتِ

متفریق حدیثیں دُعاؤں کی دُعاؤں کا بیان

۳۵۵۸ : عَنْ رِفَاعَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ۔

۳۵۵۸: روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکرؓ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنی ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اس لیے بعد یقین کے کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابوبکرؓ سے۔

۳۵۵۹ : عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۳۵۵۹: روایت ہے ابوبکرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابونصیرہ کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۶۰ : عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِىْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِىْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِىْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِىْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا۔

۳۵۶۰: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمدللہ سے فی حیاتی تک پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اللہ کو پہنایا اس نے مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا' ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ایوب نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہؓ سے۔

۳۵۶۱ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَارَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ

۳۵۶۱: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے سو ایک شخص نے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلا تھا میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتا دوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً۔

لائے ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں ان سے جلد لوٹنے والے اور ان سے افضل غنیمت لانے والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدنی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

۳۵۶۲ : عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَيْ اُخَيَّ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا۔

۳۵۶۲: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی ﷺ سے عمرہ کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۶۳ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

۳۵۶۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتب اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسا کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تجھ پر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پروا کر دے۔

۳۵۶۴ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَاقَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِاشْفِهٖ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِيْ بَعْدُ۔

۳۵۶۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ! اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھا دے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو صبر دے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیونکر کہا تو نے کہ علیؓ نے پھر کہی میں نے وہی بات سو مارا مجھ کو آپ ﷺ نے اپنے پیر سے اور فرمایا یا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علیؓ نے پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہو گیا۔

۳۵۶۵ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۳۵۶۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے یعنی یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دے اور تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۶۶ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۳۵۶۶: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۳۵۶۷ : عَنْ سَعْدٍ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۳۵۶۷: روایت ہے کہ سعدؓ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت ﷺ ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے یعنی جس میں عقل جاتی رہے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دُنیا سے اور عذاب قبر سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے کہ عبداللہ ابواسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۳۵۶۸ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِمْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ اَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَاَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَمَا خَلَقَ فِى السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِى الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۳۵۶۸: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گٹھلیاں یا کنکر تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر اور جن ان کے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اسکو اسی کے برابر اور حول اور قوۃ نہیں مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے۔

۳۵۶۹ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِىْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ۔

۳۵۶۹: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۷۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ

۳۵۷۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ علیؓ بن ابی طالب رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِيْ فَمَا اَجِدُنِيْ اَقْدِرُعَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِيْ صَدْرِكَ قَالَ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُلَكُمْ رَبِّيْ يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانَ وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآلمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِ خْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ ارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِفِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں' سو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت مقبول ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو بیچ رات میں ورنہ اوّل رات میں اور چار رکعت پڑھ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰسین اور دوسری میں فاتحہ اور حم دخان اور تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ کے تو حمد وثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اَللّٰهُمَّ سے الا باللہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے منہ کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے' مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پرنور کر دے تو میری آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کر دے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس

وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِالَّذِیْ يُرْضِيْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِیْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُ كَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ يَااَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَالَبِثَ عَلِیٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْسَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَالَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ اَوْنَحْوَ هُنَّ فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِیْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِیْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنِیْ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَبَا الْحَسَنِ۔

سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے' تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوالحسنؓ ایسا ہی کروتم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر کوئی مؤمن کبھی ابن عباسؓ نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علیؓ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابوالحسن بے شک مؤمن ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہیں ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے۔

۳۵۷۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

۳۵۷۱: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مانگو اللہ سے فضل کا اس لیے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

ف: ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں رکھتے اور روایت کی ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیرؓ سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ ﷺ سے اور حدیث ابی نعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اس کی۔

۳۵۷۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ

۳۵۷۲: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی اور اسی اسناد

وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذابِ قبر سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۷۳ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْصَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِمَاْثَمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ۔

۳۵۷۳: روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں۔

۳۵۷۴ : عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاْ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهٗ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

۳۵۷۴: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اَللّٰهُمَّ سے ارسلت تک یعنی یا اللہ اپنا منہ کیا میں نے تیری طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسولؑ پر جو تو نے بھیجا' پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرتِ اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جاتے مجھے اور کہا میں نے اس میں بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ تو فرمایا آپؐ نے نہیں! کہہ تو اٰمَنْتُ.. ...

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازبؓ سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس روایت کے۔

۳۵۷۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ

۳۵۷۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈتے تھے تاکہ امامت کریں ہماری نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ ﷺ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپ ﷺ نے فرمایا پڑھ تو قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَ تَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوسعید براد کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے۔

۳۵۷٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بِاِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ۔

۳۵۷٦: روایت ہے عبداللہؓ بن بسر سے کہ اترے رسول اللہ میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ ﷺ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ ﷺ انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے سو آپ ﷺ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپ ﷺ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپ ﷺ دعا فرمائیے ہمارے لیے آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر ان پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۷۷ : عَنْ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ۔

۳۵۷۷: روایت ہے زید سے کہ انہوں نے سنا نبیؐ سے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اس کے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخش دیتا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۵۷۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَالْبَصَرِاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهٗ وَيَدْعُوْبِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

۳۵۷۸: روایت ہے عثمان بن حنیفؓ سے کہ ایک نابینا آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اس نے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لیے سو حکم دیا آپ ﷺ نے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبیؐ کے جو محمدؐ ہیں نبی رحمتؐ میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر قبول کر میرے حق میں شفاعت ان کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی جعفر کی روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہیں۔ مترجم: اس

روایت سے جو بعض ناداں یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لئے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اس نابینا کی حضرت کی حیات میں تھی اور آپ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استعانت از موتی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لئے کہ اس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی: من کانت له ضررره نیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل ان کا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جائز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے:

فعلم ان ذلك التوسل الذی ذكروه هو مما یفعل بالاحیاء دون الاموات والمیت لا یطلب منه شیء لا دعا لاغیره كذلك حدیث الاعمٰی فانه یطلب من النبی ﷺ ان یدعواله لیردالله علیه بصرة فعلمه النبی ﷺ دعا عامرة فیه ان یسال الله قبول شفاعة بنیه فهذا یدل علی ان النبی ﷺ شفع فیه وامره ان یسال الله فیوذن شفاعه و ان قوله اسالك واتوجه الیك بنبیك بنی الرحمته ای بدعائه وشفاعته كما قال عمروانا نتوسل الیك بعدم نبینا فلفظ التوجه والتوسل فی الحدیثین بمعنی واحد انتهی۔ یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا اور حدیث اعمٰی بھی اس پر دال ہے کہ اس نے نبی ﷺ سے طلب دعا کی یعنی حیات میں حضرت ﷺ نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ نے اس کے لئے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمرؓ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم متوسل ہوتے ہیں اپنے نبی ﷺ کے چچا کے ساتھ۔

دیکھو حضرت عمرؓ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ سے توسل نہ کیا اب ان گور پرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے۔انتهی خلاصة ما فی صواعق الا لهیة بتقدیم و تاخیر۔

۳۵۷۹ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِفَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ۔

۳۵۷۹: روایت ہے عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذاکران الٰہی میں ہو تو ہو۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۰ : عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِي الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

۳۵۸۰: روایت ہے عمارہ بن عکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر والے کا مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۸۱ ـ ۳۵۸۲ : عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۸۱ـ۳۵۸۲: روایت ہے قیس بن سعد سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کر دیا تھا نبی ﷺ کے کہ آپ ﷺ کی خدمت کریں سو انہوں نے کہا

وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَلاَ اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ۔

کہ حضرت مجھ پر گذرے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتا دوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۳ : عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔

۳۵۸۳: یسیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیوں کے پوروں پر اس لیے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسبابِ رحمت کو۔

ف: اس حدیث کو صرف روایت کیا ہانی بن عثمان سے اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے۔

۳۵۸۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

۳۵۸۴: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ نبیؐ جب جہاد کرتے کہتے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۸۵ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ خَيْرُ مَاقُلْتُ اَنَاوَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

۳۵۸۵: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلوں پیغمبروں کا لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بیٹے ابی حمید کے ہیں اور کنیت ان کی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔

۳۵۸۶ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔

۳۵۸۶: روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور ظاہر نیک کر دے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۸۷ : عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ

۳۵۸۷: بسند مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے

الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔

میرا دل اپنے دین حق پر جما دے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۸ : عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ اِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ اَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ۔

۳۵۸۸: روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابتؒ سے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لیے کہ انس بن مالکؓ نے روایت کی مجھ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۹ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ۔

۳۵۸۹: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حفصہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔

۳۵۹۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرَ۔

۳۵۹۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ چڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۹۱ : عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔

۳۵۹۱: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

۳۵۹۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا

۳۵۹۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

نے یارسول اللہؐ! آپ ﷺ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے ابن عمرؓ نے کہا جب سے میں نے حضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت ان کی ابوالعلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

۳۵۹۳: عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىْ وَبِحَمْدِهٖ۔

۳۵۹۳: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیادت کی ابوذرؓ کی یا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عیادت کی کہا ابوذرؓ نے میرے ماں باپ تم پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کونسا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے سُبْحَانَ رَبِّىْ وَبِحَمْدِهٖ یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔

۳۵۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَا ذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۵۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپ ﷺ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپ ﷺ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں سے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں اور ایسے ہی روایت کی ابواسحاق ہمدانی نے یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔

۳۵۹۵ ۔ ۳۵۹۶: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا۔

۳۵۹۵۔۳۵۹۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے آگے بڑھ گئے ہلکے پھلکے لوگ' لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آئیں گے ہلکے ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۹۷: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

۳۵۹۷: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے اگر میں کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ...تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۹۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔

۳۵۹۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لیے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سعدان تمی وہ سعدان بن بشیر ہیں اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے اور ابو عاصم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابو مدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔

۳۵۹۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

۳۵۹۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۰۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی بُغْیَتِكُمْ فَیَجِیْئُوْنَ فَیَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَیُّ شَیْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا هُمْ یَحْمَدُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ وَیَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَكَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِیْدًا وَاَشَدَّ تَمْجِیْدًا وَاَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَیَقُوْلُ وَاَیُّ شَیْءٍ یَطْلُبُوْنَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ یَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ

۳۶۰۰: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کیلئے سو وہ آتے جاتے ہیں اور انکو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہم نے انکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف اور بزرگی بیان کریں اور اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ فرماتا ہے کیا

فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّلَهَا طَلَبًا وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالُوْا يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّمِنْهَا هَرَبًا وَاَشَدَّمِنْهَا خَوْفًا وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ اِنِّیْ اُشْهِدُ كُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰی لَهُمْ جَلِيْسٌ۔

جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں' اللہ فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو' وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے' اللہ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں' اللہ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو' عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں وہ تو اور زیادہ بھاگیں اور ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے' پھر اللہ فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی آ گیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا انکو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابو ہریرہؓ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔

۳۶۰۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔

۳۶۰۱: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ان سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ اللہ باللہ بہت کہا کر اس لیے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنیٰ اس کا محتاجی ہے۔

ف: یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لئے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

۳۶۰۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّی اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ وَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

۳۶۰۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کے شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہو گا اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ

۳۶۰۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں' میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں' اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں

ذَكَرَنِىْ فِىْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِىْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَىَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِىْ يَمْشِىْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آئے تو میں اس کی طرف ایک بام آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔ **مترجم**: غرض مؤلفؒ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لہبیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لئے پیش کرتا ہے حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائد فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لئے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچھ نہیں غرض مؤلفؒ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے و دونہ خرط القتاد۔

۳۶۰۴: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۳۶۰۴: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنۂ مسیح دجال سے اور فتنۂ زندگی اور موت سے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۰۴ (۱): عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِىْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِّنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا۔

۳۶۰۴: (۱) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ماخلق تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلہ سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز کہا کرتے تھے سو ایک لڑکی کو ہم میں سے کسی نے کاٹ کھایا سو اس کو بالکل درد نہ ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مالکؒ نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبید بن عمر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ کا۔

۳۶۰۴ (۲): عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ

۳۶۰۴: (۲) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔

گا ایک دعا جو سیکھی میں نے نبیؐ سے اور وہ اَللّٰھُمَّ سے آخر تک ہے یعنی یا اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ میں تیرا بڑا شکر بجالاؤں اور تیرا ذکر بہت کروں اور تیری نصیحت کی تابعداری کروں اور یاد رکھوں تیری وصیت کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۰۴ (۳) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ۔

۳۶۰۴: (۳) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہ ہو یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا میں اس کو مل جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ جو جاتی ہے اس کے گناہوں کا موافق اس کے جتنی دعا کی تھی اس نے اور یہ وہاں تک ہے کہ کسی گناہ کے لیے دعا نہ کرے یا قطع رحم کے لیے اور جلدی نہ کرے اس کے قبول ہونے میں لوگوں نے عرض کی کہ جلدی کیسے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ میں نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۰۴ (٤) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطُهُ يَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اٰتَاهَا اِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا۔

۳۶۰۴: (٤) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو بلند کرے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ کھل جائے بغل اس کی اور پھر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نہ کرے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جلدی کیسے آپ ﷺ نے فرمایا کہتا ہے کہ میں نے بہت مانگا میں نے بہت مانگا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

ف: روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید مولیٰ ابن ازہر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مقبول ہے دعا تم میں سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

۳۶۰۴ (٥) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ۔

۳۶۰۴: (٥) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عمدہ عبادت ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنی نیک گمان رکھنا بھی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہئے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے اور مغفرت اور نجات کی امید سے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکھے کہ ناامیدی اس کی رحمت سے کفر ہے مگر اس کے ساتھ ہی بجالانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اس لئے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوع کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جس نے اصلاح عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت کا اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔

۳۶۰۴ (٦) : عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَنَّ اَحَدُكُمْ مَا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّهٗ لَایَدْرِیْ مَایُكْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِیَّتِهٖ۔

۳۶۰۴: (٦) روایت ہے ابوسلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ہمیشہ چاہئے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اسکی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہ ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۰۴ (۷) : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْمِنْهُ بِثَأْرِیْ۔

۳۶۰۴: (۷) روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ برخورداری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دنوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھ ان کو جب تک میں جیوں یا اس سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور لے لے میرا بدلہ اس سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۶۰۴ (۸) : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ۔

۳۶۰۴: (۸) روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول خدا ﷺ سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے چاہئے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کی روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں مناقب کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۷۴٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۶۰۵ ـ ۳۶۰۶: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِىْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِىْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِىْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِىْ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ۔

۳۶۰۷ :عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِىْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرَ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِىْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا ۔

۳۶۰۸ :عَنْ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِىُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا

باب: فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳۶۰۵۔۳۶۰۶: روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور ان سے بنی کنانہ کو اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھ کو یعنی آپ خلاصۂ موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم ہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۰۷: روایت ہے عباسؓ بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے نبیؐ سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپؐ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھوڑے پر ہو سو فرمایا نبیؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو یعنی اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا سو میں اُن سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے۔

۳۶۰۸: روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباسؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ سے سو کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کہ

فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا۔

آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر' فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں محمدؐ بیٹا ہوں عبداللہ کا وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے' اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر انکے دو گروہ کئے' سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا پھر ان کے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر کیے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباسؓ بن عبدالمطلب سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

۳۶۰۸ (ل) : عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَ اصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ واصْطَفٰى فِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ۔

۳۶۰۸: (ل) ترجمہ اسکا اوپر گذرا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۰۹ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

۳۶۰۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کب واجب ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح تیار ہو رہی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابو ہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۶۱۰ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ۔

۳۶۱۰: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنی قبر سے اور میں خطیب ہوں ان کا جب وہ اللہ کی درگاہ میں میں حاضر ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں ان کو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا نیزہ قیامت میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک' اور کچھ فخر نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۶۱۱ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ۔

۳۶۱۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں پہلے ہوں ان میں کا جن کی قبر چیری جائے گی اور پہنایا جائیگا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہوں گا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہیں ہو سکے گا سوا میرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۱۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِیْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ۔

۳۶۱۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ' لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملے گا وہ کسی کو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اسکی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کی ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے۔

۳۶۱۳ :عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلِیْ فِی النَّبِیّٖنَ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَکْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَکَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِی النَّبِیّٖنَ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیّٖنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَفَخْرٍ۔

۳۶۱۳: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری مثال پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگ اس میں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنی اس کی خوبی کو دیکھ کر اور کہتے تھے کاش کہ یہ جگہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہوں گا پیغمبروں کا اور ہوں گا خطیب اور صاحب شفاعت ان کا اور کچھ فخر نہیں باب شفاعت اوّل میں ہی کھولوں گا۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۱۴ :عَنْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَوَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَوَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ۔

۳۶۱۴: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں سردار ہوں اولادِ آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں نیزہ حمدِ الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اس دن آدم ہو خواہ انکے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنی اب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہیں کہ اپنی بڑائی مقصود ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ف: اور یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۱۵ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اِلَی الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَوَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ۔

۳۶۱۵: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لائق اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کو میری شفاعت ہوگی یعنی قیامت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن جو پوتے نفیر کے وہ شامی ہیں۔

۳۶۱۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِن اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُ وْنَهٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَمِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلاً اِتَّخَذَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَوَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَوَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْ خِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَوَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ۔

۳۶۱۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ چند اصحابؓ حضرت ﷺ کے انتظار میں بیٹھیں باتیں کر رہے تھے سو آپ ﷺ نکلے اوران کی باتیں سنیں سو کسی نے کہا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنی مخلوق سے دوست بنالیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰ صرف اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا سو حضرت ﷺ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلے جنت کی زنجیر درٹھوکوں گا اور کھل جائے گی وہ میرے لیے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۱۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

۳۶۱۷: روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد ﷺ کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم انکے ساتھ دفن ہوں گے اور ابو مودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔

۳۶۱۸ : عَنْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ

۳۶۱۸: روایت ہے انسؓ سے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہو گئی تھی اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول

اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاَيْدِيْ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا ـ

تھے آپ ﷺ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپ ﷺ کی حیات میں تھے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم :سوچنا چاہئے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب میں تغیر آ گیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چھ برس گزر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آ گیا ہوگا۔

۱۷۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: میلاد النبی ﷺ کے بیان میں

۳۶۱۹ :عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَابَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَ اَنْتَ اَكْبَرُاَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا۔

۳۶۱۹: روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول اللہ ﷺ جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمانؓ بن عفان نے قباثؓ بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں اور میں نے دیکھی ہے بیٹ ان چڑیوں سبز کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحٰق کی روایت سے۔ مترجم : قباثؓ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پھر اپنی عمر ولادت ان سے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسول معصوم ﷺ کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں سبحان اللہ یہ آداب تھے رسول خدا ﷺ کے اصحاب کرام کے قلوب زکیہ اور طبائع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر جب کوئی امر و نہی حضرت ﷺ کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضرت ﷺ کی باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اس کا یہ مطلب کہ حضرت ﷺ نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیونکر عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ حضرت ﷺ کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیا دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آنحضرت ﷺ کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے۔

۱۷۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: ابتدائے نبوت کے بیان میں

۳۶۲۰ :عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ

۳۶۲۰: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابو طالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ اور بوڑھے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرا راہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترا اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ

الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّسَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَفِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْااِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْااِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَقَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُ هُمْ اَنْ لَايَذْ هَبُوْابِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍوَّ

راہب ان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے بیچ میں گھس آیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سردار سب جہاں کے لوگوں کا یہ رسولؐ ہے رب العالمین کا بھیجے گا اللہ اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کیلئے سو بوڑھے بوڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی ﷺ کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت حضرت اونٹ چرانے گئے تھے پھر جب راہب نے کہا کسی کو بھیجو ان کو بلاؤ سو آئے حضرت ﷺ اور ان پر بدلی سایہ کیے ہوئے تھی پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپ ﷺ بیٹھے تو سایہ اس کا آپ ﷺ پر جھک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ ﷺ پر جھک گیا کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیے کہ روم کے لوگ آ کر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے' اور قتل کر ڈالیں گے' پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے' سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس نبی ﷺ کے لیے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے اس نے کہا بھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں' اس نے کہا پھر بیعت کرو یعنی اس نبی ﷺ سے اور اس کی رفاقت میں رہو پھر وہ ان کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھیرا آنحضرت ﷺ کو ابو طالب نے اور ابو بکرؓ نے ساتھ کر دیا آپؐ کے بلالؓ

بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔ کواور توشہ دیا ان کو راہب نے کعک اور زینت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اس لئے کہ بلال تو اس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور ابو بکرؓ حضرت ﷺ سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ حضرت ﷺ سے دو برس چھوٹے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا ہے کہ رجال تو ثقات ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سوا اس کے یعنی بلالؓ کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذافی اللمعات۔

۱۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

باب: اس بیان میں کہ آپ ﷺ کس سن میں مبعوث ہوئے

۳۶۲۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۲۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ ﷺ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۲۲: عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

۳۶۲۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اسی کی مثل۔

۳۶۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

۳۶۲۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ ﷺ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپ ﷺ کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ ﷺ کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

باب: معجزات اور خصائص نبی کریم ﷺ میں

۳۶۲۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ۔

۳۶۲۴: روایت ہے جابر بن سمرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۶۲۵ :عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلَ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

۳۶۲۵: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے، ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا' انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی خدا کی طرف سے اسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلا کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

۳۶۲۶ :عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ۔

۳۶۲۶: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر اے رسول اللہ! کے (ﷺ)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔

۳۶۲۷ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ۔

۳۶۲۷: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کی ٹنڈھ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ ٹنڈھ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اُترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا' وہ چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں ابیؓ اور جابرؓ، ابن عمرؓ اور سہل بن سعدؓ اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم : وہ ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب حضرت ﷺ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حاصل ہو تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلطخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ ﷺ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپ ﷺ ان سے نفور ہیں سو جو مؤمن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

۳۶۲۸ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ۔

۳۶۲۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپؐ نبی (ﷺ) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلاؤں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں جب تو تو جانے گا پھر بلایا آپؐ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۲۹ : عَنْ اَبِیْ زَیْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَهُ عَلٰی وَجْهِیْ وَدَعَالِیْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَیْرَاتٌ بِیْضٌ۔

۳۶۲۹: روایت ہے ابوزیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا نبیؐ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے، عزرہ نے کہا راوی حدیث ہیں کہ ابوزید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور انکے سر کے کئی ایک سے زیادہ بال زیادہ سفید نہ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۳۶۳۰ : عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِیْ یَدِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَیْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰی دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

۳۶۳۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ابوطلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ سے کہ میں نے سنی آواز رسول اللہؐ کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے ان کو بھوک، سو کچھ تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، نکالی گئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اوڑھا بھی دی اور پھر بھیجا مجھے نبیؐ کے پاس اور میں جب انکے پاس گیا انکو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں انکے پاس کھڑا ہوا اور رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لے کر؟ میں نے عرض کی ہاں! آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور میں ان کے آگے تھا پھر جب ابوطلحہؓ کے پاس آیا میں اور میں نے انکو خبر دی ابوطلحہؓ نے کہا اے ام سلیمؓ نبیؐ لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ انکو کھلائیں ام سلیمؓ نے کہا کہ اللہ اور رسولؐ اسکا خوب جانتا ہے سو ابوطلحہؓ چلے یہاں تک کہ ملے نبیؐ سے سو آئے رسول اللہؐ اور ابوطلحہؓ انکے ساتھ تھے یہاں تک کہ اندر آئے سو فرمایا نبیؐ نے اے ام سلیمؓ لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیاں آپؐ کے آگے لائیں اور حکم کیا نبیؐ نے کہ وہ توڑی گئیں اور اوندھا دی اس پر ام سلیمؓ نے کپی گھی کی اور چکنا کر دیا اس کو پھر پڑھا اس پر نبیؐ نے، جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو پھر بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر بلایا دس کو، غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستّر یا اسّی تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۳۱ : اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَالنَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

۳۶۳۱ : روایت ہے انسؓ بن مالکؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ نماز عصر کا وقت آ چکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا سو لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ جو ان کے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

ف:اس باب میں عمران بن حصینؓ اور ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۳۲ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَ رَحْمَةَ الْعِبَادِبِهٖ اَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ۔

۳۶۳۲ : روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول اللہ ﷺ کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ ﷺ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپ ﷺ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شئی ایسی پیاری نہ تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۳۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَ الْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا۔

۳۶۳۳ : روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم ان کو حضرتؐ کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبیؐ کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرتؐ کے پاس ایک برتن اور اس میں آپؐ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے بہنے لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا' آ ؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک ہم سب نے وضو کر لیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۹ : بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب : نزولِ وحی کی کیفیت میں

۳۶۳۴ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا

۳۶۳۴ : روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے اور مجھ سے کلام

فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابو جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہؓ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے پندرہویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے آگے حضرت ﷺ سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لئے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں قولہ آپ ﷺ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا بصورت مردم اول شدید ہے اس لئے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لئے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

۱۷۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے حلیہ میں

۳۶۳۵: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔

۳۶۳۵: روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپؐ کے بہت فرق نہ تھا' کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

۳۶۳۶: عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ۔

۳۶۳۶: روایت ہے ابو اسحاقؒ سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں نے نہیں مثل چاند کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ ﷺ کا لمبا ہو گا براء نے کہا نہیں گول تھا۔

۳۶۳۷: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۳۷: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے' پُر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ ﷺ کی اور تلوے بڑے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پُر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۶۳۸: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطُ وَلَابِا لْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدَ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۳۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ ﷺ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنگنے' میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگروالے نہ تھے بال آپ ﷺ کے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر یلے' اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گلائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پُر گوشت تھا بدن پر آپؐ کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا' پُر گوشت تھیں ہتھیلیاں اور تلوے آپؐ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے' ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض وحسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جو ان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جو ان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا ﷺ کے کہ ممغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تمغط فی نشابتہ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور متردد ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کی وجہ سے اور قطط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رجل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مطہم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مکلثم جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مشرب وہ جس کے رنگ میں سپیدگی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور ادعج وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اھدب جس کی پلکیں لمبی ہوں اور گند دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں مسربہ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شثن وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تقلع قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور صبب اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صبرب اور صبب سے یعنی بلندی سے اور جلیل المشاش یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اس لئے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بدیہتہ یکبارگی اچانک' عرب کہتا ہے بدھتہ بامر یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں اس کو کسی کام سے۔

۳۶۳۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۶۳۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے اس

ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ۔

قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جوان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔

۳۶۴۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ۔

۳۶۴۰: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے۔

۳۶۴۱ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۶۴۱: روایت ہے عبداللہؓ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارثؓ سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبداللہؓ بن حارث سے کہ اکثر ہنسی رسول اللہ ﷺ کی مسکرانا تھی۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۱۷۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب: مہر نبوت کے بیان میں

۳۶۴۲ ـ ۳۶۴۳ :عَنِ السَّائِبِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

۳۶۴۲۔۳۶۴۳: روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ سو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپ ﷺ نے۔ سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپ ﷺ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی۔

ف: اس باب میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابو رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس اور عمر بن اخطب اور ابو سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۴۴ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِى الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ۔

۳۶۴۴: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ مہر نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جو شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۴۵ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ

۳۶۴۵: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپ ﷺ کا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آپ ﷺ کو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھے کہ

بَاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

معلوم ہوتا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۴۶ :عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

۳۶۴۶: روایت ہے جابر بن سمرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے ڈورے سرخ اور ایڑیوں میں گوشت کم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا کرتے تھے رسول خدا ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضَلِيْعَ الْفَمِ کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ انہوں نے کہا حدقہ چشم کلاں یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ انہوں نے کہا ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔

۳۶۴۷ - ۳۶۴۸ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَارَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

۳۶۴۷-۳۶۴۸: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا یعنی ایسا درخشاں اور تاباں تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے والا گویا زمین ان کے لیے لپٹتی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۴۹ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ۔

۳۶۴۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگے آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءۃ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعودؓ ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیل علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحابؓ میں بہت خوبصورت تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

باب: نبی ﷺ کے سن میں

۳۶۵۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۵۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباسؓ

سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔

۳۶۵۱ : عَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تشریف رکھی نبیؐ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے بھی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی ﷺ سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے۔

۳۶۵۲ : عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

۳۶۵۲: روایت ہے جریرؓ سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۵۳ ـ ۳۶۵۴ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۵۳ـ۳۶۵۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تریسٹھ پر ہوئی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِيْقٌ

مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نام ان کا عبداللہ بن عثمان ہے اور لقب ان کا عتیق ہے

۳۶۵۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرَأُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِنْ خُلَّةٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۳۶۵۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے وہ اپنے باپ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۵۶ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۶۵۶: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکرؓ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو۔ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۵۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى

۳۶۵۷: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہؓ سے کہ اصحابؓ سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ۔

اللہ ﷺ کا؟ انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا عمرؓ۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراحؓ۔ میں نے کہا پھر کون؟ تو وہ چپ ہو رہیں۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۵۸ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا۔

۳۶۵۸: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں اور ابوبکر اور عمرؓ انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

۳۶۵۹ :عَنْ اَبِی الْمُعَلّٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلاً خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ اَنْ يَعِيْشَ فِی الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَعِيْشَ وَيَاْكُلُ فِی الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً صَالِحًا خَيَّرَهٗ رَبُّهٗ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِیْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِيْلاً وَلٰكِنْ وُدٌّوَاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلاثًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۳۶۵۹: روایت ہے ابوالمعلّیٰؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جیئے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکرؓ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا حضرت ﷺ نے ایک بندہ کا اس کو مخیّر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں سو اس کے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکرؓ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرت ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ﷺ ہی کی ذات ہے سو ابوبکرؓ نے کہا بلکہ ہم فدا کریں گے آپ ﷺ پر باپ دادا مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی مجھ پر زیادہ مال خرچ کرنے والا اور حقوقِ صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہؓ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دلی بناتا تو ابن ابی قحافہؓ کو بناتا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے فرمایا یہ کلمہ آپ ﷺ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

ف: اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوعوانہ سے انہوں نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد اَمَنَّ اِلَيْنَا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے اوپر ہمارے یعنی ابوبکرؓ ہیں۔

۳۶۶۰ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ٍالْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًاخَيَّرَهُ اللّٰهُ

۳۶۶۰: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور

بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَآ ئِنَاوَاُمَّهَا تِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اَنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ مِنْ اَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ۔

زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کر لے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور صفون سے سوابوبکرؓ نے کہا فدا کیا ہم نے آپ ﷺ پر اپنے ماں باپ کو سو لوگوں نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑھے کو کہ رسول اللہ ﷺ تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبیٰ کی دولت میں اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ ﷺ پر ہم نے اپنے ماں باپ کو اور حقیقت میں وہ بندہ مخیر رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوقِ صحبت ادا کرنے والے ور اپنا مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا لیکن اخوتِ اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑکی مسجد میں مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی یعنی سب کھڑکیاں بند کر دو سوا ابوبکرؓ کی کھڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۶۱ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالِاَ حَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَاْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنْ لَهٗ عِنْدَ نَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۳۶۶۱: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا احسان ہم پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کر دیا ہو سوا ابوبکرؓ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابوبکرؓ کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابوبکرؓ کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۶۲ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

۳۶۶۲: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اقتداء کرو میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ **مترجم** :اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقاد خلافت ان کا باجماع صحابہؓ ہوا اور کسی نے اہلسنّت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ملاحدہ کے۔

قول ابوعیسٰی رحمۃ اللہ علیہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عینیہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اس کے اور سفیان بن عینیہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبدالملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نہ کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربعی کے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۶۶۳ :عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

۳۶۶۳: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں سو تم اقتداء کروان دو کا جو میرے بعد ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرف۔

۳۶۶۴ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَاعَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا۔

۳۶۶۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علیؓ! تو ان کو خبر نہ کرنا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علیؓ سے اور سند سے بھی اور اس باب میں اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۶۵ ـ ۳۶۶۶ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَاعَلِيُّ۔

۳۶۶۵ـ۳۶۶۶: روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علیؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے کہا سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علیؓ۔

مترجم : کھول بضم کاف جمع ہے کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لئے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعضوں نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

۳۶۶۷ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ۣالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا۔

۳۶۶۷: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ ابوبکرؓ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں، شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

ف: اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

۳۶۶۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا۔

۳۶۶۸: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اپنے اصحابؓ پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکرؓ وعمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر و عمرؓ کہ تھے نظر کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مسکراتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو دیکھ کر مسکراتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ ہیں۔

۳۶۶۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُ هُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۳۶۶۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ ﷺ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۳۶۷۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ۔

۳۶۷۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۷۱ : عَنْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

۳۶۷۱: روایت ہے عبداللہ ﷺ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوبکر و عمرؓ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسول خدا ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔ مترجم: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمرؓ کو وزیر کیا تھا رسول اکرم ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ ﷺ کے جبرائیل اور میکائیل آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیات الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

۳۶۷۲ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ

۳۶۷۲: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں سو عائشہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ابوبکرؓ جب کھڑے ہوں گے آپؐ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں سو آپؐ حکم

بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

دیجئے عمرؓ کو کہ وہ اقامت کریں لوگوں کی' پھر آپؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی' تب عائشہؓ نے ام المومنین حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرتؐ سے کہ ابوبکرؓ جب کھڑے ہوں گے آپؐ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے سو حکم دیجئے کہ عمرؓ امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہؓ نے' اور فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی سو حفصہؓ نے کہا عائشہؓ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ حضرتؐ کی خفگی سنوائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ اور ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔
مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکرؓ ہیں اس لئے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے پس اور امور دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہؓ مقتدی اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

۳۶۷۳ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

۳۶۷۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکرؓ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکرؓ کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَاعَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذَا الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

۳۶۷۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنی دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ کی راہ میں پکارا جائے گا جنت میں اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لیے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل اس کا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا یعنی جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جائے گا سو ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لیے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۷۵ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا

۳۶۷۵: روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ ایک بار حکم کیا ہم کو رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالاً فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَیْءٍ اَبَدًا۔

ﷺ نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤں گا ابوبکرؓ سے اگر آج کے دن بڑھ گیا' کہا عمرؓ نے کہ پھر میں آدھا مال آپ ﷺ کے پاس لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو میں نے کہا اسی کے برابر اور ابوبکرؓ لے آئے جو ان کے پاس تھا یعنی سب کا سب سو فرمایا آپ ﷺ نے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے ہو انہوں نے کہا چھوڑ آیا ہوں میں ان کے لیے اللہ اور رسول کو' تب تو میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: اس حدیث سے فضیلت ابوبکرؓ کی سائر صحابہؓ پر عموماً اور حضرت عمرؓ پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہلسنّت اور جماعت کا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل امت ہیں ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔

۳۶۷۶ : عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِیْ فَاْتِیْ اَبَابَكْرٍ۔

۳۶۷۶: روایت ہے جبیر بن مطعمؓ سے کہ ایک عورت آئی رسول اللہؐ کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپؐ نے اس کو کچھ حکم کیا پھر اس نے عرض کی اگر میں آپ کو نہ پاؤں یا رسول اللہ! تو آپؐ نے فرمایا جب مجھ کو نہ پائے تو تو آیا کر ابوبکرؓ کے پاس اور اس میں اشارہ ہے کہ حضرتؐ کے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۷۷ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ۔

۳۶۷۷: روایت ہے حضرت امّ المؤمنین عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں مگر دروازہ ابوبکرؓ کا۔ (اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہؐ کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہے قضا اور افتاء وغیرہ کے لیے)۔ **ف**: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۷۸ ۔ ۳۶۷۹ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِيْقًا۔

۳۶۷۸۔۳۶۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ابوبکرؓ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنی آزاد کئے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے' سو اس دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا اے اللہ ہم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

۳۶۸۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ

۳۶۸۰: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ نَبِيٍّ اِلاَّ وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابوالحجاف مرد پسندیدہ تھے۔

۳۶۸۰ (ل) : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِی الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ۔

۳۶۸۰ (ل) : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا میں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جوتنے کے لیے بنایا گیا ہوں' پھر رسول اللہ ﷺ نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اور وہ دونوں ان لوگوں میں حاضر نہ تھے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** : اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکرؓ کے اور فضائل ایمانیہ ان کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے از بطور اختصار بیان کر دیتے ہیں اول یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لئے ان کا نام عتیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہیں ثانیاً یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطب بلیغہ مشہور ہیں ثالثاً یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نہ کیا اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنہ نے ان کی بزرگی اور شرافت اور جود و سخا مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی دی اور شرفائے قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت ﷺ سے محبت اور الفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور احرار بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہؓ میں حضرت علیؓ اور عبید میں حضرت بلالؓ اور نساء میں حضرت خدیجہؓ سباق مسلمین سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ مغرر و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی سلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب و تحریض اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور سبب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ اسلام لائے آپ ﷺ کی ترغیب سے عثمانؓ بن عفان اور زبیرؓ بن عوام اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور طلحؓ بن عبیداللہؓ اسلام سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نجباء قریش اور ان اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدائے اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لئے حضرت کی خدمت میں صرف کئے اور سات شخصوں کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف

اور شدائد ان کو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکرؓ نے خرید کئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے آزاد کئے کہ انہیں میں ہیں بلالؓ اور عامرؓ بن فہیرہ اور جب آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ [الحجر : ۹۴] اتری اور حضرتؐ نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکرؓ صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں اور اس پر صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔

اور قریش نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیقؓ نے اپنی جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کی اور بلیات وآفات میں آپ کے نفس نفیس کا دقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء پر مجتمع ہوئے حضرت صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکرؓ ہیں انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قرأت میں مشغول ہوئے روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے محاربہ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم' فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ورفت جس قدر صدیقؓ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام ان کے گھر تشریف لائے۔

مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکرؓ نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابوبکرؓ سے اول کسی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیقؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نفرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مآثر نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ حضرت کے عریش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ابوبکرؓ نے کہا کافی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تھے **سیھزم الجمع ویولون الدبر** غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی۔

تیسرے یہ کہ لڑائی میں میمنہ لشکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت علی مرتضیٰؓ کو اور اسرافیل کو ان کے ساتھ کیا۔

چوتھے یہ کہ اسیران بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبرؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمرؓ کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے مآثر جمیلہ ہاتھ آئے چنانچہ حضرت کی خدمت میں اسی دن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب اصحابؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتشر ہوگئے پہلے جو لوٹ کر حضرت کے پاس آئے احد میں وہ ابوبکرؓ تھے یہی کہا ابوبکرؓ نے اور کہا کہ جب میں لوٹ میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی حضرت کی طرف آتا تھا اور وہ ابوعبیدہؓ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کو گنتے تھے چنانچہ ابوسفیانؓ نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمد ہیں تو آپ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر پوچھا ابن قحافہؓ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جواب نہ دو پھر کہا ابن خطابؓ ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمرؓ نہ رہ سکے اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئے بچا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معرکہ میں حاضر تھے الذین استجابوا للہ والرسول کی بشارت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیقؓ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے اور

حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیقؓ کا غزوہ خندق میں اور اسی طرح غزوہ مریسع میں جب حضرت عائشہؓ پر منافقوں نے تہمت لگائی اور جن مسلمانوں نے برأت صدیقہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیقؓ کو اس میں فضائل نمایاں نصیب ہوئے بچند وجوہ اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا میں کمال انقیاد اور تسلیم اور رفدا ان سے ظاہر ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

ثانی یہ کہ جب برأت عائشہؓ نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس برأت میں ان کو بھی شریک کیا اور فرمایا **اولئك مبرؤن مما یقولون**

ثالث یہ کہ حضرت صدیقؓ مسطح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اولوالفضل اور یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی [النور : ۲۲] اور پھر حضرت صدیقؓ نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔

اوّل یہ کہ عروہ بن مسعودؓ نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیقؓ نے اس کو دشنام سخت اور اظہار جلاوت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہوگئے اور جب حضرت فاروقؓ کو غیرت نے گھیرا ابوبکرؓ نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ کے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہؓ کا اختلاف ہوا حضرتؐ نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت صدیقؓ حاضر رہے اور آپ ﷺ نے ان کو امیر لشکر کیا اور اسی طرح سریہ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف میں اور لوگوں کو تعلیم سنن و فرائض کے لئے روانہ فرماتے ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھیجتے تو آپ نے فرمایا: لَا غِنٰی لِیْ عَنْھُمَا اِنَّھُمَا مِنَ الَّذِیْنَ کَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ یعنی مجھے ہر وقت ان سے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں اور اس سے کمال فضیلت شیخین کی ثابت ہوئی روایت کیا اس کو حاکم نے اور حضرت صدیقؓ سے رسول خدا ﷺ راتوں کو امور مسلمین میں مشورہ فرماتے تھے اور صبح کو اس پر کاربند ہوتے تھے رواہ احمد اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورہ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا رواہ الحاکم اور حضرت صدیقؓ غایت سعی کتمان اسرار میں آنحضرت ﷺ کے فرماتے تھے چنانچہ یہ امر اس قصہ میں مذکور ہے جس میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو عثمانؓ پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری۔

حضرت صدیقؓ ہر چیز میں سبقت فرماتے تھے یہاں تک کہ صحابہؓ میں آپ ﷺ کا لقب سباق الی الخیر ہوگیا اور حضرت عمرؓ نے ان کو سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ میں قحط تھا اور کاروان شام پہنچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پڑھتے چھوڑ گئے حضرت صدیقؓ نے نبی ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسی طرح غزوہ فتح مکہ میں حضرت صدیقؓ کو فضائل نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے اور طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی جانتے تھے کہ حضرت صدیقؓ کو بڑی وجاہت مؤمنوں میں حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اس کے منکر ہیں

دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبرؓ کے اس دن مشرف باسلام ہوئے اور یہ فضیلت سوا ابوبکرؓ کے اور کسی کو نصیب نہ ہوئی کہ چار پشت ان کی شرف صحبت سے رسول خدا ﷺ کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوئے اور رسول خدا ﷺ کے پاس جب حضرت صدیقؓ کے والد کو لائے آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لاؤ وہ مسلمان ہوگئے موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سے رسول خدا ﷺ کے سرفراز نہیں ہوئے سوا ابوبکرؓ کے اور ملے حضرت ﷺ سے ابوقحافہؓ اور ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ اور ان کے بیٹے ابوعتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ میں مشورت ان کی شرف تصویب کو پہنچی۔

اور غزوہ طائف میں بھی آپ کو فضائل جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتھ آئے۔

اول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیقؓ کے اس میں مجروح ہوئے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات پائی۔

دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرہ اہل طائف سے آپ کے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوہ تبوک میں بھی بہت سے فضائل آپ کو حاصل ہوئے چنانچہ مال خرچ کرنے میں سب سے سبقت لے گئے اور اپنا کل مال اللہ کی راہ میں حاضر کیا اور فارق اعظمؓ نے نصف مال۔

دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپ رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوئی۔

تیسرے کہ اثناء راہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحابؓ کے ساتھ آرام کو اترے آخر شب میں اور وہاں قیام فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکرؓ و عمرؓ کی اطاعت کرے تو راہ یاب ہوا اور نویں سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبرؓ کو امیر حاج کیا اور وہ اول شخص ہیں کہ اسلام میں حاجیوں کے امیر ہوئے۔

اور یہاں پر بعض علماء سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ حضرت علیؓ کو پیچھے سے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیقؓ تھا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت میں امیر حاج صدیقؓ ہی تھے اور حضرت علیؓ کو ابلاغ برأت تحویل ہوئی تھی اور اسی لئے نسائی نے خطبہ حج ابوبکرؓ ہی سے روایت کئے ہیں کہ حضرت صدیقؓ نے موسم حج میں پڑھے اور حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تھے اور سامان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی سواری پر لادا تھا یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے حضرت صدیقؓ کے حق میں بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا تمام صحابہؓ اس سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیقؓ کو حاصل ہوئے منجملہ اس کے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دفن ہوئے اور موت و حیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا اور خلفائے اربعہ میں سب سے پہلے آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ میں حاضر ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تَحْرِيْرِ اَحْوَالِهٖ يَوْمَنَا هٰذَا

مُنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب

۳۶۸۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرَ۔

مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے نکلے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے۔ مترجم : بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے اور کفار بہت دبے۔

۳۶۸۲ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَانَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّانَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ۔

۳۶۸۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر اترا قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق۔

ف:اس باب میں فضل بن عباسؓ اور ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۸۳ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَاعُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمَ۔

۳۶۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمرؓ اسلام لائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جن کی کنیت ابوعمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں۔

۳۶۸۴ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ يَاخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔

۳۶۸۴: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوبکرؓ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے! تو ابوبکرؓ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی انبیاء علیہم السلام کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی کچھ خوب نہیں اور اس باب میں ابوالدرداء سے بھی روایت ہے۔

۳۶۸۵ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۸۵: روایت ہے ابن سیرینؒ سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابوبکرؓ و عمرؓ کی۔ ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۳۶۸۶ :عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ۔

۳۶۸۶: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمرؓ ہوتا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شرح بن ہامان کی روایت سے۔

۳۶۸۷ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ كَاَنِّیْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَيْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

۳۶۸۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ ﷺ نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم :اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمرؓ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قویٰ انبیاء کا۔

۳۶۸۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اِنِّیْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ

۳۶۸۸: روایت ہے انس ؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا سو کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا کہ قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن

فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔

خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب ان کا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

۳۶۸۹ :عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَابِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ فَاَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَ هَاوَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا۔

۳۶۸۹: روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلالؓ کو اور فرمایا کہ اے بلالؓ کیا سبب ہے تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہارے نعلین کی اپنے آگے پھر گذرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں کہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے امت محمدؐ سے ہیں میں نے کہا میں محمدؐ ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا پھر عرض کیا بلالؓ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

ف:اس باب میں جابرؓ اور معاذؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مراد اس قول سے حضرت کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے۔
مترجم : اس حدیث سے بڑی فضیلت وضو اور تحیۃ الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلالؓ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔

۳۶۹۰ : عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا

۳۶۹۰: روایت ہے بریدہؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول اللہؐ کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک لڑکی آئی کالی اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپؐ کو صحیح وسالم لائیگا تو میں آپؐ کے آگے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابو بکرؓ اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلاَّ فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ۔

وہ بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عمرؓ آئے تو وہ دف اپنے نیچے بچھا کر اس کے اوپر بیٹھ گئی پھر نبیؐ نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمرؓ میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکرؓ آئے تو وہ بجاتی رہی اور علیؓ آئے تو وہ بجاتی رہی اور عثمانؓ آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمرؓ تو اس نے دف ڈال دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہؓ کی روایت سے اور اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتوں کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہ ہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہ ہو لیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اس کو گانے دیا اور ابوبکرؓ و علیؓ و عثمانؓ نے پھر حضرت عمرؓ کے آنے وقت آپ ﷺ نے اسے کار شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھرنا رسول خدا ﷺ کا غزا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور و فرحت اس لئے آپ ﷺ نے حکم دیا اس کو وفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پس آپ ﷺ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہنچے اور برائی بھی اس کی فرمادی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہ ہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو جو حکم فتنہ کا ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔

۳۶۹۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَىْ فَانْظُرِىْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَ نْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَ نْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ۔

۳۶۹۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک غل سنا اور آواز لڑکوں کی سو کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ آ دیکھو! سو رکھ دی میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ ﷺ کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی اور میری ٹھوڑی حضرت ﷺ کے شانہ اور سر کے بیچ میں تھی پھر فرمایا آپ ﷺ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تماشے سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں حضرت ﷺ کو میری خاطر کس قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت ﷺ نے کہ دیکھتا ہوں جن انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ گئے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر میں لوٹ آئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ **مترجم**: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت ہو ہوا گرچہ حرام نہیں کہ اس کو حضرت نے دیکھا ہے مگر تا ہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں

تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچھ تعجب نہیں اس لئے کہ حضرت ﷺ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔

۳۶۹۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔

۳۶۹۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابوبکرؓ کی پھر عمرؓ کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے بیچ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔ مترجم: اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ ﷺ سے بخوبی ثابت ہوا۔

۳۶۹۳ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

۳۶۹۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطابؓ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھ کو بعض اصحاب نے ابن عیینہ سے یعنی سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔ مترجم: قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کے دل میں بات فوراً آ جائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکلمون بھی آیا ہے اور وہ اس معنی کا مؤید ہے اور بخاریؒ نے کہا محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت ﷺ نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمرؓ کی زبان اور دل میں اور اسی لئے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگرچہ ہر عالم کتاب وسنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اس لئے کہ وہ اپنی رائے کو راہ خدا میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کئے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہیں کہ زبان وقلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی نہ قال اللہ نہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان۔

۳۶۹۴ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔

۳۶۹۴: روایت ہے عبداللہؓ بن مسعود سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت ابوبکرؓ صدیق پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت عمرؓ۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعودؓ کی روایت سے۔

۳۶۹۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَرْعٰی غَنَمًالَهٗ اِذْجَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَشَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَیْفَ تَصْنَعُ بِهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ۔

۳۶۹۵ : روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا کہ ایک بھیڑیئے نے آ کر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چھڑا لی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مر جائیں گے اور درندے رہ جائیں کہ اس دن کوئی انکا چرواہا نہ ہوگا میرے سوا فرمایا آپؐ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ وابوسلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ انکی غیبت میں بھی انکو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی انکی تعریف کی۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۹۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَعِدَ اُحُدًاوَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اُثْبُتْ اُحُدُفَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ۔

۳۶۹۶ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ چڑھے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی ﷺ نے ٹھہرا رہ اے احد کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں اور دو شہید فرمایا عمر وعثمان رضی اللہ عنہما کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : مآثر جمیلہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں چنانچہ آپ اشراف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت ووقار ووجاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی ان کے اسلام کا سبب ہوئی مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص شتان بین المرتبتین درود یوار نے ان کو ندا کی اور رسول مختار نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخ کر کہا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اٹھے اور انہیں دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہؓ حضرت فاروقؓ کی بہن اور ان کے شوہر سعیدؓ بن زید ان سے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب ان کو خبر پہنچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر پھاڑ دیا کہ خون آلود ہو گئیں پھر ان کے دل میں رحم آیا اور سورہ طٰہٰ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے بخل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اس کو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان کو شہد وشکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کر دے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروقؓ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل میں مسلمان ہو گیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں ابن خطابؓ صابی ہو گیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ﷺ ہیں اور لوگ ان کی طرف جھکے اور لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب انکے سر پر آ گیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ انکو

گھیرے کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اس کے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اس نے کہا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا عمرؓ صابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے اگر اس کو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو۔ کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ حضرت عمرؓ کا اسلام بعثت سے چھٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے مگر تائید الٰہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط ان کا امت اور نبی ﷺ کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مفضول تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمعنان و سہیم ہو گئے چنانچہ رسول خدا ﷺ نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔

امر اول کو اس طرح کہ جب شیخین کی آپس میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمرؓ کو خطاب باعتاب فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تمہاری طرف سو تم نے مجھ کو جھٹلایا اور ابوبکر صدیقؓ نے میری تصدیق کی روایت کی یہ بخاری نے' غرض اس میں سبقت اسلامی ابوبکرؓ کی مذکور ہے اور رؤیائے قلیب کی روایت میں آپ نے فرمایا کہ پھر ابوبکرؓ نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کو بخش دے گا پھر عمرؓ نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکھا جو اس کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اس کو شیخین وغیرہما نے اور اس میں کارگزاری ایام خلافت عمرؓ کی مذکور ہے۔

اور جب سے حضرت فاروقؓ ایمان لائے مؤمنوں کی عزت بڑھ گئی ابن مسعودؓ سے مروی ہے ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر رواہ البخاری اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ حضرت سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت ﷺ کی ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اس کی دراز ہے۔ ومن شاء فلیرجع الی ازالة الخفا۔

مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کی دو کنیتیں ہیں ابو عمرو اور ابو عبداللہ

۳۶۹۷ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَآءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ۔

۳۶۹۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر تھے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور ابوبکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنی جس پر یہ سب تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ کہ تجھ پر سوا نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہیں۔

ف: اس باب میں عثمان' سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہل بن سعد، انسؓ بن مالک اور بریدہؓ اسلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۹۸ : عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

۳۶۹۸: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنی جنت میں عثمانؓ بن عفان ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے۔

۳۶۹۹ :عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ حِرَآءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُ كُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَرُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَآءَ عَدَّهَا۔

۳۶۹۹: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمانؓ مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ چلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ اے حرا کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی اور صدیق اور شہید ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمانؓ نے میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے سو میں نے تیاری کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا حوالہ دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو ومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئیں کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابوعبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ عثمانؓ سے روایت کرتے ہوں۔

۳۷۰۰ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۳۷۰۰: روایت ہے عبدالرحمٰن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کی سو کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ذمہ سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ ﷺ نے اسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ ﷺ نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمانؓ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ اترے اوپر سے منبر کے

يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

اور فرماتے تھے کہ اب عثمانؓ پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور و مرحوم ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۰۱ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

۳۷۰۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے آئے حضرت عثمانؓ نبی ﷺ کے پاس ہزر دینار لے کر حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبدالرحمٰن نے پھر دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبار۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۰۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔

۳۷۰۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا نبیؐ نے بیعت الرضوان کا اور عثمانؓ نبیؐ کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے نبیؐ سے اور فرمایا آپؐ نے کہ عثمانؓ اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور نبی کا ہاتھ عثمانؓ کیلئے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمانؓ کی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ گویا عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ ﷺ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔

۳۷۰۳ : عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيْئَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَآءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَآءِ

۳۷۰۳: روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمانؓ اس پر چڑھے تھے اور فرمایا آپ ﷺ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر سو لائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمانؓ اور فرمایا آپ ﷺ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوا بئر رومہ کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے

الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یَّشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَیَزِیْدُ هَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَیْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ وَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْهَا رَكْعَتَیْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ جَهَّزْتُ جَیْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِیْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰی ثَبِیْرٍ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰی تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِیْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُسْكُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْالِیْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّیْ شَهِیْدٌ ثَلَاثًا۔

چن لیا جائے گا بدلہ اس کا جنت سے سو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبوی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو خریدے فلانے لوگوں کی زمین اور بڑھا دے اس کو مسجد میں چن کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے سو خریدا میں نے اس کو اپنے مال سے اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ! ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کر دیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنی غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں! پھر فرمایا آپؓ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ ثبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ و عمرؓ اور میں تھا پھر وہ ہلا یہاں تک کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تو لات ماری اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا ٹھہر ارہ اے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ لوگواہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمانؓ سے کئی سندوں سے۔

۳۷۰۴: عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِیْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّرَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْهُدٰی فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ

۳۷۰۴: روایت ہے ابی الاشعثؒ صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے پھر ان میں سے مرۃ بن کعب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا ظہور ان کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا اڈالے ہوئے تو کہا مرۃؓ نے یعنی حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہوگا سو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمانؓ بن عفان تھے پھر میں نے مرۃؓ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں

فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ۔ انہوں نے کہا کہ ہاں!

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن حوالہ اور کعبؓ بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمانِ خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ پاک تھے اور ان کے اعداد قاتلین سب گرفتارِ فتنہ۔ غرض خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر۔

۳۷۰۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ یُقَمِّصُكَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰی خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ۔

۳۷۰۵: روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اسکو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتارلیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں اس باب میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپؐ نے فرمایا اے عثمانؓ! تم مقتول ہو گے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہو گے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکھم اللہ پر گرے گا کہ مشرق ومغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہو گا تو قیامت کے دن امیر المومنین ہر محروم کے اوپر۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کی رات اور فرمایا آپ نے کہ اے عثمان آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمانؓ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

۳۷۰۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَیٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

۳۷۰۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

۳۷۰۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ یُقْتَلُ فِیْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ۔

۳۷۰۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ذکر کیا رسول اللہؐ نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمانؓ اس میں مظلوم قتل ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۰۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَحَجَّ الْبَیْتَ فَرَاٰی قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاۗءِ قَالُوْا قُرَیْشٌ قَالَ فَمَنْ

۳۷۰۸: روایت ہے عثمانؓ بن عبداللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبداللہ بن عمرؓ۔ سو وہ

هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا بْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ اَنْشُدُكَ اللّٰهُ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّيَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰی اُبَيِّنَ لَكَ مَاسَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَاعَنْهُ وَغَفَرَلَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَوْ تَحْتَهٗ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُرَجُلٍ شَهِدَبَدْرًا وَسَهْمُهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْكَانَ اَحَدٌ اَعَزَّبِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰی هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰی يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ۔

مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گھر کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر تم ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو؟ سو ابن عمرؓ نے کہا آ میں تجھ سے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا اور غیر حاضری بدر کی اسکا سبب یہ کہ انکے نکاح میں صاحبزادی تھیں نبیؐ کی سو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور اسکا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری انکی بیعت الرضوان سے اسکا سبب یہ کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں عزت رکھتا ہوتا تو حضرت اسی کو بھیجتے عثمانؓ کے بدلے اور نبی نے انکو مکہ روانہ کیا اور بیعت الرضوان انکے بعد ہوئی اور حضرت نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمانؓ کی پھر کہا عبداللہؓ نے جا یہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصر امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی ان سے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمرؓ اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یارب العالمین۔

۳۷۰۹ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّیَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

۳۷۰۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپ ﷺ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپ ﷺ کو کسی کی نماز نہ پڑھی آپؐ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہؓ وہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت ان کی ابوسفیان ہے۔
مترجم: یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذی النورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔

۳۷۱۰ :عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْلِكْ عَلَیَّ الْبَابَ فَلَا یَدْ خُلَنَّ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ یَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ۔

۳۷۱۰: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپ ﷺ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابوموسیٰ تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سوا ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا یا رسول اللہ! ابوبکرؓ اذن مانگتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عمرؓ اذن مانگتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت دو ان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی ان کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون؟ انہوں نے کہا عثمانؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ عثمانؓ ہیں اذن مانگتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے بشارت دو ان کو جنت کی ایک بلوے جوان پر ہوگا اور وہ بلوے وہی آخر خلافت کا جس میں آپ ﷺ شہید ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۱۱ : عَنْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْهِ۔

۳۷۱۱: روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمانؓ نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔ مترجم: مآثر جمیلہ اور محامد حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھا ننہال اور ددھیال دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں ہے کہ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اروئی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبدالشمس اور ماں اروئی کہ نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبدالمطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذی النورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اس کے اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مجہور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اصل فطرت میں تشبیہ بالانبیاء رکھتے تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سباق مسلمین سے ہیں ابوعبیدہؓ بن جراح اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے بھی ایک روز پہلے ایمان

لائے ہیں بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمرؓ سے ان کے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی رقیہؓ کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذاء پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے اور حضرت ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجران حبشہ کے کہ وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات میں آپ کے ہمرکاب رہے سوا بدر کے کہ اس میں تیمارداری رقیہؓ میں شاغل تھے بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے ان سے اجر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدر میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوۂ احد میں ذرا صحابہ پسپا ہوئے رحمت الٰہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرت ﷺ نے اسراء مسلمین کی تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے وہ اہل رضوان میں اور جب رقیہؓ نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثومؓ دیں رضی اللہ عنہما اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثومؓ کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاہتا جاتا ان کے ساتھ اگرچہ ایک نہ رہتی۔

اور جیش کی تجہیز میں نصیب اوفیٰ اور اکمل ان کو عنایت ہوا اور حضرت نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل ان کو نقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیر رومہ کی اور توسیع کی مسجد نبوی کی ایک مربد خرید کی بیس ہزار کو اور غزوۂ تبوک کے مخمصہ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام وادم کا حضرت کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپؐ نے اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزء ورضی عنا کما رضی عنہ اور اکثر احیان کتابت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کے لیے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور حضرت نے اسے بہت پسند کیا اور کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نضرہ میں ہے کہ ایک بار حضرت کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جابجا نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھ آٹا اور گیہوں اور کھجور اور چند بکریاں چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہوگا اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور حضرت جب گھر میں تشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو تو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا تھا چنانچہ حضرت کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے۔

چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام میں ید طولی رکھتے تھے چنانچہ حضرت مولاۃ سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابوبکرؓ میں مدینہ میں قحط ہوا اور ابوبکرؓ نے کہا شام تک اللہ تمہاری تکلیف کھول دے گا پھر

جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار بردطعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ نے اس کا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا ﷺ ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپؐ کے پیر میں ہیں کہ تسمے اس کے نور کے ہیں سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہیں مجھے آپؐ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپؐ نے فرمایا کہ میں عثمانؓ کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ اللہ کی راہ میں صدقہ کیے ہیں اور اللہ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعتاق میں بلند پایہ رکھتے تھے چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد نہ کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور ادائے حج و عمرہ میں بھی ماشاءاللہ ان کا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهٗ لِمَنْ اَوْ صَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَاتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ۔ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک پایہ عالی رکھتے تھے جزہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ رضی اللہ عنہ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

يُقَالُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

۳۷۱۲ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا وَ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنْ لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ۔

مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

۳۷۱۲: روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے حضرت کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا راوی اور وہی کہا اور تیسرا اور چوتھا آپؐ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپؐ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علیؓ سے' علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مؤمن کا بعد میرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔

۳۷۱۳: عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَةَ اَوْزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔

۳۷۱۳: روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقمؓ سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن ارقمؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابوسریحہ کا نام حذیفہؓ ہے وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ مترجم: شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلافصل پر حضرت علیؓ کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم و معتق اور ناصر و محب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت خلافت بلافصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے۔ انتہی ما قال المترجم۔

۳۷۱۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ۔

۳۷۱۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلالؓ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسی کو حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ اور رسول ﷺ کے اور رحمت کرے اللہ عثمانؓ پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علیؓ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علیؓ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی اور۔

۳۷۱۵: عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ

۳۷۱۵: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کئی شخص

رَءُ وَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَافَارْدُدْ هُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْلَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَّضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدْ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَ كَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ ﷺ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اسوال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے سو ہم کر پھیر دیجئے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آ ؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دین کی تلوار مارے اور اللہ نے آزما لیا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یارسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علیؓ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علیؓ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۶ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِب۔

۳۷۱۶: روایت ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علیؓ بن ابی طالب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابو ہارون عبدی میں اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید سے۔

۳۷۱۷ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔

۳۷۱۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مومن۔

ف: اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۱۸ : عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَ سَلْمَانُ وَاَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ

۳۷۱۸: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذرؓ اور مقدادؓ اور سلمانؓ کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ۔ کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

۳۷۱۹ : عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْعَلِیٌّ۔

۳۷۱۹: روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہا ابوبکرؓ کے ساتھ علیؓ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۷۲۰ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۷۲۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ کروا دیا ایک کا دوسرے سے یعنی ایک مہاجر اور ایک انصار سے علیؓ روتے ہوئے آئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا اپنے اصحاب میں اور مجھے کسی کا بھائی نہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۲۱ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیْ هٰذَا الطَّیْرَ فَجَآءَ عَلِیٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ۔

۳۷۲۱: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو ساری مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے پھر علیؓ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو سدی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے اور انہوں نے پایا ہے انسؓ بن مالکؓ کو اور دیکھا ہے حسین بن علیؓ کو۔

۳۷۲۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِیِّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِیْ۔

۳۷۲۲: عبداللہ بن عمروؓ بن ہند جملی سے روایت ہے کہ علیؓ نے فرمایا جب میں رسول اللہؐ سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب میں چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۲۳ :عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔

۳۷۲۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر ہوں حکمت کا اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر نہ کیا اس میں صنابحی کا اور نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے اس کو سوا شریک کے ثقات سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۲۴ :عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

۳۷۲۴: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہؓ بن ابی

اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لِاَنْ تَكُوْنَ لِىْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخْلُفُنِىْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِىْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِىْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِىْ عَيْنِهٖ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ اَ لْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَّ حُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِىْ۔

سفیانؓ نے سعدؓ کو کہ تم برا کیوں نہیں کہتے ابوتراب کو یعنی حضرت علیؓ کو کہا جب تک یادرکھوں گا میں تین باتوں کو کہ کہا تھا ان کو رسول اللہؐ نے تو نہیں برا کہوں گا ان کو ان میں سے ایک کو میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں سنا میں نے رسول اللہؐ کو اور مدینہ میں چھوڑا تھا ان کو آپ نے بعض مغازی میں سو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ مجھے چھوڑے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ یعنی کیا میں جہاد کے لائق نہیں سو فرمایا آپؐ نے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس درجۂ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا ہارون موسیٰ کی جانب سے یعنی وہ بھی کوہ طور جاتے وقت ہارون کو بنی اسرائیل میں خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ نبوت میرے بعد کسی کو نہیں دوسرے یہ کہ سنا میں نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دونگا کہ وہ اللہ اور رسول اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں کہا راوی نے پھر رغبت کی ہم سب لوگوں نے اس کی اور آپؐ نے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علیؓ کو اور وہ حاضر ہوئے اور انکی آنکھیں دکھتی تھیں پس آپؐ نے لب مبارک ڈال دیا انکی آنکھ میں اور دے دیا جھنڈا ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو تیسرے یہ کہ جب اتری آپؐ پر یہ آیت: نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ ..... آخر تک بلایا رسول اللہؐ نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسن اور حسینؓ کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔ مترجم: یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جوان کے یعنی حضرت علیؓ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی خوبی بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو برا کہو اس لیے کہ صحابہؓ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد ان کی یہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ منافق کہیں یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر ارزاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے جواب میں تین فضیلتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیان فرمائیں اور حضرت نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لے گئے تھے اور آیت مذکور کو آیت مباہلہ کہتے پوری آیت یوں ہے: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ [آلِ عمران: ٦١] یعنی اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آچکا ہو کہہ ان سے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں کو اور تمہارے لڑکوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔ پھر عاجزی کریں ہم دعا میں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا

کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں ان سے اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاقب جوان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا کہ آخر کو اس کا یہ حال نہ ہو کہ بڑا ان کا جینے نہ پایا اور چھوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے اور آنحضرت ﷺ اپنی گود میں حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؓ ان کے پیچھے جب اسقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ ٹل جائے۔ سو تم مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کسی نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے حضرت سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپؐ سے مباہلہ نہ کریں اور آپؐ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپ کو آپؐ کے دین پر چھوڑ دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپؐ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے نہ لڑیں اور ہمیں ہمارے دین سے نہ پھیریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمہ اللہ نے منکران صفات سے رکن و مقام کے بیچ میں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نہ کر سکے۔

۳۷۲۵ : عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ۔

۳۷۲۵: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ بھیجا نبی ﷺ نے دو لشکروں کو اور ایک پر علیؓ کو امیر کیا دوسرے پر خالدؓ کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علیؓ ہیں سو فتح کیا حضرت علیؓ نے ایک قلعہ اور لے لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا میرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ چغل خوری کی اس میں یعنی حضرت علیؓ کی سو میں آیا آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ نے خط پڑھا یعنی پڑھوا کر سنا اور رنگ آپ ﷺ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھے ان کو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لے لی تو کیا ہوا اور حضرت ان پر حاکم تھے آپؐ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے کچھ اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہو گا اس لیے حضرت سے اطلاع کر دی۔

۳۷۲۶ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا

۳۷۲۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول اللہؐ نے حضرت

يَوْمَ الطَّائِفِ فَا نْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ۔

علیؓ کو طائف کے دن اور ان سے سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہہ دوں۔

۳۷۲۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ۔

۳۷۲۷: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جنب رہے اس مسجد میں۔ علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں کسی کو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گذر جائے حضرت ﷺ اور علیؓ کے سوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔ مترجم: غرض یہ کہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علیؓ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔

۳۷۲۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔

۳۷۲۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ مبعوث ہوئے نبی ﷺ دو شنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؓ نے سہ شنبہ کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی حبہ سے انہوں نے علیؓ سے مانند اس کے۔

۳۷۲۹۔۳۷۳۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔

۳۷۲۹۔۳۷۳۰: روایت ہے سعدؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون، موسیٰ سے یعنی خلیفہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعدؓ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے۔

۳۷۳۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

۳۷۳۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی جیسے ہارونؑ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں سعد اور زید بن ارقم اور ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۷۳۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔ دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی رضی اللہ عنہ کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔

۳۷۳۳ : عَنْ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَا هُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۳۷۳۳: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ نبی ﷺ نے ہاتھ پکڑا امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو ہو گا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ مترجم: اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسن (و حسین) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کی لخت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت سن پاتا ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و مرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر و نشر ہو۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِيْ بَيْنَ حَدِيْثِ نَبِيِّكَ وَسُنَنِهٖ فِي الدُّنْيَا فَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ فِي الْعُقْبٰى بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ يَا مُجِيْبَ الدَّاعِيْنَ۔

۳۷۳۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ۔

۳۷۳۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مومنوں میں حضرت علیؓ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابوبکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علیؓ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

۳۷۳۵ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ۔

۳۷۳۵: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہا کہ اوّل جو اسلام لایا علیؓ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا اوّل جو اسلام لائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یعنی لڑکوں میں اوّل حضرت علیؓ اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیقؓ ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

۳۷۳۶ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ۔

۳۷۳۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا مجھ سے نبیؐ نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مومن ہو گا اور بغض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہو گا۔ عدی بن ثابتؓ نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کیلئے حضرت نے دعا کی ہے یعنی قرون ثلاثہ مشہور بالخیر میں ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۳۷: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِیُّ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِيَنِیْ عَلِيًّا۔

۳۷۳۷: روایت ہے ام عطیہ سے کہ بھیجا نبیؐ نے ایک لشکر کہ اس میں علیؓ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھالے مجھ کو علیؓ کو یعنی آپؐ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اسلئے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰؓ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حسینؓ اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ یعنی فاطمہؓ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابو طالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوف کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صغرسنی سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھاٹیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علیؓ بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابو طالب اس پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ یہ کونسا دین ہے جس پر تم چلتے ہو؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا اور رسولوں اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذاء نہ دے سکے گا اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ ﷺ پر اور تصدیق کی ہے ان کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابو طالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا سو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی اور جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علیؓ نے ان کو غسل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لیے ایسی دعا خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علیؓ کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنی جانِ عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور آپ کی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافروں کو دھوکا ہوا اور حضرت تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علیؓ بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی حضرت نے ان کو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپؐ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علیؓ بھی ان میں تھے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علیؓ بھی ان میں تھے ثالثاً یہ کہ جبرائیل اور یا میکائیل ان کے ساتھ تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپ کی یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپ کو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعبؓ بن عمیر صاحب لواء شہید ہوئے حضرت

نے لوائے محمدی آپ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علیؓ نے قریش کے صاحب لواء کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علیؓ کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؓ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔

اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپؓ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔ فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوۂ خیبر میں رایت فتح آپ ہی کے ہاتھ میں تھا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپ نے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپ کی ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنالیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی ابو رافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپؐ نے ان کو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب طلحہ بن عبید اللہؓ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے

۳۷۳۸ : عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

۳۷۳۸: روایت ہے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں دو زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی طلحہؓ کے لیے یعنی جنت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان گزرے اللہ اسے معاف کرنے والا ہے۔

۳۷۳۹۔۳۷۴۰ : عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ۔

۳۷۳۹۔۳۷۴۰: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہا انہوں نے میرے کانوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں ہمسایہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۷۴۱ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰی شَهِيْدٍ يَّمْشِیْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَةَ۔

۳۷۴۱: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ان کو اور کلام کیا ہے بعضوں نے صالح بن موسیٰ میں بھی۔

۳۷۴۱ : (ا) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

۳۷۴۱ (ا): روایت ہے موسیٰ بن طلحہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہؓ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائید دین پوری کر چکے ہیں اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے۔

۳۷۴۲ : عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لِلْاَعْرَابِيِّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

۳۷۴۲: روایت ہے طلحہؓ سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو حضرت ﷺ سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نہ کرتے تھے حضرت ﷺ سے پوچھنے کی حضرت کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپ ﷺ سے اعرابی نے اور آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا طلحہؓ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا یہ طلحہؓ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابو کریب سے یہی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابو کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب زبیر بن عوام کے راضی ہوا اُن سے اللہ

۳۷۴۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لِاَبِيْ وَاُمِّيْ۔

۳۷۴۳: روایت ہے حضرت زبیرؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر فدا ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۴۴ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاَنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

۳۷۴۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوامؓ ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔

۳۷۴۵ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ

۳۷۴۵: روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری

حَوَارِيًّا وحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا۔

زبیرؓ ہیں اور زیادہ کیا ابونعیم نے اس روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو زبیرؓ نے عرض کی کہ میں اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے آ کر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کھود لی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک شب نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیرؓ کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشاں ہیں اور خیمے ان کے اُکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا حضرت کا۔

۳۷۴۶ : عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذَاكَ اِلٰى فَرْجِهٖ۔

۳۷۴۶: روایت ہے ہشام بن عروہؓ سے کہ وصیت کی زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو جمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہ ہوا ہو رسول اللہ کی رفاقت میں یہاں تک کہ میری فرج بھی اور یہ وصیت شائد اسلئے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جانثاریاں تھیں صحابہؓ کی آنحضرتؐ کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔ مترجم: جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؓ سے مقابل ہوئی تھیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنی خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المؤمنینؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہؓ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور زبیرؓ جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا تو ان سے سرگوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تجھ سے لڑے گا اور ظالم ہوگا یعنی زبیرؓ۔ غرض جب ان کو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے۔ راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کی خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور مرضی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عبدالرحمٰن بن عوف کے راضی ہوا اللہ اُن سے

۳۷۴۷ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۷۴۷: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ

اَبُوْ بَكْرٍ فِى الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِى الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِى الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِى الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِى الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِى الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِى الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ فِى الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِى الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِى الْجَنَّةِ۔

جنت میں ہیں اور علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں یعنی یہ دسوں جنتی ہیں اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ابومصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعیدؓ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعیدؓ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔

۳۷۴۸ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِىْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَشَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِى الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِى الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِى الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِىْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِى الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ۔

۳۷۴۸: روایت ہے سعید بن زیدؓ سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور عبدالرحمٰنؓ اور ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو اے ابا الاعور! وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دی اللہ کی ابوالاعور جنت میں ہیں کہا راوی نے وہ سعدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ف: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے۔

۳۷۴۹ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمَّا يُهِمُّنِىْ بَعْدِىْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَالرَّحْمٰنَ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا۔

۳۷۴۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کریں گے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت میں مگر صابرین کہا راوی نے کہ پھر ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تھیں وہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا حضرت کی بیبیوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۷۵۰ : عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۳۷۵۰: روایت ہے ابی سلمہؓ سے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مؤمنینؓ کے لیے کہ وہ چار لاکھ کا بکا شائد حدیث

بِيْعَتْ بِاَ رْبَعِ مَائَةَ اَلْفٍ۔ اوّل میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب سعدؓ کے اور کنیت انکی ابی اسحٰق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاصؓ کے اور نام انکا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وُہیب کے

۳۷۵۱: عَنْ سَعْدِ بن ابی وقاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ۔

۳۷۵۱: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

ف: مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے انہوں نے روایت کی قیس سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعدؓ کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

۳۷۵۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِیْ فَلْيُرِنِیْ اِمْرُؤٌ خَالَهٗ۔

۳۷۵۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ سعد آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنی جیسے میرے ماموں ہیں ایسا کسی کا ماموں نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنو زہرہ سے تھے اور ماں رسول ﷺ کی اسی قبیلہ سے تھیں اس لیے آپؐ نے ان کو اپنا ماموں فرمایا۔

۳۷۵۳۔۳۷۵۴ : عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَ قَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

۳۷۵۳۔۳۷۵۴: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جمع نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعدؓ کے کہ ان سے فرمایا احد کے دن مار تو تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر مار اے جوان پٹھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سعید بن میسب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سعدؓ بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول ﷺ نے اپنے ماں باپ کو احد کے دن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علیؓ سے انہوں نے رسول ﷺ سے روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے علیؓ بن ابی طالب سے کہا حضرت علیؓ نے نہیں سنا میں نے رسول ﷺ کو کہ فدا کیا ہو آپؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔

۳۷۵۵۔۳۷۵۶ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ

۳۷۵۵۔۳۷۵۶: روایت ہے عائشہؓ سے کہ ایک دن آنکھ نہ لگی رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْسَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَامَ۔

اللہ ﷺ کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹ کر آئے تھے تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور حضرت ﷺ نے پوچھا کون؟ انہوں نے عرض کی سعد بن ابی وقاصؓ آپ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے سو حاضر ہوا میں کہ پہرہ دوں آپ ﷺ کے لیے۔ سو دعا کی ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اور سو گئے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَاسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب سعیدؓ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمروؓ کے وہ نفیل کے راضی ہو اللہ ان سے

۳۷۵۷: زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِلَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ اُثْبُتْ حِرَاءَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا۔

۳۷۵۷: روایت ہے سعید سے کہ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے حرا میں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حرا ٹھہرا رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپ ﷺ نے صدیق یا شہید فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور سعد اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف ہیں لوگوں نے کہا وہ دسواں کون ہے؟ سعید نے کہا میں ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید کے ﷺ سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے۔

مَنَاقِبِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

مناقب ابوعبیدہؓ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے

۳۷۵۷ (ل): عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَ السَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۷۵۷ (ل): روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آئے سردار اور اس کے نائب ایک قوم کے نبی ﷺ کے پاس اور ان دونوں نے کہا کہ بھیج دیجئے

وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّیْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں سولوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپ ﷺ نے ابوعبیدہؓ کو کہا راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سنی ہے میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوا ابن عمرؓ اور انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ بن الجراح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤدؒ سے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے ابواسحاقؒ سے کہ کہا حذیفہؓ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔

۳۷۵۷ (ب): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ۔

۳۷۵۷ (ب): روایت ہے عبداللہ بن شقیقؒ سے کہ انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کا کون تھا؟ انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمرؓ میں نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابوعبیدہؓ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو چپ ہو رہیں۔

۳۷۵۷ (ج): عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۳۷۵۷ (ج): روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب شخص ہے ابوبکرؓ اور کیا خوب شخص ہے عمرؓ اور کیا خوب شخص ہے ابوعبیدہؓ بن جراح۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عباسؓ کے اور کنیت انکی ابوالفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبیؐ کے، بیٹے ہیں عبدالمطلب کے

۳۷۵۸: عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَ لِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ

۳۷۵۸: روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہؓ سے کہ عباسؓ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپ ﷺ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ قریش کو ہم سے کیا پڑی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضب ناک ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ چہرہ آپ کا سرخ ہوگیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اللہ و رسول کے لیے تم کو دوست نہ رکھے

وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ قَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ۔

پھر فرمایا اے لوگو! جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۵۹۔۳۷۶۰ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ اَوْمِنْ صِنْوِاَبِيْه۔

۳۷۵۹۔۳۷۶۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ چچا ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابوالزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۳۷۶۱ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِيْ صَدَقَتِهِ۔

۳۷۶۱: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حضرت عمرؓ سے عباسؓ کے باب میں کہ چچا آدمی کا اس کے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۶۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَاوَ غَدَوْنَا مَعَهُ فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ۔

۳۷۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عباسؓ سے کہ دوشنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے ان سے تم کو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبح کو گئے اور ہم کو آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباسؓ اور ان کے لڑکے کے لیے ظاہراً اور باطناً ایسی بخشش کر کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے وہ لڑکے کا خوب حق ادا کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب جعفر کے اور وہ بیٹے ہیں ابی طالب کے راضی ہوا اللہ ان سے

۳۷۶۳ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ۔

۳۷۶۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے جعفرؓ کو دیکھا جنت میں اُڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہؓ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۶۴ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذٰى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَ لَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

۳۷۶۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کی بعد رسول اللہ ﷺ کے افضل جعفرؓ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۷۶۵ :عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۳۷۶۵: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جعفرؓ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۶۶ :عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَ سْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهٗ اِلَّا لِيُطْعِمَنِیْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِیْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِیْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِ مْرَأَتِهٖ يَا اَسْمَآءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِیْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِيْنِ۔

۳۷۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور اپنی بی بی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب وہ کھلا چکتی تو مجھے جواب دیتے اور جعفرؓ مسکینوں کو چاہتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابو المساکین فرمایا کرتے یعنی مسکینوں کے باپ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے اور وہ بیٹے ہیں علیؓ کے اور وہ ابی طالب کے راضی ہو ان سے اللہ

۳۷۶۷-۳۷۶۸ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۳۷۶۷-۳۷۶۸: روایت ہے ابو سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے۔

ف: روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے۔

۳۷۶۹ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَاهٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا

۳۷۶۹: روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا تو وہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہے پر اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست

فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔

رکھ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۷۷۰ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا۔

۳۷۷۰: روایت ہے عبدالرحمٰن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمرؓ سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند کو یعنی امام حسینؓ کو اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

۳۷۷۱ :عَنْ سَلْمٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔

۳۷۷۱: روایت ہے سلمٰی سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسین کے ابھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۷۲ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔

۳۷۷۲: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور آپ ﷺ حضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگھتے تھے اور اپنے کلیجے سے لگاتے تھے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے۔

۳۷۷۳ :عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ۔

۳۷۷۳: روایت ہے ابوبکرہؓ سے کہا کہ چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی امام حسنؓ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسنؓ ہیں۔ مترجم: یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسنؓ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حضرت امام حسنؓ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل وقمع سے بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزء۔

۳۷۷۴ :عَنْ اَبِیْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَخْطُبُنَا اِذَا جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا

۳۷۷۴: روایت ہے ابو بردہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ

قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَ ضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا۔

چلتے تھے اور گر پڑتے تھے یعنی صغرسنی اور ضعف کے سبب سے سو اترے رسول اللہ ﷺ منبر سے اور دونوں کو اٹھالیا اور اپنے آگے بٹھالیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے یعنی آزمائش۔ دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو کہ چلتے تھے اور گرتے تھے سو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان کو اٹھالیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے۔ مترجم: افسوس ہے کہ جن سے نبی ﷺ کو اس قدر محبت اور الفت تھی ان کے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذاء اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳۷۷۵: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔

۳۷۷۵: روایت ہے یعلیٰؓ بن مرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے دوست رکھتا ہے اللہ اسکو جو دوست رکھے حسینؓ کو حسنؓ ایک نواسا ہے نواسوں میں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۷۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

۳۷۷۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حسینؓ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

۳۷۷۷: عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ۔

۳۷۷۷: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور ابن عباسؓ اور ابن الزبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْئَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۷۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیاد نابکار کے پاس تھا اور لائے وہاں سر امام حسینؓ کا یعنی کربلا سے سو وہ ان کے ناک میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں ذکر کیا جاتا ہے راوی نے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ مشابہ تھا رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: بخاری کی روایت میں یہ لفظ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگاتا تھا اور اس روایت سے اور ترمذی کی روایت سے اس طرح ہو سکتی ہے تطبیق کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن واستہزاء ہو۔

۳۷۷۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۷۷۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ امام حسنؓ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسینؓ سینہ سے نیچے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۷۸۰: عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَاْسِ

۳۷۸۰: روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیادؒ اور اس

عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَ تْ تَخَلَّلُ الرُّءُ وْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِيْ مِنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

کے لوگوں کے سر مسجد میں لا کر ڈال دیئے جو رحبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہو کر آیا اور عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار اور یہ نمونہ تھا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۸۱ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِيْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّيْ فَقُلْتُ لَهَادَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۳۷۸۱: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو حضرت کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے میں نے کہا اتنے روز سے میرا کوئی حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ سے بہت خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور حضرت سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلا سو میری آواز سنی اور فرمایا کون؟ حذیفہؓ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہؓ سردار جنت کی عورتوں کی اور حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسرائیل کی روایت سے۔

۳۷۸۲ : عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا۔

۳۷۸۲: روایت ہے براءؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اور کہا کہ یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۸۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔

۳۷۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر لئے ہوئے تھے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔

۳۷۸۴: عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔

۳۷۸۴: روایت ہے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر لئے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب اہل بیت کے راضی ہوا اللہ ان سے

۳۷۸۵۔۳۷۸۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ۔

۳۷۸۵۔۳۷۸۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جس کا نام قصویٰ تھا اور خطبہ پڑھتے تھے سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنے۔

ف: اس باب میں ابوذرؓ اور ابوسعیدؓ اور زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔ مترجم: تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہیں اس لیے حضرت نے فرمادیا کہ مراد اس سے اہل بیت ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپ کی نسل اور بیبیاں اور قرابت قریبہ والے ہیں اور پکڑے رہنے سے مراد ہے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنا اور ان کی روایات پر عمل کرنا اور ان کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اور اس پر عامل رہنا اوامر کو بجالانا اور نواہی سے باز رہنا۔

۳۷۸۷: عَنْ عُمَرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب: ۳۳] فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ۔

۳۷۸۷: روایت ہے عمروؓ بن ابی سلمہ سے جو گیلڑ (پروردہ) تھے نبیؐ کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبیؐ پر: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ..... یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو سلمہ کے گھر میں سو بلایا نبی ﷺ نے فاطمہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور ان کے پیچھے علیؓ تھے سو ان سب پر ایک چادر ڈال کر آپؐ نے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو ان کی ناپاکی دور کر دے اور ان کو بخوبی پاک کر دے اور ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو تم نیکی پر ہو۔

ف: اور اس باب میں ام سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ ہیں یا وہ معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نہی

فرمائی یا وساوس وخطرات شیطانیہ اور ہواجس وشبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ازاوج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں اور یہی روایت سعید بن جبیرؒ کی ابن عباسؓ سے اور یہی قول ہے عکرمہ اور مقاتل کا اور ابی سعید خدریؓ اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسینؓ ہیں اور روایت مذکورہ بھی اسی کی موید ہے مگر بہر حال نساء نبی اس سے خارج نہیں اس لئے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زیدؓ بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علیؓ اور آل عقیل اور آل جعفرؓ اور آل عباسؓ ہیں (من البغوی)

۳۷۸۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُ هُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَيْتِیْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِيْهِمَا۔

۳۷۸۸: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسّی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوضِ کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھہرایا اور رسم ورواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بدسلوکی ظاہر وباہر ہے۔

۳۷۸۸ (ا): عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ كُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْقَالَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

۳۷۸۸ (ا): روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبداللہ مسعود (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علیؓ سے موقوفاً۔

۳۷۸۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَ اَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِیْ بِحُبِّیْ۔

۳۷۸۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کے لیے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ عُبَيْدَةَ

مناقب معاذ اور زید اور اُبی اور ابی عبیدہ رضی اللہ

بْنِ الْجَرَّاحِ

عنہم کے

۳۷۹۰۔۳۷۹۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّ هُمْ فِیْ اَمْرِاللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۳۷۹۰۔۳۷۹۱: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر ابوبکرؓ ہیں یعنی نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجا لانے میں عمرؓ اور سب سے زیادہ سچے عثمانؓ بن عفان اور سب سے زیادہ حلال وحرام سے واقف معاذ بن جبلؓ اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعب اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اِس امت کے امین ابوعبیدہ ؓ بن جراح ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ کی روایتؓ سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابوقلابہ نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۳۷۹۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ : ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [البينة : ١] قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔

۳۷۹۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورۂ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

۳۷۹۳۔۳۷۹۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ۔

۳۷۹۳۔۳۷۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ۔ راوی نے کہا میں نے کہا ابوزیدؓ کون ہیں؟ انسؓ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۹۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ۔

۳۷۹۵: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسید بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجموح۔ ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

۳۷۹۶ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ

۳۷۹۶: روایت ہے حذیفہؓ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار

الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنًا قَالَ فَاِنِّي سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

ایک قوم کا اور نائب اس کا نبیؐ کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمایئے آپؐ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کو طمع کی، سو بھیجا آپؐ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہؓ کو کہا راوی نے ابواسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

۳۷۹۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَّ سَلْمَانَ۔

۳۷۹۷: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علیؓ اور عمارؓ اور سلمانؓ فارسی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔ مترجم: سلمان فارسیؓ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ کے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کی خدمت میں کھینچ لائی۔ یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے کھودی گئی۔ حضرت نے ان کو اہل بیت سے فرمایا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ اَبُوالْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالیقظان ہے

۳۷۹۸ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔

۳۷۹۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ عمارؓ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک ذات پاک خصلت کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۹۹ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَ هُمَا۔

۳۷۹۹: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اختیار نہ دیا گیا عمارؓ کو کسی دو امروں میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں سے بہتر کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک لڑکا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔

۳۷۹۹ : (ا) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ اهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ مَاحَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ۔

۳۷۹۹ (ا): روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور چلو چال عمارؓ کی اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کریں اس کو سچ جانو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولیٰ ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

۳۸۰۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرْ يَاعَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۳۸۰۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بشارت ہو تجھ کو اے عمارؓ! کہ قتل کریں گے تجھ کو باغی لوگ۔

ف: اس باب میں ام سلمہ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی الیسرؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جنگ و جدل میں حضرت علیؓ حق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہادی تھی۔ اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمارؓ کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

۳۸۰۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ۔

۳۸۰۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذرؓ سے۔ ف: اس باب میں ابی الدرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۰۲ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ۔

۳۸۰۲: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میرے لیے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابوذرؓ سے اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم سے سو عمر بن خطابؓ نے حضرت سے پوچھا جیسے کسی کو رشک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کردیں ہم اس کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یوں فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریمؑ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ

مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ

۳۸۰۳ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ ايَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأحقاف : ١٠] وَنَزَلَ: ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ [الرعد : ٤٣] اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدِ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ۔

عنہ کے

۳۸۰۳: روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا آئے عبداللہ بن سلام اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو۔ آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایذاء سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے سو عبداللہؓ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہؓ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری شان میں نازل ہوئیں چنانچہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ..... اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمان کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تم سے دور ہو جائیں گے اور تلوار اللہ تعالیٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی کہ پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سو لوگوں نے ان کی نصیحت سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمانؓ کو بھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہؓ بن سلام سے۔

مترجم: دونوں آیتیں عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئیں۔

اول: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ [الأعراف : ١٠] یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔ انتہی

اور اس گواہ سے مراد عبداللہؓ بن سلام بھی ہیں یہی قول ہے قتادہؒ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں۔

دوسری: وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ [الرعد: ٤٣]

یعنی کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبداللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہؒ کا اور ان نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمانؓ خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی جو کہ آپس میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہوگئی۔

۳۸۰۴: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔

۳۸۰۴: روایت ہے یزید بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جو ان کو ڈھونڈے بے شک پائے تین بار یہی کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابوالدرداءؓ دوسرے سلمان فارسیؓ تیسرے عبداللہ بن مسعودؓ چوتھے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔ **ف:** اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

۳۸۰۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۳۸۰۵: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پیروی کرو میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ کی اور خصلت اختیار کرو عمارؓ کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعودؓ کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور وہ ابوالزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعرا جن سے شعبہؒ اور ثوری اور ابن عیینہؒ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعودؓ کے۔

۳۸۰۶: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۸۰۶: روایت ہے اسود بن یزیدؓ سے کہ انہوں نے سنا ابوموسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ مسعودؓ ایک شخص ہیں حضرت ﷺ کے گھر والوں سے اس لیے کہ ہم بہت ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت دیکھتے حضرت ﷺ کے گھر میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے۔

۳۸۰۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَيْنَا

۳۸۰۷: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزیدؓ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم

حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَ نَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِىْ بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔

حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول اللہ ﷺ سے چال وچلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول اللہ ﷺ سے چال چلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعودؓ ہیں وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت ﷺ کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحابؓ رسول اللہ ﷺ کو جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ان سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۰۸۔۳۸۰۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔

۳۸۰۸۔۳۸۰۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعودؓ کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔

۳۸۱۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ۔

۳۸۱۰: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قرآن سیکھو چار اشخاص سے عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبل اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۱۱: عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَلِىْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّىْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِىْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِىْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَ اَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَمَّارُ الَّذِىْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ

۳۸۱۱: روایت ہے خثیمہ بن ابی سبرہؓ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آ کر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابو ہریرہؓ مل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے انہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلبِ خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعید بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعودؓ حضرت ﷺ کے وضو کا پانی دینے والے اور آپ ﷺ کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حذیفہؓ حضرت ﷺ کے ہمراز نہیں اور وہ عمارؓ نہیں جن کو بزبانِ رسول اللہ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں، قتادہؓ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے کہ وہ

الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ الْقَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ۔

پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خثیمہ بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں ابوسبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

۳۸۱۲ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اِسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

۳۸۱۲: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ ﷺ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو لیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہؓ پڑھائیں پڑھ لو کہا عبداللہؓ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔ مترجم: حضرت حذیفہؓ صاحب سر نبی ﷺ کہلاتے تھے اور حضرتؐ نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام ان منافقوں میں تو نہیں، سبحان اللہ! یہ ان کا کمال ایمان اور غایت خوف تھا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۸۱۳ : عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ۔

۳۸۱۳: روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہؓ کو ساڑھے تین ہزار دیئے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمرؓ کو تین ہزار تو عبداللہؓ نے کہا آپ نے اسامہؓ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ کی انہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زیدؓ اسامہؓ کے باپ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہؓ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر۔ ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۳۸۱۴ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا

۳۸۱۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہؓ کو

كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلاَّ زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ﴾ [الأحزاب :٥]

حضرت ﷺ کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لڑکوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۱۵ : عَنْ جَبَلَةَ بْنُ حَارِثَةَ اَخُوْ زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَذَا قَالَ فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ۔

۳۸۱۵: روایت ہے۔ جبلہ بن حارثہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہؓ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میرے بھائی زیدؓ کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپؐ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زیدؓ نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا' جبلہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۱۶ :عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْكُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ۔

۳۸۱۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہؓ بن زید کو اس پر امیر کیا سو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپؐ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اوّل سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنی اسامہؓ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی ہے۔

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے

۳۸۱۷ :عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْلِيْ۔

۳۸۱۷: روایت ہے اسامہؓ بن زید سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول اللہ ﷺ کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا ٹھہرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض موت میں پھر آپ ﷺ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

مترجم: اس حدیث معلوم ہو کہ مجیب الداعین اوپر ہے کہ دعا کیلئے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب وانبیاء کا۔

۳۸۱۸ : عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ

۳۸۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی ﷺ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّیْہِ۔

نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہؓ کی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ آپؐ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۸۱۹ : عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا یَا اُسَامَۃُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِیْ مَاجَاءَ بِھِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَھُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَاکَ نَسْأَلُکَ اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاکَ نَسْأَلُکَ عَنْ اَھْلِکَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلْتَ عَمَّکَ اٰخِرَھُمْ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا قَدْ سَبَقَکَ بِالْھِجْرَۃِ۔

۳۸۱۹: روایت ہے اُسامہ بن زیدؓ سے کہ میں بیٹھا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری نبیؐ سے میں نے عرض کی یارسول اللہ! علیؓ اور عباسؓ اجازت چاہتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپؐ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے انکو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم اسلئے حاضر ہوئے کہ آپؐ سے دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپؐ کو کون زیادہ پیارا ہے آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ بیٹی محمد کی انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد کو نہیں پوچھتے آپؐ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زیدؓ ہے پھر ان دونوں نے عرض کی انکے بعد کون پیارا ہے آپؐ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب' عباسؓ نے عرض کی یارسول اللہ! آپؐ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپؐ نے فرمایا علیؓ نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

مترجم: اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباسؓ سے اول ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مَنَاقِبُ جَرِیْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے

۳۸۲۰۔۳۸۲۱ : عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِیْ اِلَّا ضَحِکَ۔

۳۸۲۰۔۳۸۲۱: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ ﷺ نے ہنسے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے یحییٰ بن منیع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ کیا مجھ کو رسول ﷺ نے جب سے میں اسلام لایا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ

مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا

تعالیٰ عنہما کے

۳۸۲۲ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ۔

۳۸۲۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی حضرت نے ان کے لیے دو بار۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔

۳۸۲۳ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ۔

۳۸۲۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے دو بار دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول خدا ﷺ نے اور فرمایا یا اللہ سکھا دے اس کو حکمت۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

۳۸۲۴۔۳۸۲۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا بِيَدِيْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيْرُبِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

۳۸۲۴۔۳۸۲۵: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مجھے جنت میں جدھر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبداللہؓ نیک مرد ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

۳۸۲۶ :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰىْ فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ۔

۳۸۲۶: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا رات کو زبیر کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہؓ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زبیر کی جنے سو اسکا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھونگا پھر ان کا نام عبداللہؓ رکھا اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

۳۸۲۷ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَالِيْ

۳۸۲۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا گزرے رسول اللہ ﷺ اور سنی میری ماں نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ ﷺ پر یا رسول اللہ ﷺ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ۔

اللہ ﷺ نے تین دعائیں کی دو اس میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہو اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی ﷺ سے۔

۳۸۲۸۔۳۸۲۹ : عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ۔

۳۸۲۸۔۳۸۲۹: روایت ہے ام سلیمؓ سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! انس بن مالکؓ آپ کا خادم ہے سو اس کے لیے دعا کیجئے اللہ سے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال اور اولاد اور برکت دے اِسکو اُس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۳۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا۔

۳۸۳۰: روایت ہے انسؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ کنیت رکھی میری رسول اللہ ﷺ نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو لیں چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابوحمزہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابونضر سے روایت کرتے ہیں اور ابونضر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوخیثمہ کے جو بصری ہیں اور وہ انسؓ سے بہت روایت کرتے ہیں۔

۳۸۳۱ : عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۸۳۱: روایت ہے ثابت بنانیؒ سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابوعبداللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گذری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔

۳۸۳۲ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهٗ۔

۳۸۳۲: روایت ہے انسؓ سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے نبیؐ فرماتے تھے اے دو کان والے ابواسامہؓ نے کہا یہ فرمانا آپؐ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپؐ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۸۳۳ : عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ

۳۸۳۳: روایت ہے ابی خلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ انسؓ نے احادیث سنی ہیں نبی ﷺ سے انہوں نے کہا سنا کیسا کہ انہوں نے تو حضرت کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان

يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ۔

کے لیے نبی ﷺ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے ان سے۔ مترجم: آنحضرت ﷺ کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دو بار ہر سال بارآور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں کذا فی المشکوٰۃ۔

مَنَاقِبُ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۳۴۔۳۸۳۵ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ۔

۳۸۳۴۔۳۸۳۵: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ آپؐ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں رہتیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ اور سو پھیلائی میں نے اپنی چادر اور آپ ﷺ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپ ﷺ کا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابوہریرہؓ سے۔

۳۸۳۶ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ۔

۳۸۳۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبیؐ کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر انکے پاس اور آپ ﷺ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے میں کچھ نہ بھولا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۸۳۶ : (ل) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ۔

۳۸۳۶ (ل): روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۳۷ : عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ يَقُوْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدُهُ مَعَ يَدِ

۳۸۳۷: روایت ہے مالک بن ابی عامرؓ سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبیداللہؓ کے پاس اور اس نے کہ اے ابومحمد دیکھے تو اس مردِ یمانی یعنی ابوہریرہؓ کو کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اس سے بہت حدیثیں سنتے ہیں کہ تم سے نہیں سنتے کیا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بے شک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرت ﷺ سے کہ ہم نے نہیں سنیں اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی اصحابِ صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ ہاتھ ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوْتَاتٍ وَغِنًى وَكُنَّا نَاْتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ ا يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ يَقُلْ۔

کے یعنی کھانے پینے میں اور ہم گھر بار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے حضرت ﷺ کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنی ہیں رسول اللہ ﷺ سے بہت حدیثیں کہ ہم نے نہیں سنیں اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے۔

۳۸۳۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ۔

۳۸۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مرد ہوگا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔

۳۸۳۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانَ فَاِنَّهٗ انْقَطَعَ۔

۳۸۳۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ لایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لو اور اس کو جھاڑو مت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے وہ گر گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے سوا اس سند کے۔ **مترجم:** یہ حضرت کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت ﷺ کے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرت کی انگوٹھی کہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔

۳۸۴۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰى

۳۸۴۰: روایت ہے عبداللہ بن ابی رافعؓ سے کہ میں نے پوچھا ابو ہریرہؓ سے کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہؓ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی

غَنَمَ اَهْلِیْ وَكَانَتْ لِیْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِیْ اَبَا هُرَيْرَةَ۔

بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اسکو رات درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس سے کھیلتا سو لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۸۴۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَ كُنْتُ لَا اَكْتُبُ۔

۳۸۴۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ کی مگر عبداللہؓ بن عمروؓ کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

مترجم: حضرت ابو ہریرہؓ بڑے کثیر الروایۃ ہیں اور قوی الحافظہ اور رسول خدا ﷺ کے خادم خاص تھے رات دن احادیث یاد کرتے حضرت نے ان کو اسی وجہ سے اول شب میں وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع نہ راس مال' دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا رضی اللہ عنہ۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۲ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ۔

۳۸۴۲: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کی یا اللہ اسکو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۸۴۳ : عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ۔

۳۸۴۳: روایت ہے ابو ادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو تو لوگ کہنے لگے لو عمیر رضی اللہ عنہ معزول ہوئے اور معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے سو عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! ہدایت کر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۴ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

۳۸۴۴: روایت ہے عقبہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مؤمن ہوئے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ایمانِ قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۸۴۵ : عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ

۳۸۴۵: روایت ہے طلحہؓ بن عبید اللہؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ

رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے عمروؓ بن العاصؓ قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو جمحی کی روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اس کی متصل نہیں اس لیے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ ؓ کو۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ؓ

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلاً فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا يَااَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ۔

۳۸۴۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم نبیؐ کے ساتھ کسی منزل میں یعنی کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے سے سو نبیؐ فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابو ہریرہؓ اور میں کہنے لگا یہ فلاں شخص ہے پھر آپؐ کسی کو فرماتے کہ یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسی کو فرماتے تھے کہ یہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ بھی نکلے اور آپؐ نے فرمایا یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولیدؓ کہا آپؐ نے کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولیدؓ ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہو ابو ہریرہؓ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اس باب میں ابو بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: فرمانا رسول اکرم ﷺ کا اللہ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمرؓ میں حضرت خالد بن الولیدؓ سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں اس ملت کی ایک تلوار تھے کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لیے میان سے باہر نکالی تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ؓ

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۷: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ حَرِيْرٌ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَالَمَنَا دِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

۳۸۴۷: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول اللہؐ کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ ان کی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور نبیؐ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو بے شک رومال سعد بن معاذؓ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۴۸: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اِهْتَزَّلَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

۳۸۴۸: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذؓ کا ان کے آگے تھا ہل گیا ان کے لیے عرش رحمٰن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔

ف: اس باب میں اسید بن حضیر سے اور ابو سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۴۹ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَا فِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ۔

۳۸۴۹: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذؓ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل ونہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکرِ اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعدؓ نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت واطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ يَعْنِیْ مِمَّا يَلِیْ مِنْ اُمُوْرِهٖ۔

۳۸۵۰: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بمنزلہ کوتوال امیر کے تھے انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنی قیس حضرت ﷺ کے بہت کاموں کو بجا لاتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انصاری کی روایت سے، روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے انصاری مانند اس کے اور اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

مناقب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۱ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

۳۸۵۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنی پیدل تشریف لائے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۵۲ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ مَرَّةً۔

۳۸۵۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی رات پچیس بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مراد ہے کہ جو کئی سندوں سے مروی ہے جابرؓ سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا ﷺ کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرتؐ کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار رہوں گا اور جابرؓ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات میں نے آپؐ کے ہاتھ اونٹ بیچا اس رات حضرتؐ نے میرے لئے پچیس بار مغفرت مانگی اور جابرؓ کے والد ماجد کا عبداللہؓ بن عمرو بن حزام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر ان کی پرورش کرتے تھے اور ان کو خرچ دیتے تھے

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور ان پر رحم فرمایا کرتے تھے اس وجہ سے۔ ایسی ہی مروی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۳ : عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَ مِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَيَهْدِ بُهَاوَاَنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْابِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْابِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْارَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ۔

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۳: روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضامندی ڈھونڈنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اس نے اپنے اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اس کا درخت امید بار آور ہوا اور اس میں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ چھوڑا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب ان کا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر رکھ دو کہ وہ ایک گھاس ہے مکہ کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ادریس رحمہ اللہ سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔ مترجم: یعنی بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیسے کہ انہوں نے غنائم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔

مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۴: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالک رضی اللہ عنہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مناقب ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۸۵۵ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

مناقب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۵: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۶ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ۔

۳۸۵۶: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ﷺ ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کی عیش کے سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے۔

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں

۳۸۵۷۔۳۸۵۸ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُوا۔

۳۸۵۷۔۳۸۵۸: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے دیکھا مجھ کو طلحہؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا کہ تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔ مترجم اُمید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسول خدا ﷺ کی حدیث مبارک کی اور پھیلایا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم میں اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اس امیر المؤمنین کے لیے نجات وفلاح وفوزِ دارین کی جس کی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع ونشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

۳۸۵۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ۔

۳۸۵۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں تین زمانوں کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہؓ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہؓ رسول خدا ﷺ کے ہمعصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی برائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کا ذبہ اور افتراء اور فتن کی خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بلا نکیر اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے کہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جانے اور ان فقہائے متقشفہ اور جہلائے متزہدہ اور فقرائے متشبھہ کے اقوال پر مغرور نہ ہو جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلا دیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا ان کے دلوں سے منطفی ہو گئے۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ اور

بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلب مشربی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیتؐ خالصہ تھا اور احمدیت مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضرور ہے سو صحابی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا صحابی وہ ہے کہ جس کی مجاست طویل ہوئی رسول خدا ﷺ سے علی طریق المتبع اور صحابہؓ سب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں کثیر الروایۃ سب سے زیادہ ابو ہریرہؓ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیث روایت کی ہے کہ ان میں سے تین سو پر شیخین متفق ہیں یعنی بخاریؒ اور مسلمؒ اور بخاریؒ نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ ابو ہریرہؓ احفظ راویانِ حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل میں اور جب رسول خدا ﷺ کی وفات ہوئی اصحاب آپ کے جنہوں نے آپؐ سے روایت کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعضوں نے ان میں طبقہ کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور تابعی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں رہا ہو صحابی کے اور بعضوں نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں چنانچہ مذکور ہیں مطولات میں اور معلوم ہو گئی اس سے تعریف تبع تابعین کی انتہٰی۔

مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

باب: بیعت رضوان والوں کی فضیلت میں

۳۸۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ۔

۳۸۶۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول خدا ﷺ دوشنبے کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم وبیش لے کر بقصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنویں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہو گیا اس مقام اور مکان حضرت کے فیض تو امان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہو گیا۔ غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو

آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑا دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے قتل کیا اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی: لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ [الفتح : ۱۸] ترجمہ یعنی اللہ راضی ہوا ان مؤمنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔

اور اس لیے اس کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّا فَتَحْنَا ...... [الفتح : ۱] میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔

بَابُ فِيْ مَنْ يَسُبُّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے بیان میں

۳۸۶۱ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّاَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ نَصِيْفَهٗ۔

۳۸۶۱: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہوں میرے یاروں کو اسلئے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا یعنی ثواب میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نصیفہ سے نصف مد مراد ہے روایت کی ہم سے حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۳۸۶۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَا هُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ۔

۳۸۶۲: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے باب میں اور ان کو ہدف ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اسلئے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے اس سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۸۶۳ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ۔

۳۸۶۳: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک داخل ہو جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: سرخ اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔

۳۸۶۴: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًالِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْحَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَبَدْرًاوَ الْحُدَيْبِيَةَ۔

۳۸۶۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ غلام حاطبؓ کا رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطبؓ کی شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یا رسول اللہؐ! حاطبؓ دوزخ میں داخل ہوگا آپؐ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اسلئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۶۵: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۸۶۵: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابوطیبہ سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۳۸۶۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْالَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ۔

۳۸۶۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحابؓ کو تو کہہ دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مَاجَاءَ فِی فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں

۳۸۶۷: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اَنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اِسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّیْ يَرِيْبُنِیْ مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِیْ مَا اٰذَا هَا۔

۳۸۶۷: روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہؓ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علیؓ کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا' نہیں دیتا' نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرے اس لیے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۶۷: عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنْ

۳۸۶۸: روایت ہے بریدہؓ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں

الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔ حضرت علیؓ۔ ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۸۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَهَا۔

۳۸۶۹: روایت ہے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہ حضرت علیؓ نے ذکر کیا ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ فاطمہؓ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسی اذیت دے اور تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب میں ڈالے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت سے۔

۳۸۷۰ : عَنْ زَیْدِبْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔

۳۸۷۰: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اس سے جس سے تم ملو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صبیح مولیٰ ام سلمہؓ کے کچھ معروف نہیں ہیں۔

۳۸۷۱ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ وَحَامَّتِیْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ۔

۳۸۷۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے ایک چادر اوڑھادی امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ پر، پھر فرمایا یا اللہ! یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے سو تو ان کی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے ان کو بخوبی یعنی اخلاقِ حسیبہ اور عادتِ رذیلہ سے دُور رکھ۔ سو ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس اور عمرو ابن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے۔

۳۸۷۲-۳۸۷۳ : عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ قِیَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ

۳۸۷۲-۳۸۷۳: روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور چلن اور خصلت اور عادت میں اور اٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت فاطمہؓ سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ ﷺ کی اور حضرت ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ ﷺ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرتؐ بھی جب اُن کے پاس تشریف لے جاتے

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةَ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ مِنْ اَعْقَلِ نِسَاءِ نَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّي اِذَنْ لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي اَسْرَعُ اَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ ﷺ کا اور بٹھاتیں آپ ﷺ کو اپنی جگہ میں پھر جب حضرت ﷺ بیمار ہوئے حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ ﷺ کا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ ﷺ پر گر پڑیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کونسا موقع ہنسنے کا ہے پھر جب حضرت ﷺ کی وفات ہوئی میں نے اسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں حضرت ﷺ پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت ﷺ کی حیات میں یہ بھید چھپایا کہ افشائے راز آپ ﷺ کا مناسب نہیں۔ بات یہ تھی کہ پہلے آپؐ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ انکے گھر والوں میں سب سے اوّل میں اُن سے ملوں گی اس پر میں ہنسی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے۔

۳۸۷۴ : عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا۔

۳۸۷۴: روایت ہے جمیع عمیر تیمیؒ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ انہوں نے فرمایا فاطمہؓ میں نے کہا مردوں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علیؓ اور پھر فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔ **ف:** یہ حدیث غریب ہے۔

فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

۳۸۷۵....۳۸۷۹ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ

۳۸۷۵ تا ۳۸۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہؓ کی کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ میری سوتیں سب جمع ہوئیں ام سلمہؓ کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہؓ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو حضرت عائشہؓ کی باری ڈھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہؓ سو تم اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کرو کہ

ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِىْ قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اَيْنَ مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِىْ فِىْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْىُ وَاَنَا فِىْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا۔

آپ ﷺ حکم دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ ﷺ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں سوذ کر کیا اس کا ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا' پھر دوبارہ کہا جب آپ ﷺ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہؓ ہی کی باری میں روانہ فرماتے ہیں سو آپ ﷺ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ ﷺ کو جہاں کہیں ہوں پھر تیسری بار آپ ﷺ نے عرض کی آپؐ نے فرمایا اے ام سلمہؓ تم مجھے (حضرت) عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ مجھ پر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اتری سوا حضرت عائشہؓ کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور بعضوں نے اس حدیث کو حمادؒ سے انہوں نے ہشامؒ سے انہوں نے اپنے باپ عروہؒ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیثہ سے وہ ام سلمہ سے کچھ مضمون اس کا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

۳۸۸۰ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِىْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۸۸۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک پارہ حریر پر ان کی تصویر نبی ﷺ کے پاس لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں دنیا آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ سے اسی اسناد سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ سے اور روایت کی ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں کا۔

۳۸۸۱ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى لَا نَرٰى۔

۳۸۸۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے عائشہؓ یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی آپ ﷺ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ **ف:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۸۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ۔

۳۸۸۲: روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی۔ **ف:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۸۳ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا۔

۳۸۸۳: روایت ہے ابوموسیٰ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحابِ رسول اللہؐ پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور عائشہؓ سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے ان کے پاس۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۸۸۴ ـ ۳۸۵۵ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا۔

۳۸۸۴ـ۳۸۸۵: روایت ہے کہ عمرو بن عاصؓ کو نبیؐ نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کون شخص زیادہ پیارا ہے آپ کو؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابوبکرؓ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۸۶ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا۔

۳۸۸۶: روایت ہے عمرو بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون شخص آپ ﷺ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ان کا باپ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسمٰعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۳۸۸۷: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فضیلت عائشہؓ کی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالۃ الانصاری مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

۳۸۸۸ : عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ اَغْرُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِیْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

۳۸۸۸: روایت ہے عمروؓ بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمارؓ بن یاسر کے آگے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا تو عمارؓ نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۸۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادِ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَقُوْلُ هِیَ زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَعْنِیْ عَائِشَةَ۔

۳۸۸۹: روایت ہے عبداللہؓ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسرؓ کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں یعنی حضرت عائشہؓ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا۔

۳۸۹۰: روایت ہے حضرت انسؓ خادم رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون زیادہ پیارا ہے آپ ﷺ کو لوگوں میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابوبکرؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انسؓ کی روایت سے۔ مترجم: حضرت عائشہؓ ام المؤمنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورۂ نور کو ان کی براءت سے نور علی نور کیا کہ قیامت تک برأت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہؓ کا کافر و مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا منکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا ﷺ کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ بیبیوں میں حضرت کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپ کے پاس اس کا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

۳۸۹۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ۔

۳۸۹۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی بی بی پر نہ آیا حضرت ﷺ کی بیبیوں میں سے جتنا خدیجہؓ پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا بجز اس کے کہ حضرت ﷺ ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ہدیہ دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بَعْدَ مَامَاتَتْ وَ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

۳۸۹۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہؓ پر اور مجھ سے تو حضرت ﷺ نے جب نکاح کیا تھا، وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت ﷺ نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۳ : عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ۔

۳۸۹۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر حضرت خدیجہ تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

ف: اس باب میں انسؓ سے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۴ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

۳۸۹۴: روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہؓ بنت محمدؐ اور آسیہ بی بی فرعون کی یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں مریم کو اللہ نے صدیقہ فرمایا اور انکے احسان کو بیان کیا ہے اور خدیجہؓ کو اللہ اپنا سلام بھیجتا ہے اور فاطمہؓ زنانِ جنت کی سردار ہیں اور آسیہؓ فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون بےعون انکے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چومیخہ کر کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ انکو دھوپ عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: رب ابن لی عندك بیتاً فی الجنة و نجنی من فرعون و عمله و نجنی من القوم الظلمین۔ یعنی یا اللہ بنا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا اور اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھا لیا کہ وہ اس میں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

فِیْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کی فضیلت میں

۳۸۹۵: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ فَسَجَدَ قِیْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اَلَیْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَةً فَاسْجُدُوْا فَاَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۳۸۹۵: روایت ہے عکرمہؓ سے کہ ابن عباسؓ سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی ﷺ کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت ﷺ کی بیبیوں کے جانے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۸۹۶: صَفِیَّةُ بِنْتُ حُیَیٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِیْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اَلَا قُلْتِ وَكَیْفَ تَكُوْنَانِ خَیْرًا مِنِّیْ وَزَوْجِیْ مُحَمَّدٌ وَاَبِیْ هَارُوْنُ وَعَمِّیْ مُوْسٰی وَ كَانَ الَّذِیْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَ قَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ۔

۳۸۹۶: روایت ہے صفیہؓ جو بیٹی ہیں حیی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے اور حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ ﷺ سے ذکر کی آپ ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد ﷺ ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ ہماری آبرو حضرتؐ کے نزدیک زیادہ ہے صفیہؓ سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیبیاں ہیں نبیؐ کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور استاد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔ مترجم: صفیہؓ کا نسب یہ ہے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن

النضیر ابن الخام بن تا خوم اور بعضوں نے تنخوم اور بعضوں نے نخوم کہا اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے حضرت نے حضرت ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہؓ کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہؓ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ کو لیا اور لوگوں نے حضرت سے عرض کیا یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں' حضرت نے دحیہؓ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو حضرت نے پسند کیا اور ان کو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقل مند بی بی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہؓ بنت حیی کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلالؓ لے کر یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہ دو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا ان کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ حضرت نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلالؓ کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند ان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہِ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات حضرت صفیہؓ کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعضوں نے پچاس ہجری کہی ہے۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

٣٨٩٧ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاِنَّكِ لَا بْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ نَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اِتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

٣٨٩٧: روایت ہے انسؓ سے کہ صفیہؓ کو خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہؓ رونے لگیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کی کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے وہ پھر تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے اے حفصہؓ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

٣٨٩٨ : عن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا

٣٨٩٨: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح

فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

ہوا حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رودیں پھر کچھ کہا کہ ہنس دی پھر جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے حضرت ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی سو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سوا مریم کے سو میں ہنس پڑی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۸۹۹ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ۔

۳۸۹۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کا مر جائے تو اسے چھوڑ دو اس کی برائی نہ یاد کرو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۳۹۰۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ دَعْنِيْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

۳۹۰۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے یاروں میں کوئی کسی کی برائی مجھ تک نہ لائے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبداللہؓ نے کہ ایک بار حضرت ﷺ کے پاس کچھ مال آیا اور آپ ﷺ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد ﷺ کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا میں نے جب میں نے سنا اس کو تو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کہ موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

فَضْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فضیلت ابی بن کعبؓ کی

۳۹۰۱ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ

۳۹۰۱: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ ﷺ

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ : ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [البينة :١] وَقَرَأَ فِيْهَا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

نے ان کے آگے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پڑھا اس میں ان الذین سے یکفروہ تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ ﷺ نے لو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اس کو جو قناعت کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں مترجم: حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسی طرح مال و متاع دینوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے ؎

گفت چشم تنگ دنیادار را ☆ یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے ؎

کاسۂ چشم حریصاں پر نشد ☆ تا صدف قانع نشد پر در نشد

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْاَنْصَارِ

باب: انصار و قریش کی فضیلت میں

۳۹۰۲ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ۔

۳۹۰۲: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی میں چلیں تب بھی انکے ساتھ رہوں یعنی انکی رفاقت نہ چھوڑوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۰۳ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ۔

۳۹۰۳: روایت ہے عدی بن ثابتؓ سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازبؓ سے کہ انہوں نے سنا نبی سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے ان کو مؤمن اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق اور جو ان کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ ان سے بغض رکھے سو لوگوں نے عدیؓ سے کہا کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث براءؓ سے انہوں نے کہا ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۰۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۰۴: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا چند لوگوں کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِ كُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَ شِعْبَهُمْ۔

انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ ﷺ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنی نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہے یعنی قتل واسر وغیرہ اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ اِن کی دِل شکنی کا علاج کروں اور ان کا دل پر چاؤں یعنی اس لیے مالِ غنیمت میں سے میں نے ان کو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دُنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر لوگ کسی نالی میں یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار اور نالی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں۔ **ف:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۹۰۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ۔

۳۹۰۵: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالک کو ایک خط تعزیت کا جب ان کے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میں تم کو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کی طرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے یا اللہ بخش دے انصار کو اور انکی اولاد کو اور انکی اولاد کی اولاد کو یعنی تین پشتوں تک سب کی مغفرت کے لیے آپ ﷺ نے دعا دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

۳۹۰۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔

۳۹۰۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ابوطلحہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ سلام کہہ دو میرا تم اپنی قوم کو کہ ان کو میں پرہیز گار اور صابر جانتا ہوں۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے۔

۳۹۰۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَ اِنَّ كَرِشِي الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ۔

۳۹۰۷: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو کر میرے جامدانی کہ جس کی طرف میں لوٹ کر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار اور امین انصار ہیں سو معاف کر دو ان کی برائیوں کو بروں سے اور قبول کر لو نیکیوں کو ان کے نیکوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔ **مترجم:** عیبۃ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جس میں کپڑے حفاظت سے رہیں آپ نے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کرش یعنی جیسے معدہ میں طعام وغذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کے حافظ ونگہبان ہیں اور دل و

جان سے مجھ پر قربان ہیں۔ جزاهم الله عنا خير الجزاء اللهم اغفرلهم و ارحمهم و الحقنا بهم۔

۳۹۰۸ : اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِيْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَا قْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

۳۹۰۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے سو قبول کرو ان کے نیکوں سے اور معاف کرو ان کے بدوں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۰۹ : عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔

۳۹۰۹: روایت ہے سعدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۹۰۹ (ل): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

۳۹۰۹ (ل): روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۱۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالاً فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالاً۔

۳۹۱۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دعا فرمائی رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اوّل عذاب یعنی قتل و اسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

۳۹۱۱ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ۔

۳۹۱۱: روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مَاجَآءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

باب: انصار کے گھروں کی فضیلت میں

۳۹۱۲ : عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوا الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ

۳۹۱۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر

قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ۔

کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسید ساعدی سے وہ نبی ﷺ سے۔

۳۹۱۳ :عَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ۔

۳۹۱۳: روایت ہے ابو اسیدؓ ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ بے شک آپ ﷺ نے فضیلت دیدی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۳۹۱۴ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ۔

۳۹۱۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۱۵ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ۔

۳۹۱۵: روایت ہے جابرؓ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انصار میں بہتر گھر بنو عبدالاشہل کے ہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ کی فضیلت میں

۳۹۱۶ :عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَ صَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ۔

۳۹۱۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلّہ تھا سعد بن ابی وقاصؓ کا وہاں فرمایا آپ ﷺ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو ان کے مد اور صاع میں اس برکت سے دونی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چوگنی برکت عنایت کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہؓ بن زید اور ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے۔

۳۹۱۷ :عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۱۷: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے اور ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کا

مَابَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ باغوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے' روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول خدا ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز حضرت کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے' یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔

۳۹۱۷ (ا) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔

۳۹۱۷ (ا): روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اس کی جو وہاں مرے۔

ف: اس باب میں سبیعہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے۔

۳۹۱۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِيْ لُكَاعِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى شِدَّتِهَا وَلَاْ وَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۹۱۸: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھی ایک مولاۃ ان کی امین اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کر اے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اس کو گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں ابوسعیدؓ اور سفیانؓ بن ابی زہیر اور سبیعہؓ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۹۱۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰخِرِ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ۔

۳۹۱۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔

۳۹۲۰ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهٗ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ

۳۹۲۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ﷺ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تا کہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ ﷺ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ﷺ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ ﷺ نے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپ ﷺ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَ تُنَصِّعُ طَيِّبَهَا۔

ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۲۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْرَاَيْتَ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ۔

۳۹۲۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے۔

ف: اس باب میں سعدؓ اور عبداللہؓ بن زید اور انسؓ اور ابوایوبؓ اور زیدؓ بن زید اور رافعؓ بن خدیج اور جابرؓ بن عبداللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابو ہریرہؓ کی روایت کی مانند اور ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۹۲۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَاجَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا۔

۳۹۲۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ کے سامنے آیا کوہ احد کو تو آپؐ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ اسلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۲۳ : عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِیَ دَارُهِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔

۳۹۲۳: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے ابو عامر نے اس کو روایت کیا ہے۔

۳۹۲۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْ وَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۳۹۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ مَكَّةَ
باب : مکہ معظمہ کی فضیلت میں

۳۹۲۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُاَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ

۳۹۲۵: روایت ہے عبداللہ بن عدیؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری

اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ۔

زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث زہری کی جو ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہؓ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۲۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ۔

۳۹۲۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوا تیرا کہیں نہ رہتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ الْعَرَبِ

باب: عرب کی فضیلت میں

۳۹۲۷: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ۔

۳۹۲۷: روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپ ﷺ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔

۳۹۲۸: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ۔

۳۹۲۸: روایت ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہو گی اس کو محبت میری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔

۳۹۲۹: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ الْحَرِيْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّا نَرَاكِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَ مَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ۔

۳۹۲۹: روایت ہے محمد بن ابی رزینؓ سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا، محمد بن ابی رزین نے کہا مولیٰ ان کے طلحہ بن مالکؓ تھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔

۳۹۳۰ : عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ۔

۳۹۳۰: روایت ہے ام شریکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جا رہیں گے۔ ام شریکؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا وہ ان دنوں بہت کم ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۹۳۱ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَامُ اَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ وَحَامُ اَبُو الْحَبَشِ۔

۳۹۳۱: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی تاء مثناۃ سے اور یفث بھی کہتے ہیں۔

فِيْ فَضْلِ الْعَجَمِ
باب: عجم کی فضیلت میں

۳۹۳۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاَنَا بِهِمْ اَوْبِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ۔

۳۹۳۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حریث کے۔

۳۹۳۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

۳۹۳۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب سورہ جمعہ اتری سو پڑھا اس کو آپ ﷺ نے پھر جب پہنچے: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی اور لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تھے پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اتار لاتے اس کو چند لوگ ان میں کے یعنی فارس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: پوری آیت سورۂ جمعہ میں یہ ہے: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ [۲] وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ [۳] یعنی وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹھایا اس نے

اُمیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے البتہ صریح گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آ کر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

پس حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی کی اور بڑی خدمت قرآن و حدیث کی بجالائے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور مؤید ان کتاب و سنت فارس سے پیدا ہوئے۔

فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن کی فضیلت میں

۳۹۳۴ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

۳۹۳۴: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ نبیؐ نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ انکے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ آئیں مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زیدؓ بن ثابت کی روایت ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمرانؓ قطان کی روایت سے۔

۳۹۳۵ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ۔

۳۹۳۵ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۳۵ (ا): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبْشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ۔

۳۹۳۵ (ا) : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلطنت اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں یعنی یمن میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔ مترجم : سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت ﷺ کے حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان و حکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن میں داخل ہے۔

۳۹۳۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَزْدُ اَسَدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً۔

۳۹۳۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ازد مددگار ہیں اللہ کے دین کے زمین میں لوگ چاہیں گے کہ ان کو زیر کریں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور ازدیوں کو بلند کرے گا اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انسؓ سے اسی اسناد سے موقوفاً اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۳۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ۔

۳۹۳۷: روایت ہے انسؓ سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں تو بھلے آدمی نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۹۳۸ :عَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ۔

۳۹۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمایئے سو آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے طعام اور وہ امن وایمان والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور میناء سے اکثر منکر روایتیں مروی ہوتی ہیں۔

فِيْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب: غفار اور اسلم اور جہنیہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں

۳۹۳۹ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنْصَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيْ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ۔

۳۹۳۹: روایت ہے ابو ایوب انصاریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا اللہ کے اللہ اور رسول ﷺ ان کا رفیق ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب فِيْ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ

باب: ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

۳۹۴۰ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا۔

۳۹۴۰: روایت ہے جابرؓ سے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جلا دیا ہم کو تیروں ثقیف نے سو بد دعا کیجئے ان کے لیے سو فرمایا آپ ﷺ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۹۴۱ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ۔

۳۹۴۱: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی ﷺ کی اور وہ برا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۹۴۲ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۹۴۲ : روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبیلہ بنی

فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ۔
ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا۔

ف: روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

ف: حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔

۳۹۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۳۹۴۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک جوان اونٹنی اور آپ ﷺ نے اس کے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی ہے اور میں نے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دی ہیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابو العلاء ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔

۳۹۴۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ اِبِلِهِ الَّذِيْ كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهٗ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ يُهْدِيْ اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهٗ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِيْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهٗ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيْهِ عَلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ۔

۳۹۴۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے کہ ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو ملی تھیں غابہ میں سو حضرت ﷺ نے اس کے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا میں نے رسول اللہ ﷺ نے کہ آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اس کے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دے دیتا ہوں پھر وہ خفا رہتے ہیں اور مجھ پر خفگی ہی جتاتے رہتے ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اس کے بعد میں کسی عرب لوگوں کا ہدیہ نہ لوں گا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنی یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے۔

۳۹۴۵: عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ

۳۹۴۵: روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعریؓ سے وہ روایت کرتے ہیں

أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُمْ مِنِّيْ وَإِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا نَبِيْ أَبِيْ وَلٰكِنَّهُ نَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِ أَبِيْكَ۔

اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب قبیلہ ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چراتے نہیں مالِ غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہؓ سے تو انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہؓ سے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں۔ مترجم: اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری اور اشعریین سب اسی کی اولاد ہیں۔

۳۹۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ اللّٰهُ لَهَا۔

۳۹۴۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے۔

ف: اس باب میں ابوذر اور ابو برزہ اور اسلمی اور بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۳۹۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ اللّٰهُ لَهَا وَ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ۔

۳۹۴۷: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت کرے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اور اس میں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرنانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۴۸: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْقَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيٍّ وَغَطْفَانَ۔

۳۹۴۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں قیامت کے دن اسد اور طے اور غطفان کے لوگوں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۴۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوْا يَابَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَا

۳۹۴۹: روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنو تمیم کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے فرمایا بشارت ہو تم کو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ﷺ ہم کو بشارت دیتے ہیں تو کچھ عنایت کیجئے

غِطِنَا قَالَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمْنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذَا لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا۔

پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اس لیے کہ بنو تمیم نے اس کو قبول نہ کیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی' اس میں فضیلت اہل یمن کی نکلی اور بیوقوفی بنو تمیم کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۵۰ : عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ تَمِیْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ یَمُدُّبِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُوْ خَیْرٌ مِّنْهُمْ۔

۳۹۵۰: روایت ہے ابو بکرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہیں تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے تھے آپ ﷺ اس کے ساتھ آواز اپنی۔ سو لوگوں نے کہا کہ یہ محروم ہوئے اور نقصان میں پڑے آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسلم وغیرہ ان سے بہتر ہیں۔

۳۹۵۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَا لِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا یَخْرُجُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔

۳۹۵۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپؐ نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں آپؐ نے فرمایا ہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور اسی سے نکلے گا سینگ شیطان کا یعنی لشکر اور مددگار اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے کہ وہ بھی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے۔

۳۹۵۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِیْنَ مَا تُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَیَکُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَهْدِهُ الْخِرَآءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ وَالنَّاسُ کُلُّهُمْ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ۔

۳۹۵۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا باز رہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت و کفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبریلے سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوہ گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بے شک اللہ نے دور کی تم سے بڑا اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مؤمن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۵۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

۳۹۵۳: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔

نے دُور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم کے ہیں مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولادِ آدم ہیں اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے بنے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیں انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



کِتَابُ الْعِلَلِ

یہ کتاب ہے حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل میں

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابوالمظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں ہے حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباسؓ کی کہ نبی ﷺ نے جمع کی عصر اور ظہر مدینہ میں اور مغرب اور عشاء بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسری حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پئے کوڑے مارو اس کو پھر اگر پیئے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔

مترجم کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہونا جمع بین الصلوتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعضوں نے جواز اس کا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت رحمہم اللہ کا تو ہے اور بحر زخار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا [النساء: ۱۰۳] اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا: الوقت بین ھذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصورہ ہے بین ھذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی۔ پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصور ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا وقت صلوتکم بین ما رایتم اور یہ ترکیب بھی صیغۃً اور مقاماً مفید حصر ہے۔

غرض رسول ﷺ نے اوقات صلوٰۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادرزاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بصیر حافظ علی الصلوٰۃ پر اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آ گیا مگر اس کی سند میں جنبش ہے اور وہ حسین بن قیس الرجبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو

ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بسند صحیح حضرت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابوموسیٰ کو لکھا کہ جمع بین الصلوتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباسؓ کی ہے اور امہات میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی اور ابوایوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تعجیل' اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمیعاً اور مغرب اور عشاء جمیعاً بغیر خوف وسفر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعضے لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبدالقدوس ہے تو تضعیف ان کی مفر نہیں اس لیے کہ ابن عبدالقدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفاء سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اوّل غیر قادح باعتبار مانحن فیہ کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے' جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہیں ہو سکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجود یہ کہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابوحاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح وتعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اس کا یہ ہے۔

جمع کیا آنحضرت ﷺ نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابوہریرہؓ سے کہ جمع کیا رسول خدا ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا تا کہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباسؓ سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابوایوبؓ کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباسؓ کی جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تجھے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ کالغۃ ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل نہیں ہو سکتا خواہ مخواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اس لیے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایۃ السوال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو ان سے کوئی جمع متعین نہیں ہو سکتی مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمیعاً اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی موید ہے جو ابوالشعثاء ابن عباسؓ کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی ہو گی اور دوسری میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان رکھتا ہوں اور اسی کی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعودؓ کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول خدا ﷺ کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی اس دن فجر کی قبل میقات اس لیے کہ ابن مسعودؓ نے اس میں مطلقاً نفی

کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمدنیہ کے رواۃ سے ہے۔

غرض یہ سب مؤید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمدنیہ صوری تھی اور اگر حمل کریں اس کو جمع حقیقی پر تو ابن مسعودؓ کی دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمرؓ سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصرح ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نکلے ہم پر رسول خدا ﷺ اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تعجیل کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعجیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمرؓ بھی جمع بالمدنیہ کے رواۃ سے ہیں غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے ودونہ خرط القتاد انتہیٰ ما قال المترجم۔

اور کہا ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہا کا اس میں سے جو قول سفیان ثوریؒ کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے انہوں نے روایت کیا عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انسؒ کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابو مصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی مالک بن انسؒ سے۔

اور بعض کلام مالکؒ کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبداللہ بن مسلم قعنبی نے ان کو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے بن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابو وہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کیں ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبدالملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبداللہ بن المبارک سے ورعبداللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوا ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعیؒ کا قول ہے تو اکثر سے اس میں خبر دی ہم کو حسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعیؒ سے اور جو وضوء اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابوالولید مکی نے امام شافعیؒ سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابواسماعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی سے انہوں نے امام شافعیؒ سے اور ذکر کی ابواسماعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعیؒ سے اور کہا ابواسماعیل نے کہ اجازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع نے اور لکھ بھیجا ہماری طرف۔

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحاق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحاق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سنا اسحٰق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحاق سے اور بعض کلام اسحاق کی خبر دی ہم کو محمد بن فلیح نے انہوں نے روایت کی اسحاق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں کہ اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں علتیں حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابوزرعہ سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبداللہ اور ابوزرعہ سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی فرمائش کی اور ایک مدت

تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دو سبب سے ہم نے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہا کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لئے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا' انتہی۔ ما قال المترجم

فرمایا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے بکمال شفقت ایسی تصنیفات کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں ان ہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعد بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم وفضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں منفعت کثیر عنایت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جزیل ثابت ہوا اس لئے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتداء ہیں فن تصنیف میں اور بعضے لوگوں نے جن کو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب لیا یعنی سمجھا اپنی نافہمی سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معبد جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سبب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا ان کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ ان کا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جائیں یعنی تا کہ لوگ ان کی حدیث سے احتراز کریں اور ضلالت سے بچیں اور جن لوگوں کا ضعف بزرگوں نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی اپنی حدیث میں متہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اس نے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا یعنی بسبب ضعف حفظ کے بھول جاتا تھا اپنی حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ ان کا حال بیان کریں کہ ان کو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اس کے درپے ثبات تھے اور بات یہ ہے کہ گواہی دین زدیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق واموال کی گواہی سے یعنی جب حقوق ناس اور ان کے اموال کی گواہوں میں تزکیہ اور تحقیق گواہوں کی ضرور ہوتی ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہیں ضرورتر ہوئی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے پوچھا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو اور روایت کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہیں اور لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ ان کو لیاقت حدیث بیان کرنے کی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں مگر صاحب سنت جب مر

جاتا ہے اللہ اس کا ذکر و مذکور لوگوں میں جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

روایت کی ہم سے محمد بن علی الحسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق میں اسناد کی پوچھ گچھ نہ ہوتی تھی یعنی اس لیے کہ لوگ سچے اور عادل تھے پھر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کیں لیکن وہ لے لیتے ہیں حدیث اہلِ سنت کی اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہلِ بدعت کی اور روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبداللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی جس کا جو دل چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہے تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ چپ رہ جاتا یعنی اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہو جاتا۔

اور روایت کی ہم سے محمد بن علی نے انہوں نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی انہوں نے کہا اس کی مضبوطی کے لیے اینٹوں کا پشتہ درکار ہے یعنی انہوں نے اس کی اسناد ضعیف سمجھی اور روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمار کی اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کی اور مقاتل بن سلمان اور عثمان بزی اور روح بن مسافر اور ابوشیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت کی اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی اور حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے ایک پڑھیں حدیثیں بکر بن خنیس کی اور آخر عمر میں جب ان احدیثوں پر گزرتے تھے ان سے اعراض کرتے تھے اور پھر ان کا ذکر نہ کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہم سے ابووہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبداللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اس شخص سے روایت کروں اور خبر دی مجھ کو موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبل کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے میں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معلوک بن عبار سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اس پر فرض ہے جو رات کو لوٹ کر اپنے گھر آ سکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہوگئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اس لیے کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرض کہ نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہیں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنی کذب وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوا اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے یعلی بن عبید سے کہا یعلی نے کہ کہا ہم سے سفیان نے کہ بچو کلبی سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہ میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جھوٹ سے اور خبر دی ہم کو محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابوعوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام

کی خواہش کی سوڈھونڈنا شروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابوعوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابوعوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لئے ضعفاء کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا و لیکن مہتم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی کو (انتہی قول کلام المترجم)

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسناد سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبیداللہ بن مسعودؓ نے کہا خبر دی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات رہیں نبی ﷺ کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپ ﷺ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جھوٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی لیاقت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس لائق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی اس سے روایت نہ کریں کیا دیکھا نہیں تو نے کہ عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ایک قوم سے اہل علم سے اور پھر جب ان پر ان کا حال کھل گیا تو چھوڑ دیا ان سے روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علماء پر اور ان کو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب اور توثیق کی ہے ان کی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ ان سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پھر ان سے روایت بھی کی ہے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو علقمہ کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدید کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا وہ ان میں نہیں ہیں جن کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیاخ ہمارے ابوسلمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے اور پوچھا میں نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو ان کے حق میں انہوں نے بھی وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی کہا علی نے کہ کہا اسحاق بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بن بہتر ہیں سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی درجہ میں اوپر ہے یعنی بہتر کہا علی بن مدینی نے پھر کہا میں نے یحییٰ سے کیا دیکھا تم نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے کہا اگر چاہوں میں کہ تلقین کروں تو کر سکتا ہو علی نے کہا کہ وہ تلقین کیے جاتے تھے یحییٰ نے کہا ہاں کہا علی بن مدینی نے اور روایت نہ کی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابو بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور یحییٰ نے جو ان سے روایت لینا چھوڑ دیا تو اس نظر سے نہیں کہ وہ متہم بکذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ ان کا حافظہ خوب نہ تھا اور نہ ذکر کیا گیا یحییٰ بن سعید سے کہ ان کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اس کی کوئی روایت ثابت نہیں جانتے تھے اور ان سے روایت لینا چھوڑ دیتے تھے اور جن لوگوں سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چھوڑ دیا ان سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح کلام کیا ہے بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور ان کی مانند اور لوگوں میں ان کے

قلت حافظہ کے سبب سے ان کی بعض روایتوں میں اور پھر ان سے روایت کی ائمہ حدیث نے

مترجم خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہیں ایک وہ کہ متہم بکذب ہیں ان سے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہیں ہیں صدوق ہیں مگر ان کے حافظہ میں کچھ فرق ہے ان سے لوگوں نے روایت لی بھی ہے اور ان کا سوء حفظ بھی بیان کر دیا۔

قال المؤلف رحمہ اللہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت جانتے تھے حدیث میں روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ تھے مامون تھے حدیث میں اور کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثیں سعید مقبری کی روایت سے بعضی تو ایسی ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہیں انہوں نے روایت کی ایک مرد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دو قسم کی حدیثیں گڈ مڈ ہو گئیں تو میں نے دونوں حدیثوں کو مسند کر دیا سعید سے انہوں نے روایت کی ابو ہریرہؓ سے

مترجم: غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں ابو ہریرہؓ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا دوسری میں سعید اور ابو ہریرہؓ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہو گئیں تو میں سب کو ابو ہریرہؓ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اس لئے آگے پھر مؤلف اسی کی تصریح فرماتے ہیں انتہیٰ۔

قال المؤلف رحمہ اللہ: غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے ابی لیلیٰ میں تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو لیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع نے لکھی۔

مترجم: غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتی تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک بار کی روایت میں ابو ایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے قال المؤلف اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سن میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی کلام ہے ان علماء کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما میں کہ کلام کیا انہوں نے ان میں بسبب سوء حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے ہی اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابلِ احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلیٰ کی روایت کریں اور ان کا متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یاد نہ رکھے اور اسناد میں کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک حدیث کی اسناد دوسری اسناد میں لگا دے یا تین میں ایسا تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آ جائے پس اس کی روایت ہرگز قابل احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کر دے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر

نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

مترجم: یہاں تصریح کی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں ناواقف الفاظ کے مدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا ان کے معانی اور محامل سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصادیق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابوبکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف وخلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قصدِ واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہؓ بن سلیمان بن اکتمہ لیثی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جیسے آپ سے سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کردو اور کسی حرام کو حلال نہ کردو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعیؒ نے اس کے جواز پر انزل القرآن علی سبعة احرف ناقرء واما تیسر منه اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور آفت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اتارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لئے اولیٰ ہے اور بیہقی نے مکحول سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہم نے کہ اے اباالاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کرسکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایک بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں اور مدخل میں جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابوادریس نے کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم وتاخیر حدیث کو انہوں نے کہا کہ یہ قرآن میں جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روا نہ ہوگی اور جب تو معنی حدیث پر واقف ہو جائے اور کسی حرام کو حلال نہ بنادے اور کسی حلال کو حرام تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل بالمعنی سماع میں جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہہ دے کہ اسی کے مانند ہے یا شبیہ یا اشبہ ہے الفاظ اور اکثر صحابہؓ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاغرو رقت عیناہ و انتفخت پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند و شبیہ اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابوالدرداء کی عادت تھی کہ وہ جب حضرت سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہ اور شبیہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سے کچھ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ ﷺ نے۔ انتہی کذانی الترغیب۔

کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تم کو ہماری روایت بالمعنی اور روایت کی ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثوں کو بالمعنی روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار کرلو سماع اوّل کو۔ روایت کی ہم سے جارود نے ان سے وکیع نے ان سے ربیع بن صبیح نے ان سے حسن نے کہا میں نے جب معنیٰ حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضرور نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سیف نے سنا میں نے مجاہد سے کہ حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹا دے مگر بڑھا مت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی اسے بیان کر دے گا تو یہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں محدثین کے بعضوں نے تو اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناءً علی الروایۃ بالمعنی اور بعضوں نے اس کو ناجائز کہا ہے اگر چہ روایت بالمعنی ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اس کے بتمامہٖ بیان نہ کیا ہو اور اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو روا ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعضوں نے مطلقاً جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارفِ حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنی کا لازم آئے مثلاً جزء متروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین کا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذانی التدریب انتہی ما قال المترجم۔

قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کی ہم سے ابوعمار حسن بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہ کہا اس نے کہ نکلے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے بعینہٖ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جانو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاضل علماء کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگر چہ

اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچے۔

روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعیؒ نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابوزرعہ سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر پوچھی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک حرف روایت کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اس لئے کہ وہ لکھتے تھے۔

روایت کی ہم سے عبدالجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ کہا مجھ سے عبدالملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا روایت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کہ یاد نہ رکھا ہو اس کو میرے دل نے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ کہا انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے روایت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدینہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحییٰ بن کثیر سے بڑھ کر نہیں جانتا روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں سے حماد بن زید سے کہ کہا انہوں نے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا یحییٰ بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہ کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی روایت کی ہم سے عبدحمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر جہاں کوفی بارقی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے (قول المترجم) اور یہ نہایت قدردانی تھی حدیث کی انتہیٰ۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ سنا میں نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیر المؤمنین ہیں حدیث کے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں اور جب سفیان ان کا خلاف کرتے ہیں تو میں سفیان کے قول پر اعتماد کرتا اور کہا میں نے یحییٰ سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں

سے روایت کی ہے اور سفیان صاحب ابواب تھے، روایت کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ رکھتے ہیں اور جب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے یے اور تے کی اور مانند اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انسؓ ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور مکروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑے کھڑے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرتِ کاملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضا مندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو مگر اس لیے کہ پائے وہ کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بو جنت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے پوچھا ابو جعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر ● کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابو جعفر نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ تو سردار ہیں سب نیکوں کے اور ضرور ہے طلب توثیق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل بجیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جاننا اس کے امکان کو چنانچہ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارجح شیوخ بلد سے اسناد اور علماً اور شہرۃً اور دیناً اور جب ان سے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقاء حفاظ اور ان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت حضرت خضر کی طلب میں حصول علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرص علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے تحمل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض شروط تحمل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوۃ ہے ان حدیثوں کی اور سبب ہے ان کے یاد رہنے کا۔

بشر حافی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے دو سو درہم میں پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نہ

● ذکر تو عبادت ہے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی رسول اللہ ﷺ کی عبادت بھی شرک ہے بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے کہ اللہ تعالیٰ کے دین سیکھنے میں اس کی رضا مندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام پڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولذکر اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروج ہے یا بعضے جو شمائل وقصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعضے بڑے مولویوں کی غرض کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر جیسے سجدہ، رکوع، طواف، اعتکاف، صوم عبادت ہیں اسی طرح نام وکلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے اور سب عبادات خالص اللہ کے لئے چاہیں مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام وصفات کے نہ چاہیے۔

لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو کہ حجامت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوطیبہ نے اور عنایت کیا آپ نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنے اس لیے کہ اس میں اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اس سے منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تواضعو لمن تعلمون منه رواه البیهقی مرفوعاً من حدیث ابی هریرة و ضعفه وقال الصحیح وقفه علی عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اس کے رجحان کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکائے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اس کے واسطے اور جب فارغ ہو جائے تلمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے تا کہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو کم ہو نسب اور عمر وغیرہ میں اس لیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا حیا کرنے اور لا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ پر اور اعتناء کرے مہم ضروری کے ساتھ اور فخر وغرور نہ کرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ ما فی التدریب انتہیٰ ما قال المترجم۔

قال المؤلف روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالکؒ بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث میں سنا نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسی نے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبد الرحمن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب میں اور عبدالرحمن امام ہیں سنا میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبدالرحمن بن مہدی سے کہا ابوعیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تا کہ استدلال کیا جائے اس سے منازل علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض ان میں بعض سے افضل تھے حفظ واتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاحِ محدثین میں جرح وتعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا معلوم ہوتا ہے اسی سے حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا' انتہیٰ ما قال المترجم۔

کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اور قراءت عالم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں نے عطا بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطا بن ابی رباح نے اور روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین نے ان سے

ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نحوی سے انہوں سے عکرمہ نے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں سو ابن عباسؓ پڑھنے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں نے میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے اور روایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبداللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدثنی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اخبرنا کہوں اس کو جان لو کہ استاذ پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اخبرنی کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو عیسیٰ نے اور جائز رکھا اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن حدیر نے ان سے ابو مجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو ہریرہؓ کی اور کہا میں نے ان سے کہ روایت کروں میں اسے آپ سے انہوں نے کہا ہاں روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو موسیٰ نے اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے۔ روایت کی ہم سے جارود بن معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے کہا عبیداللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں! روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے ان کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قراءت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا اخبرنی کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دے دی تھی۔

مترجم: یہاں مؤلف رحمۃ اللہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے۔ اوّل یہ کہ شاگرد کتاب لے کر پڑھے اور استاد سنے حفظ سے یا اصل دیکھتا جائے' ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا' ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر' رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے' خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس

ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے۔

اب سنو کہ صورت اوّل کو محدثین عرض کہتے ہیں اس لیے کہ قاری مایقرأ کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو' غرض قائل ہوئے ہیں جواز وصحت عرض کے اصحاب میں سے انسؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور ان کے سوا اور بہت سے محدثین متقنین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح' سو اول یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اس کو رامہرمزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ قراءت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اس سے اور ابن عباسؓ کا کہ پڑھو تم مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابو بکر الصیر فی عن الشافعیؒ۔

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابو حنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سے روایت کیا اس کو دارقطنی سے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جس میں استاد کتاب دے دے محدثین مناولہ کہتے ہیں اصل اس میں روایت بخاری ہے جس کو تعلیقاً کتاب العلم میں ایراد کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیدیا اور کہا کہ فلاں مقام پر پہنچ کر اس کی لوگوں کو اطلاع دینا (الحدیث) اور مناولہ دو قسم ہے ایک قرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اس کی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کی لکھی ہیں اور اجازت کی نو صورتیں ہیں کہ بیان کیں ہم نے بعض ان میں سے ارشاد اہل توحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا۔ فمن شاء فلیر جع الیہ۔

کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اس کو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا اللہ کی مار تجھ پر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جس کی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنی سند معتمد علیہ نہیں اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے اس لیے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثوں کو مرسلاً روایت کرتے تھے اور کہا اس نے کہا یحییٰ نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں عطاء کی مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مجاہد کی تمہارے نزدیک بہتر ہیں یا طاؤس کی انہوں نے کہا بہت قریب قریب ہیں دونوں' کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشی محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی اور مرسلات ابن عیینہ کی مثل ہوا کے ہیں یعنی غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعد کی مرسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کی انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے روایت کی ہم سے سوار بن عبد اللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہ کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال قال رسول اللہ ﷺ ضرور پائی ہم نے اس کی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے' کہا ابو عیسیٰ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف اس لیے کہا کہ احتمال ہے کہ اس

میں ائمہ ثقات نے اس کو غیر ثقہ سے لیا ہو اس لیے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر ان سے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطاء سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہم نے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حارث اعور نے اور وکذاب تھا یعنی رافضی۔

مترجم: معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے۔

کہا مؤلف نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جوان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنی ہزار حدیث سے زیادہ جوان سے مروی تھیں چھوڑ دیں اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے۔

مترجم: مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں سے جماہیر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہاء اور اصولیون کے نزدیک اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسل مراد ہیں جو قرونِ ثلاثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف روایت کی ہم سے ابوعبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھ سے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعودؓ سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابوالزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ وعدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العزرمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتے ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت محمد بن عبیداللہ العزمی سے انہوں نے کہا ہاں ابوعیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شفعہ کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ غائب ہو جب کہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کو کئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابوالزبیر اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابرؓ بن عبداللہؓ کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابوالزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابوالزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تا کہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابوالزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی کہا ابوعیسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان وحفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبیداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا ان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبداللہؓ بن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ اس کا چھلا ہوا ہو گا لوگوں نے کہا یارسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا انتہیٰ' کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے ۔روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زبید کو روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم بکذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے اس میں حدیث غریب ہے' تو جاننا چاہیے کہ محدثین کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتی مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کی جو مروی ہے ابوالعشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ کیا ذبح ہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اس کی ران میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنے میں اور ابوالعشراء کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی وہ مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے' جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولاء کے اور اس کے ہبہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ ان سے بہت لوگوں نے روایتکی ہے جیسے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں کہا ابوعیسیٰ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول خدا ﷺ نے صدقہ فطر

رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہو اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبیداللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت' روایت کی ہم سے ابوکریب نے اور ہشام اور ابوالسائب اور حسن بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابوموسیٰ کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابوکریب کی ابواسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابوکریب کی جو مروی ہے ابواسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوکریب کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابواسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابوکریب کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے مذاکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا دباء اور مزفت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے آپ نے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دبا اور مزفت میں اور حدیث شبابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفۃ یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہؓ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کی جائے اس کے کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہیں آپ نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انہوں نے مروان بن محمد سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابومزاحم سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجھ سے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ تمہاری وہ کون سی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے باسناد سائب بواسطۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے۔ روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا انہوں نے سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یارسول اللہ! میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھے بھروسا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے زانو باندھے اس کا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ ضمری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

وَقَدْ وَضَعْنَا هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِمَارَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهٗ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهٗ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ اٰخِرِ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاَفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات وفلاح کی حجت ٹھہرا دے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہرائے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام وافضال کیے اور صلوٰۃ وسلام ہو جیو اس کا سید المرسلین امیؐ پر اور ان کے اصحاب وآل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل واصحاب پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔

(الحمدللہ ترمذی شریف مع کتاب العلل، ختم ہوئی)

حرف اعتذار: الحمدللہ آج ہی بندہ پرتقصیر حافظ خالد سلفی اس مترجم نسخے کی عربی بمطابق عربی نسخے کی تصحیح سے اور تسہیل وتخریج آیات سے فراغت حاصل کر پایا اور یہ کتنا محنت طلب کام تھا یہ فقط رب ذوالجلال والاکرام ہی کی ذات جانتی ہے جس نے اپنے فضل سے ہر کام آسان کر دیا۔ اب امید ہے کہ اگر کوئی طالب علم یا محقق عربی نسخے سے مراجعت کرے تو اس کو بعینہٖ نمبر دیکھنے کی سہولت بھی میسر آ گئی اور تشریح میں بھی جتنی آیات یا احادیث مترجم رحمہ اللہ کی جانب سے نقل کی گئی ہیں ان سب کے بھی حوالہ جات ساتھ ہی درج ہیں تا کہ دیگر کتب سے دیکھنا چاہے تو فوراً دیکھ سکے۔